سہ روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

ضمیمہ سالانہ نمبر

مختصر تاریخ مجلسِ مشاورت

وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ

اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے

(شوریٰ:39)

مدیرِ اعلیٰ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ جلد 29 26/ جولائی تا 08/ اگست 2022ء 26/ ذوالحجہ 1443 تا 10/ محرم 1444 ہجری قمری 26/ وفا تا 08/ ظہور 1401 ہجری شمسی شمارہ 59،62

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مجلس مشاورت (پاکستان) 2022ء کے لیے بصیرت افروز خصوصی پیغام

"بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وعلیٰ عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

ممبران مجلس مشاورت پاکستان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کو اس سال شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ گذشتہ دو سالہ شوریٰ کا انعقاد Covid کی وبائی بیماری جس نے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا کی وجہ سے نہیں ہوا۔

اس سال بھی انجمن کی یہی تجویز تھی کہ شوریٰ کا انعقاد نہ کیا جائے لیکن میں نے انجمن کو کہا کہ عید کے بعد چاہے دو دن کی شوریٰ ہو ضرور کریں کیونکہ بیماریوں اور حالات کا تو ہمیں نہیں پتہ کہ کب تک ایسے رہنے ہیں جو معمول کے مطابق نہ ہوں۔ اگر اس بات پر ہم اپنے کام ملتوی کرتے رہے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ پھر نظام کو معمول کے مطابق چلانا مشکل ہو جائے گا۔ اور پھر ایسی انتظامی دِقّتیں اور جماعت اور مرکز کے رابطے اور آپس کے اعتماد میں کمی کی ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے جسے دوبارہ انہی بنیادوں پر چلانا مشکل ہو جائے گا جو اعلیٰ نظام کی بنیادیں ہونی چاہئیں۔ بے شک جماعت کا انتظامی ڈھانچہ مقامی طور پر اور مرکز کا جماعتوں سے رابطہ قائم ہے لیکن پھر بھی جب ایک جاری نظام میں کمزوری آتی ہے یا کسی وجہ سے جاری نہیں رہ سکتا تو آہستہ آہستہ جماعتوں اور مرکز اور پھر اس وجہ سے خلافت کے ساتھ تعلق میں بھی کمزوری پیدا ہونی شروع ہو سکتی ہے۔ شوریٰ کا نظام خلافت اور جماعت کے درمیان ایک ایسا نظام ہے جس میں جماعتوں کو یہ احساس رہتا ہے کہ ان کے مشورہ اور آراء اور جماعت کی ترقی اور اندرونی تربیت کے لئے کوششوں کی منصوبہ بندی کے بارہ میں جماعت کی خواہشات ان کے نمائندوں کے ذریعہ خلیفۂ وقت تک پہنچ رہی ہیں۔ اور جن منصوبوں اور پروگراموں کی منظوری ان نمائندوں کی آراء کو دیکھتے ہوئے یا عدم منظوری اور متبادل پروگرام یا بعض تبدیلیوں کے ساتھ کسی کام کے کرنے کی منصوبہ بندی کی ہدایت خلیفۂ وقت کی طرف سے آتی ہے تو یہ ایک ایسی منصوبہ بندی ہوتی ہے جس میں جماعت ذمہ دار بن جاتی ہے کہ ان فیصلوں پر عملدرآمد کروائے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جو اعلیٰ نظام کے چلانے کی بنیاد ہے۔ شوریٰ وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ جماعت کے خیالات اور ان کی سوچیں خلیفۂ وقت تک پہنچتی ہیں۔ اور پھر خلیفۂ وقت کو ان آراء اور ان حالات کو سامنے رکھتے ہوئے جو خلیفۂ وقت کے سامنے مختلف ذریعوں سے علم میں آتے ہیں بہتر فیصلہ کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

پس یہاں جو نمائندگان اس وقت موجود ہیں وہ اس سوچ کے ساتھ اپنے مشورے دیں کہ خلیفۂ وقت نے ان مشوروں کو سامنے رکھتے ہوئے شوریٰ کے مشوروں پر اپنا فیصلہ کرنا ہے۔ یہ سوچ ہو کہ ہم نے اپنی ترقی کے لئے حالات کے مطابق کس طرح کی منصوبہ بندی کرنی ہے۔ اگر ملکی قانون ہمیں تبلیغ یا پیغام پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا تو ہم اپنے تربیتی منصوبوں پر تو عمل کر سکتے ہیں۔ ہم یہ تو دیکھ سکتے ہیں کہ ہم اس عرصہ میں کس طرح اپنی روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے ایسے سامان کریں کہ جماعت کی تربیتی حالت کے اعلیٰ ترین معیار قائم ہو جائیں۔ ہم اپنی عبادتوں کے معیار کس طرح بڑھائیں کہ ہمارا ہر بوڑھا، جوان، مرد، عورت، بچہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ کس طرح ہم اعلیٰ اخلاق کے وہ معیار قائم کریں کہ جس کی مثال نہ ملتی ہو۔ کس طرح ہم ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اپنے جائزے لینے والے ہوں۔

اس سال شوریٰ منعقد کرنے پر زور دینے کا میرا ایک یہ مقصد بھی تھا کہ اس سال شوریٰ کے نظام کو قائم ہوئے سو سال پورے ہو گئے ہیں۔ یہ جائزہ ہم لیں کہ شوریٰ کا نظام جس مقصد کے لئے قائم کیا گیا تھا کیا وہ مقصد حاصل کرنے کے لئے ہم نے اپنی پوری کوششیں کی ہیں؟ اپنی عبادتوں کو ان معیاروں تک لے جانے کی کوشش کی ہے جن معیاروں تک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لے جانا چاہتے تھے؟ حقوق العباد کی ادائیگی کے وہ معیار ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے جن معیاروں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں دیکھنا چاہتے تھے؟ اگر نہیں تو ہر شوریٰ ممبر اور ہر عہدیدار کا یہ کام ہے کہ پہلے اپنی مثالیں قائم کرے اور پھر جماعت کے ہر ممبر کو اس معیار کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائے۔

پس شوریٰ کے ممبران یہ دو دن بھی دعائیں کرتے ہوئے اور اپنے جائزے لیتے ہوئے یہاں گزاریں اور اپنی جماعتوں میں واپس جا کر بھی اپنے قول و فعل سے جماعتوں کو اس کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اگر ہم یہ کر لیں تو یقیناً ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مشن کو پورا کرنے والے ہوں گے ورنہ ہمارا یہاں اٹھنا بیٹھنا اور مشورے دینا ایک وقت گزاری اور بے مقصد ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور تمام عہدیداران کو بھی اپنے عہدوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام۔ خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

11-05-2022"

عرضِ حال

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے مجلس مشاورت پاکستان 2022ء کے لیے بھجوایا گیا مندرجہ بالا پُر معارف پیغام جماعت احمدیہ میں نظام شوریٰ کی اہمیت اور اس کے بنیادی مقاصد کو واضح کرنے کے لیے نہایت درجہ اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ کرے کہ اس بابرکت نظام کو ہمیشہ خلافتِ احمدیہ کا سلطانِ نصیر بنے رہنے کی سعادت نصیب رہے۔ آمین

ادارہ الفضل انٹرنیشنل کی جانب سے نظامِ شوریٰ کے باقاعدہ قیام پر سو سال پورے ہونے پر جماعت احمدیہ میں مجلسِ مشاورت کی تاریخ کو اعداد و شمار کی صورت مختصر طور پر یکجا کرنے کا ارادہ کیا گیا۔ مجلسِ شوریٰ میں پیش ہو کر امامِ وقت سے شرفِ قبولیت پا جانے والی تجاویز و آرا جماعت احمدیہ مسلمہ کے سالانہ لائحہ عمل کا اہم حصہ ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان سے جماعت احمدیہ کا کردار مترشح ہوتا ہے چنانچہ اس ضمیمہ کو تیار کرنے کا ایک مقصد مسیح محمدی کے پیروکاروں اور دیگر افراد پر جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کے دائرۂ عمل کے مقاصد واضح کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ کاوش جہاں متبعینِ خلافتِ حقہ اسلامیہ کے ایمان و ایقان اور علم میں اضافے کا موجب بنے وہاں دیگر احباب اس سے جماعت کا حقیقی تعارف حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

ادارہ الفضل انٹرنیشنل کی درخواست پر برادرم مصباح الدین محمود نے اس طویل اور مشکل کام کو سرانجام دینے کی حامی بھری اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد اور اس کے پیارے خلیفہ کی دعاؤں کے سہارے اسے بروقت پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ ادارہ الفضل انٹرنیشنل مرتب ضمیمہ ہٰذا کے ساتھ ساتھ ان تمام احباب و ادارہ جات کا بھی شکر گزار ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں محض لوجہ اللہ معاونت کی اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر و حسناتِ دارین سے نوازے۔ آمین

(مدیر)

پیش لفظ

اسلام کے ذریعہ جس حسین اور خوبصورت اسلامی معاشرے کا قیام ہوا اُس کا ایک بنیادی اصول آپس میں مشاورت بھی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآنِ کریم میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ (الشوریٰ:39) یعنی اُن کا طریق یہ ہے کہ وہ اپنے معاملہ کو باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور مقام پر خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ (آل عمران:160) کا ارشاد فرما کر مومنین سے مشورہ کی ہدایت فرمائی۔

لہٰذا قرآنِ کریم کے مذکورہ بالا ارشادات کے عین مطابق آنحضرت ﷺ ہر اہم معاملہ میں اپنے صحابہؓ سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے صحابہ سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (سنن الترمذی، ابواب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی المشورۃ)۔ مشورہ لینے سے متعلق رسولِ کریم ﷺ کے اسوہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا: "آنحضرت ﷺ کے اسوۂ مبارک کو دیکھا جائے تو آپ کے زمانہ کے حالات کے مطابق آپ نے دس پندرہ آدمیوں سے لے کر ایک ہزار تک کی شوریٰ بلائی۔ تاریخ نے آنحضرت ﷺ کے بعض ایسے مشورے بھی ریکارڈ کیے ہیں جن میں مشورہ دینے والے دس پندرہ آدمیوں سے زیادہ نہیں تھے اور بعض مواقع پر مشورہ دینے والے اس سے زیادہ تھے۔ پس معلوم ہوا کہ دس پندرہ آدمیوں سے لے کر ایک ہزار تک آدمیوں سے مشورہ لینے کی سنّت قائم کی ہے۔" (رپورٹ مجلس شوریٰ 1967ء غیر مطبوعہ صفحہ 65)

آنحضرت ﷺ کے غلامِ کامل امام الزماں سیدنا حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ بھی قرآن و سنت کے مطابق مشاورت کے طریق پر عمل پیرا تھے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت میں داخل تھا کہ اپنے دوستوں سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ طبّی معاملات میں حکیموں، ڈاکٹروں سے، قانونی باتوں میں وکلاء سے۔ فقہی مسائل میں علماء سے۔ مکان کی تعمیر ہو تو اوور سیروں یا راجوں مستریوں سے، گھر کا معاملہ ہو تو اہل بیت سے۔ اردو زبان کے کسی لفظ کے متعلق کوئی بات ہو تو ہماری والدہ صاحبہ اور میر صاحب مرحوم سے۔ غرض آپ کی عادت تھی کہ چھوٹی بڑی ہر بات میں ایک یا زیادہ اہل لوگوں کو بلا کر مشورہ اور تبادلہ خیال کر لیا کرتے تھے۔ اسی طرح بہت سے معاملات مجلس احباب میں بعد مشورہ طے پاتے تھے۔ غرض آپ حتی الوسع ہر معاملہ میں مشورہ لیا کرتے تھے۔ پھر جس بات پر انشراح ہو جاتا اسے قبول کر لیا کرتے تھے۔" (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 21 روایت نمبر 494)

اسی طرح حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی روایت ہے کہ "حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بعض امور جب پیش آتے تو آپ سال میں دو تین چار بار بھی اپنے خدام کو بلا لیتے کہ مشورہ کرنا ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت 1927ء صفحہ 144)

سیدنا حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ نے اپنی تصنیف "آسمانی فیصلہ" میں مجوزہ انجمن کی تشکیل پر غور کرنے کے لیے جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ 27/دسمبر 1891ء کو قادیان پہنچ جائیں۔ لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق احبابِ جماعت 27/دسمبر کو مسجد اقصیٰ قادیان میں جمع ہوئے۔ اس موقع پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے حضورؑ کی تازہ تصنیف "نشانِ آسمانی" پڑھ کر سنائی اور بعد ازاں یہ تجویز رکھی گئی کہ مجوزہ انجمن کے ممبران کون سے افراد ہوں۔ اسی طرح اگلے سال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے روز 28/دسمبر 1892ء کو حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کی بابرکت موجودگی میں یورپ اور امریکہ میں تبلیغِ اسلام کے لیے ایک مجلسِ شوریٰ منعقد کی گئی جس میں یہ طے پایا کہ ایک رسالہ بغرضِ تبلیغِ اسلام یورپ اور امریکہ میں مفت تقسیم کیا جائے۔ اسی طرح یہ تجاویز بھی پیش ہوئیں کہ قادیان میں سلسلہ کا ایک اپنا مطبع ہو نیز اشاعتِ اسلام کے لیے ایک اخبار جاری کیا جائے۔ اسی طرح اس رائے پر بھی غور کیا گیا کہ مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی سلسلہ کے واعظ مقرر ہوں۔ اس مشاورت کا مختصر احوال حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ نے اپنی تصنیف آئینہ کمالاتِ اسلام میں جلسہ کے ذکر میں درج فرمایا۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 615)

حضرت مسیحِ موعودؑ کے وصال کے بعد پہلا شورائی اجتماع، جلسہ سالانہ 1908ء کے موقع پر 26/دسمبر رات 8 سے 10 بجے تک مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ اس میں انجمن کے ممبران کے علاوہ جماعتوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس کے انعقاد کا مقصد یہ تھا کہ مدرسہ دینیہ کو جاری رکھا جائے یا اسے بند کر دیا جائے۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 247)

اسی طرح 31/جنوری 1909ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے چالیس احباب کو قادیان طلب فرمایا۔ اس کا پس منظر یہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں چند سوالات پیش کیے گئے جن میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اختیارات سے متعلق ذکر تھا۔ چنانچہ جن احباب کو مشورہ کے لئے بلایا گیا تھا وہ مقررہ تاریخ پر مسجد مبارک کی چھت پر جمع ہوئے۔ ان نمائندگان کی تعداد دو اڑھائی سو تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 271 تا 281)

1922ء کا سال جماعتِ احمدیہ میں اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس سال حضرت مصلح موعودؓ نے جماعتِ احمدیہ میں باقاعدہ نظامِ شوریٰ کا آغاز فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس تاریخی موقع پر اپنے خطاب میں فرمایا کہ "سب سے پہلے میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مجلس جس کو پُرانے نام کی وجہ سے کارکن کانفرنس کے نام سے یاد کرتے رہے ہیں کیا چیز ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا شیوہ یہ ہے کہ اَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ اپنے معاملات میں مشورہ لے لیا کریں۔ مشورہ بہت ضروری اور مفید چیز ہے اور بغیر اِس کے کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ اِس مجلس کی غرض کے متعلق مختصر الفاظ میں یہ کہنا چاہیے کہ ایسی اغراض جن کا جماعت کے قیام اور ترقی سے گہرا تعلق ہے ان کے متعلق جماعت کے مختلف لوگوں کو جمع کر کے مشورہ لے لیا جائے تا کہ کام میں آسانی پیدا ہو جائے یا ان احباب کو ان ضروریات کا پتہ لگے جو جماعت سے لگی ہوئی ہیں تو یہ مجلس شوریٰ ہے۔ میں پورے طور پر تو نہیں کہہ سکتا کہ باہر کی کانفرنسیں کن اغراض کے لیے منعقد ہوتی ہیں مگر یہ مجلس شوریٰ ہے۔" (خطاب 15/اپریل 1922، خطاباتِ شوریٰ جلد اول صفحہ 3، 4)

ایک موقع پر مجلسِ مشاورت کے بانی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: "ہماری جماعت کو سمجھنا چاہیے کہ ہماری مجلس شوریٰ کی عزّت ان بنچوں اور کرسیوں کی وجہ سے نہیں ہے جو یہاں بچھی ہیں بلکہ عزت اُس مقام کی وجہ سے ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اسے حاصل ہے۔ بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ محمد ﷺ کی عزت اُس لباس کی وجہ سے تھی جو آپ پہنتے تھے۔ آپ ﷺ کی عزت اُس مرتبہ کی وجہ سے تھی جو خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دیا تھا۔ اِسی طرح آج بے شک ہماری یہ مجلس شوریٰ دُنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہو گا جو اِس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہو گا کیونکہ اِس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ بھی اِس پر فخر کرتا۔ اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اِس پر فخر کریں گے۔ پس ضرورت ہے کہ جماعت اس کی اہمیت کو اور زیادہ محسوس کرے اور ضرورت ہے کہ سال میں دو دفعہ ہو تاکہ زیادہ مسائل پر غور کیا جا سکے۔" (خطاب 6/اپریل 1928ء، خطاباتِ شوریٰ جلد اول صفحہ 275، 276)

خلافتِ احمدیہ کے ہاتھوں سو سال قبل 1922ء میں بیاسی نمائندگان کے ذریعہ جس مجلسِ شوریٰ کا آغاز ہوا آج خدا تعالیٰ کے فضل اور برکاتِ خلافت کے ذریعہ خلافتِ خامسہ کے مبارک دور میں یہ نظام دنیا کے چاروں کونوں میں اور ملکوں ملکوں رائج ہو چکا ہے۔ حکمِ خداوندی، اسوۂ رسول ﷺ اور شیوۂ مسیحِ موعود علیہ السلام کی تتبع میں غلامانِ خلافت اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمتِ اقدس میں اس مجلس کے انعقاد کے ذریعہ اپنی آرا پیش کرتے ہیں اور خدائی فراست، نورِ الٰہی اور حکمِ ربّانی کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح ان تجاویز اور سفارشات پر اپنے صوابدیدی اختیار کے تحت فیصلہ جات صادر فرماتے ہیں۔

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلسِ مشاورت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "دنیا میں حکومتیں اور تنظیمیں اپنے دنیاوی کاموں کے لیے مختلف ناموں کے ساتھ مجالسِ مشاورت منعقد کرتی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کی مجلسِ شوریٰ قرآنِ کریم کے حکم شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ (سورۃ آل عمران:160) کی تعمیل میں منعقد کی جاتی ہے۔ یہ ادارہ خلافتِ احمدیہ کے لیے سلطانِ نصیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے بھی اشارہ ملتا ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ لَا خِلَافَۃَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَۃِ۔ پس مشاورت ہماری جماعت کے نظام کا ایک لازمی حصہ ہے اور جزوِ لاینفک ہے۔" (پیغام بر موقع مجلس مشاورت جماعتِ احمدیہ پاکستان 2008ء، روزنامہ الفضل 7/اپریل 2008ء صفحہ 5)

ادارہ الفضل انٹرنیشنل کے زیرِ سرپرستی مرتب کی جانے والی مختصر تاریخ مجلسِ مشاورت اس سو سالہ دور کا ایک اجمالی احاطہ ہے۔ محدود صفحات پر مشتمل اس ضمیمہ میں ہر سال مجلسِ مشاورت کی تجاویز کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جانے والی تفصیلی سفارشات شامل کرنا ممکن نہ تھا۔ اسی طرح بعض سالوں کی رپورٹ مہیا نہ ہونے کے باعث اس سال کے ایجنڈے کی تجاویز، رد شدہ تجاویز، یا تعداد نمائندگان شامل نہ کی جا سکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ادنیٰ مساعی کو قبول فرمائے اور خلافت کے حضور پیش کیے جانے والی ہماری تمام تجاویز، جملہ آرا اور سب مشورے ہمیشہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول ٹھہرتے رہیں اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لیے باعثِ فرحت اور قرار کا موجب ہوں۔ اللّٰھم آمین

خاکسار۔ مصباح الدین محمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلافتِ ثانیہ کے بابرکت دور کی مجالسِ مشاورت

(مرتبہ مصباح الدین محمود)

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 16،15/اپریل 1922ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان **حاضری:** بیرون از قادیان 52 نمائندگان جبکہ قادیان سے 30 نمائندے شامل ہوئے	☆حضرت مصلح موعودؓ کا افتتاحی خطاب صبح ساڑھے نو بجے سے بارہ بجے تک جاری رہا۔ حضورؓ نے مجلسِ مشاورت کی ضرورت واہمیت، آنحضرت ﷺ کا اس بارہ میں طریق اور فوائدِ مشاورت اور مشورہ دینے سے متعلق تفصیلی ہدایات بیان فرمائیں۔ ☆حضورؓ نے فرمایا ”سب سے پہلے میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مجلس جس کو پُرانے نام کی وجہ سے کارکن کانفرنس کے نام سے یاد کرتے رہے ہیں کیا چیز ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا شیوہ یہ ہے کہ اَمۡرُھُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَھُمۡ اپنے معاملات میں مشورہ لے لیا کریں۔ مشورہ بہت ضروری اور مفید چیز ہے اور بغیر اِس کے کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ اِس مجلس کی غرض کے متعلق مختصر الفاظ میں یہ کہنا چاہئے کہ ایسی اغراض جن کا جماعت کے قیام اور ترقی سے گہرا تعلق ہے ان کے متعلق جماعت کے مختلف لوگوں کو جمع کر کے مشورہ لے لیا جائے تا کہ کام میں آسانی پیدا ہو جائے یا ان احباب کو ان ضروریات کا پتہ لگے جو جماعت سے لگی ہوئی ہیں تو یہ مجلس شوریٰ ہے... اِس میں اور پہلی کانفرنسوں میں جو ہوتی رہی ہیں فرق ہے اور وہ یہ کہ پہلی کانفرنسیں صدر انجمن کے سیکرٹری کے بلانے پر ہوتی تھیں مگر یہ خلیفہ کے بلانے پر منعقد ہوئی ہے۔ اُن کانفرنسوں کا کام محدود اور شاید طریقِ عمل بھی مختلف تھا۔ مگر اِس کا کام بہت زیادہ اور وسیع اور اس کا طریقِ عمل بھی مختلف ہے۔“ ☆دوسرے روز کے آغاز میں حضورؓ نے خطاب فرمایا جس میں گزشتہ روز کے مفصل خطاب کے بعض امور سے متعلق مختصراً ذکر فرمایا۔ ازاں بعد امرائے جماعت مقرر کرنے کے بارہ میں مشورہ طلب فرمایا اور پھر امارت کے فرائض نیز مقامِ خلافت اور صدر انجمن احمدیہ کے اختیارات سے متعلق اصولی ہدایات بیان فرمائیں۔ ☆حضورؓ نے اختتامی خطاب میں ہدایت فرمائی کہ آئندہ ساری انجمنیں اپنے نمائندگان کو بھیجیں گی۔ نیز نمائندگان اپنی انجمنوں میں جا کر احباب کو پاس شدہ تجاویز سنائیں اور عمل درآمد کروائیں۔ آپؓ نے احباب کو تحریک فرمائی کہ مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو داخل کروائیں۔	**صیغہ تالیف واشاعت:** 1: تالیف واشاعت کے کام کو کس طرح وسعت دی جائے۔ 2: ادنیٰ قوموں کو مسلمان کرنے کے لیے کیا تجاویز کی جائیں۔ 3: امراء میں تبلیغ کرنے کے لیے کیا تجاویز کی جائیں۔ 4: کتب واخباراتِ سلسلہ کی اشاعت کے لیے کیا تجاویز کی جائیں۔ 5: اخبارات اور رسالوں میں مضامین لکھنے کی طرف بیرونی احباب کو کس طرح متوجہ کیا جائے۔ 6: بیرونی مشن جاری رکھے جائیں یانہ؟ 7: غیر ممالک میں مشن کھولے جائیں یانہ؟ 8: انگلستان میں بغیر خرچ کے مبلغین کی تعداد کو کس طرح زیادہ کیا جائے۔ **صیغہ امورِ عامہ:** 1: رشتے ناطوں کی مشکلات دور کرنے کے طریق 2: تنازعاتِ مقامی 3: محکمہ احتساب 4: حصولِ روزگار **صیغہ بیت المال:** 1: چندہ فصلانہ چستی کے ساتھ ہر چیز پر ڈھائی من کے حساب سے وصول کیا جائے۔ 2: تشخیص ازسرِنو کی جائے۔ 3: جماعتوں میں رجسٹرز برائے گوشوارہ رکھے جائیں۔ 4: ہر جماعت کے لیے ایک مقررہ تاریخ رکھی جائے جس میں وہ ماہوار چندہ وصول کر کے بھیج دیں۔ 5: قریبی انجمنیں مل کر کام کریں۔ ہر ضلع اپنی تحصیل اور تحصیل دیہاتی جماعتوں کی نگرانی کرے۔ 6: ہر جماعت براہِ راست مرکز کو چندہ بھیج سکتی ہے مگر حسابات کے گوشوارے مرکز کو بھجوائے۔ 7: ہر جماعت کا بقایا گوشوارہ بھی ماہوار اور سہ ماہی بھجوایا جاتا رہے۔ 8: زکوٰۃ کا قادیان میں علیحدہ رجسٹر رکھا جائے۔ 9: مساکین و یتامیٰ کی امداد کے لیے ہر جماعت میں کپڑے ودیگر اشیائے مستعملہ جمع کی جائیں۔ 10: چندہ مستورات کو بھی باقاعدہ وصول کیا جائے۔ 11: ہر جماعت کے ذمہ ایک مقررہ تعداد کتابوں کی فروخت کے لیے لگائی جائے۔ 12: احمدیوں کو کفایت شعاری کی ترغیب دی جائے۔ لوگوں کو تجارت کی جانب راغب کیا جائے۔ 13: سالانہ بجٹ **صیغہ تعلیم وتربیت:** 1: تمام جماعتوں میں سیکرٹریانِ تعلیم کا تقرر ہو۔ 2: تعلیم وتربیت کے سیکرٹریان کے اپنے اپنے حلقہ میں وہی ذمہ داریاں اور فرائض ہوں جو ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے تمام جماعت سے متعلق ہیں۔ 3: کتب حضرت مسیح موعودؑ سے جماعت کو واقفیت پیدا کروائی جائے۔ 4: جماعت میں عام دینی واقفیت پیدا کی جائے۔ 5: نماز باجماعت کی پابندی کے متعلق عملی تجاویز 6: اخلاق کی درستی کے لیے عملی تجاویز 7: احمدی لڑکیوں کی تعلیم کے لیے عملی تجاویز 8: درس القرآن کی تجویز **صیغہ لنگرخانہ:** 1: کسی بھی مذہب کا کوئی بھی فرد قادیان سیر یا تحقیقات کی غرض سے آئے تو اُس کے قیام وطعام کا ایک ماہ تک انتظام کیا جائے۔ 2: حصولِ دین کے لیے آنے والے افراد کو ایک ماہ تک لنگر خانہ سے کھانا دیا جائے گا۔ 3: نادار افراد کو کھانا لنگر خانہ سے دینے کی بجائے اگر وہ قابلِ امداد سمجھے جائیں تو اُن کے ضروری اخراجات کے لیے ایک ماہ کی معیّن رقم دے دی جائے۔ 4: کشمیری، پٹھان وغیرہ یا خاص موسم میں مزدوری پیشہ لوگوں کو پندرہ دن تک کھانا دیا جائے۔ 5: بڑی جماعتیں اپنے مختصر سے مہمان خانے بنوائیں۔ 6: جلسہ سالانہ کے اخراجات سے متعلق بعض تجاویز **صیغہ بہشتی مقبرہ:** 1: جس وصیت میں جائیداد غیر منقولہ ہو اُس کی رجسٹری ضرور ہونی چاہیے۔ 2: جس کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو وہ جائیداد انجمن (مقامی جماعت) کے تصرف میں آنی چاہیے۔ اس کے بعد انجمن (مقامی جماعت) کا اختیار ہو گا کہ اُس کو رکھے یا فروخت کرے۔ 3: جائیداد کی قیمت انجمن (مقامی جماعت) کے مشورہ سے مقرر ہونی چاہیے۔ 4: اگر وصیت میں ایسی جائیداد شامل ہو جو کچھ جدی اور کچھ پیدا کردہ ہو تو موصی کو یہ شرط لکھ دینی چاہیے کہ اگر میرے وارثان میری جائیداد کا حصہ دینے میں عذر کریں تو یہ حصہ میری پیدا کردہ جائیداد میں سے وصول کیا جائے۔	☆1922ء تا 1924ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے (مولانا عبدالرحیم درد) پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ ☆نمائندگان اور وزیٹرز کا داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ ☆ہال کی شمالی جانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ آپؓ کے سامنے دائرہ کی شکل میں نمائندگان کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ ☆زائرین کو ہال کی بالائی منزل کی گیلریوں میں بٹھایا گیا تھا۔ نمائندگان کی نشستوں کا انتظام ہال میں کیا گیا۔ ☆دعا کے ساتھ مجلسِ مشاورت کا آغاز ہوا۔ ☆حضورؓ کے افتتاحی خطاب کے بعد 8 سب کمیٹیاں تجویز کی گئیں۔ ان کمیٹیوں کے ممبران حضورؓ کی منظوری سے نمائندگانِ شوریٰ نے منتخب کیے۔ انہی ممبرز نے ایک سیکرٹری مقرر کیا جبکہ حضورؓ نے صدر کمیٹی، صدر انجمن احمدیہ کے متعلقہ صیغہ کا افسر مقرر فرمایا۔ ☆سب کمیٹیوں کے اجلاسات شام چار بجے اسکول کے مختلف کمروں میں منعقد ہوئے۔ بعض کی کارروائی رات بارہ بجے (علاوہ وقفۂ نماز) تک جاری رہی۔ ☆دوسرے روز صبح سات بجے اجلاس کا آغاز ہوا۔ ☆سب کمیٹیوں کی رپورٹ سے قبل حضورؓ نے دو امور کی بابت رائے لی۔ **الف:** امراء کا تقرر مفید ہے یا نہیں **ب:** اس کے لیے مرکز سے امراء مقرر کیے جائیں یا جماعتیں خود منتخب کریں۔ ☆اس امر کے لیے کہ کس صیغہ کی سب کمیٹی کی تجاویز پہلے مشورہ کے لیے پیش ہوں، قرعہ اندازی کی گئی۔ بعد ازاں ایک ایک تجویز اظہارِ رائے کے لیے پیش کی گئی۔ اس دوران بعض اوقات حضورؓ بحث کو صحیح طریق پر جاری رکھنے کے لیے ہدایات ارشاد فرماتے رہے۔ ☆حضورؓ نے دوسرے روز معاونت کے لیے حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحب کو مقرر فرمایا۔ ☆سب کمیٹیوں کے صدران نے باری باری گزشتہ روز ہونے والے سب کمیٹیوں کے اجلاسات میں مرتب کردہ تجاویز پڑھ کر سنائیں اور اس دوران نمائندگانِ شوریٰ اپنی رائے کا اظہار کرتے رہے۔ ☆دوسرے روز مجلسِ مشاورت کے تین اجلاسات (صبح سات تا ایک بجے دوپہر، دوپہر اڑھائی تا شام سات بجے اور رات نو تا سوا دو بجے شب) منعقد ہوئے۔ تینوں اجلاسات کی صدارت حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائی۔ ☆لنگر خانہ کی تجاویز پر بحث کے بعد لنگر خانہ سے متعلق بعض نصائح اور اصولی ہدایات ارشاد فرمائیں۔ ☆مجلسِ مشاورت میں ایک ریزولیوشن بٹالہ سے قادیان تک سڑک پختہ بنانے سے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈ کو توجہ دلانے کے لیے بھی پیش ہوا۔

اسماء نمائندگان از اولین مجلسِ مشاورت 1922ء:

مرکزی نمائندگان (۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ (۲) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ (۳) حضرت سید میر ناصر نواب صاحبؓ (۴) حضرت نواب عبد اللہ خان صاحبؓ (۵) قاضی سید امیر حسین صاحبؓ (۶) حافظ روشن علی صاحبؓ (۷) مولوی فضل الدین صاحب (۸) حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ (۹) حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ (۱۰) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے جالندھری (۱۱) شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری (۱۲) حضرت قاضی عبد اللہ صاحبؓ (۱۳) حضرت مولوی سید محمد

<table dir="rtl">
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td colspan="4">سرور شاہ صاحبؓ (۱۴) حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ (۱۵) ماسٹر نواب الدین صاحب (۱۶) چودھری عبد العزیز صاحب سٹور کے انچارج (۱۷) حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نائب ناظر تالیف واشاعت (۱۸) حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؓ نائب ناظر تربیت (۱۹) مرزا محمد اشرف صاحب محاسب (۲۰) حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ سیکرٹری صدر انجمن (۲۱) ماسٹر محمد دین صاحب ایڈیٹر ریویو (۲۲) منشی خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی ایڈیٹر الفضل (۲۳) میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق (۲۴) شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور (۲۵) حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحبؓ میر مجلس صدر انجمن احمدیہ (۲۶) حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ ناظر اشاعت وتربیت (۲۷) مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال (۲۸) خان ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ (۲۹) چودھری غلام محمد صاحب نائب ناظر امور عامہ (۳۰) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل
بیرونی نمائندگان (۱) حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ (۲) چودھری ابو الہاشم صاحب ایم اے بنگال (۳) محمد عیسٰی صاحب بی اے، ایل ایل بی بھاگلپور (۴) محمد حسین صاحب سوداگر کلکتہ (۵) قاضی محمد شفیق صاحب ایم اے پشاور (۶) ڈاکٹر فتح الدین صاحب علاقہ پشاور (۷) خان صاحب منشی فرزند علی خان صاحب فیروز پور (۸) بابو محمد امیر صاحب فیروز پور (۹) میاں غلام احمد صاحب کوئٹہ (۱۰) خلیفہ نور الدین صاحب جمونی (۱۱) مستری فیض احمد صاحب جموں (۱۲) حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوریؓ (۱۳) چودھری عبد اللہ خان صاحب بہلول پور (۱۴) حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلہ (۱۵) شیخ مشتاق حسین صاحب گوجرانوالہ (۱۶) سید لال شاہ صاحب گولیکی (۱۷) ماسٹر مرزا عبد الحق صاحب بی اے شملہ (۱۸) ملک محمد دین صاحب بیرسٹر نیروبی (افریقہ) (۱۹) میاں غلام حسن صاحب امرتسر (۲۰) منشی سراج الحق صاحب پٹیالہ (۲۱) بابو نور الدین صاحب راولپنڈی (۲۲) بابو عبد الغنی صاحب انبالہ (۲۳) حاجی غلام احمد صاحب کریام جالندھر (۲۴) سید محمد طفیل صاحب گھوکھووال (لائلپور) (۲۵) ماسٹر قادر بخش صاحب لدھیانہ (۲۶) راجہ علی محمد صاحب تحصیلدار ہوشیار پور (۲۷) مولوی غوث محمد صاحب سعد اللہ پور گجرات (۲۸) منشی حامد حسین صاحب میرٹھ (۲۹) چودھری غلام احمد صاحب پلیڈر پاک پٹن (۳۰) چودھری سردار خان صاحب مانگٹ اونچے گوجرانوالہ (۳۲) میاں فضل الرحمٰن صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ (۳۳) مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹ شہر (۳۴) منشی برکت علی صاحب لدھیانہ (۳۵) چودھری کرم الٰہی صاحب بھینی شرقپور (۳۶) منشی عمر الدین صاحب صریح جالندھر (۳۷) ماسٹر غلام نبی صاحب اودھووال (۳۸) سید محمد اشرف صاحب لاہور (۳۹) مولوی نواب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ (۴۰) مولوی انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی (۴۱) مولوی امام الدین صاحب سیکھواں (گورداسپور) (۴۲) بابو عبد المجید صاحب لاہور (۴۳) میاں عطاء اللہ صاحب دھرم کوٹ بگہ (۴۴) میاں محمد دین صاحب نہال گجرات (۴۵) مولوی فیروز الدین صاحب جہلم (۴۶) میاں سعد محمد صاحب بٹالہ (۴۷) میاں نور محمد صاحب سیّد والہ (۴۸) چودھری محمد حسین صاحب ظفروال سیالکوٹ (۴۹) مولوی محمد عبد اللہ صاحب سرگودھا (۵۰) ڈاکٹر منظور احمد صاحب سلانوالی (۵۱) شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے بی ٹی ڈیرہ غازی خان (۵۲) سید دلاور شاہ صاحب لاہور</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
31 مارچ وکیم اپریل 1923ء
مقام:
ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان
حاضری:
بیرون از قادیان 96 نمائندگان جبکہ قادیان سے 32 نمائندے شامل ہوئے۔</td><td>☆افتتاحی خطاب میں حضورؓ نے خلافت کی موجودگی میں مشورہ کی اہمیت اور رائے دینے کے طریق سے متعلق نصائح فرمائیں اور خطاب کے آخر میں چند امور اس غرض سے پیش فرمائے تاکہ ان کے بارہ میں امسال مجلسِ مشاورت میں غور کیا جائے۔
حضورؓ نے فرمایا "جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ میں نے پچھلے سال اس مجلس کے انعقاد کی بنیاد ڈالی تھی۔ اِس کی غرض اُس سُنت کا احیاء ہے جو رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں مسلمانوں کی بہتری کے لیے قائم کی گئی تھی۔ آپ ﷺ کا طریق تھا کہ اہم امور کے متعلق امرائے قوم سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ مشورہ کے بعد اللہ تعالیٰ جس بات پر آپ ﷺ کو قائم کرتا مسلمانوں کے لئے اُس کے متعلق احکام جاری کرتے تھے۔ اُس زمانہ میں سفر کی آسانی نہ تھی اس لیے آپ ﷺ کی مجلس میں مدینہ والے ہی اہم امور کے مشورہ میں شامل ہوسکتے تھے۔ اب سفر کی سہولت ہے بیرونی جماعتوں کے لوگ بھی سال میں ایک دفعہ شاملِ مجلسِ مشورہ ہوسکتے ہیں۔ چونکہ ابتداء میں نئی بات پر عمل کرنا بوجھ ہوتا ہے اسلئے فِی الحال یہی مناسب سمجھا گیا ہے کہ سال میں ایک دفعہ تمام جماعتوں کے نمائندوں کو جمع کیا جائے اور ایسے کام جن کا اثر سب پر ہوتا ہو اُن کے متعلق تجاویز پر غور کیا جائے اور جو بات مفید اور بہتر معلوم ہو اُس پر عمل کیا جائے۔ اِس سے مل کر کام کرنے کی روح پیدا ہوتی ہے اور بہتر تجاویز سامنے آتی ہیں اور بہتر اختیار کرلی جاتی ہیں۔
ابھی تک مَیں سمجھتا ہوں جماعت میں اس کے متعلق احساس پیدا نہیں ہوا کہ خلافت کی موجودگی میں مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ مگر پھر بھی پچھلے سال کی نسبت اب کی دفعہ زیادہ نمائندے آئے ہیں لیکن ابھی کم ہیں۔"
حضورؓ کا یہ خطاب قریباً دو گھنٹے جاری رہا۔
☆مجلسِ مشاورت کے اختتام سے قبل حضورؓ نے مختصر خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے خدمتِ دین کی اہمیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کی وسعت کا ذکر فرمایا۔</td><td>1: خواتین کی تعلیم کے متعلق کیا انتظام کیا جائے اور اُن کی انجمنیں (مقامی مجالس) بنانے سے متعلق کیا طریق اختیار کیا جائے۔
2: ادنیٰ اقوام اور ہندو قوموں میں تبلیغ کا کیا انتظام کیا جائے۔
3: ارتداد کا سلسلہ جو راجپوتانہ میں جاری ہے اُس کے دور کرنے کے لیے روپیہ اور آدمی بہم پہنچانے پر غور کیا جائے۔
4: لاہور میں احمدیہ ہوسٹل کی مضبوطی اور اس کو وسیع کرنے کے سوال پر غور کیا جائے۔
5: جو لوگ اخلاق کا اچھا نمونہ نہیں دکھاتے یا اُن کی زندگی ظاہری طور پر غیر اسلامی ہے ان کے ساتھ کس طرح معاملہ کیا جائے۔
6: زکوٰۃ کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔
7: پچھلے سال کی کارروائی پر مرکزی دفاتر اور باہر کی انجمنوں نے کیا کام کیا ہے۔
8: سالانہ بجٹ</td><td>☆امسال حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر مستورات کے لیے ہال کے اندر نیچے کی شرقی گیلری میں الگ پردہ دار جگہ بنائی گئی جہاں مستورات مجلسِ مشاورت کی کارروائی سنتی رہیں۔ جبکہ نیچے مغربی گیلری میں بیرون از قادیان زائرین کے لیے انتظام کیا گیا تھا۔ قادیان کے زائرین کے لیے سال گزشتہ کی طرح ہال کے اوپر کی گیلریوں میں انتظام کیا گیا تھا۔
☆ہال کے باہر اور دروازوں پر پہرہ لگایا گیا تھا۔ جو مرزا گُل محمد صاحب سیکنڈ لیفٹینٹ کی زیرِ نگرانی تھا۔
☆پہلے روز سوا نو بجے کارروائی کا آغاز ہوا۔
☆حضورؓ کے افتتاحی خطاب کے بعد ناظر صاحب بیت المال نے گزشتہ سال کی مجلسِ مشاورت کی تجاویز سے متعلق رپورٹس پیش کیں۔
☆پہلے اجلاس کے آخر میں حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں جو امور مشورہ طلب کرنے کی خاطر پیش فرمائے تھے اُن پر غور کرنے کے لیے تین سب کمیٹیاں نامزد فرمائیں۔
☆ دوسرے روز کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے سات تا گیارہ بجے اور دوسرا اجلاس دوپہر دو بجے تا رات پونے گیارہ بجے جاری رہا۔
☆دوسرے روز کے آغاز میں گزشتہ سال کی تجاویز پر متعلقہ نظارت کی مساعی کی رپورٹس پیش ہوئیں نیز صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ جات نے اپنے اپنے کاموں کی رپورٹس پڑھ کر سنائیں۔
☆ازاں بعد گزشتہ روز سب کمیٹیوں میں طے پانے والے امور پڑھ کر سنائے گئے اور ان پر بحث ہوئی۔
حضورؓ کی منظوری سے طے پایا کہ مستورات میں لجنہ اماء اللہ قادیان کے طریق پر چھ مقامات لاہور، سیالکوٹ، فیروزپور، لدھیانہ دہلی وغیرہ میں سب مجلسیں قائم کی جائیں۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا تو اسے دیگر علاقوں میں بھی جاری کیا جائے۔
☆ مجلسِ مشاورت کے اختتام سے قبل حضورؓ نے فرمایا کہ وہ اصحاب جو بحیثیت وزیٹرز ہال میں تشریف رکھتے ہیں، تشریف لے جائیں کیونکہ مجلسِ مشاورت نے بعض امور پر علیحدہ غور کرنا ہے۔ جب ہال وزیٹرز سے خالی ہو گیا تو حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحب نے اپنی رپورٹ کا دوسرا حصہ پیش کیا جو ہندوؤں میں تبلیغِ اسلام سے متعلق تھا۔ بعد ازاں اس پر گفتگو ہوئی۔</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
20 تا 22 مارچ 1924ء
مقام:
ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان
حاضری:</td><td>☆حضرت مصلح موعودؓ نے افتتاحی خطاب میں دعا کی اہمیت، مجلسِ مشاورت کی غرض، دورانِ سال پیش آنے والے بعض امور اور گزشتہ سال کی مجلسِ مشاورت کے فیصلہ جات پر عمل درآمد سے متعلق ذکر فرمایا۔ حضورؓ نے صدر انجمن کو یہ ہدایت فرمائی کہ نظارت بیرونی جماعتوں سے اکتوبر میں رپورٹ طلب کرے، دسمبر تک سب رپورٹیں آجائیں اور ان کا خلاصہ نکال کر ناظرِ</td><td>اموراز طرف حضرت مصلح موعودؓ
حضورؓ نے تحریر فرمایا کہ "چونکہ یہ ضروری ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے تمام کاموں کے انصرام پانے کے لیے جو انتظام ہے وہ ایک صورت میں جمع کر دیا جائے اور تمام اصول تحریر میں آجائیں اس لیے اس مجلسِ مشاورت میں مشورہ کے لیے وہ قوانین پیش کیے جائیں گے جن پر آئندہ سلسلہ احمدیہ کے انتظام کی بنیاد ہو گی۔" اس کے ذیل میں آپؓ نے 20، امور تحریر فرمائے اور آخر میں یہ نوٹ تحریر فرمایا کہ "ان امور کو پیش کرتے ہوئے ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا ضروری ہے جس کے پیدا ہونے کا احتمال ہے اور وہ یہ ہے کہ امورِ مندرجہ بالا میں بعض باتیں</td><td>☆لجنات کے لیے امسال بھی ہال کے اندر نیچے کی شرقی گیلری میں بیٹھنے کا انتظام تھا۔
☆افتتاحی اجلاس میں حضورؓ نے اپنی معاونت کی خاطر حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ازاں بعد گزشتہ سال کی تجاویز اور فیصلہ جات سے متعلق صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان نے رپورٹس پڑھ کر سنائیں اور نمائندگان کو ان پر سوالات کی اجازت دی گئی۔</td></tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
بیرون از قادیان 132 نمائندگان جبکہ قادیان سے 31 نمائندے شامل ہوئے۔ قریباً 100 افراد بطور زائر شریک ہوئے۔	اعلیٰ مجلسِ مشاورت کے موقع پر پیش کرے۔ آخر میں حضورؓ نے مشورہ طلب امور بیان فرمائے۔ آخر میں آپؓ نے مشورہ کا طریق بیان فرمایا۔ ☆دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں حضورؓ نے قریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا جس میں ناظران اور نمائندگانِ جماعت کو فرمایا کہ گزشتہ سال کی تجاویز کے تحت دونوں فریق نے جو کام کیا ہے وہ معلوم ہو گیا ہے آئندہ امید ہے زیادہ توجہ اور کوشش سے اپنے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح آپؓ نے خواتین کی تعلیم، اخلاقی کمزوریوں، زکوٰۃ کی وصولی، لجنہ اماء اللہ کا خوشکن کام اور دو بیویوں میں عدل نہ کرنے پر مقاطعہ سے متعلق مختلف امور بیان فرمائے۔ ☆تیسرے روز اختتامی خطاب میں حضورؓ نے فرمایا "مجلس شوریٰ کے اَور فوائد کے علاوہ یہ بھی ہے کہ احباب کی تربیت اور تعلیم ہو۔ آپس میں تعلقات قائم ہوں۔ جو دوست یہاں یہ فوائد دیکھتے ہیں وہ دوسروں کو واقف کریں اور شوریٰ میں آنے کی ممکن سے ممکن اور زیادہ کوشش کریں۔ اب بھی سارے قائمقام نہیں آئے۔ ۳۰۰ کے قریب انجمنیں ہیں۔ کم از کم تین سَو آنے چاہییں۔ گو اب پہلے سے زیادتی ہے مگر ضرور یہ تحریک ہونی چاہئے کہ سب احباب آئیں۔ کیونکہ اس موقع پر بہت سے فوائد ایسے حاصل ہوتے ہیں جو سالانہ جلسہ پر نہیں ہوسکتے اور جو جلسہ کے فوائد ہیں وہ اِس وقت نہیں حاصل ہوسکتے اس لئے دونوں موقعوں پر آنا چاہیے"۔	**ایسی ہیں جو طے شدہ شرعی مسائل ہیں اور ان کے متعلق کوئی مشورہ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ان کو جو اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے تو اس لیے نہیں کہ ان کے متعلق مشورہ ہو گا بلکہ اس لیے کہ تا یہ فہرست اپنے اندر حتی الوسع مکمل صورت اختیار کرے۔"** **مشورہ طلب امور** **نظارتِ علیاء:** سالِ گزشتہ کی مجلسِ مشاورت سے متعلق نمائندگان رپورٹس لائیں۔ **سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ:** لاہور میں جاری احمدیہ ہوسٹل کی علیحدہ بلڈنگ کی تعمیر اور سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کے بارے میں تجویز **نظارتِ دعوت و تبلیغ:** 1: تبلیغ سلسلہ سے متعلق وضعِ نظام 2: ولایت کی تبلیغ بابت مشورہ 3: اچھوت اقوام میں تبلیغ **نظارتِ تالیف و تصنیف** 1: قادیان میں لائبریری کا قیام 2: قادیان سے باہر رہنے والے احباب سے تصنیف کے کام میں کس طرح معاونت حاصل کی جائے۔ **نظارتِ امورِ عامہ:** 1: نظامِ جماعت کے فیصلہ کو نہ ماننے والے احباب کے ساتھ کیا معاملہ اختیار کیا جائے۔ 2: افرادِ جماعت کو ساہوکاروں کے سودی پھندوں سے بچانے کی خاطر تدابیر اختیار کی جائیں۔ **نظارتِ بیت المال:** 1: زکوٰۃ کی تشخیص میں پیش آمدہ دقتوں کو کس طرح رفع کیا جائے۔ 2: پنجاب کی نئی نہری آبادیوں میں آبادکاروں سے شرح چندہ کس اصول پر مقرر کی جائے۔ 3: سالانہ بجٹ **نظارتِ انسدادِ ارتداد:** 1: ملکانہ تبلیغ میں کارکنوں کی کمی کو کس طرح دور کیا جائے۔ 2: ہندو اقوام میں کس طرح کم خرچ پر باحسن تبلیغ ہو سکتی ہے۔	☆پہلے اجلاس کے اختتام سے قبل 6 سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ ان سب کمیٹیوں کے اجلاسات چار بجے کے قریب اسکول کے کمروں میں شروع ہو کر نماز و کھانے کے وقفہ کے علاوہ رات بارہ بجے تک جاری رہے۔ ☆دوسرے روز کے آغاز میں حضورؓ نے ان فرائض کو پورا کرنے سے متعلق نمائندگان سے دریافت فرمایا جو گزشتہ سال کی مجلسِ مشاورت میں ان کے ذمہ لگائے گئے تھے اور ان سے دریافت فرمایا کہ کس کس جماعت نے ان کو پورا کیا ہے۔ ☆دوسرے روز بعد نمازِ جمعہ دوسرے اجلاس میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر زائرین شامل نہ ہوئے کیونکہ نظامِ جماعت سے متعلق بعض نہایت اہم اور ضروری تجاویز پر گفتگو ہونی تھی۔ یہ اجلاس رات دس بجے تک جاری رہا۔ ☆تیسرے روز کے پہلے اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب کو مقرر فرمایا کیونکہ حضرت چودھری ظفراللہ خان صاحب لاہور تشریف لے گئے تھے۔ ☆اس اجلاس میں حضورؓ نے نمائندگانِ شوریٰ کے انتخاب کے طریق سے متعلق احباب سے رائے لی۔ ☆تیسرے روز کا اختتامی اجلاس رات نو بجے اختتام پذیر ہوا۔ ☆اختتامی اجلاس میں حضورؓ کے تشریف لانے سے قبل حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے احباب کا ایک دوسرے سے تعارف کروانا شروع کیا۔ ابھی یہ کام ختم نہ ہوا تھا کہ حضورؓ تشریف لے آئے جس پر حضرت شیخ صاحب خاموش ہو گئے لیکن حضورؓ نے اس طریق کو پسند فرماتے ہوئے جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو نمائندگان اس سال شامل ہوئے ہیں وہی آئندہ مجلسِ مشاورت کے لیے نمائندہ شمار ہوں گے۔
تواریخ: 12،11/ اپریل 1925ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 104 نمائندگان جبکہ قادیان سے 33 نمائندے شامل ہوئے۔	☆حضرت مصلح موعودؓ نے افتتاحی خطاب میں مجلسِ مشاورت اور دنیا کی دیگر مجالس میں فرق، مجلسِ مشاورت کی غرض، خشیت اللہ اور نیک نیتی سے رائے دینا، مجلسِ شوریٰ اور کارکنان جماعت میں فرق اور نظارتوں کی نگرانی کے حوالے سے ذکر فرمایا۔ ☆دوسرے روز پہلے اجلاس کے آغاز میں حضورؓ نے خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے وقت کی پابندی کے حوالہ سے عہدیدارانِ جماعت کو توجہ دلائی۔ آپؓ نے اپنے خطاب میں گزشتہ روز پیش ہونے والی رپورٹس پر تبصرہ فرمایا اور مجلسِ شوریٰ میں سوال کرنے کے طریق پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اسی طرح نفاق اور فتنہ سے بچاؤ کے بارہ میں ارشادات فرمائے۔ آپؓ نے اپنے خطاب میں فرمایا **"اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیحِ موعودؑ کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں، تو میں کہوں گا کہ آپؑ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لیے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دوں گا۔"** ☆دوسرے روز کے اختتامی اجلاس میں حضورؓ نے نظارتوں کی اہمیت، خواتین کی تعلیم، تبلیغِ احمدیت، لٹریچر سلسلہ کی فروخت، الفضل کی اشاعت، صنعت و حرفت کی طرف توجہ، اور اخراجاتِ سلسلہ کی جانب توجہ دلائی۔	**نظارتِ دعوت و تبلیغ:** 1: شہروں اور بڑے قصبات میں جہاں بڑی جماعتیں موجود ہیں ہر سال لازمی طور پر ایک پروگرام مقرر کردہ ناظر صاحب کے ماتحت جلسہ تبلیغی کیا جائے۔ 2: جماعتوں میں ہونے والے تبلیغی جلسوں کے اخراجات کا طریق 3: تبلیغ کے لیے وقفِ اوقات 4: سیکرٹری تبلیغ کا کام 5: سیکرٹری تبلیغ کے فرائض 6: تبلیغ کا وقت 7: رپورٹ بھیجنا 8: رجسٹر بنانا 9: تبلیغ سیکرٹری کی ہدایت کے ماتحت ہو **نظارتِ بیت المال:** 1: آئندہ مالی سال یکم اکتوبر کی بجائے یکم جولائی سے شروع ہوا کرے۔ 2: بجٹ میں اضافہ کے ذرائع 3: گورنمنٹ سے زمین لینے کی تجویز 4: ہائی اسکول کے طلبہ کی تعداد بڑھانے کی سعی کی جائے تا کہ ہائی اسکول self supporting ہو جائے۔ 5: گیسٹ ہاؤس کی تعمیر 6: عمارت لائبریری کی تعمیر 7: سالانہ بجٹ **نظارتِ تعلیم و تربیت:** 1: کتب حضرت مسیحِ موعودؑ امتحان 2: ہائی اسکول میں دینیات و عربی کو لازمی قرار دیا جائے 3: سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت کی لاپرواہی کے ازالہ کی تدابیر 4: ابتدائی عربی کورسز تیار کیے جائیں 5: اورینٹل طلباء کے متعلق پنجاب یونیورسٹی نے جو سہولتیں اور امتحان رکھے ہوئے ہیں، حکومت کو درخواست کی جائے کہ انہیں قائم رکھا جائے 6: یتامیٰ کی تعلیم و تربیت کا انتظام **صیغہ لنگر خانہ:** 1: گیسٹ ہاؤس کی تعمیر 2: معذوروں کے لیے مکان	☆امسال مجلسِ مشاورت ماہ رمضان میں منعقد ہوئی۔ ☆1925ء تا 1926ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری سیکرٹری عبدالقدیر صاحب بی اے پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ ☆دعا کے ساتھ مجلسِ مشاورت کا آغاز ہوا۔ ازاں بعد تلاوت اور حضورِ انورؓ نے خطاب فرمایا۔ ☆پہلے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ کے خطاب کے بعد مختلف نظارتوں کے ناظران اور افسران صیغہ نے اُن سوالات کے جوابات دیے جو بیرونی اصحاب نے دریافت کیے تھے۔ یہ سوالات چھاپ کر متعلقہ صیغوں کو جوابات کی تیاری کے لیے مجلس کے انعقاد سے قبل دے دیے گئے تھے اور جماعتوں کے نمائندگان کو اجلاس کے افتتاح سے پہلے تقسیم کر دیے گئے تھے۔ بعد ازاں گزشتہ سال کے فیصلہ جات پر عملدرآمد کی رپورٹس پڑھ کر سنائیں۔ ☆حضورؓ نے اپنی معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفراللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆پہلے اجلاس میں صدر انجمن احمدیہ کی نظارتوں اور صیغہ جات نے سالانہ رپورٹس پیش کیں۔ ☆ابتدائی اجلاس میں 4 سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ہر کمیٹی میں 15،15 ممبرز شامل تھے جن کے اسماء نمائندگان نے پیش کیے۔ حضورؓ نے امسال یہ تبدیلی فرمائی کہ بجائے اس کے کہ جس صیغہ سے متعلق سب کمیٹی ہو اُسی صیغہ کا افسر یا ناظر صدر کمیٹی ہو، صدر نمائندگان میں سے مقرر فرمایا۔ ان سب کمیٹیوں کی رپورٹس دوسرے روز پیش ہوئیں۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
			☆حضورؓ نے علاوہ دیگر ہدایات بابت شوریٰ ایک ہدایت یہ فرمائی کہ کوئی ایسی تجویز کسی نظارت کو مجلسِ مشاورت میں پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی جس کے متعلق بجٹ وغیرہ کی منظوری پہلے نہ حاصل کرلی ہوگی اور اس کے قلمبند کیے ہوئے الفاظ پہلے پاس شدہ نہ ہوں گے۔ ☆ہال کا اندرونی انتظام مدرسہ احمدیہ اور ہائی اسکول کے اساتذہ اور طلباء کے سپرد تھا۔ ☆مشورہ طلب امور کی فہرست تمام جماعتوں میں قبل از شوریٰ بھجوادی گئی تھی۔
تواریخ: 4،3/اپریل 1926ء ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول تعداد نمائندگان معلوم نہ ہوسکی	☆حضرت مصلح موعودؓ نے افتتاحی خطاب میں مشورہ کی اہمیت نہایت تفصیل سے بیان فرمائی۔ آپؓ نے بیرونی جماعتوں کو ایسے نمائندے بھجوانے کی تلقین فرمائی جو اہل الرائے، معاملہ فہم اور بااثر ہوں۔ ازاں بعد امسال مجلسِ مشاورت کی تجاویز کا تفصیلی ذکر فرمایا۔ آپؓ نے اپنے خطاب میں فرمایا "**یادرکھنا چاہیے ہمارے سامنے جو مستقبل ہے وہ اتنا محدود نہیں ہے جتنا آج نظر آرہا ہے بلکہ وہ بہت شاندار ہے اور اُس سے بھی زیادہ شاندار ہے جو آج تک کسی فاتح قوم نے دیکھا ہے......** **مَیں کہتا ہوں ہمارے مشوروں کا تعلّق اِسی مستقبل سے نہیں جب کہ ہماری جماعت کے نمائندے دُنیا کے گوشہ گوشہ سے آئیں گے۔ جب کہ نمائندے چار یا پانچ یا چھ آدمیوں کی طرف سے نہیں آئیں گے بلکہ چار، پانچ، چھ کروڑ آدمیوں کے نمائندے بن کر آیا کریں گے۔ جب کہ اِس مجلس کا اثر چار، پانچ لاکھ انسانوں پر نہیں پڑے گا بلکہ اس کے مشوروں کے نتیجہ میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک کی حالت بدل جائے گی۔ صرف اُس وقت ہی اِس مجلس کے مشوروں کو اہمیت نہیں حاصل ہوگی بلکہ آج بھی ویسی ہی اہمیت حاصل ہے۔ بلکہ آج اُس وقت سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ مستقبل آج سے ہی پیدا ہوگا۔ آج ہم جو فیصلے کریں گے آنے والے لوگ ان کے بدلنے کی آسانی سے کوشش نہیں کرسکیں گے۔ بعد میں آنے والے لوگ پہلوں کا ادب و احترام کرتے ہیں۔ اور یہ بھی سُنّت ہے کہ نبی کے قریب کے زمانہ کے فیصلوں کو اسلام اور دین بھی خاص وقعت دیتا ہے اور اِس کا نام اجماع اور سُنّت رکھا جاتا ہے...** **جو فیصلے ہم آج کریں گے وہ ساری دنیا پر اثر ڈالیں گے بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں سال تک اثر کرنے والے ہیں۔**" ☆دوسرے روز کے آغاز میں حضرت مصلح موعودؓ نے نمائندگانِ شوریٰ کو رائے دینے سے متعلق بعض ہدایات ارشاد فرمائیں۔ ☆اختتامی خطاب کے آغاز میں حضورؓ نے فرمایا کہ "احباب کو کم از کم پانچ چھٹیاں لے کر آنا چاہیے تاکہ سب معاملات طے ہوسکیں یا اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ مجلسِ شوریٰ سال میں دو دن منعقد کی جائے کیونکہ دن تھوڑے ہوتے ہیں اور معاملات بہت زیادہ۔"	**نظارتِ دعوت و تبلیغ:** 1: امراء کے طبقہ میں تبلیغ کس طرح کی جائے۔ 2: حضرت خلیفۃ المسیح بڑے بڑے شہروں کا دورہ فرمائیں۔ (یہ تجویز پہلی تجویز سے متعلق سب کمیٹی کے اجلاس میں پیش ہوئی جو اگلے روز مجلسِ شوریٰ میں پیش کی گئی۔) حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اس تجویز کے بارہ میں اظہارِ خیال فرمایا کہ تجویز کے الفاظ موقع کے لحاظ سے ہتک آمیز ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس سے اتفاق فرمایا۔ **نظارتِ تالیف و تصنیف:** 1: بُک ڈپو کی شاخیں بیرون جات میں کھولی جائیں۔ 2: انگریزی اخبار کی ضرورت پر غور کیا جائے۔ **نظارتِ بیت المال:** 1: مساجد کی تعمیر 2: سالانہ بجٹ 3: جو لوگ چندہ نہیں دیتے یا مقررہ شرح کے ساتھ نہیں دیتے ان کے لیے کوئی نہ کوئی تعزیر ضرور ہونی چاہیے۔ (یہ تجویز پہلی تجاویز سے متعلق سب کمیٹی کے اجلاس میں پیش ہوئی جو اگلے روز مجلسِ شوریٰ میں پیش کی گئی۔) **نظارتِ تعلیم و تربیت:** 1: کون سے ذرائع اختیار کیے جائیں کہ آئندہ اولاد احمدیوں کی احمدی رہے اور غیروں کے ہاتھ میں پڑ کر ضائع نہ ہو جائے۔ 2: قانوناً اور رواجاً کو شرعی حصہ دلانے کے لیے سہل تجاویز اور اس بات پر غور کہ زمین کا حصہ محروم الاِرث وارثوں لڑکیوں کو کس طرح دیا جائے۔ **نظارتِ امورِ عامہ:** 1: اس وقت احمدی جماعت کے پسماندگان کی امداد کا کوئی انتظام نہیں اس لیے ضروری ہے کہ ایک انجمن بنائی جائے جس کی غرض یہ ہو کہ نادار پسماندگان کو ان کے سرپرستوں کی وفات پر خراب و خستہ ہونے سے بچایا جائے اور ان کی تعلیم و تربیت کے لیے کوئی ایسا سرمایہ بہم پہنچ سکے جو ایسے نادار پسماندگان کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھنے کے لیے ممد ہو سکے۔ 2: احمدیوں کو بغیر سود قرض دینے اور سود سے بچانے کا انتظام کیا جائے۔ 3: پنچایتیں قائم کی جائیں۔ 4: احمدی تُجّار و اہلِ حرفہ کے باہمی تعارف کے لیے ایک انجمن بنائی جائے۔ **صیغہ بہشتی مقبرہ:** 1: حضرت مسیح موعودؑ کے رسالہ الوصیت کے ماتحت کس قدر آمد یا جائیداد والا شخص وصیت کرسکتا ہے۔	☆امسال بھی مجلسِ مشاورت ماہ رمضان میں منعقد ہوئی۔ حضورؓ کے افتتاحی خطاب کے دوران جب بعض احباب نے عرض کی کہ ہال میں آواز پھیل جانے کی وجہ سے صحیح سنائی نہیں دے رہی تو نہایت عجلت کے ساتھ بنچ بچھا کر حضورؓ کی میز اور کرسی کو کسی قدر بلند کر دیا گیا۔ حضورؓ نے اپنے دستِ مبارک سے میز کو رکھنے میں حصہ لیا۔ دوسرے روز کے آغاز میں باوجود اس انتظام کے مقررین کی آواز سب احباب تک نہ پہنچ پا رہی تھی لہٰذا اسٹیج کے اوپر سائبان تاننا پڑا۔ ☆حضورؓ کے افتتاحی خطاب کے بعد نظارتوں نے سالِ گزشتہ کی شوریٰ کی تجاویز سے متعلق سالانہ رپورٹس پڑھ کر سنائیں اور بعد ازاں جماعتوں سے آمدہ سوالات کے تحریری جوابات پڑھ کر سنائے۔ ☆ تجاویز پر غور کرنے کے لیے 5 سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ان سب کمیٹیوں کے سیکرٹری حضورؓ نے متعلقہ نظارتوں یا صیغوں کے ناظران و افسران کو مقرر فرمایا۔ ☆نمازِ ظہر و عصر کے بعد سب کمیٹیوں کے اجلاسات منعقد ہوئے، بعض کمیٹیوں کے اجلاسات رات گیارہ بجے تک جاری رہے۔ ☆دوسرے روز حضورؓ نے اپنی معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ جب حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی کمیٹی کی رپورٹ بطور صدر پڑھی تو اس موقع پر معاونت کے فرائض حضرت منشی فرزند علی خان صاحب نے انجام دیے۔ ایک دوست نے تجویز پیش کی کہ حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب، حضرت مصلح موعودؓ کے بائیں جانب بیٹھیں۔ حضورؓ نے فرمایا "دنیا کا رواج خواہ کچھ ہو، شریعت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام جب کھڑا ہوتا ہے اور مقتدی ایک ہو تو اسے امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے۔ اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ اخذ کرتا ہوں کہ خلیفہ کے ساتھ اگر کسی اور کو کام کے لیے بیٹھنا پڑے تو وہ دائیں طرف بیٹھے۔" ☆دوسرے روز کے آغاز میں بعض احباب نے سوالات کیے اور اس کے بعد سب کمیٹیوں کے صدران نے گزشتہ روز کے کمیٹیوں کے اجلاسات میں تجویز کردہ سفارشات پڑھ کر سنائیں۔ ☆رات گیارہ بجے مجلسِ مشاورت کا اختتام ہوا۔ ☆امسال برموقع مجلسِ مشاورت مختصر پیمانے پر ایک نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس میں چند احباب نے اپنی تیار کردہ اشیاء اور دوائیاں رکھی تھیں۔ علاوہ ازیں ایک علیحدہ کمرہ میں انگلستان کے اخبارات کی فائل رکھی گئی تھی جس میں حضورؓ کے سفر یورپ کے حالات کا ذکر تھا۔ بعض نومسلم احباب کی اصل تحریریں، فوٹو اور تبلیغی رپورٹیں بھی رکھی گئیں۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کا قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی رکھا گیا تھا جو حضورؓ ان دنوں فرما رہے تھے۔ اس کے علاوہ بہت سے تراجم بھی تھے تاکہ موازنہ کیا جا سکے۔ مبلغین کے تازہ خطوط اور رپورٹیں بھی رکھی گئی تھیں۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 15 تا 17، اپریل 1927ء **مقام:** مدرسہ احمدیہ وہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 180 نمائندگان جبکہ قادیان سے 45 نمائندے شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں انانیت اور نفسانیت کو قربان کر کے صرف خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت اپنے آپ کو بنانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر مشورہ طلب امور سے متعلق ہدایات ارشاد فرمائیں۔ نیز مالی قربانی کی برکتوں کا ذکر فرمایا۔ ☆تیسرے روز حضورؓ نے اختتامی خطاب میں خدمتِ دین اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے سے متعلق مختصر خطاب فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا"سب احباب مل کر دعا کریں کہ ہماری زندگی اِس لئے ہو کہ خدا تعالیٰ کا دین ساری دنیا میں پھیلے۔ اگر ہمیں مال نہیں ملتا تو نہ سہی، اگر پیٹوں پر پتھر باندھنے پڑیں تو کوئی حرج نہیں، اِس دنیا میں جس طرح بھی گزارہ ہو سکے ہم کریں گے کیونکہ **ہمیں اگلے جہان میں وہ کچھ ملے گا کہ یہ بڑی بڑی توندوں والے وہاں ہماری جوتیاں اٹھانے کی خدمت حاصل کرنا بھی فخر سمجھیں گے۔** مگر اُنہیں وہ بھی نہ ملے گی۔ مگر یہ بھی ادنیٰ نعمت سمجھتے ہیں۔ اصل نعمت تو وہ ہو گی کہ وہ ہستی جس کا سب مال اور جان ہے اُس کا قرب حاصل ہو جائے گا۔ یہ نعمت ہر وقت ہمارے مد نظر رہنی چاہیے۔ ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن اگر کوئی ترقی دین کو چھوڑ کر حاصل ہوتی ہے تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اور ہر حالت میں مقدم کریں گے۔ احباب یہ بھی دعا کریں کہ اِس وقت تک خدمتِ دین میں ہم سے جو کوتاہی ہوئی ہے اسے خدا تعالیٰ معاف کر دے اور جو وعدے ہم نے خدمتِ دین کے لیے کیے ہیں اُنہیں پورا کرنے کی توفیق دے۔" ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے 25 لاکھ کا ریزرو فنڈ جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔	**1:** حضرت خلیفۃ المسیح کے اخراجات کے لیے رقم مقرر ہونی چاہیے۔ **نظارتِ علیاء:** 1: مجلس مشاورت کے لیے دو دن ناکافی ہیں۔ کیا مجلس کا انعقاد سال میں دو دفعہ ہوا کرے یا ایک ہی دفعہ ہو مگر دو دن کی بجائے چار دن رکھے جائیں۔ 2: مجلس مشاورت میں شامل ہونے والے نمائندگان کا علیحدہ لباس یا کوئی امتیازی نشان ہو۔ **نظارتِ دعوت و تبلیغ:** 1: اچھوت اقوام میں تبلیغ 2: جاپان میں تبلیغی مشن کھولا جائے۔ **نظارتِ امورِ عامہ:** 1: کیا لڑکوں کے رشتے بھی غیر احمدیوں میں نہ کیے جائیں۔ 2: جو احمدی فوت ہو جاتے ہیں ان کے پسماندگان کی امداد کی کیا صورت ہونی چاہیے۔ 3: احمدیوں کے تنازعوں کو دور کرنے کے لیے پنچایتیں قائم کی جائیں۔ **نظارتِ تجارت:** 1: احمدیوں کو بغیر سود قرضہ دینے کے لیے انجمن قائم کی جائے۔ 2: احمدی تاجروں اور اہلِ حرفہ کے باہمی تعارف کا انتظام کیا جائے 3: بے کاروں کے لیے کوئی کام جاری کیا جائے۔ **نظارتِ بیت المال:** 1: سالانہ بجٹ 2: زکوٰۃ کی وصولی **نظارتِ خارجہ:** 1: ٹریڈیل کمپنی جو احمدیوں کے لیے قائم کی گئی ہے اس کے اخراجات کس طرح پورے کیے جائیں۔ 2: ملکی الیکشنز میں کسی امیدوار ممبری کو رائے دینے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ **نظارتِ ضیافت:** 1: تجویز از طرف جماعت علیگڑھ: جلسہ سالانہ کے موقع پر خاص کھانے کی ایک دکان ہو۔ جو صاحب کھانا کھانا چاہیں خود خرید کر کھائیں۔ جماعت کی طرف سے کسی کے لیے خاص کھانے کا انتظام نہ ہو۔ **نظارتِ تعلیم و تربیت:** 1: ایسے احمدیوں کی اولاد کے متعلق جو فوت ہو جائیں اور جن کے رشتہ دار غیر احمدی ہوں۔ کیا انتظام ہونا چاہیے کہ ان کی اولاد ضائع نہ ہو۔ 2: احمدیوں میں سے جو لوگ ظاہری شعار شریعت کی پابندی نہیں کرتے ان کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔ 3: بورڈنگ ہائی اسکول و مدرسہ احمدیہ اور احمدیہ ہوسٹل میں جن لڑکوں کی طرف بقایا ہو اور ادا نہ کریں، ان سے کیا سلوک کرنا چاہیے۔ 4: تعلیمی کمی کو دور کرنے کے لیے پرائمری تک جبری تعلیم ہو۔ 5: وظائف کس طرح تقسیم ہوں۔ 6: دینیات میں فیل ہونے والے ہائی اسکول کے طلباء کو ترقی نہ دی جائے۔ 7: داڑھی رکھنے سے متعلق تجویز	☆1927ء تا 1934ء مجلس مشاورت کے سیکرٹری شیخ یوسف علی صاحب بی اے رہے۔ ☆بعد نماز جمعہ و عصر تلاوت و دعا سے آغاز ہوا ازاں بعد حضورؓ نے خطاب فرمایا۔ ☆حضورؓ کے خطاب کے بعد نظارتوں نے گزشتہ سال کی مجلس مشاورت کے فیصلہ جات پر سالانہ رپورٹیں پیش کیں اور احباب کے سوالات کے جواب دیے۔ ☆اس سال پہلے روز نظارتوں کی رپورٹس اور سوالات کے بعد سب کمیٹیوں کے ممبر منتخب کرنے کے لیے چھپے ہوئے فارم تقسیم کیے گئے۔ جن پر ایک سب کمیٹی کے آفیشل ممبران کے نام درج تھے، نمائندگان شوریٰ نے مزید ممبران کے نام درج کرنے تھے۔ لیکن نمائندوں کو ایک دوسرے کے نام معلوم نہ ہونے کے باعث اس طریق میں کامیابی نہ ہوئی اور گزشتہ سالوں کے طریق کے مطابق ہی سب کمیٹیوں کے ممبر منتخب ہوئے۔ جن کے صدر حضورؓ نے بیرونی ممبران میں سے مقرر فرمائے اور سیکرٹری متعلقہ نظارت کے ناظران کو بنایا۔ اگلے روز صبح سے دوپہر تک سب کمیٹیوں کے اجلاسات مختلف مقامات پر ہوئے اور پھر سہ پہر تین بجے مجلس شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ☆پہلے روز حضورؓ نے اعلان فرمایا کہ ممبرانِ شوریٰ اجلاس ختم ہونے کے بعد میرے مکان پر دعوت پر شریک ہوں۔ ☆اگلے روز صبح سے دوپہر تک سب کمیٹیوں کے اجلاسات ہوئے۔ ☆حضورؓ نے اپنے افتتاحی خطاب میں دو ہدایات فرمائیں کہ "سب کمیٹی کے لیے ایک وقت مقرر کر دیا گیا ہے کہ اس کے اندر اندر کام کرنا ہو گا... جب کوئی بات پیش ہو تو دوست فرداً فرداً بولنا شروع کر دیتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسروں کو بولتا دیکھ کر خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم بھی اپنی رائے ظاہر کریں۔ حالانکہ رائے اُس وقت ظاہر کرنی چاہیے جب ووٹ لیے جائیں اب یہ تجویز کی گئی ہے کہ جب کوئی بات پیش ہو تو پوچھ لیا جائے کہ کون کون صاحب اس کے متعلق بولنا چاہتے ہیں۔ اس پر جو اصحاب اٹھیں انہیں بولنے کا موقع دیا جائے" ☆دوسرے روز جب حضرت خلیفۃ المسیح کے مشاہرہ سے متعلق تجویز کے بارہ میں غور شروع ہوا تو حضورؓ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو کارروائی جاری رکھنے کا ارشاد فرما کر حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے باغ میں تشریف لے گئے اور بعد تجویز ھذا واپس تشریف لائے۔
تواریخ: 6 تا 8/ اپریل 1928ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 190 نمائندگان جبکہ قادیان سے 46 نمائندے شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں انجام بخیر ہونے سے متعلق دعا و کوشش کرنا، کامل زندگی کب ملتی ہے، روحانی امور سمجھنے کا طریق، دعائیں کب قبول ہوتی ہیں اور ہمارے اجتماعات کا مقصد کیا ہے جیسے اہم عناوین کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا "مجھے افسوس ہے کہ یہاں کئی فیصلے کیے جاتے ہیں مگر گھر جا کر احباب انہیں بھول جاتے ہیں۔ آپ لوگوں میں سے کئی ایک نمائندے ایسے ہیں جو اِس سال پھر آئے ہیں۔ وہ اپنے دل سے پوچھیں کسی اور کے متعلق نہیں اپنے نفس کے متعلق ہی سوال کریں، کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے اُن فیصلوں کے مطابق زندگی بسر کی جو گزشتہ سال مجلس مشاورت میں کیے گئے تھے؟ اور کیا انہوں نے اپنے اپنے مقام اور اپنی اپنی جماعت میں ان فیصلوں کو جاری کرنے کی کوشش کی اور اتنی	**تجویز از طرف حضرت مصلح موعودؓ** **"دفتری کام کے تین تجربہ کار احباب کی جو مرکزی دفاتر سلسلہ کے کارکن نہ ہوں۔ ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے۔ جو امسال ماہ جنوری 1929ء کے آخر میں ایک ہفتہ میں ان دفاتر کا معائنہ کر کے رپورٹ کرے۔"** **نظارتِ تعلیم و تربیت:** 1: چونکہ بیرونجات کی لڑکیاں قادیان کی تعلیم سے آجکل فائدہ اٹھانے سے محروم ہیں اس لیے گرلز اسکول قادیان کے لیے ہوسٹل کھولا جائے۔ 2: 1927ء کی مجلسِ مشاورت میں داڑھی نہ منڈوانے کی قید جو کارکنان انجمن پر لگائی گئی ہے۔ اُس کو بعد نظر ثانی منسوخ کیا جائے۔ 3: ایسے انسپکٹر مقرر کیے جائیں جو احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دلائیں اور احمدیوں کے آپس کے جھگڑوں کا تصفیہ کروائیں۔ **نظارتِ صنعت و تجارت:** 1: احمدیوں کو بغیر سود قرض دینے اور سود سے بچانے کے لیے ایک رجسٹرڈ مرکزی انجمن قائم کی جائے۔ 2: کوآپریٹو سوسائیٹیز کے اصول پر چھوٹی سے چھوٹی رقوم کے حصص پیدا کیے جائیں اور قرضہ سے انہی لوگوں کی مدد کی جائے جو ان حصص کے خریدار ہوں گے۔ 3: ریزرو فنڈ سے پچیس ہزار روپیہ سرمایہ لیا جائے اور اس سرمایہ سے قرض خواہوں کو مناسب شروط کے تحت مدد کی جائے۔ 4: لوگوں سے روپیہ بغرض تجارت لیا جائے اور تجویز نمبر 2 کی بنیاد ڈالی جائے۔ 5: اہلِ تجار اور اہلِ حرفہ کے باہمی تعارف کے لیے ایک	☆بعد نماز جمعہ و عصر سہ پہر تین بجے تلاوت و دعا سے آغاز ہوا ازاں بعد حضورؓ نے خطاب فرمایا۔ ☆نمازِ جمعہ کے لیے مسجد اقصیٰ کی بجائے مسجد نور تجویز ہوئی لیکن مسجد نور کے صحن میں سائبان وغیرہ کے ذریعہ انتظام نہ ہو سکا۔ لہٰذا احباب کی کثرت کے باعث مسجد سے متصل بوہڑ کے درخت کے نیچے حضورؓ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ ☆حضور کے افتتاحی خطاب کے بعد ناظران نے اپنی نظارتوں کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ ☆حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے ناظر تعلیم و تربیت نے اپنی رپورٹ میں امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر کرتے ہوئے حضورؓ کی خدمت میں درخواست کی کہ اول انعام یافتہ ملک عزیز احمد صاحب کو اپنے دستِ مبارک سے حقیقۃ الوحی کا انعام مرحمت فرمائیں۔ جو حضورؓ نے قبول فرماتے ہوئے موصوف کو انعام سے نوازا۔ ☆بعد از رپورٹس ناظران نے جماعتوں سے آئے سوالات کے جوابات دیے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	کوشش کی جتنی کرنے کی ضرورت تھی۔ اگر نہیں کی تو میں پوچھتا ہوں اِس طرح جمع ہونے سے کیا حاصل... ہماری جماعت کو سمجھنا چاہیے کہ ہماری مجلس شوریٰ کی عزّت ان بنچوں اور کرسیوں کی وجہ سے نہیں ہے جو یہاں بچھی ہیں بلکہ عزت اُس مقام کی وجہ سے ہے جو خداتعالیٰ کے نزدیک اسے حاصل ہے۔ بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ محمد ﷺ کی عزت اُس لباس کی وجہ سے تھی جو آپ پہنتے تھے۔ آپ ﷺ کی عزت اُس مرتبہ کی وجہ سے تھی جو خداتعالیٰ نے آپ ﷺ کو دیا تھا۔ اِسی طرح **آج بے شک ہماری یہ مجلس شوریٰ دُنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دُنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہوگا جو اِس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہوگا کیونکہ اِس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ بھی اِس پر فخر کرتا۔ اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اِس پر فخر کریں گے** پس ضرورت ہے کہ جماعت اس کی اہمیت کو اور زیادہ محسوس کرے اور ضرورت ہے کہ سال میں دو دفعہ ہو تاکہ زیادہ مسائل پر غور کیا جاسکے۔" ☆پہلے روز سوالات کے جوابات کے بعد حضورؓ نے کیے گئے سوالات اور ان کے متعلق دیئے گئے جوابات کے بارے میں مختصراً خطاب فرمایا نیز نظارتوں کی جانب سے پیش کی گئی رپورٹس پر تبصرہ فرمایا۔ ☆تیسرے روز اختتامی خطاب میں حضورؓ نے استغفار کی اہمیت، آنحضرت ﷺ اور خلفائے کرامؓ کی مجالس کا حال، مصائب میں اسلام کا نقشہ، اسلامی مساوات اور کثرتِ رائے کا احترام بابت خطاب فرمایا۔	انجمن بنائی جائے۔ 6: سلسلہ احمدیہ میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو روزگار کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد کے لیے کوئی انسٹیٹیوشن یا کارخانہ ہو۔ **نظارتِ دعوت و تبلیغ:** 1: مجلسِ مشاورت 1922ء میں پاس ہوا تھا کہ دیہاتوں کے زمیندار احمدیوں کو تحریک کی جائے کہ وہ اپنے ہاں کے چوہڑوں کو احمدی بنائیں اور جہاں تک ہوسکے ان سے محبت اور احسان سے پیش آئیں۔ لیکن باوجود توجہ دلانے کے افسوس ہے زمیندار طبقہ نے بہت کم توجہ کی ہے۔ اس لیے اچھوت اقوام کے متعلق ایسے رنگ میں فیصلہ کیا جائے کہ احمدیہ زمیندار کام کرنے پر مجبور ہوں۔ 2: ہر ضلع کی مرکزی انجمن اس بات کی ذمہ دار قرار دی جائے کہ اپنے ضلع کے تمام شہروں اور قصبوں میں 20 جون کے جلسے کرانے میں کوشش کرے گی۔ مرکزی انجمن پر یہ بھی مقدم کردیا جائے کہ اس جلسہ کے متعلق ایک نقشہ تیار کرکے دفتر میں روانہ کرے۔ جس میں ان تمام شہروں، قصبوں اور دیہات کے نام ہوں۔ جہاں جہاں جلسہ کا انتظام کیا گیا ہے اور اس نقشہ میں اس جگہ کے مقررین کا نام بھی دیا جاوے۔ 3: ہر انجمن پر ذمہ داری ڈالی جائے کہ وہ اپنے علاقہ کے معزز مسلمانوں کو ترقی اسلام کا ممبر بننے کے لیے متواتر کوشش کرے۔ 4: مبلغوں کی موجودہ تعداد بہت کم ہے اور مرکز سے جماعت کے تمام مطالبات کو پورا نہیں کیا جاسکتا اس لیے پنجاب اور ہندوستان میں مبلغین کی تعداد بڑھانے کے لیے ایک پروگرام بتصریح سالانہ ایزادی تعداد مبلغین پاس کیا جاوے۔ 5: اخبار سن رائز کے خریداروں کی موجودہ تعداد اس وقت 1488 ہے اس قلیل تعداد پر اخبار کو جاری نہیں رکھا سکتا۔ اس لیے ہر ایک جماعت پر ایک خاص تعداد خریداروں کی بہم پہنچانے کی ڈالی جائے۔ 6: گورنمنٹ کے معزز عہدیداران اور امراء میں باقاعدہ ایک مبلغ مختص کیا جائے اور مناسب اضلاع میں دنیوی وجاہت رکھنے والے احباب ایسے مبلغ کے پہنچنے پر کھانے کی دعوتیں اس مبلغ کے اعزاز میں دیں اور معززین کو اس سے انٹروڈیوس کرائیں۔ تاکہ مبلغ کے کام میں سہولت ہو۔ **نظارتِ بیت المال:** 1: جماعت کی مالی حالت و قابلیت کا اندازہ کرنے کے لیے ناظروں کا دورہ بندوبست کیا جاوے۔ 2: بجٹ آمد و خرچ 29-1928ء 3: مرکزی چندہ کا کوئی حصہ کسی مقامی ضرورت کے لیے کوئی مقامی انجمن خرچ کرنے کی مجاز نہیں ہے جب تک صدر انجمن احمدیہ قادیان سے اس کی باقاعدہ اجازت حاصل نہ کرلی جائے۔ **نظارتِ امورِ خارجہ:** 1: کونسل کے انتخابات سے متعلق امیدواران مرکز میں ہی اپنی درخواستیں بھیجیں اور صرف مرکز کے فیصلہ کے منتظر رہیں۔ جب تک مرکز سے فیصلہ نہ ہو احمدیوں پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنے کی کوشش نہ کریں۔ 2: ہر امیدوار کو اجازت ہونی چاہیے کہ مقامی جماعت کے احمدی اصحاب سے مل کر مقامی رائے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہر احمدی کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی انجمن میں جب یہ مسئلہ پیش ہو تو جس امیدوار کی چاہے مدد کرے لیکن ہر امیدوار کو وضاحت سے سمجھا دیا جائے کہ مقامی آراء کے مرکز میں بھیجے جانے کے بعد جو فیصلہ مرکز سے صادر ہوگا۔ اس پر عملدرآمد ہوگا۔ **نظارتِ تالیف و تصنیف:** 1: صیغہ تالیف و تصنیف میں ایسے انگریزی دان دوست کی پوسٹ ریزرو کرلی جائے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے خطبات اور تقاریر اور تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کریں اور ہندوؤں کے اخبارات کا مطالعہ کرکے ان کے جوابات اسلامی اور دیگر انگریزی اخبارات میں شائع کراتے رہیں۔	☆پہلے روز رات دس بجے اجلاس ختم ہوا۔ ☆دوسرے روز کی کارروائی سہ پہر تین بجے شروع ہوئی اس سے قبل صبح تا دوپہر سب کمیٹیوں کے اجلاسات کا انعقاد ہوا۔ اس اجلاس میں سب کمیٹیوں نے اپنے اپنے اجلاسات کی رپورٹ پیش کی۔ ہر ایک کمیٹی کی رپورٹ کے بعد اس کمیٹی سے متعلق تجاویز پر بحث اور ووٹنگ ہوتی رہی۔ تیسرے روز بھی اسی طرح کارروائی جاری رہی۔ ☆تیسرے روز حضورؓ نے آئندہ کے لیے یہ اصولی ہدایت فرمائی کہ کوئی انتظامی معاملہ شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل نہ ہو نیز کسی ناظر کی طرف سے کوئی ایجنڈا اس وقت تک شوریٰ میں نہ آئے جب تک صدر انجمن اسے پاس نہ کرے۔
تواریخ: 29 تا 31 مارچ 1929ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 235 نمائندگان جبکہ قادیان سے 45 نمائندے شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی کے نتیجہ میں عہدیداران پر عائد ہونے والی تعلیمی و تربیتی ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلائی۔ اسی طرح رائے دیتے وقت خشیت اللہ کو مدِ نظر رکھنے سے متعلق ارشاد فرمایا۔ نیز مستورات کی تعلیم کی ضرورت اور اس کے لیے گرلز اسکول کے قیام سے متعلق تفصیلاً بیان فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا "میں ان دوستوں کو جو مجلس شوریٰ میں شمولیت کے لیے آئے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر خشیت اللہ پیدا کریں۔ لسانی اور لفّاظی نہ یہاں کام آسکتی ہے اور نہ اگلے جہان میں...	**تجویز از طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ** 1: بعض سرکاری، فوجی ملازمتوں میں ضروری قرار دیا گیا ہے کہ ملازم داڑھیاں منڈوائیں جو مسلمانوں کے لیے مذہباً جائز نہیں لہٰذا اس کے متعلق غور کیا جائے کہ کیا کارروائی کی جاسکتی ہے۔ **نظارتِ امورِ عامہ:** 1: نکاح فارم سے متعلق بعض ضروری امور بطور تجویز پیش کیے گئے۔ 2: مقامی تنازعات کے لیے محتسب مقرر کیے جائیں۔ اگر سمجھوتے کی کوئی صورت نہ رہے تو معاملہ مقامی قاضی کی خدمت میں برائے فیصلہ پیش کیا جائے۔ اگر مقامی قاضی مقرر نہ ہو تو مرکزی قضاء سے فیصلہ کروایا جائے۔ 3: ورزش کی ضرورت کو مشتہر کیا جائے۔ 4: دوست اسلحہ رکھیں خصوصاً تلوار۔ 5: کبڈی، گتکا، تیرنا اور دیگر دیسی کھیلوں کو مروّج کیا جائے۔ 6: جہاں جہاں اجتماع کے مقامات مثلاً مساجد لائبریریاں وغیرہ ہوں وہاں ورزش کے سامان مثلاً مگدر، منگلیاں وغیرہ رکھی جائیں۔ 7: احمدیہ ٹورنامنٹس کو زیادہ وسیع کیا جائے۔ 8: حتی الوسع	☆گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نماز جمعہ کے لیے مسجد نور کے صحن میں سائبان وغیرہ کے ذریعہ انتظام نہ ہو سکا۔ لہٰذا مسجد سے متصل بوہڑ کے درخت کے نیچے حضورؓ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ ☆ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے پیر اکبر علی صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب کو مقرر فرمایا۔ ☆ابتدائی اجلاس میں حسبِ سابق ناظران نے اپنے شعبہ جات کی رپورٹس پڑھ کر سنائیں اور ازاں بعد مطبوعہ سوالات کے جوابات دیے۔ ☆امسال نظارتِ بیت المال آمد نے سالانہ آمد و خرچ کا بجٹ شائع کرکے نمائندگانِ شوریٰ میں تقسیم کیا۔ ☆دوسرے روز پہلے اجلاس سے قبل حضورؓ نے پچیس تیس سکھ احباب کا تعارف کروایا جو اسلام لانے کی غرض سے آئے تھے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	دنیا کی دوسری طاقتوں اور قوتوں اور قوموں کے مقابلہ میں ہماری ہستی ہی کیا ہے۔ ایک پشہ (مچھر) کے پر کے برابر بھی نہیں۔ یہی اور صرف یہی چیز ہے جس پر ہم فخر کر سکتے ہیں۔ یہی چیز ہے جو ہمارے قلوب پر غالب آنی چاہیے۔ ہمارے غور پر خداتعالیٰ کی خشیت حاکم ہو، ہمارے فکر پر خداتعالیٰ کا خوف حاکم ہو، ہماری زبان پر خداتعالیٰ کا خوف حاکم ہو، ہمارے دل پر خداتعالیٰ کا خوف حاکم ہو، ہمارے مشوروں پر خداتعالیٰ کا خوف غالب ہو۔" ☆پہلے روز ناظران جب اپنے صیغہ جات سے متعلق جوابات دے چکے تو حضورؓ نے مختصر خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے آنحضرت ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے بارہ میں جلسوں کے انعقاد اور اس سے متعلق انعامات دینے کا طریقہ کار وضع فرمایا۔ ☆حضورؓ نے تیسرے روز جملہ کارروائی کے اختتام پر مختصر خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے نمائندگانِ شوریٰ کو دورانِ سال اُن کی ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلائی۔	جہاں حالات اجازت دیں مرد عورتوں کو اپنے ہمراہ سیر پر لے جایا کریں۔ 9: چکی، چرخہ و دیگر محنت کے کام کاج عورتوں میں زیادہ مروّج کیے جائیں۔ **نظارتِ دعوۃ و تبلیغ:** 1: چونکہ امریکہ میں سیاہ فام لوگ ہی اب تک احمدی ہوئے ہیں۔ سفید فام افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکے لہٰذا غور کیا جائے کہ آیا امریکہ کا مشن جاری رکھا جائے یا بند کر دیا جائے۔ **نظارتِ علیاء:** 1: ہر ضلع میں ایک ضلعی انجمن ہونی چاہیے جس کے ماتحت ضلع کی مختلف انجمنیں ہوں اور ہر صوبہ میں ایک انجمن صوبہ ہو جس کے ماتحت صوبہ کی مختلف انجمنیں ہوں۔ اضلاع اور صوبہ جات کی انجمنیں صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ہوں۔ 2: کسی مقامی انجمن کا کوئی ممبر اپنی طرف سے مجلسِ مشاورت میں پیش کرنے کے لیے کوئی تجویز براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش نہیں کر سکتا بلکہ مقامی انجمن اور بعد ازاں متعلقہ صیغہ کی وساطت اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری سے مجلسِ مشاورت میں پیش ہو۔ 3: عورتوں کو مجلسِ مشاورت میں نمائندگی کا موقع ملنا چاہیے۔ 4: ایسے بیرونی ممالک جن کی بیشتر آمد اس ملک کے باشندوں سے حاصل ہوتی ہے۔ چندہ میں سے 75 فیصد مقامی ضرورتوں پر خرچ کر سکتے ہیں جبکہ باقی 25 فیصد مرکز بھجوائیں۔ 5: ایسے بیرونی ممالک جن کی بیشتر آمد ہندوستانی باشندوں سے حاصل ہوتی ہے یا ہندوستان کے ایسے صوبے جن کی زبان اردو نہ ہو یا مرکز سے دور ہوں اپنے چندہ میں سے 20 فیصد مقامی ضرورتوں پر خرچ کر سکتے ہیں۔ اس بات کا فیصلہ کہ کون سا ملک یا صوبہ کس فہرست میں آتا ہے، مرکز کے اختیار میں ہو گا۔ **نظارتِ بیت المال:** 1: بجٹ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت سال 30-1929ء	☆حضورؓ نے حسبِ سابق مجلسِ مشاورت کے نمائندگان کو دوسرے روز بعد مغرب وعشاء دعوتِ طعام دی۔ ☆آخری روز ناظر صاحبان نے اپنی نظارتوں کی سالانہ مفصل رپورٹس پیش کیں۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت میں مستورات کی نمائندگی سے متعلق بحث ہوئی۔

جیسا کہ اوپر 1929ء کے اہم امور میں ذکر ہو چکا ہے کہ مجلسِ مشاورت میں لجنہ اماء اللہ کی نمائندگی کے مسئلہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے احباب سے آراء لیں۔ چنانچہ اس مسئلہ اور بحث کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1983ء کی مجلسِ مشاورت میں مفصل ذکر فرمایا۔ مناسب ہو گا کہ ذیل میں حضورؒ کا ارشاد درج کر دیا جائے۔

حضورؒ نے فرمایا "1929ء میں پہلی دفعہ یہ مسئلہ جماعت کے سامنے آیا۔ 1929ء کی مجلسِ شوریٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ جماعت کے سامنے رکھا اور اس موضوع پر بہت لمبی بحثیں ہوئیں۔ جماعت کے چوٹی کے علماء دو حصوں میں منقسم تھے اور ایک معمولی اکثریت سے سب کمیٹی نے اس تجویز کے حق میں رائے دی کہ لجنہ اماء اللہ یا احمدی مستورات کو مجلسِ شوریٰ میں خود بولنے کا حق ملنا چاہیے۔ اس کمیٹی کے انیس ممبر تھے۔ نو، نو، ممبر برابر بٹ گئے اور پریذیڈنٹ نے اپنا ووٹ تجویز کے حق میں دیا اس طرح وہ منظوری کے لیے پیش ہوا اور وہاں بھی ایسی زبردست بحثیں ہوئیں کہ گویا وہ جماعت کا ماشاء اللہ ایک علمی کارنامہ ہے۔ دونوں طرف کے چوٹی کے علماء (جن میں بہت سے صحابہؓ بھی شامل تھے) نے ایسے ایسے باریک نکات نکالے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کی کسی بھی مجلس کے لئے وہ بحث ایک قابل فخر بحث ہونی چاہیے۔ کوئی باریک سے باریک پہلو ایسا نہیں چھوڑا گیا جس پر احباب کی نظر نہ گئی ہو اور دونوں طرف سے یہ رائے پیش کی جا رہی تھی (الا ماشاء اللہ) کہ نصِ صریح سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جماعت کی مجلسِ مشاورت میں عورتوں کو بولنے کا حق نہیں ملنا چاہیے اور نصِ صریح سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ملنا چاہیے۔ اب یہ بھی ایک صورتِ حال سامنے آتی ہے۔ اس کے جو بعض دلچسپ پہلو ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

ایک تو یہ کہ یہ واقعہ جماعت احمدیہ میں خلافت کی اہمیت کے احساس کا مظہر ہے میں نے یہ کہا کہ "احساس" ہے اس طرح کہنے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کو احساس دلا رہا ہوں بلکہ اطمینان دلا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں خلافت سے متعلق جو طمانیت عطا فرمائی ہے اس کے اظہار کا یہ ایک موقع تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب اپنی رائے پیش کی تو دونوں طرف کے علماء نے سو فیصدی حضورؓ کے سامنے اپنی رائے چھوڑ کر سرِ تسلیم خم کر دیا اور جماعت نے مکمل تعاون اور اطاعت کا ایک نمونہ دکھایا۔ ایسا موقع اگر خلافت کے بغیر پیش آتا تو اس وقت دو فرقے پیدا ہو چکے ہوتے۔ ایک فرقہ کے نزدیک قرآن اور سنت کی رو سے عورتوں کا مردوں کی مجلس میں خطاب کرنا حرام قرار دیا جاتا اور دوسرے کے نزدیک حلال اور ضروری۔

پس یہ ایک تاریخی واقعہ ہے اور اس پر غور کرنے سے ہمیں اختلافات کے اسباب سمجھ آتے ہیں۔ دراصل خلافت کی برکت کے نہ ہونے کے نتیجہ میں مذہبی قوموں میں اختلاف پیدا ہوتے ہیں۔ اگر خلافت حقہ موجود ہو تو کسی اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دونوں فریق اپنی اپنی رائے دیانتداری سے پیش کرتے ہیں اور جب خلیفۂ وقت اس پر محاکمہ کرتا ہے اور فیصلہ صادر کر دیتا ہے تو پھر وہ ایک ہی قوم کی رائے بن جاتی ہے۔ قومی وحدت کی حفاظت کے لئے ایسا کامل نظام دنیا کے پردہ پر آپ کو کہیں نظر نہیں آئے گا۔ اسے پڑھتے ہوئے ایک تو میرا دل حمد سے بھر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسا پیارا اور پاکیزہ نظام اپنی توحید کے اظہار اور ملت میں وحدت پیدا کرنے کی خاطر ہمیں بخشا ہے۔

اس مسئلہ میں جو دوسرے امور قابل ذکر ہیں ان میں ایک نہایت ہی لطیف نکتہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش کیا آپ کی نگاہ نہایت باریک بین تھی اور اس نکتہ کو پیش کرنے میں آپ منفرد تھے۔

آپ نے فرمایا کہ مجلس شوریٰ کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ خلیفۂ وقت کو مخاطب کر کے مشورہ دیتی ہے اس حیثیت سے تو حق کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا اور یہ جو خطرات ظاہر کیے گئے ہیں کہ عورتوں کی اکثریت ہو جائے گی اور وہ فیصلوں کو کھینچ کر اپنی طرف لے جائیں گی یہ بالکل لغو اور بے معنی بات ہے کیونکہ اسلامی نظامِ شوریٰ میں تو صرف مشورہ ہی دیا جاتا ہے۔

لیکن شوریٰ کی ایک حیثیت یہ بھی ہے کہ خلیفۂ وقت فوت ہو جائے تو دوسرے خلیفہ کے انتخاب میں مجلس شوریٰ کو ایک کردار ادا کرنا ہوتا ہے (اُس وقت تک یہی شکل تھی)۔ تو مجلسِ شوریٰ کی یہ حیثیت ایسی ہے جس پر غور ہونا چاہیے اور پہلی حیثیت کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں رکھتی۔ اس وقت یہ دیکھنا پڑے گا کہ مستورات کو اگر نمائندگی دی جائے تو کس حد تک دی جائے۔

جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذاتی رائے کا تعلق ہے وہ اس محاکمہ سے یہی معلوم ہوتی تھی کہ آپ نہ صرف جائز سمجھتے تھے بلکہ یہ محسوس فرما رہے تھے کہ ایسا وقت آنے والا ہے کہ جب عورت کو اس قسم کے معاملات میں مردوں کے ساتھ شامل کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اس کے ثبوت کے طور پر سب سے پہلی اجازت جو آپ نے مستورات کو دی وہ اسی مجلس میں عمل میں لائی گئی تھی۔ آپ نے مستقل دستور نہیں بنایا بلکہ فرمایا کہ فی الحال پہلے دستور کو جاری رہنے دیا جائے لیکن کسی کو یہ وہم ہو کہ شاید خلاف شرع ہے اس وہم کو دور کرنے کے لئے آپؓ نے فرمایا کہ میں لجنہ اماء اللہ کی نمائندگان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بولیں لیکن کوئی نمائندہ نہیں بولا۔ پھر آپؓ نے شاید یہ محسوس کیا کہ ہو سکتا ہے یہ خیال ہو کہ اپنے گھر کی مستورات کی آواز سننا شاید انہیں ناگوار گزرے اور مراد یہ ہے کہ کوئی بولے تو اس وہم کو دور کیا اور فرمایا کہ میں اپنے گھر کی مستورات کو بھی کہتا ہوں کہ وہ بولنا چاہیں تو وہ بھی بولیں۔ پھر بھی خاموشی رہی پھر آپؓ نے فرمایا کہ دیکھو! ہمیشہ کے لئے تم ایک تاریخ بنا رہی ہو۔ مرد تمہارے حق میں بول رہے ہوں اور تم اپنے حق کو استعمال کرنے میں شرماؤ تو اس طرح تم ثابت کر دو گی کہ ہم اس بات کی اہل نہیں ہیں اس لیے میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں اور چند منٹ دیتا ہوں اس کے اندر اندر بولنا ہے تو بول لو۔

چنانچہ وہ پہلی تاریخی عورت جس نے اس مجلس شوریٰ میں حصہ لیا وہ استانی میمونہ تھیں جو لجنہ اماء اللہ کی بڑی ہی سرگرم کارکن تھیں اور ہمارے ایک واقفِ زندگی وکیل ملک غلام احمد صاحب عطاء کی والدہ تھیں انہوں نے پھر ایک دو منٹ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔"

تواریخ: 18 تا 20/ اپریل	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں ان سفارشات کے متعلق تفصیلاً ذکر فرمایا جنہیں گزشتہ سال کے مقرر کردہ	**نظارتِ بیت المال** 1: چندہ کی وصولی کرانے کے لیے ضلعی انجمنیں ذمہ دار ہوں گی۔ 2: امداد پسماندگان کے نام سے تجویز پیش ہوئی۔ 3: شرح چندہ عام کو بڑھا	☆امسال بیرون از ہندوستان جدہ، نیروبی اور جاوا (انڈونیشیا) سے بھی نمائندگی ہوئی۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
1930ء مقام: ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 269 نمائندگان جبکہ قادیان سے 42 نمائندے شامل ہوئے۔	کمیشن نے حضورؓ کی خدمت میں کاروبار سلسلہ کے متعلق پیش کیا تھا۔ حضورؓ کا یہ خطاب کم و بیش تین گھنٹے جاری رہا۔ ☆حضورؓ نے دوسرے روز پہلے اجلاس کے اختتام سے قبل ناظران کی جانب سے دیے گئے جوابات پر تبصرہ کرتے ہوئے خطاب فرمایا۔ ☆دوسرے روز نظارت بیت المال کی بجٹ رپورٹ کے بعد حضورؓ نے اس بجٹ سے متعلق مختصر تقریر فرمائی۔ ☆تیسرے روز پہلے اجلاس کے آغاز میں حضورؓ نے گزشتہ روز پیش ہونے والے بجٹ سے متعلق مختصر تقریر فرمائی۔ ☆حضورؓ نے اختتامی خطاب میں مستورات کے حق نمائندگی، نمائندگان شوریٰ کو اپنی جماعتوں کو منظم کرنے کا ارشاد، ضرورتِ تبلیغ کی اہمیت اور سیرۃ النبی ﷺ کے جلسے منعقد کرنے کی تلقین فرمائی۔	کر ایک آنہ کی بجائے سوا آنہ کر دی جائے۔4: زمیندار جماعتوں کے لیے محصل کمیشن پر مقرر کیے جائیں۔5: چونکہ عدم تربیت کی وجہ سے جماعتوں میں چندہ نہ دینے یا شرح سے کم دینے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے لہٰذا جو اضلاع اپنے چندہ عام میں دس فیصدی اضافہ کی امید دلائیں ان کو سال زیر بحث میں ایک ایک مبلغ دیا جائے۔6: جب کوئی عہدیدار کسی جماعت میں مقرر کیا جائے تو اس کے لیے وصیت کرنا ضروری قرار دیا جائے۔7: چندہ کی وصولی کے لیے آنریری انسپکٹروں کے تقرر کے نظام کو مزید وسیع کیا جائے۔8: ولایت میں جو روپیہ تجارت پر لگا ہوا ہے اُسے وصول کیا جائے اور اس سے صدر انجمن کا قرض ادا کیا جائے۔9: غیر منقولہ جائیداد صدر انجمن جلد سے جلد موزوں قیمت پر فروخت کی جائے اور اس قیمت سے قرضہ کا بار ہلکا کیا جائے۔10: شادی کے موقع پر لڑکے والے سے کم از کم پانچ روپیہ چندہ شادی فنڈ لیا جائے۔11: وصیت کنندگان کی جو ہبہ شدہ جائیدادیں انجمن کے قبضہ میں آچکی ہیں ان کے محاصل کا انتظام درست کیا جائے۔12: بجٹ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت سال 31-1930ء	☆اس سال سے حضورؓ نے نمائندگان کے صیغہ جات کے افسران سے شوریٰ کے موقع پر کھڑے ہو کر سوالات کرنے کی ممانعت فرمادی۔ سوالات کی کاپیاں نمائندگان میں پیش کی گئیں۔ ☆حضورؓ نے اس سال ایک سب کمیٹی بابت نظارت بیت المال کا تقرر فرمایا۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے چودھری محمد لطیف صاحب سب جج کرنال کو مقرر فرمایا۔ ☆دوسرے روز اجلاس دوم کے آغاز میں وزیٹرز کو ہال میں داخلہ کی اجازت نہ تھی کیونکہ حضورؓ فتنہ مستریان سے متعلق مشورہ فرمانا چاہتے تھے۔ حضورؓ نے ان اصحاب سے جو اس فتنہ کا احساس رکھتے ہوں اور روزہ رکھ سکتے ہوں۔ 30 سے 40 ایام کے دوران جتنے سوموار آئیں ان میں روزہ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ ☆اس سال حضورؓ نے لجنہ کی نمائندگی سے متعلق فرمایا کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ رجسٹرڈ ہیں۔ ان میں سے منتخب لجنات کو میری اجازت سے ایجنڈا بھیج دیا جایا کرے گا۔ یہ آرا سنا دی جایا کریں گی اور میں فیصلہ کرتے وقت ان آرا کو بھی مدِ نظر رکھ لیا کروں گا۔ ☆قبل ازیں صدر انجمن احمدیہ کی نظارتوں کی رپورٹس بھی مجلس مشاورت میں سنائی جاتی تھیں۔ لیکن کارروائی لمبی ہونے کے باعث اس سال سے یہ سلسلہ بند کر دیا گیا۔
تواریخ: 3 تا 5/اپریل 1931ء مقام: ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 332 نمائندگان جبکہ قادیان سے 31 نمائندے شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں مجلسِ مشاورت کی غرض اور جماعتِ احمدیہ کا دنیا کے دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں امتیاز بیان فرمایا۔ اسی طرح آپؓ نے اس سیاسی کام کا ذکر فرمایا جو گزشتہ سال مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ملک کی بہتری کے لیے کیا گیا۔ اسی سلسلہ میں ریزرو فنڈ کو مضبوط کرنے اور اس میں سرگرمی سے حصہ لینے کی تاکید فرمائی اور سلسلہ کے کاموں کو ترقی دینے، مختلف پیشے سیکھنے نیز مدرسہ احمدیہ میں اپنے لڑکے بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ ☆تیسرے روز حضورؓ نے کارروائی سے قبل مختصر خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے نظارتوں کے معائنہ کے لیے اس سال کے کمیشن میں شامل اراکین کا اعلان فرمایا۔ علاوہ ازیں آپؓ نے ناظران کے دورہ جات کی اہمیت اور ان کے وقار سے متعلق ہدایات فرمائیں۔ ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے مختصر اً بجٹ کی تکمیل کی جانب توجہ دلائی نیز نمائندگانِ شوریٰ کو فرمایا کہ وہ اپنی جماعتوں میں جا کر توکل علی اللہ، دعاؤں اور اخلاص کی تحریک کریں۔	نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: اگر کوئی موصی اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا حصہ وصیت بصورت ہبہ یا نقد ادا کرنے کے بغیر فوت ہو جائے تو وہ اس وقت تک بہشتی مقبرہ میں دفن نہ کیا جائے گا جب تک کوئی معتبر شخص اس کا حصہ وصیت ادا کرنے کا ذمہ دار نہ ہو جائے۔ البتہ بعض استثنائی صورتوں میں جائز ہو گا کہ محکمہ متعلقہ موصی کے اخلاص اور اس کے اپنی زندگی میں بیشتر حصہ وصیت کی ادائیگی کو مدِ نظر رکھ کر اس کی بقیہ قلیل حصہ وصیت کی نسبت اس کے ورثاء کی ذاتی ضمانت قبول کر کے موصی کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی اجازت دی جاوے۔2: اگر کوئی موصی زمیندار اپنی زمین کا حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حق میں انتقال ہبہ کرا کر موقع پر قبضہ دے دیوے تو بقیہ اراضی کی آمد پر چندہ عام واجب نہیں ہونا چاہیے۔ نظارتِ علیاء: 1: دفاتر میں ٹیلیفون لگوانے سے متعلق تجویز 2: مجلس مشاورت میں مستورات کا حق نمائندگی نظارتِ امورِ عامہ: 1: ایسے دیہات جن میں اکثر یا معتدبہ آبادی احمدی ہے۔ اشتمال اراضی کرانے کی مرکز کی جانب سے کوشش کی جائے اور سلسلہ کی طرف سے لوگوں میں تحریک ہو۔2: ایسے دیہات جن میں اکثر یا معتدبہ آبادی احمدی ہے پنچایتیں قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔3: ایسے دیہات جہاں کے احباب ہندو بنیوں کے سود کا شکار ہو رہے ہیں، کوآپریٹو سوسائٹیز کا انتظام کیا جائے۔4: جماعت میں تجارتی ترقی سے متعلق باہمی تعاون 5: جماعت کی اقتصادی ترقی اور پسماندگان کے انتظام کے لیے اسکیم نظارتِ تعلیم وتربیت: 1: احمدیہ یونیورسٹی کا قیام کیا جائے۔2: وظائف کی درخواستوں کو پورے طور پر ضبط میں لانے کے لیے قواعد وضع کیے جائیں۔3: دارالبیعت لدھیانہ کی تعمیر نظارتِ بیت المال: 1: بجٹ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت سال 32-1931ء	☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆حسبِ سابق حضورؓ نے مجلس مشاورت کے نمائندگان کو دوسرے روز بعد مغرب وعشاء مدرسہ احمدیہ کے صحن میں دعوتِ طعام دی۔
تواریخ: 25 تا 27 مارچ 1932ء مقام: ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 332 نمائندگان جبکہ قادیان سے 51 نمائندے شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں رائے دینے کے طریق اور مشورہ دیتے وقت تقویٰ کو مدِ نظر رکھنے سے متعلق ارشاد فرمایا اسی طرح آپؓ نے گرلز اسکول کی توسیع اور لڑکیوں کی تعلیم سے متعلق ارشاد فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا "یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا ہے اور اس کی ترقی ہماری کوششوں پر مبنی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی نصرت پر منحصر ہے۔ اس لیے ہمیں کبھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ ہماری کیا حیثیت ہے۔ ہماری حیثیت خواہ کچھ ہی ہو جن مقاصد کے لیے ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں اور اُسی نے یہ کام ہمارے سپرد کر کے کہا ہے کہ جاؤ ان مقاصد کو حاصل کرو۔" ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے جماعت کو روحانیت کی جانب توجہ دلائی اور اپنی ساری جدوجہد کی غرض	نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: ان شرائط اخلاص وایثار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جو رسالہ الوصیت میں درج ہیں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کی کوئی جائیداد ہو اور دیگر ذرائع آمد بھی ہوں۔ وہ جائیداد اور آمد دونوں کی وصیت کرے۔ نظارتِ امورِ عامہ: 1: مجلس مشاورت 1927ء میں حضورؓ نے تین سال کے لیے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ سوائے مستثنیات کے کوئی احمدی لڑکا غیر احمدیوں میں شادی نہ کرے، نظارتِ امورِ عامہ کے نزدیک اس میں اضافہ ہونا چاہیے۔2: سالانہ جلسہ کے موقع پر تاجرانہ نمائش کا انعقاد کیا جائے۔3: دوست حتی الامکان ایسی ورزشوں میں حصہ لیں جو جسمانی مضبوطی، دلیری اور جرات پیدا کریں۔4: وہ نوجوان جن کی عمر 25 سال سے کم ہو ان کے لیے ایسا انتظام کیا جائے کہ وہ تلوار رکھنے اور تلوار چلانے اور فوجی ورزشیں کرنے کا کام سیکھیں اور دوسروں کو جا کر سکھائیں۔ نظارتِ دعوۃ و تبلیغ: 1: ہر سال یوم التبلیغ منایا جائے۔ نظارتِ علیاء: 1: عورتوں کی مجلس مشاورت میں نمائندگی کا حق (اگرچہ یہ تجویز گزشتہ تین سال سے پیش ہو رہی ہے لیکن چونکہ اس سے متعلق فیصلہ نہیں ہوا اس لیے پھر پیش کی جاتی ہے)	☆بیرون از ہندوستان امریکہ اور یوگنڈا سے بھی نمائندگی ہوئی۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	روحانیت اور خداتعالیٰ کا قرب حاصل کرنے پر منحصر رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ ☆مجلس مشاورت کی کارروائی کے اختتام کے بعد حضورؓ نے کشمیر کے متعلق جدوجہد میں خود مالی امداد دینے اور دوسروں سے حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا۔	**نظارتِ تعلیم وتربیت:1:** احمدیہ یونیورسٹی کا قیام (اگرچہ یہ تجویز گزشتہ سال بھی پیش ہوئی لیکن چونکہ اس سے متعلق فیصلہ نہیں ہوا اس لیے پھر پیش کی جاتی ہے) **نظارتِ بیت المال:1:** بجٹ آمد وخرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت سال 33-1932ء	
تواریخ: 14 تا16/ اپریل 1933ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 339 نمائندگان جبکہ قادیان سے 40 نمائندے شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں خدائی وعدہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز دعاؤں اور مومنین کی معیت اختیار کرنے کی تلقین اور آخر میں مجلسِ مشاورت سے متعلق ہدایات ارشاد فرمائیں۔ آپؓ نے فرمایا "ایک بات یہ مدنظر رکھنی چاہیے کہ آپ صاحبان اپنی جماعتوں کے نمائندے ہیں اور اس لحاظ سے امید کی جاتی ہے کہ جو امور ایجنڈا میں لکھے گئے ہیں ان کے متعلق آپ نے اپنی جماعتوں سے مشورہ کیا ہو گا۔ اگر نمائندہ کی رائے اور جماعت کی رائے یا جماعت کی کثرت کی رائے ایک ہو تو اسے پیش کریں۔ اور اگر جماعت نے کوئی رائے نہ دی ہو تو اپنی رائے پیش کریں لیکن اگر ان کا مشورہ جماعت کی رائے کے خلاف ہو یعنی ان کی رائے اور ہو اور جماعت کی اَور تو جماعت کی رائے بھی پیش کریں کیونکہ وہ جماعت کی طرف سے امین ہیں۔" ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے نصیحت فرمائی کہ ہمارے ہر کام میں للّٰہیت مدِ نظر ہونی چاہیے۔ آپؓ نے نمائندگانِ شوریٰ کو بھی مجلسِ مشاورت سے متعلق ہدایات ارشاد فرمائیں۔ آخر میں آپؓ نے ہوزری کی فیکٹری کے قیام کے بارہ میں بعض امور کا ذکر فرمایا۔	**حصولِ مشورہ از طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** **1:** قرآنِ کریم کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت تفصیلی نوٹس کے ساتھ کی جائے یا مختصر نوٹس لکھ کر شائع کر دیا جائے جو قرآنی امور کی وضاحت کرنے والے ہوں۔ **نظارتِ علیاء:1:** قواعد ومقاصد پراونشل انجمن ہائے سلسلہ عالیہ احمدیہ **نظارتِ بیت المال:1:** جو جماعت یا فرد کوئی رقم چندہ وغیرہ محاسب صدر انجمن کے نام روانہ کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ رقم کی تفصیل بھی ساتھ بھیجے۔ **2:** بجٹ آمد وخرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت سال 34-1933ء **نظارتِ دعوۃ و تبلیغ:1:** مبلغین کے پہلو بہ پہلو نظارتِ دعوت و تبلیغ کے ماتحت اشاعت کا ایک مستقل ادارہ ہونا چاہیے۔ جس کے لیے سرِ دست کم از کم پانچ ہزار روپیہ منظور کیا جائے۔ اس کا مقصد مختلف ممالک میں مقامی ضرورتوں کے ماتحت بذریعہ اشتہارات اور ہینڈ بلز اشاعت کا انتظام کرنا ہو گا۔ **2:** امسال جلسہ سالانہ کی تاریخیں ماہ رمضان میں ہوں گی اس لیے غور کیا جائے کہ کیا جلسہ سالانہ انہی تاریخوں میں ہو یا کوئی اور صورت اختیار کی جائے۔ **نظارتِ امورِ عامہ 1:** ہماری جماعت میں جو بیکار لوگ ہیں اور ان کا بوجھ کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ پر پڑ تا رہتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے روزگار تلاش کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ کوئی ایسی تجویز کی جائے جس سے جماعت میں جہاں تک ہو سکے بیکاری دور ہو جائے۔	☆بیرون از ہندوستان، رنگون سے بھی ایک نمائندہ شامل ہوئے۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔
تواریخ: 30، 31 مارچ و یکم اپریل 1934ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 339 نمائندگان جبکہ قادیان سے 67 نمائندے شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں مجلس مشاورت کی غرض، جماعتِ احمدیہ کا مقصد اور اس کے عظیم الشان کام، سب کمیٹیوں کے تقرر اور نمائندگان سے متعلق ہدایات ارشاد فرمائیں۔ ☆دوسرے روز پہلے اجلاس سے قبل حضورؓ نے خطاب فرمایا جس میں آدابِ مجالس، مشورہ کے متعلق ضروری ہدایات اور شوریٰ کی ضرورت بیان فرمائی۔ آپؓ نے فرمایا "کیا تم خیال کرتے ہو کہ جو مشورہ تکبر، تعلّی اور غرور کے ساتھ دیا جائے وہ خداتعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب ہو سکتا ہے، قطعاً نہیں۔ ہماری حالت تو یہ ہونی چاہیے کہ جب ہماری زبانیں کسی مشورہ کے لئے بول رہی ہوں تو ہمارے دل خداتعالیٰ کے عرش کے سامنے لرز رہے ہوں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ دوست مشورہ دیتے وقت اِس بات کو مدنظر رکھیں گے۔" ☆دوسرے روز حضورؓ نے جلسہ سالانہ کے ایام کی تبدیلی کے بارہ میں مختصر خطاب فرمایا۔ ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے ہر نمائندہ سے یہ عہد لیا کہ وہ کم سے کم تین آدمی اگلی مجلسِ شوریٰ سے پہلے پہلے جماعت میں داخل کرنے کی کوشش کرے گا۔	**نظارتِ علیاء:1:** خلیفۂ وقت کے ذاتی مصارف کے متعلق جو فیصلہ مجلسِ مشاورت 1927ء میں ہوا تھا۔ اس فیصلہ کا ایک حصہ یہ تھا کہ ایسے مصارف کی زیادتی کے متعلق ہر پانچ سال کے بعد غور ہوا کرے۔ اس میں یہ بات فیصلہ ہونے سے رہ گئی تھی کہ دوبارہ غور کرنے کے لیے کس محکمہ کی طرف سے پیش کیا جایا کرے۔ لہٰذا اب آئندہ کے لیے فیصلہ کیا جائے کہ یہ امر کس محکمہ کی طرف سے پیش کیا جایا کرے۔ اضافہ کے متعلق بھی 1932ء کی مجلسِ شوریٰ میں غور ہونا چاہیے تھا لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پیش کرنے کی ابھی تک اجازت نہیں فرمائی۔ اس لیے اس حصہ کو فی الحال ملتوی رکھا گیا ہے۔ **نظارتِ دعوۃ و تبلیغ:1:** مباحثات میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہے۔ لہٰذا آئندہ کے لیے حتی الوسع مباحثات کم کیے جائیں۔ اور جو کیے جائیں وہ خاص حد بندیوں اور پابندیوں کے ساتھ ہوں۔ **2:** اچھوت اقوام سے جو لوگ مسلمان ہو رہے ہیں ان کی اصلاح اور شادی بیاہ وایامِ غم و سرور میں ان کے لیے فنڈز مہیا کرنے کے لیے ہر جگہ علیحدہ سیکرٹری مقرر کیا جائے۔ جس کا اور کوئی کام نہ ہو بلکہ صرف متموّل احباب سے ان کے لیے چندہ وصول کرتا رہے۔ **3:** مجلسِ مشاورت 1933ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ 1933ء کا جلسہ سالانہ ماہ رمضان میں ہی ہو۔ 1933ء کے جلسہ سالانہ کے تجربہ سے مشکلات کا پتہ لگ جائے گا۔ اور آئندہ کے متعلق فیصلہ کروں گا اس لیے یہ معاملہ دوبارہ غور کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ **نظارتِ تعلیم و تربیت: 1:** حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس سوال پر غور کر کے تجاویز پیش کرنے کے لیے کہ آیا ہمارے نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان کے موجودہ نصاب اور طریقہ تعلیم میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو کیا، ایک کمیشن مقرر فرمایا تھا۔ جس کے صدر حضرت ڈاکٹر سیّد میر محمد اسماعیل صاحب مقرر کیے تھے۔ کمیشن کے لیے جو سوالات مقرر ہوئے تھے وہ اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کمیشن کی طرف سے جو رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ بغرض مشورہ مجلس مشاورت میں پیش کی جائے گی۔	☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆امسال گزشتہ سالوں کی طرح اسٹیج، ہال کی شمالی جانب کی بجائے غربی جانب بنایا گیا۔ ☆غربی جانب کی نچلی گیلری میں مستورات کے لیے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
		نظارتِ بیت المال: 1: بلاتفصیل رقوم عرصہ تک بے فائدہ خزانہ سے علیحدہ پڑی رہتی ہیں۔ اس کے متعلق جو تجویز پچھلے سال کے ایجنڈے میں درج ہونے کے باوجود پیش نہیں ہو سکی وہ پیش ہو گی۔ **2:** بجٹ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت سال 35-1934ء	
تواریخ: 19 تا 21، اپریل 1935ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان بیرون از قادیان 329 نمائندگان جبکہ قادیان سے 56 نمائندے شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں مجلس مشاورت کے نمائندگان کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اپنی جماعت کے ہر ایک فرد کو خدمتِ دین کے لیے بیدار کریں۔ اگر کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو اُس کا فرض ہے کہ وہ ہمیں اطلاع دے۔ ہم خود مناسب انتظام کریں گے۔ دوسرے روز پہلے اجلاس کے آغاز میں حضورؓ نے مجلسِ مشاورت سے متعلق ہدایات بیان فرمائیں۔ نیز تحریکِ جدید بورڈنگ میں بچوں کو داخل کروانے سے متعلق بھی اصولی ہدایات کا ذکر فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا "جو دوست اِس موقع پر اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے مجلسِ شوریٰ کا نمائندہ بن کر آئے ہیں یا جن دوستوں کو میری طرف سے اِس غرض کے لیے منتخب کیا گیا ہے، میں اُن سب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک ہم اِس امر کو پوری طرح ذہن نشین نہ کر لیں کہ کس کام اور کس غرض کے لئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں، اُس وقت تک ہم اپنے کام کو کبھی صحیح طور پر بجا نہیں لا سکتے۔ میں نے جہاں تک جماعت کے حالات کا مطالعہ کیا ہے، میں افسوس کے ساتھ اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ابھی ہماری جماعت کا بیشتر حصہ ایسا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو نہیں سمجھا اور نہ وہ جماعت کی اہمیت اور اُس کے مقام سے واقف ہے۔ اگر ہم لوگ اس مقصد کو سمجھ جاتے تو یقیناً ہمارے اعمال اور افعال ایک نئے رنگ میں ڈھل جاتے اور اُن کے نتائج بھی موجودہ نتائج سے بہت شاندار نکلتے۔" ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے گزشتہ سال کی تحریک بابت تبلیغ کے بارہ میں نمائندگان کا جائزہ لیا نیز نمائندگان کو ان کی ذمہ داریوں سے متعلق احساس دلایا۔	**نظارتِ علیاء: 1:** ضلع کے احمدی افراد اگر کم ہوں تو مجلسِ مشاورت کے لیے تمام ضلع سے ایک آدمی نمائندہ منتخب ہو۔ تاکہ اخراجات میں کمی ہو۔ ہاں جہاں بڑی بڑی جماعتیں ہیں وہاں ہر ایک جماعت سے نمائندہ منتخب کیا جائے۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1:** ہر موصی کو اپنی اُس آمدنی کا جس پر اس کا گذارہ ہو خواہ جائیداد کی آمد پر ہو یا تنخواہ پر، اپنے حصہ کی وصیت بھی کرتے ہوئے بمطابق وصیت آمد سے کم از کم 1/10 اور زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کرنا چاہیے۔ صرف متروکہ جائیداد کے حصہ کی وصیت کر دینا کافی نہیں۔ **1:** وصیت کے بعد اگر کوئی موصی جائیداد پیدا کرتا ہے یا جائیداد جو کہ وصیت کے وقت تحریر کی گئی تھی ان ہر دو جائیدادوں کو بغیر حصہ وصیت ادا کرنے کے اگر کوئی موصی ہبہ کرنا چاہے تو اس ہبہ کی صدر انجمن احمدیہ سے اجازت لینی چاہیے۔ جو موصی ایسا نہیں کرے گا اُس کی وصیت منسوخ کر دی جائے گی۔ **نظارتِ تعلیم وتربیت: 1:** نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان کے نصابِ دینیات سے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال کی مجلسِ مشاورت کے موقع پر جو کمیٹی مقرر فرمائی اُس کی رپورٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ صادر فرما دیا ہوا ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ میں مطابق ریزولیوشن نمبر 150 غ م مورخہ 35-2-2 پیش ہو چکا ہے اور اب بغرض اطلاع مجلسِ مشاورت میں پیش ہو گا۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1:** رپورٹ مجلسِ مشاورت بابت 1932ء کے صفحہ 37 پر تحریر ہے کہ "حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے غیر احمدی لڑکیاں لینے کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ 1934ء تک ایسی شادیاں کرنے سے روکتا ہوں۔ اس کے بعد اگر ممانعت کی ضرورت ہو امورِ عامہ اس سوال کو پھر پیش کرے۔" چونکہ نظارتِ تعلیم وتربیت کی رائے ہے کہ غیر احمدی لڑکیوں کا رشتہ لینے کے متعلق مزید تین سال کی ممانعت ہونی چاہیے۔ سوائے اس صورت کے کہ خاص حالات پیش کر کے اجازت حاصل کی جائے۔ اس لیے نظارتِ امورِ عامہ اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے اسے مجلسِ مشاورت میں پیش کرتی ہے۔ **نظارتِ بیت المال: 1:** رپورٹ سب کمیٹی بیت المال متعلق تشخیص چندہ جو کہ صدر انجمن کے ریزولیوشن نمبر 11 غ م مورخہ 35-2-2 میں پیش ہو چکی ہے، مجلسِ مشاورت میں پیش ہو گی۔ **2:** جن دوستوں نے جائیداد کی وصیت کی ہے اور جائیداد بحق صدر انجمن احمدیہ ہبہ کر کے قبضہ بھی دے دیا ہے۔ گویا جہاں تک وصیت کا تعلق ہے انہوں نے تمام مطالبہ پورا کر دیا ہے لیکن چونکہ انسان کی نیکی جاری رہنی چاہیے اور اس لیے کہ جائیداد کی آمدنی میں کچھ اس کی محنت اور انتظام کا بھی دخل ہوتا ہے۔ یعنی جو آمدنی اُس کی ہوتی ہے وہ صرف جائیداد کی آمدنی نہیں ہوتی بلکہ اس کی محنت اور انتظام کی وجہ سے بھی ہوتی ہے جس پر چندہ دینا مناسب ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ بقیہ جائیداد کی آمدنی پر بھی سولہواں حصہ چندہ دیا کریں۔ **3:** بجٹ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت سال 36-1935ء	☆1935ء تا 1936ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری، پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ تھے۔ ☆امسال اسٹیج، ہال کی شرقی جانب بنایا گیا تھا۔ ☆شرقی جانب کی نچلی گیلری میں مستورات کے لیے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ☆امسال جماعتہائے ایسٹ افریقہ کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے پیر اکبر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔
تواریخ: 10 تا 12، اپریل 1936ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 431 نمائندگان شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں سب سے پہلے جماعتِ احمدیہ کو اپنی روحانی اصلاح اور تمام احکامِ اسلام پر پوری طرح عمل کرنے اور تبلیغِ احمدیت میں ہر احمدی کو حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ نیز سلسلہ کے مالی پہلو کو مضبوط بنانے کے لیے بعض امور کی جانب تفصیلاً توجہ دلائی۔ حضورؓ کا یہ خطاب قریباً تین گھنٹے جاری رہا۔ ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے ایسے دردناک پیرایہ میں جماعت کو اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلائی کہ حاضرین کی چیخیں نکل گئیں اور اکثر احباب کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ فرمایا "آؤ اِس نیت اور اِس ارادہ سے دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب خدا تعالیٰ کے لیے قربان کر دیں۔ اسلام اور قرآن کی جو عظمت ہے کیا اِس کے	**نظارتِ علیاء: 1:** صوبائی امیر کے رہائشی مقام یا شہر میں لوکل امیر یا پریذیڈنٹ وہی امیر سمجھا جائے یا اس مقام کے لیے علیحدہ پریذیڈنٹ یا امیر مقرر ہونا چاہیے۔ اگر یہ دونوں الگ الگ ہوں تو صوبائی امیر کو اپنے صدر مقام کی مقامی جماعت کو کس حد تک ہدایات دینے کا اختیار حاصل ہونا چاہیے اور جمعہ کا پڑھانا کس سے متعلق ہو۔ **نظارتِ دعوۃ وتبلیغ: 1:** مجلسِ مشاورت منعقدہ اپریل 1933ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی مد نشر واشاعت کے اخراجات کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ "میرے خیال میں ابتدائی سال کے لیے دو ہزار روپے کی رقم رکھی جائے۔ اس کے لیے آٹھ سو کی رقم مبلغین کے سفر خرچ کی مد سے لی جائے اور باقی بارہ سو کی رقم جماعت سے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض احباب اس میں امداد دیں۔ اور اس طرح یہ رقم پوری ہو جائے۔ اور اس کام کو ہر سال آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں۔ آپ لوگوں نے اس طرح تبلیغ کی ضرورت تسلیم کر لی ہے۔ آگے یہ کہ اس کام کو کس طرح چلایا جائے۔ میرے نزدیک اردو ہینڈ بل چار صفحہ کا دس ہزار کی تعداد میں ماہوار شائع کیا جائے۔ جس میں سے ایک ہزار ڈاک کے ذریعہ تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کیا جائے اور باقی نو ہزار منظم طور پر جماعتوں کے ذریعہ تقسیم	☆امسال جماعتہائے ٹانگانیکا (تنزانیہ) کے نمائندہ نے بھی شرکت کی۔ ☆قریباً 1100 مرد اور 250 مستورات بطور زائر شریک ہوئیں۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆تیسرے روز حضورؓ نے اعلان فرمایا کہ مجلسِ مشاورت کا سال میں ایک اور اجلاس ہو جس میں آمد و خرچ کی مدات پر تفصیل سے بحث کی جائے۔ ☆اختتامی دعا کے بعد حضورؓ نے جملہ نمائندگان کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	مقابلہ میں ہماری جانیں اور مال کچھ بھی عزت رکھتے ہیں؟ اگر قرآن کریم کی ایک زیر یا ایک زبر مٹنے لگے اور اس کے بچانے کے لیے ہم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اولاد قربان کر دیں تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے کوئی بڑی قربانی کی۔ پھر اِس وقت جب کہ سارا قرآن ہی خطرہ میں ہے، سارا اسلام ہی چُور چُور ہو رہا ہے تم سمجھ سکتے ہو ہمارے لیے کس کوشش کی ضرورت ہے۔ سو آؤ ہم پوری طرح عہد کر لیں کہ اب ہم سستی کی گھڑی اپنے پر آنے نہ دیں گے۔ اپنی جانوں اور اپنے مالوں اور اپنی اولادوں اور اپنی عزتوں کو بے دریغ اس کے لیے قربان کرتے چلے جائیں گے اور دُنیا کے آنے والے تغیر کا سورج دو باتوں میں سے ایک ہی دیکھے گا یا تو ہماری اور ہماری اولادوں کی لاشوں کو اور یا پھر وسیع اُفق سے اسلام کے فتح کی خوشی میں اُڑتے ہوئے جھنڈے کو۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کے باندھنے اور پھر اس کے نباہنے کی توفیق دے۔ اے اسلام کے بھیجنے والے! تو ہی ہمارے دل کا اخلاص بن جا اور ہمارے بازوؤں کی طاقت ہو جا کہ تیرے بغیر ہم کچھ نہیں اور تیرے ساتھ ہم سب ہی کچھ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ"	کیا جائے۔ "گزشتہ تین سال میں نظارت کو باوجود اس کے کہ احباب سے بار بار خط و کتابت کی گئی بارہ سو روپیہ کی رقم وصول نہیں ہوئی۔ اور ہر سال مجوزہ اشاعت کے کام کو ادھورا چھوڑنا پڑا۔ اس لیے نظارت ھٰذا تجویز کرتی ہے کہ یہ رقم چندہ عام سے دیئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔" **نظامتِ جائیداد: 1:** 1933ء سے لے کر اب تک ترقی جائیداد کے لیے جو رقوم بکفالت جائیداد لی ہیں۔ ان کی واپسی کے لیے نہ تو بجٹ میں گنجائش رکھی جاتی ہے اور نہ کسی قسم کا اس غرض کے لیے کوئی سنکنگ فنڈ ہے۔ جس کی رُو سے مقررہ رقم ماہوار برآمد ہو کر بنک میں جمع ہوتی رہے۔ اس لیے آئندہ کے لیے یہ تجویز منظور فرمائی جائے کہ کم از کم دو روپیہ فی صدی چندوں کی آمد سے محفوظ کر لیا جائے۔ اور یہ فیصلہ فرمایا جائے کہ یہ رقم برآمد ہو کر کسی بنک میں ساتھ ساتھ جمع ہوتی رہا کرے۔ **نظارتِ بیت المال: 1:** سالانہ بجٹ **2:** جائیداد کی وصیت کرنے والوں سے آمد جائیداد پر سولہواں حصہ چندہ عام لیا جانا منظور فرمایا جاوے۔ **نظارتِ تعلیم وتربیت: 1:** متعدد احباب کی طرف سے یہ تحریک ہوتی رہتی ہے کہ نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان کے ساتھ ایک زنانہ بورڈنگ ہاؤس قائم ہونا چاہیے۔ تاکہ بیرونی احباب اپنی لڑکیوں کو قادیان بھیج کر تعلیم دلا سکیں۔ نظارتِ تعلیم بھی اصولاً اس ضرورت کو تسلیم کرتی ہے۔ مگر زنانہ بورڈنگ ہاؤس کا قیام ایک بہت نازک سوال ہے اور کئی لحاظ سے غور چاہتا ہے۔ لہٰذا اس معاملہ کو بغرضِ مشورہ مجلس میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق نظارت کی مفصل رائے بوقتِ اجلاس مشاورت میں پیش کی جائے گی۔	
تواریخ: 23تا25/اکتوبر 1936ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 303 نمائندگان شامل ہوئے۔	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں مالی قربانیوں کی اہمیت اور سلسلہ کی آمدن میں اضافہ کے لیے اخلاص کی ضرورت واہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ ☆دوسرے روز کے اجلاسِ دوم میں حضورؓ نے مالی امور سے متعلق مرکزی نمائندگان اور بیرونی جماعتوں سے آمدہ نمائندگانِ شوریٰ کو بعض بنیادی امور کی جانب توجہ دلائی۔ ☆تیسرے روز کے پہلے اجلاس میں حضورؓ نے روحانی امور میں ترقی کے لیے مالی قربانیوں کی اہمیت سے متعلق مختصراً خطاب فرمایا۔ ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے تحریکِ جدید کی اہمیت اور اس کے مطالبات پر عمل اور روحانیت میں اضافہ سے متعلق بیان فرمایا۔ اس خطاب کے آخر میں حضورؓ نے فرمایا "منافق کی اصلاح بہت مشکل ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ وہ خود اپنی اصلاح نہیں کرنا چاہتا۔"	چونکہ یہ مجلسِ مشاورت اپریل کی منعقدہ مشاورت کے تسلسل میں تھی لہٰذا کوئی نیا ایجنڈا اس مرتبہ زیرِ بحث نہیں آیا۔ **نظارتِ بیت المال: 1:** آیا تمام جماعتوں کے چندوں کے بقائے صاف ہو چکے ہیں۔ **2:** آیا تمام جماعتوں نے چندے باقاعدہ ادا کیے۔ اگر نہیں تو کیوں۔ **3:** بقایوں کے صاف کرنے اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی پیدا کرنے میں کیا کیا دقتیں پیش آئیں۔ **4:** جماعت جس مالی تنگی میں سے گزر رہی ہے اس کے کیا کیا علاج ہو سکتے ہیں۔	☆اس مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ تھے۔ ☆جیسا کہ اپریل میں منعقدہ شوریٰ کے دوران حضورؓ نے اعلان فرمایا تھا کہ دورانِ سال ایک مرتبہ مزید مجلسِ مشاورت کا انعقاد ہو۔ لہٰذا آپؓ کے ارشاد پر دوسری مرتبہ مجلسِ مشاورت کا انعقاد ہوا۔ ☆پہلے روز ایک اجلاس شام تین تا ساڑھے پانچ، دوسرے روز پہلا اجلاس شام پانچ تا سات اور دوسرا اجلاس رات آٹھ تا سوا دس جبکہ تیسرے روز ایک اجلاس صبح ساڑھے آٹھ تا پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆مال سے متعلق چار امور پر غور کرنے اور سفارشات مرتب کرنے کے لیے حضورؓ نے دو سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں۔
تواریخ: 26تا28مارچ 1937ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 417 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں مجلسِ مشاورت کی اہمیت، حضرت مسیحِ موعودؑ کی بعثت کا مقصد، اپنے اندر قوتِ عملیہ پیدا کرنے کی ضرورت اور آخر میں مومن اور منافق میں فرق بیان فرمایا۔ ☆تیسرے روز کے اجلاس کے آغاز میں حضورؓ نے ایک گھنٹہ خطاب فرمایا جس میں بجٹ کی بحث میں حصہ لینے والوں کو اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔ ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے اردو ترجمہ قرآن کی اشاعت کی اہمیت، نصابِ تعلیم کی اصلاح کی ضرورت، بیکاری کو دور کرنے کی ضرورت اور تحریکِ جدید کے مطالبات کی جانب توجہ دلائی۔	**نظارتِ علیاء: 1:** بدقسمتی سے جماعت کے بیکار افراد میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ بعض کام ایسے ہیں جن میں وہ بے عزتی اور ذلت محسوس کرتے ہیں اور بیکاری کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب تک اس ذہنیت کو تبدیل نہیں کیا جاتا خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح زمیندار ہنر کو اپنے لیے عار خیال کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنے بچوں کو ہنر سکھائیں اور زمین کی کاشت کے لیے صرف اتنے ہی آدمیوں کو رہنے دیا جائے جو کاشت کے لیے ضروری ہوں تو بیکاری کا انسداد ہو سکتا ہے۔ **2:** امراء جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق تو پہلے ہی قاعدہ موجود ہے کہ ان کا انتخاب سہ سالہ ہو مگر اس دفعہ جب دوسرے عہدیداروں کا انتخاب بھی صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے سہ سالہ کر دیا گیا ہے تو بعض جماعتوں کی طرف سے اس کے خلاف یہ تحریک کی گئی کہ سوائے امراء کے باقی عہدیداروں کا انتخاب بجائے سہ سالہ کے سالانہ ہی رکھا جائے۔ نظارت ھٰذا کی رائے میں تمام عہدیداران کا انتخاب سہ سالہ ہی ہونا چاہیے۔ **نظارتِ دعوۃ وتبلیغ: 1:** ضروری ہے کہ ہر اہم مقام پر تبلیغی مراکز قائم کیے جائیں تاکہ گردونواح کی تبلیغی ضروریات کو وہاں سے پورا کیا جا سکے۔	☆اس مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری محترم شیخ یوسف علی صاحب بی اے تھے۔ ☆امسال جماعت زنجبار (مشرقی افریقہ) اور ابادان (ایران) سے بھی نمائندگان نے شرکت کی۔ ☆ہال کی شرقی گیلری میں مستورات کا انتظام تھا۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆امسال 725 مردوں اور قریباً 150 خواتین نے بطور وزیٹر شرکت کی۔ ☆انگریزی اخبار اسٹیٹسمین نے 28 مارچ کی اشاعت میں اس مجلسِ مشاورت کی خبر شائع کی۔ ☆حسبِ سابق امسال بھی حضورؓ نے مجلسِ مشاورت کے نمائندگان کو دوسرے روز کے اجلاس کے بعد رات نو بجے بورڈنگ تحریکِ جدید کے

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
		نظارت بہشتی مقبرہ: 1: مجلس مشاورت 1931ء میں تجویز پیش ہوئی تھی کہ زمیندار ہبہ کنندگان سے بقیہ کی اراضی کی آمد پر چندہ عام نہ لیا جائے۔اس پر حضرت امیر المومنین نے باوجود اختلاف رکھنے کے کثرت کے حق میں فیصلہ فرمایا مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس سوال کو پانچ سال کے بعد دوبارہ پیش کیا جائے۔لہٰذا اس سوال کو دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔ نظارت بیت المال: 1: آئندہ مردوں کے علاوہ ایسی مستورات سے بھی پوری شرح سے چندہ وصول کیا جائے جنہیں کوئی آمدنی ہوتی ہو۔خواہ خاوند کی طرف سے جیب خرچ کی صورت میں ہو۔2: سالانہ بجٹ	صحن میں دعوتِ طعام دی۔حضورؓ خود بھی اس دعوت میں بنفسِ نفیس شریک ہوئے۔
تواریخ: 15 تا 17/اپریل 1938ء مقام: ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 410 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں احمدیت کی پچاس سالہ ترقیات کا ذکر فرمانے کے بعد ان مشکلات کا تفصیلاً ذکر فرمایا جنہیں کامیابی حاصل کرنے کے لیے عبور کرنا ضروری ہے۔نیز آپؓ نے فرمایا کہ آئندہ ایسے فتن پیش آنے والے ہیں جن کو اس وقت لوگ سمجھنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتے مگر جس کے ہاتھ میں خداتعالیٰ جماعت کی باگ ڈور دیتا ہے اسے ایسی باتوں کو قبل از وقت سمجھ لینے کی توفیق بھی عطا فرما دیتا ہے۔ ☆تیسرے روز حضورؓ نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے جماعتِ احمدیہ کو لاحق بعض خطرات اور سدِ باب سے متعلق تفصیلاً ذکر فرمایا۔ ☆اس مجلس مشاورت کے بعد آمدہ جمعہ 22 اپریل کو حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس شوریٰ میں تنقید کے اصول کے عنوان پر ایک مفصل خطبہ ارشاد فرمایا۔اس خطبہ میں آپؓ نے مجلس شوریٰ سے متعلق بعض امور کی وضاحت فرمائی۔ آپؓ نے فرمایا "یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ خلیفہ کا مقام کیا ہے۔ مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ، خلیفہ کا مقام بہرحال دونوں کی سرداری کا ہے۔ انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن کیلئے بھی راہنما ہے اور آئین سازی و بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لیے بھی صدر اور راہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔"	نظارت علیاء: 1: امراء کا انتخاب بذریعہ اجلاسِ عام نہ ہو بلکہ ایک مجلسِ انتخاب مقرر کی جائے۔جماعت کے ممبرز اپنی رائے کا اظہار مجلسِ انتخاب کے ممبر کے ذریعہ ہی کر سکتے ہیں۔ممبرانِ مجلس انتخاب کو اس حلقہ کے احباب منتخب کریں گے اور حتمی منظوری بواسطہ ناظر اعلیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنی ہوگی۔ نظارت بیت المال: 1: تشخیص بجٹ اور تحصیل چندہ کے سلسلہ میں جن لوگوں کی آمد معین نہیں تو وہ اپنی آمد کا حساب دکھائیں یا اُن کی آمد کی تصدیق سے متعلق حلفیہ بیان لیا جائے۔2: جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فیصدی کی نسبت سے آئندہ لازمی چندوں کے ساتھ بجٹ میں شامل کیا جائے۔3: سالانہ بجٹ 4: رپورٹ تخفیف کمیٹی جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ مجلس مشاورت میں مقرر فرمائی تھی۔ نظارت تعلیم وتربیت: 1: مجلس مشاورت 1932ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ یونیورسٹی کی تجویز کا ڈھانچہ طلب کیا تھا۔جو مرتب کر کے کمیشن کے سپرد کر دیا گیا تھا۔مگر باوجود بار بار کی یاددہانیوں کے اور باوجود اس کے کہ کمیشن کو مقرر ہوئے چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس کمیشن نے ابھی تک اپنی رپورٹ پیش نہیں کی۔لہٰذا نظارت کی تجویز ہے کہ چونکہ اس کمیشن کے ممبر زیادہ عدیم الفرصت ہیں اس لیے یونیورسٹی کی اسکیم کے لیے کوئی دوسرا کمیشن تجویز فرمایا جائے۔یا فی الحال اس سب کمیٹی کی تجویز کو مناسب ترمیمات اور اصلاح کے ساتھ منظور کر لیا جائے۔ نظارت امورِ خارجہ: 1: کانگرس اور مسلم لیگ سے متعلق جماعتِ احمدیہ کا کیا رویہ ہونا چاہیے۔ نظارت امورِ عامہ: 1: مجلس مشاورت 1935ء کی تجویز کے تحت احمدی احباب کے لیے غیر احمدی لڑکیوں کا رشتہ لینے کے بارہ میں ممانعت اور استثنائی حالات میں مرکزِ سلسلہ سے اجازت لینے کی پابندی کو مزید تین سال کے لئے جاری رکھنے کا فیصلہ ہوا تھا۔لہٰذا اس معاملہ کو دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔	☆1938ء تا 1940ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے تھے۔ ☆امسال مجلس مشاورت کے ایجنڈا میں حضرت مصلح موعودؓ کا 11 صفحات پر مشتمل ایک پیغام شائع ہوا جس میں آپؓ نے جماعت کے مالی نظام سے متعلق اہم ترامیم بیان فرمائیں۔ ☆امسال پہلی مرتبہ ہال میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ ☆خواتین کی نشست کا انتظام ہال کی نچلی شرقی گیلری میں کیا گیا تھا۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆حسبِ سابق امسال بھی حضورؓ نے مجلسِ مشاورت کے نمائندگان کو دوسرے روز کے اجلاس کے بعد دعوتِ عشائیہ دیا۔
تواریخ: 7 تا 9/اپریل 1939ء مقام: ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 474 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب کی ابتدا میں توجہ دلائی کہ شائع ہونے والے ایجنڈا پر منعقد ہونے والی شوریٰ کا عدد بھی تحریر ہونا چاہیے کہ یہ کون سی مجلس مشاورت ہے۔اس طرح مجلس مشاورت کے ایجنڈا کے ساتھ ہی اُس کی تاریخ بھی محفوظ ہوتی چلی جائے گی۔نیز حضورؓ نے چار امور کا ذکر کر کے فرمایا کہ ان چار امور پر عمل کے نتیجے میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ آپؓ نے فرمایا "میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مجلس شوریٰ میں اُنہیں یہی مقصد اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے اور ہر بات میں مشورہ دیتے وقت بھی امر اُن کے سامنے رہنا چاہیے۔جس طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایت دی تھی کہ تم جدھر بھی رُخ کرو، فتح مکہ کا مقصد تمہارے سامنے رہنا چاہیے۔اِسی طرح تم جو بھی کام کرو، اور اس مجلس شوریٰ میں جو بھی مشورہ پیش کرو، اس کام کے کرتے اور اس مشورہ کے دیتے وقت تمہارے مدنظر یہی امر رہنا چاہیے کہ ہمارا مقصد قلیل ترین عرصہ میں دُنیا میں اسلامی نظام	نظارت علیاء: 1: رپورٹ کمیشن کہ صدر انجمن کے کارکنان کی بھرتی تحریکِ جدید کے اصولوں پر ہونی چاہیے۔2: بعض جماعتوں کا انتخاب کر کے ان میں اقتصادی واصلاحی اسکیم مجوزہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا اجراء کیا جائے۔3: جشن خلافت جوبلی کب اور کس طرح منایا جائے۔رپورٹ سب کمیٹی نظارت دعوۃ و تبلیغ: 1: یوم التبلیغ جو اب سال میں دو مرتبہ ہوتے ہیں۔جن میں سے ایک غیر مسلموں میں تبلیغ کے لیے مقرر ہے۔آئندہ چار مقرر کیے جائیں۔2: بارہ سال سے یوم سیرۃ النبی ﷺ منایا جا رہا ہے۔اب وقت ہے کہ ایک یوم سیرت مسیح موعودؑ بھی منایا جائے۔ نظارت بہشتی مقبرہ: 1: موصی کی جائیداد کی کوئی میعاد مقرر نہیں کہ کس قدر ہونی چاہیے۔بعض لوگوں کی جائیداد اتنی قلیل ہوتی ہے کہ موصی کی قربانی نمایاں نہیں سمجھی جا سکتی۔اس کے لیے کوئی معیار مقرر ہونا چاہیے۔ نظارت بیت المال: 1: آئندہ سال سے چندہ جلسہ سالانہ کی شرح آمد ماہوار پر دس فیصدی کی بجائے پندرہ فیصد مقرر کی جائے۔2: بجٹ سے کم چندہ دینے والی جماعتوں کے نام مشاورت میں پیش کیے جائیں۔3: جو جماعتیں ہماری چٹھیوں کا جواب نہیں دیتیں ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔4: سالانہ بجٹ	☆امسال جماعت احمدیہ دارالسلام، ٹبورا (افریقہ) اور رنگون کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ ☆امسال قریباً ساڑھے سات صد مقامی وبیرونی وزیٹرز بھی شامل ہوئے۔ ☆امسال پہلی مرتبہ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ مجلسِ مشاورت میں بطور نمائندہ شریک ہوئے۔ ☆پہلے روز کے اختتام پر حضورؓ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سب کمیٹی کا صدر ناظر ہوگا اگر یہ قانون ہے تو اس کا حوالہ مجھے دیا جائے میں اس میں تبدیلی کرنا چاہتا ہوں کہ یہ امر ضروری نہیں۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆دوسرے روز کے آغاز میں حضورؓ نے فرمایا کہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ وظائف کے قرضہ کی وصولی سے جو آمد ہو اس سے آئندہ وظائف قرضہ دیے جائیں گے۔مگر اس کی تعمیل نہ کی گئی تھی۔اس پر تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔جس افسر نے یہ کوتاہی کی ہے اس کے لیے سزا تجویز کرے۔کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ مجلس شوریٰ میں نگران اپنی کوتاہی کا اعلان کرے۔اس پر مذکورہ کمیشن کے نگران نے رقت آمیز لہجہ میں معافی اور دعا کی درخواست کی۔جس پر حضورؓ نے فرمایا کہ دراصل مولوی صاحب اس لیے

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	اور اسلامی تمدن قائم کرنا ہے، خواہ اِس کے لئے ہمیں کتنی قربانیاں کرنی پڑیں۔" ☆دوسرے روز کے آغاز میں حضورؓ نے خطاب میں نمائندگانِ شوریٰ کو دنیا کے حالات کے تناظر میں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی جانب توجہ دلائی۔ ☆تیسرے روز بھی حضورؓ نے گزشتہ روز کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات اور البانیہ کی اسلامی ریاست پر حملہ کے تناظر میں جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی جانب توجہ دلائی۔		قربانی کا بکرا بن گئے ہیں کہ اُن کی کوتاہی پکڑی گئی ورنہ در حقیقت سب نظارتوں سے مشاورت کے فیصلوں کی تعمیل میں کوتاہی ہوتی رہی ہے۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت میں جشن خلافت جوبلی منانے سے متعلق تفصیلی امور طے کیے گئے۔
تواریخ: 22 تا24مارچ 1940ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 442 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں اس امر کی جانب تفصیل کے ساتھ توجہ دلائی کہ مجلسِ مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کس طرح کے افراد پر مشتمل ہو۔ ☆دوسرے روز پہلے اجلاس میں گزشتہ سال مجلسِ مشاورت کے فیصلہ جات کی تعمیل سے متعلق رپورٹس پڑھ کر سنائی گئیں۔ ہر رپورٹ کے پڑھے جانے کے بعد حضورؓ اس رپورٹ کے بارہ میں مختصر خطاب فرماتے رہے۔ ☆تیسرے روز حضورؓ نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کا یہ مقدس فرض ہے کہ دنیا کو خداتعالیٰ کے آستانہ پر جھکا کر ایک عظیم الشان تغیر پیدا کرنا ہے۔ حضورؓ کے اس روح پرور خطاب کے نتیجہ میں تمام مجمع پر رقت طاری ہو گئی اور اکثر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ فرمایا"آؤ ہم خداتعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کریں اور اس سے کہیں کہ اے خدا! ہم پر رحم کر، رحم کر، رحم کر اور اُس عذاب سے بچا جو ہمیں تیرے سامنے اور تمام اولین و آخرین کے سامنے شرمندہ کرنے والا ہو اور اپنا فضل نازل کر کے ہم مُردہ روحوں کو زندگی بخش اور ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما تا کہ ہم کہہ سکیں کہ ہم نے وہ فرض ادا کر دیا جو تیری طرف سے ہم پر عائد کیا گیا تھا اور ہم پہلی اُمتوں کے سامنے بھی فخر کے ساتھ اپنی گردن اونچی کر کے کہہ سکیں کہ جو فرض خدا اور اس کے رسول نے ہمارے ذمہ لگایا تھا ہم نے اسے پورا کر دیا۔"	**نظارتِ بیت المال:** 1: بجٹ سے کم چندہ دینے والی جماعتوں کے نام مشاورت میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ 2: مجلسِ مشاورت 1938ء کے ایجنڈا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علاوہ دیگر تجاویز کے ایک یہ تجویز تھی کہ کارکنوں کی تنخواہوں میں تین سال کے لیے کمی کر دی جائے اور اس کٹوتی کو قرض سمجھا جائے... محاسبہ کمیٹی نے بعض خیالات کے پیشِ نظر تنخواہوں میں کمی کر کے بجٹ پیش کیا جسے سب کمیٹی بجٹ نے منظور کر لیا۔ مگر یہ تجویز غالباً تنگیٔ وقت کی وجہ سے مشاورت میں پیش نہ ہو سکی۔ بعد ازاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے استصواب کیا گیا تو حضور نے فرمایا کہ "چونکہ میری تجویز میں قرض کا لفظ ہے اور مجلسِ مشاورت میں اس کی نفی نہیں کی گئی۔ اس لیے اس فیصلہ کو آئندہ مجلسِ مشاورت میں پیش کیا جاسکتا ہے" نیز فرمایا کہ "زیادہ سے زیادہ کارکنان سے اسی نسبت سے چندہ خاص میں حصہ لیا جائے جس نسبت سے عام جماعت حصہ لے گی۔ افسوس ہے کہ ایک غلط فہمی کی بناء پر صدر انجمن نے خود ہی فیصلہ کر دیا کہ کارکنوں کی کٹوتی کو قرض سمجھا جائے اور اسے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔" حضرت امیر المومنین نے گزشتہ مجلسِ مشاورت کے موقع پر اس پر اظہارِ ناراضگی فرمایا۔ لہٰذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تجویز کو مجلس مشاورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ 3: سالانہ بجٹ 4: تجویز پراویڈنٹ فنڈ **نظارتِ بہشتی مقبرہ:** 1: ایک موصی کی وصیت مقامی جماعت کی غفلت کے باعث مرکز نہیں پہنچ پاتی اور وفات ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں کیا اس شخص کی وصیت منظور کی جا سکتی ہے۔ 2: ایک موصی اپنی پنشن کا کچھ حصہ کمیوٹ کروالیتا ہے۔ کمیوٹ شدہ رقم کو جائیداد سمجھا جائے یا آمد۔ **نظارتِ امورِ خارجہ:** 1: مجلسِ مشاورت 1938ء کی تجویز اور فیصلہ کے تحت مسلم لیگ یا کانگریس میں شمولیت کے بارہ میں غور **نظارتِ امورِ عامہ:** 1: وفات یافتگان کے پسماندگان سے متعلق ایک تفصیلی اسکیم **نظارتِ تعلیم وتربیت:** 1: تجویز احمدیہ یونیورسٹی	☆امسال 914 مقامی و بیرونی مرد و خواتین وزیٹرز شامل ہوئے۔ ☆خواتین کی نشست کا انتظام ہال کی شرقی جانب نچلی گیلری میں تھا۔
تواریخ: 11 تا13اپریل 1941ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 294 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں مجلسِ مشاورت میں شمولیت کی اہمیت اور رائے دینے کے طریق سے متعلق آگاہ فرمایا۔ ☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب کے آخر میں فرمایا"ایک غلطی ہے جس کی طرف میں توجہ دلا دیتا ہوں اور وہ یہ کہ اِس سال کے ایجنڈے میں بجٹ کا ذکر ہی نہیں حالانکہ مجلسِ شوریٰ میں سب سے اہم چیز جو قابلِ مشورہ ہوتی ہے وہ بجٹ ہوتا ہے۔ پس اگر ہم اس ایجنڈے پر عمل کریں تو بجٹ پر بحث ہو ہی نہیں سکتی۔ ناظر صاحب بیت المال کہتے ہیں کہ وہ ایجنڈے میں بجٹ کا ذکر کرنا بھول گئے ہیں مگر یہ بھول بہت بھاری ہے اور ایسی ہی ہے جیسے کہیں بارات پہنچے تو وہ کہے غلطی ہو گئی دولہا کو ہمراہ لانا تو یاد ہی نہیں رہا۔ ایسی بھول بہت مشکل سے	**نظارتِ امورِ عامہ:** 1: مجلسِ مشاورت 1935ء کی تجویز کے تحت احمدی احباب کے لیے غیر احمدی لڑکیوں کا رشتہ لینے کے بارہ میں ممانعت اور استثنائی حالات میں مرکزِ سلسلہ سے اجازت لینے کی پابندی پر 1938ء میں دوبارہ غور کرنے پر اسے مزید تین سال کے لئے جاری رکھنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ لہٰذا اس معاملہ کو دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔ **صیغہ بہشتی مقبرہ:** 1: بعض علاقوں میں گھوڑی پال وغیرہ مربعے ملتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ملکیت نہیں ہوتے اور نہ انہیں فروخت کیا جاسکتا ہے۔ موصیان اسے جائیداد تصور نہیں فرماتے اور اس پر حصہ آمد ادا نہیں کرتے۔ فیصلہ فرمایا جائے کہ ایسے مربعوں کو جائیداد قرار دیا جائے۔ **نظارتِ بیت المال:** 1: کارکنان کی تنخواہوں سے تین سال سے کٹوتی ہو رہی ہے۔ جو ان کی ریٹائرمنٹ پر ملے گی۔ اگر بعض کارکنان اسے ایسی مدات خزانہ میں جمع کروانا چاہیں جس سے روپیہ نقد نہ دینا پڑتا ہو اور صرف کتابی انتقال کرنا ہو تو اس کی اجازت دی جائے۔ 2: گزشتہ مجلس مشاورت میں فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ کمیوٹ شدہ پنشن پر حصہ آمد ادا کرنا واجب ہے۔ اس میں چندہ عام کے متعلق ذکر رہ گیا تھا۔ اسے شامل کرنے کا فیصلہ فرمایا جائے۔ 3: جو کارکنان ریٹائر	☆1941ء تا1943ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد تھے۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت میں نمائندگی کے لیے جماعتوں کے لیے مخصوص کوٹہ مقرر کیا گیا۔ قبل ازیں تعداد نمائندگی پر پابندی نہ تھی۔ ☆حضورؓ کے ارشاد پر پہلے روز اجلاس کے اختتام پر تعلیم الاسلام اسکول کے ہال میں دارالانوار کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں شریک ہونے والے نمائندگان کی تعداد 230 تھی۔ علاوہ ازیں 350 مہمان بھی شریک ہوئے۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	ہوتی ہے مگر خیر یہ مشکل کام ہمارے ناظر صاحب نے کر ہی لیا ہے۔" ☆دوسرے روز پہلے اجلاس میں حضورؓ نے اپنے خطاب میں تقویٰ اور خشیت اللہ کی تلقین فرمائی۔ آپؓ نے فرمایا کہ آج ہم جو باتیں کریں اور فیصلے کریں چاہیے کہ بہت سوچ سمجھ کر کریں کیونکہ بعد میں آنے والے فقہاء انہی سے بڑے بڑے مسائل حل کریں گے۔ ہماری اس وقت حالت سورج کی ہے اور جو بعد میں آئیں گے ان کی حالت چاند کی ہوگی جو سورج سے روشنی لیتا ہے ☆حضورؓ نے اختتامی خطاب میں مجلس مشاورت میں پیش شدہ تجاویز کا تفصیلی ذکر فرمایا نیز آپؓ نے سلسلہ کی تنظیموں میں شمولیت کی اہمیت اور التزام کی تحریک فرمائی۔۔	ہو رہے ہیں ان کی کٹوتی کا پیسہ کس مد سے واپس کیا جائے۔4: بینک یا ڈاکخانہ سے ملنے والی سودی رقم اشاعتِ اسلام کے لیے مرکز بھجوائی جائے۔5: آئندہ اخباری تحریکات کو خطوط کا قائمقام سمجھا جائے اور جس جماعت میں الفضل نہیں جاتا انہیں اخبار فاروق ضرور خریدنا چاہیے۔6: ترکہ کے بقایادار موصیان کی وفات پر امانتاً تدفین کی جائے۔7: جن جماعتوں نے مارچ 1941ء تک اپنے بجٹ کا متناسب حصہ ادا نہیں کیا۔ ان کے نام پیش کیے جائیں۔8: سالانہ بجٹ **نظارتِ تعلیم وتربیت:** 1: جو جماعتیں اپنا 80 فیصدی بجٹ جمع کروا دیتی ہیں انہیں مرکز کی جانب سے امداد دی جاتی ہے۔ اگر ایسی جماعتوں نے تعلیم و تربیت، دعوت و تبلیغ اور امورِ عامہ کا کام نہ کیا ہو تو یہ امداد نہ دی جائے۔2: جو ممبران سب کمیٹی، کمیٹی کے اجلاس میں بلا منظوری شریک نہ ہوں ان کو تین سال تک سب کمیٹی کا ممبر نہ بنایا جائے۔3: قاعدہ بنایا جائے کہ ہر جماعت کے لیے اخبار "الفضل" یا کم از کم اخبار "فاروق" خریدنا ضروری ہو۔4: شادی بیاہ کی بدرسومات سے اجتناب 5: مہر کی رقم چھ ماہ سے ایک سال کی آمد کے مطابق رکھی جائے اور اگر کوئی لڑکا بے روزگار ہو تو اس کے والد اور بھائیوں کی آمد کو معیار قرار دیا جائے۔6: چھوہارے صرف بر موقع نکاح تقسیم ہوں۔ لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں کو چھوہارے بھیجنے کی رسم روک دی جائے۔: شادی کے موقع پر رسم مہندی، ولیمہ کے موقع پر مردوں اور عورتوں کی علیحدہ مواقع پر دعوت اور ایک سے زیادہ کھانوں پر پابندی لگائی جائے۔8: جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل طلباء کو صدر انجمن احمدیہ تبلیغ کے کام پر ضرور لگائے۔8: آئندہ سے مدرسہ احمدیہ کی فیس بالکل اڑا دی جائے۔ **نظارتِ امورِ خارجہ:** 1: مسلم لیگ یا کانگریس میں شمولیت کے بارہ میں غور	
تواریخ: 3 تا 15 / اپریل 1942ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 352 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے مختصر افتتاحی خطاب میں مجلس مشاورت کے ممبران کو ہدایت فرمائی کہ سب کمیٹی کے ممبران کو منتخب کرتے وقت کن امور کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔ ☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب کے آغاز میں فرمایا "میں نے پچھلے سال تجویز کی تھی کہ آئندہ مجلس شوریٰ میں لجنہ کی طرف سے ایک آدمی مقرر کیا جائے گا جو ان کی آراء کو حسبِ موقع پڑھ کر سنا دیا کرے گا تا کہ دوستوں کو لجنہ کی آراء سے بھی واقفیت ہوتی رہے۔ میں اِس غرض کے لیے بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور کو مقرر کرتا ہوں۔" ☆دوسرے روز حضورؓ نے پہلے اجلاس کے آغاز میں خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے دنیا اور ہندوستان کے موجودہ حالات سے متعلق تفصیلاً ذکر فرمایا اور ان حالات میں دعاؤں کی جانب توجہ دلائی۔ ☆دوسرے روز حضورؓ نے فرمایا "میں اپنے آپ کو بھی اور آپ لوگوں کو بھی یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو ان ذمہ داریوں کا احساس کرو جو ہم پر عائد ہیں جو آئندہ سینکڑوں سال کے لیے ہیں۔ آئندہ سینکڑوں سالوں کے لیے دنیا کی قسمتوں کا فیصلہ ہم سے وابستہ ہے ہم آج جو فیصلہ کریں گے وہ آئندہ سینکڑوں سالوں کے لیے دنیا کی قسمتوں کا فیصلہ کر دیں گے۔ ان تغیرات کی باگ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں میں دی ہے اور یہ کام خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور اپنی نیتوں کو درست کرو۔" ☆تیسرے روز حضورؓ نے آغاز میں قرآنِ کریم کے انگریزی ترجمہ و تفسیر کے متعلق بیان فرمایا۔	**نظارتِ علیاء:** 1: محکمانہ فیصلہ جات کے خلاف اپیل یا نظر ثانی دائر کرنے کا حق 30 دن ہے۔ کیا اپیل کی سماعت کے فیصلہ کے لیے بھی کوئی معین وقت مقرر کیا جائے۔ **نظارتِ بیت المال:** 1: بجٹ آمد وخرچ 2: جو موصی ارتداد اختیار کر لیں اور چندہ واپسی کا مطالبہ کریں انہیں صرف چندہ وصیت واپس ہو۔ چندہ عام کی رقم اقل ترین شرح کے حساب سے وضع کر لی جائے۔ **نظارتِ تالیف و تصنیف:** 1: موجودہ جنگ کے حالات میں کاغذ وغیرہ کی گرانی کی وجہ سے انگریزی ترجمہ و تفسیر القرآن کو چھپوانا مناسب ہو گا یا اختتام جنگ کا انتظار کیا جائے۔ **نظارتِ امورِ خارجہ:** 1: مسلم لیگ یا کانگریس میں شمولیت کے بارہ میں غور سے متعلق تجویز سہ بارہ پیش ہے۔ **نظارتِ تعلیم وتربیت:** 1: اگر کسی جماعت کے 5 میل کے دائرہ کے اندر احمدی بچوں کی تعداد 50 سے زیادہ ہو تو وہاں احمدیہ اسکول جاری کرنے کی کوشش کی جائے۔ فی الحال تجربۃً 3 اسکول کھولنے منظور کیے جائیں۔2: دینی تعلیم و تربیت کی اہمیت اور مبلغین سلسلہ کے اس طرف کما حقہ توجہ نہ دینے کی وجہ سے چار انسپکٹر نظارت ھذا منظور کیے جائیں۔3: شادی بیاہ کے معاملات کے بارہ میں اصلاحی تجاویز حسبِ فیصلہ مجلس مشاورت 1941ء دوبارہ پیش ہیں۔4: گزشتہ مشاورت میں مدرسہ احمدیہ کے متعلق فیس معافی کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس فیصلہ کی روشنی میں جامعہ احمدیہ کے طلباء کو بھی فیس سے مستثنیٰ کیا جائے۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ:** 1: حسبِ فیصلہ مشاورت گزشتہ، تجویز دوبارہ پیش ہے کہ اگر کسی موصی کی وصیت حقوق ادا نہ کرنے کی وجہ سے منسوخ ہو جائے یا وہ خود کر دے۔ تو دوبارہ وصیت کی صورت میں مشروط منظور کی جائے کہ وہ وصیت کم سے کم سابقہ جائیداد کے مطابق ہو اور پہلی وصیت کی تاریخ سے لے کر اس کی منسوخی تک کا تمام بقایا ادا کر دیا گیا ہو۔ **نظارتِ دعوۃ و تبلیغ:** 1: ہندوؤں میں تبلیغ کے لیے الگ فنڈ مقرر کیا جائے اور اس کے لیے الگ مبلغ مقرر ہوں۔2: کانگڑہ میں تبلیغ کے لیے دوست اپنے آپ کو بطور آنریری مبلغ پیش کریں۔ اس کے لیے ایک ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ یہ رقم بجٹ میں منظور فرمائی جائے۔	☆اس سال سے حضورؓ نے لجنہ اماء اللہ کی آراء پیش کرنے کے لیے باقاعدہ لجنہ اماء اللہ کا نمائندہ مقرر فرمایا۔ لجنہ کے پہلے نمائندے بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور تھے۔ ☆پہلے روز حضورؓ نے سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد فرمایا کہ میں نے نظارت تالیف و تصنیف میں کسی قدر ترمیم کر دی ہے انہیں چاہیے تھا کہ تجویز کے الفاظ ایسے رکھتے جو مفہوم کو صحیح ادا کرنے والے ہوتے مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں کیا گیا۔ سوال صرف یہ نہیں کہ جنگ کے دوران میں قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ و تفسیر کو اگر شائع کیا جائے تو خرچ زیادہ ہو گا بلکہ زیادہ اہمیت کا حامل سوال یہ ہے کہ اس وقت انگلستان میں کسی کا چھپوانے کے لیے جانا سخت مشکل ہے اور اگر ہندوستان میں چھپوایا جائے تو یہاں کا چھپوایا ہوا قرآنِ کریم یورپ میں فروخت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہاں کی چھپوائی ناقص ہوتی ہے۔ ☆دوسرے روز نظارتِ علیاء کی رپورٹ پڑھی جانے لگی تو اس کمیٹی کے ممبروں میں بعض نام ایسے پڑھے گئے جو اس کمیٹی کے ممبر حضورؓ نے مقرر نہ فرمائے تھے۔ لہٰذا حضورؓ نے رپورٹ پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے پیر اکبر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ ☆حضورؓ نے آخری روز اختتام سے قبل بجٹ کے متعلق فرمایا کہ تیرہ دن کے اندر اندر صدر انجمن اس پر دوبارہ غور کرے۔ اس کو کوئی حق نہیں تھا کہ گریڈوں کو خود بدل دے اور مختلف محکموں میں کمی کرے۔ نیز آپؓ نے بجٹ پر غور کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ پندرہ روز کے بعد یہ ممبران قادیان میں دوبارہ جمع ہوں اور سوائے اشد مجبوری کے کوئی دوست قادیان آنے میں تساہل سے کام نہ لیں۔ حضورؓ نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو اس کمیٹی کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔ جملہ ناظران، صیغہ جات کے افسران، ناظم صاحب جائیداد اور دیگر 9/ افراد اس کمیٹی کے ممبر تھے۔ آخر میں آپؓ نے فرمایا کہ پہلے دیگر 9 ممبران مشورہ کریں گے۔ بعد میں ناظران کو بلایا جائے گا۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 23تا25اپریل 1943ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 352نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں سب کمیٹیوں کے ممبران کے انتخاب اور ان ممبران کو تجاویز پر غور کرنے سے متعلق ہدایات ارشاد فرمائیں۔نیز امسال شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ ☆دوسرے روز حضورؓ نے نظارتِ علیاء کی تجویز بابت سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد انتخاب عہدیداران سے متعلق تفصیلی ہدایات ارشاد فرمائیں۔اسی طرح آپؓ نے اسی اجلاس میں دارالشیوخ سے متعلق کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد یتامیٰ و غرباء کی کفالت سے متعلق مفصل گفتگو فرمائی۔ ☆دوسرے روز کے اجلاس میں ہی حضورؓ نے نظارتِ تعلیم وتربیت کی ایک تجویز کی رپورٹ کے بعد پردے کی اہمیت اور پردے کے درست طریق سے نیز عورتوں کے حقوق سے متعلق مختصر خطاب فرمایا۔ ☆تیسرے روز حضورؓ نے چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس کی شرح سے متعلق مفصل خطاب فرمایا۔بعد ازاں آپؓ نے بجٹ سے متعلق بھی ہدایات فرمائیں۔ ☆حضورؓ نے اختتامی خطاب میں حالاتِ حاضرہ پر خطاب کرتے ہوئے نمائندگان کو ارشاد فرمایا کہ وہ واپس جاکر اپنی اپنی جماعتوں میں شوریٰ کے فیصلہ جات و ہدایات کو ترویج دیں۔	**نظارتِ علیاء:1:** مجلسِ مشاورت 1938ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ مجلسِ انتخاب کے ذریعہ امراء کا انتخاب ہوگا۔اس میں امراء کے ساتھ نائب امراء، سیکرٹریان، محاسب اور آڈیٹر کو بھی شامل فرمایا جائے۔**2:** ضلع وعلاقہ وار خصوصاً پنجاب میں جماعتوں کے نظام قائم کیے جائیں۔تاجو آواز مرکز سے آئے اسے دیہاتی جماعتوں تک پہنچایا جاسکے۔ **نظارتِ تعلیم وتربیت: 1:** 5بیرونی جماعتوں (کاٹھ گڑھ، کریام، سیکھواں، تلونڈی، ونجواں، اٹھوال، شادیوال، سیالکوٹ) کے اسکولز کو مرکزی امداد دیے جانے کی تجویز **2:**1500روپیہ متفرق تعلیمی امداد کے لیے بجٹ میں رکھا جائے۔**3:**دارالشیوخ کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے ایک کمیٹی کا قیام کیا جائے۔**4:**لائلپور میں تجربۃً دوسال کے لیے احمدیہ ہوسٹل کا قیام **5:** قادیان میں لڑکیوں کے لیے بھی بورڈنگ تحریکِ جدید کا قیام کیا جائے۔ **نظارتِ تعلیم وتربیت:1:** سیرت آنحضرت ﷺ و حضرت مسیحِ موعودؑ اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق ضروری معلومات کے انگریزی و دیگر زبانوں میں تراجم کیے جائیں۔اس کام کے لیے احباب کی خدمات آنزیری حاصل کی جائیں۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1:** قادیان میں شفاخانہ حیوانات کھولنے کے لیے حکومت کے قانون کے تحت پہلے سال ٹاؤن کمیٹی کو ایک ہزار روپیہ کے اخراجات برداشت کرنے ہوتے ہیں۔ٹاؤن کمیٹی تین صدروپیہ خرچ کرنے کی متحمل ہے۔مزید سات صدروپیہ کے لیے بجٹ میں گنجائش رکھی جائے۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1:**چونکہ چھ ماہ سے زائد بقایا داروں کی وصیت منسوخ کر دی جاتی ہے۔بعض اوقات عہدیداران کی ترسیل چندہ وصیت میں غفلت کے باعث اور بعض اوقات دفتر ھٰذا کو دفتر محاسب سے اطلاع ہی نہیں ملتی لہٰذا اس ضمن میں بعض اصلاحات **2:**سال گزشتہ کی تجویز بابت نظارت ھٰذا قلت وقت کے باعث ملتوی ہوگئی تھی لہٰذا اُس کا اعادہ۔ **نظارتِ بیت المال:1:**بجٹ آمد وخرچ **2:**بغیر اجازت مرکز شرح سے کم چندہ دہندگان کے متعلق ناظر بیت المال کو اختیار ہو کہ وہ ان کا چندہ قبول نہ کرے۔**3:**چندہ جلسہ سالانہ آئندہ کس شرح سے لیا جائے۔**4:** مجلس مشاورت 1931ء میں موصیانِ جائیداد بابت فیصلہ ہوا تھا کہ ہبہ کنندگان حصہ وصیت سے بقیہ اراضی کی آمد پر چندہ عام طلب نہ کیا جائے۔اس فیصلہ کو آئندہ قائم رہنے دیا جائے یا منسوخ کر دیا جائے۔	☆حضورؓ نے لجنہ اماء اللہ کی آرا پیش کرنے کے لیے میاں غلام محمد صاحب اختر کو مقرر فرمایا۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆حسبِ سابق امسال بھی حضورؓ نے مجلسِ مشاورت کے نمائندگان کو دوسرے روز کے اجلاس کے بعد زنانہ جلسہ گاہ میں دعوتِ عشائیہ دیا۔قریباً800/افراد شریک ہوئے۔حضورؓ نے بھی بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ ☆تیسرے روز حضورؓ نے فرمایا کہ دوسال سے سالانہ بجٹ شوریٰ میں پیش نہیں کیا جاسکا بلکہ اس پر مزید غور کرنے کے لیے سب کمیٹی مقرر کرنی پڑتی ہے اس لیے آئندہ سال بجٹ بنانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ سے لے کر میں محاسبہ کمیٹی بصدارت ناظر بیت المال کے سپرد کرتا ہوں۔موجودہ بجٹ سے متعلق بھی اُسی کمیٹی کو غور کرنے کا ارشاد فرمایا جو حضورؓ نے گزشتہ سال مقرر فرمائی تھی۔اس کمیٹی کو 23مئی کو قادیان میں میٹنگ کا ارشاد فرمایا۔
تواریخ: 7تا9اپریل 1944ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان 405نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب کے آغاز میں قرآنِ کریم کی بعض وہ دعائیں بلند آواز سے تلاوت کیں جو انبیاء کے صحابہ اور ان کے زمانہ کے لیے خصوصیت سے بیان کی گئی ہیں۔سب حاضرین انہیں زیرِ لب دہراتے گئے۔بعد ازاں حضورؓ نے جماعت سے خدا تعالیٰ کی خاطر جانی اور مالی قربانیاں کرنے کا مطالبہ فرمایا۔ ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے وقفِ جائیداد کی تحریک میں شریک ہونے، صدر انجمن احمدیہ کا ریزرو فنڈ قائم کرنے، خدمتِ دین کے لیے زندگی وقف کرنے نیز قادیان کے غرباء کے لیے امسال بھی غلہ جمع کرنے کا ارشاد فرمایا۔آپؓ نے پنجاب میں قحط کے خطرہ کے پیشِ نظر احباب کو ساون کی فصل میں جوار، مکی اور باجرا کاشت کرنے کا ارشاد فرمایا۔یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اب مغرب کی نماز کے بعد درس جاری کرنے کا بھی ارادہ ہے اس لیے ہر احمدی جماعت کو چاہیے کہ اپنے میں سے کسی نہ کسی کو قادیان بھجیں۔آخر میں حضورؓ نے حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ کا تفصیلی ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کے لوگوں کو چاہیے کہ ایسے بنیں۔حضورؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جب میرے متعلق یہ فرمایا ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو بھی میرے ساتھ جلد جلد قدم اٹھانا ہوگا۔فرمایا دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کرنے کی	**نظارتِ علیاء:1:**بجٹ خلافت میں چھ ہزار روپیہ سالانہ کی رقم نذرانہ رکھی جاتی ہے۔نظارت علیاء کی رائے میں یہ رقم بارہ ہزار کر دی جائے۔**2:**صدر انجمن کے منظور شدہ قاعدہ کی رُو سے جن اشخاص کو عہدیداران کے انتخاب میں حصہ لینے کا حق نہ ہوگا اُن میں درج ذیل اضافہ کیا جائے۔**الف:**ایسے افراد جو زیرِ تعزیز ہوں۔**ب:**جو افراد اپنا مرکزی چندہ مقامی نظام کو توڑ کر علیحدہ مرکز بھجوانے پر مُصر ہوں۔**3:**نظارتِ علیاء کی گزشتہ سال کی ملتوی شدہ تجویز نمبر ۲ **نظارتِ دعوت و تبلیغ: 1:** تبلیغ کے فرض کی ادائیگی کے لیے درج ذیل اسکیم پیش ہے۔**الف:**تمام جماعت ہائے احمدیہ کا الگ الگ کھاتہ تبلیغ تیار کیا جائے۔**ب:**بیعت شماری کا رجسٹر تیار کیا جائے۔**ج:**اس کام کی تکمیل کے لیے دو کلرک دیے جائیں۔**د:**مرکز سے ایک رجسٹر بنا کر جماعتوں میں بھیجا جائے۔**2:**مبلغوں کی تعداد صوبہ و ضلع وار علیحدہ مقرر کی جائے اور اس میں اضافہ اور مبلغوں کی کمی دور کرنے کے لیے پنجاب میں ہر ضلع میں ایک مبلغ ہو۔اگر یہ نہیں تو کم از کم ہر کمشنری میں دو مبلغ رکھے جائیں۔سکھوں کے لیے علیحدہ دو مبلغ ہوں۔جبکہ تمام ہندوستان میں صرف بغرضِ تبلیغ دو مبلغ رکھے جائیں۔**3:** تبلیغ کی راہنمائی کے لیے دو آدمی ہندوستان میں تبلیغی میدان کا سروے کریں۔نیز مرکز میں ایک مستقل کمیٹی ہو جو ضروریات کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرے۔**4:**صیغہ نشرواشاعت کا بجٹ پانچ ہزار سے بڑھا کر پندرہ ہزار منظور فرمایا جائے۔ **نظارتِ تعلیم وتربیت:1:**کارکنان صدر انجمن کے لیے قائم کیڈر کے تحت ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو کیڈرز کے قواعد پر نظرِ ثانی کرکے تین ماہ میں رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بغرضِ منظوری پیش کرے۔**2:**احمدیہ ہوسٹل کے متعلق تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ **3:** تجویز از شیخ لعل محمد صاحب موگا: نمازیں بلاوجہ جمع کرنے کی عادت بدعت کی شکل اختیار کرتی چلی جارہی ہے۔اس کا باعث بہت حد تک مساجد کی کمی بھی ہے۔ایک کمیشن مقرر ہو جو رپورٹ کرے کہ کتنے فیصدی احمدی بغیر عذر شرعی کے نمازیں جمع کرتے ہیں۔نیز مساجد کے قیام سے متعلق اسکیم۔	☆1944ء تا1946ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری مظفر الدین چودھری صاحب رہے۔ ☆امسال ٹانگانیکا (افریقہ) اور کولمبو سے بھی نمائندگی ہوئی۔ ☆جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کے باہمی رابطہ کے لیے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر امسال پہلی مرتبہ ذیلی تنظیموں کے نمائندگان نے بھی مجلسِ مشاورت میں بطور نمائندہ شرکت کی۔ ☆پہلے روز حضرت مصلح موعودؓ اجلاس کے اختتام پر دعا کرنے کے لیے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔آپؓ نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ وہاں دعا کروائی۔ ☆دوسرے روز جب ممبران سب کمیٹیوں کے لیے نام پیش کرنے لگے تو حضورؓ نے فرمایا کہ جماعتوں کو مشورہ کرکے آنا چاہیے تھا کہ ہم میں سے کون آدمی کس کمیٹی کے لیے موزوں ہے۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆نظارتِ علیاء کی پہلی تجویز کو حضورؓ نے پیش کرنے سے منع فرما دیا۔آپؓ نے فرمایا کہ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ میں یہ رقم نہیں لیا کرتا۔وہ تو محض اس لیے بجٹ میں رکھی جاتی ہے کہ اگر آئندہ کسی خلیفہ کو کچھ رقم لینے کی ضرورت محسوس ہو تو اس کے لیے راستہ کھلا رہے۔اور یہ نہ سمجھا جائے کہ اس کا گذارہ کے لیے کچھ لینا جائز نہیں۔ایسی صورت میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ رقم چھ ہزار ہو یا بارہ ہزار۔جب میں یہ رقم لیتا ہی نہیں تو اس میں اضافہ کی تجویز کے معنی ہی کیا ہیں۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	کوششیں کی جارہی ہیں۔ان میں جو حصہ نہ لے گا وہ کاٹا جائے گا۔	**نظارتِ بیت المال: 1:** بجٹ آمد وخرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ **2:** مکمل شرح سے چندہ عام ادانہ کرنے والے نیز مرکز سے اس سے متعلق اجازت نہ لینے والے افراد سے متعلق ناظر بیت المال کو اختیار ہو گا کہ ان کا چندہ قبول نہ کرے۔ **3:** چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق فیصلہ کیا جائے کہ کس شرح سے وصول کیا جائے۔ **4:** مجلس مشاورت 1931ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ ہبہ کنند گان حصہ وصیت سے چندہ عام طلب نہ کیا جائے۔اس فیصلہ کو آئندہ قائم رہنے دیا جائے یا منسوخ کر دیا جائے۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1:** غیر احمدی لڑکی سے شادی کے متعلق حسبِ فیصلہ اب تین سال بعد دوبارہ نظر ثانی کی جائے۔ **2:** تجویز از سید لال شاہ صاحب امیر جماعت آنبہ: حضرت امیر المومنین کی حفاظت کا مستقل انتظام کیا جائے۔اس کے لیے کم از کم بارہ نوجوان ملازم رکھے جائیں۔چار مسلح نوجوان دن میں اور آٹھ رات میں خدمت سر انجام دیں۔ **3:** تجویز از شیخ لعل محمد صاحب موگا: مقاطعہ،اخراج یا کسی اور سزا کے لیے امراء براہِ راست خلیفۂ وقت کے حضور اپنے فیصلہ جات بھیج کر منظوری حاصل کریں۔ **دارالقضاء: 1:** تجویز از ملک عطاء الرحمان صاحب: دارالقضاء کے قاضی ایک خاص معیار تک ٹرینڈ اور فقہ و مسائل سے تعلیم یافتہ ہوں۔ **2:** تجویز از شیخ لعل محمد صاحب موگا: قضاء کا نظام وسیع کر کے ساری جماعت میں پھیلا دیا جائے۔چھوٹی جماعتوں میں بھی قاضی مقرر کیے جائیں۔پھر تدریجاً ضلع،صوبہ،ملک،مرکزی قضاء کا نظام ہو۔اس سارے نظام سے اوپر خلافت جو کہ پہلے ہی خدا کے فضل وکرم سے موجود ہے۔	☆نظارتِ امورِ عامہ کی تجویز نمبر2 پر بحث سے قبل حضورؓ مجلس سے اس لیے تشریف لے گئے کہ اس تجویز کا تعلق حضورؓ کی ذات سے بھی ہے۔حضورؓ کی عدم موجودگی میں حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ ☆بجٹ کے دوران جب حضورؓ کے سفر خرچ میں اضافہ سے متعلق تجویز پیش ہوئی تو فرمایا کہ سفر کے اخراجات کے مقابلہ میں بے شک یہ رقم بہت کم ہے مگر یہ رقم میں نے جماعت کو ثواب میں شریک کرنے کے لیے منظور کی ہوئی ہے نہ کہ اصل خرچ کے طور پر۔اس ارشاد کے ساتھ اس میں اضافہ کرنے کی تجویز پیش کرنے سے منع فرمادیا۔ ☆اختتامی دعا کے بعد حضورؓ بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور ایک کثیر مجمع سمیت دعا کروائی۔
تواریخ: 30،31 مارچ و یکم اپریل 1945ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام کالج قادیان (پہلے یہ ہائی اسکول تھا جو اب بڑھا کر کالج کر دیا گیا) 390 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے مجلس مشاورت کے افتتاح کے موقع پر حسبِ سابق اس مرتبہ بوجہ علالت خطاب نہ فرمایا۔ ☆تیسرے روز جب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنا رہے تھے تو اچانک حضرت مصلح موعودؓ کرسی سے اٹھے اور پاس ہی فرش پر جو تھوڑی سی جگہ تھی، وہاں سر بسجود ہو گئے۔آپؓ کو دیکھ کر تمام حاضرین بھی سجدہ ریز ہوگئے اور حضورؓ کے اٹھنے پر جب اللہ اکبر کہا گیا تو اٹھے۔اس موقع پر حضورؓ نے ایک مختصر خطاب میں فرمایا کہ آج سے 45 سال پہلے وہ شخص جس کی جوتیوں کا غلام ہونا بھی ہم اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتے ہیں اسے اس وقت کی اپنی جماعت کی حالت دیکھتے ہوئے ایک بہت بڑا مقصد اور کام یہ نظر آیا کہ ایک ایسا کمرہ بنایا جائے جس میں سو آدمی بیٹھ سکے۔مگر آج ہم ایک ایسے کمرہ میں بیٹھے ہیں جو اس غرض سے نہیں بنایا گیا کہ مختلف مذاہب کے لوگ اس میں تقریریں کریں مگر اس میں پانچ سو کے قریب آدمی بیٹھے ہیں۔گویا اس زمانہ میں جماعت کی طاقت اور وسعت کی یہ حالت تھی کہ سو آدمیوں کو بٹھانے کے لیے کمرہ بنانے کی غرض سے حضرت مسیح موعودؑ کو اعلان کرنا پڑا مگر آج خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو اتنا بڑھا دیا اور ایسے سامان پیدا کر دیے ہیں۔ ☆حضورؓ نے مجلس مشاورت کے اختتام کے موقع پر فرمایا کہ بعض مواقع پر بولنے سے خاموشی زیادہ اچھی ہوتی ہے۔اس لیے میں اس جلسہ کو اللہ کے نام پر ختم کرتا ہوں اور دوستوں کو واپسی کی اجازت دیتا ہوں۔مجھے جو کچھ کہنا ہو گا بعد میں خطبات میں کہوں گا۔	**نظارتِ علیاء: 1:** رپورٹ کیڈر کمیٹی مقرر فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز **2:** کسی مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے زائد ممبر بغیر مشورہ جماعت کے امراء خود مقرر کر سکتے ہیں۔ **3:** کیا سیکرٹریان کے علاوہ جوائنٹ سیکرٹری،ان کے نائبین،محاسب،آڈیٹر،امین،محصل،امام الصلوٰۃ،قاضی،مؤذن وغیرہ بھی مقامی مجلس عاملہ کے ممبر ہوں گے۔ **نظارتِ دعوت وتبلیغ: 1:** قادیان میں ہر سال ریلیجیس کانفرنس منعقد ہوا کرے اور اس کے لیے بجٹ میں گنجائش منظور فرمائی جائے۔ **2:** تبلیغ کی خط وکتابت کی خاطر دفتر کے لیے ایک کلرک منظور فرمایا جائے۔ **نظارتِ تعلیم وتربیت: 1:** قادیان میں باہر سے آنے والے سلسلہ کے مہمانوں کے لیے ایک آسامی واعظ مقامی کی منظور فرمائی جائے۔ **2:** حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کے تازہ ارشادات کے پیشِ نظر ہر جماعت جس کا سالانہ چندہ ایک ہزار روپیہ ہے۔مدرسہ احمدیہ کے لیے لازمی ایک طالبعلم بھجوایا کرے۔اگر وہ نہ بھیج سکے تو وہ آٹھ سال کے لیے ایک طالبعلم کا خرچ ادا کرے۔حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر خاندان سے ایک طالبعلم کا مطالبہ فرمایا ہے۔ **3:** قادیان میں نارمل اسکول کا قیام منظور فرمایا جائے۔جس میں J.V اساتذہ تیار کیے جائیں۔ **نظارتِ بیت المال: 1:** گورنمنٹ کی طرف سے جو اراضیات بااقساط قیمت ادا کرنے پر دی جاتی ہیں۔جب تک مکمل قیمت ادانہ ہو جائے ان کی ملکیت نہیں ملتی۔اُس وقت تک ان کی پیداوار کی آمد پر چندہ ادا کیا جانا ضروری ہے۔ **2:** مجلس مشاورت 1931ء میں موصیان جائیداد سے متعلق جو فیصلہ ہوا تھا اسے قائم رہنے دیا جائے یا منسوخ کر دیا جائے۔ **نظارتِ تالیف وتصنیف: 1:** لائبریری کی اپنی عمارت کے لیے خرید اراضی درکار ہے۔نیز خرید کتب وجلد بندی اور دیگر ضروریات کے لیے کچھ صدر انجمن سے اعانت دی جائے اور کچھ دوسرے اداروں اور پبلک سے اپیل کی اجازت مرحمت فرمائی جاوے۔	☆امسال ٹانگانیکا (افریقہ) اور کولمبو سے بھی نمائندگی ہوئی۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں وہ تجاویز پڑھ کر سنائی گئیں جنہیں مسترد کر دیا گیا تھا۔حضورؓ نے فرمایا کہ بہتر تھا کہ وہ وجوہات بھی بتائی جاتیں جن کی بنا پر یہ تجاویز مسترد کی گئیں۔ ☆دوسرے روز کے اجلاس اول میں حضورؓ نے اسی روز کی ڈاک سے آئی افریقہ کی مسجد کی تصویر احباب کو دکھائی۔پھر ایک اور تصویر دکھائی جس میں ایک انگریز نو مسلم اور ایک احمدی مصری اکٹھے بیٹھے ہیں اور ان کے درمیان میں ایک بچہ ہے۔اس تصویر پر یہ آیت لکھی تھی۔وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا حضورؓ نے فرمایا کہ اس تصویر کو دیکھ میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔مصری سیاسی لحاظ سے انگریزوں کے دشمن ہیں مگر احمدیت نے ایک مصری احمدی اور ایک انگریز احمدی کو بھائی بھائی بنا دیا۔ ☆دوسرے روز رات دس بجے اجلاس کے اختتام سے قبل حضورؓ نے فرمایا کہ ایک مطالبہ شام کی جماعت کی طرف سے آیا ہے وہاں لوگ انگریزی پڑھنا چاہتے ہیں۔جو گریجویٹ اس کام کے لیے وہاں جا سکیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔یہ تبلیغ کرنے کا ایک راستہ کھلا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ☆تیسرے روز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ جب نظارتِ دعوت و تبلیغ کی تجویز اور سفارشات سب کمیٹی سنا چکے تو مجوزہ ہال برائے ریلیجیس کانفرنس کے لیے حضورؓ نے پانچ سال میں دو لاکھ روپے اس غرض سے جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔نمائندگانِ شوریٰ نے اسی موقع پر کثیر تعداد میں نقد رقم و وعدے جمع کروائے۔حضورؓ نے اپنی جانب سے دس ہزار روپے دینے کا اعلان فرمایا۔بعد ازاں حضورؓ نے فرمایا کہ وعدہ جات کی رقم دو لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔حضورؓ نے اس موقع پر ایک مرتبہ پھر سجدہ تشکر ادا کیا اور تمام مجمع ایک بار پھر سجدے میں گر گیا۔
تواریخ: 19 تا 21، اپریل 1946ء	☆افتتاحی خطاب میں حضورؓ نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر میں جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے متعلق احباب کو نہایت مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔	**امسال نظارتِ بیت المال، دفتر بہشتی مقبرہ اور نظارتِ علیاء سے متعلق تجاویز پیش ہوئیں۔تجاویز کی تفصیل دستیاب نہ ہو سکی۔**	☆امسال سیکرٹری مجلسِ مشاورت محترم مولوی عبد الرحمان صاحب انور تھے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطاباتِ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
مقام: ہال تعلیم الاسلام کالج قادیان 413 نمائندگان شامل ہوئے	☆دوسرے روز حضورؓ نے سب کمیٹی دعوت و تبلیغ کی تجویز پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے خطاب فرمایا۔ آپؓ نے اپنے خطاب میں تبلیغ کی ضرورت و اہمیت کے بارہ میں توجہ دلائی۔ جس میں آپؓ نے جماعت کو صنعت و حرفت اختیار کرنے کی جانب توجہ دلائی۔ ☆حضورؓ نے اختتامی خطاب میں حصولِ تقویٰ کی تلقین فرمائی۔ حضورؓ نے فرمایا کہ جماعت کو قواعد وضوابط کی بجائے تقویٰ اور صلاحیت کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ جب تک آپ لوگوں میں صلاحیت اور تقویٰ رہے گا کوئی زوال نہیں آسکتا۔ نیز فرمایا کہ آئندہ زمانہ دنیا کے لیے نہایت خطرناک زمانہ آرہا ہے۔ ان خطرات کے مقابلہ میں اگر کوئی جماعت دنیا کے لیے مفید نتیجہ پیدا کر سکتی ہے تو وہ احمدی جماعت ہی ہے۔ آپؓ نے الیکشن سے متعلق بھی ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں۔ اسی طرح آپؓ نے تبلیغ کی ضرورت پر نصائح فرمائیں۔		☆پہلے روز افتتاحی اجلاس کے معاً بعد حضرت مصلح موعودؓ فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے افتتاح کی تقریب میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے۔ ☆دوسرے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔ ☆دوسرے روز حضورؓ نے ایک سب کمیٹی مقرر کرنے کا ارشاد فرمایا جس کے ذمہ انسپکٹران بیت المال کے دوروں کے قواعد مرتب کرنا تھا۔
تواریخ: 4تا6، اپریل 1947ء مقام: ہال تعلیم الاسلام کالج قادیان اس سال کی معین رپورٹ مجلس مشاورت شائع نہ ہوئی لہٰذا تعداد نمائندگان معلوم نہیں ہو سکی۔	☆افتتاحی خطاب میں حضورؓ نے جماعت کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنی فکروں میں تبدیلی پیدا کریں۔ زیادہ سے زیادہ اپنے ارادوں میں تبدیلی پیدا کریں۔ بغیر اپنے حوصلوں کو بڑھانے اور اپنے ارادوں میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرنے کے تم وہ کام ہرگز نہیں کر سکتے جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ ☆دوسرے روز پہلے اجلاس میں حضورؓ نے رد شدہ تجاویز کے متعلق مختصر خطاب فرمایا۔ ☆دوسرے روز تیسرے اجلاس میں حضورؓ نے حفاظتِ مرکز سے متعلق چندہ کی وصولی کا مطالبہ پیش فرما کر آراء لینے کے بعد حفاظتِ مرکز کے چندہ، وقفِ جائیداد اور وصیت کے متعلق تلقین فرمائی۔ آپؓ نے فرمایا کہ آج کے بعد قادیان میں جتنے سودے ہوں وہ امورِ عامہ کی معرفت ہوں اور خرچ وغیرہ نکالنے کے بعد جتنا نفع ہو اس کا پچاس فیصدی سلسلہ کو دیا جائے۔ کیونکہ قادیان کی ترقی اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہے۔ ☆تیسرے روز حضورؓ نے اختتامی خطاب میں بجٹ سے متعلق مختلف امور کا وضاحتاً ذکر فرمایا۔ اس خطاب کے آخر میں حضورؓ نے فرمایا کہ سب کمیٹی نظارتِ علیاء اور نظارتِ تعلیم و تربیت و امورِ اعامہ کی رپورٹس کو اگلے سال پر ملتوی کیا جاتا ہے۔ یہ تجاویز ایسی نہیں کہ اسی سال کوئی فیصلہ کرنا ضروری ہو۔ اگر درمیان میں ضرورت محسوس ہوئی تو دوبارہ مجلس شوریٰ بلالی جائے گی۔	نظارتِ بیت المال: 1: زمینداروں کے چندہ کی تشخیص کا اصول یہ ہو کہ ہر زمیندار کی تین سال کی آمد سال وار معین کر کے اس کی اوسط بشرح 1/3 نکالی جائے اور اس اوسط پر چندہ لگایا جائے۔ خواہ کسی سال میں اس اوسط سے زمیندار کی آمد بڑھ جائے یا گھٹ جائے۔ یہ تین سال ہر سال پہلے سال کے اخراج اور اگلے سال کے ادخال بدلتے رہیں گے۔ 2: تاجروں اور صناعوں اور پیشہ وروں کی آمدنی کے تعین کے لیے ہر بڑے شہر میں حسبِ ہدایت ناظر بیت المال کا مقرر کردہ نمائندہ ہو گا اور وہی اس کا صدر ہو گا۔ باقی دو ممبر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کے نامزد کردہ ہوں گے۔ اس بورڈ کے سامنے چندے کی تعیین کے لیے تمام وہ کیس پیش ہوں گے جو نظارتِ بیت المال اس بورڈ کے سامنے پیش کرنا چاہے اور پھر اس بورڈ کے اتفاق رائے کے فیصلے فریقین کے لیے واجب التعمیل ہوں گے۔ مگر وہ فیصلے جو کثرتِ رائے سے کیے جائیں گے اس میں ہر فریق کو جو اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرنا چاہے ناظر بیت المال کے سامنے اپیل کرنے کا حق ہو گا۔ 3: بجٹ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ **ردشدہ تجاویز** 1: فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یا مبلغین پاس ہونے والے شخص کو بی ٹی کا گریڈ دیا جائے۔ (یہ تجویز زیادہ غور چاہتی ہے اور اس میں کئی پہلو مدِ نظر رکھنے والے ہیں) 2: جماعتہائے احمدیہ کشمیر سے تعلیم کے لیے قادیان آنے والے طلباء کا چونکہ رہائش اور کھانے کا مناسب انتظام نہیں ہوتا چنانچہ وہ پڑھائی ترک کر دیتے ہیں۔ پس آئندہ کے لیے کشمیر یا دیگر جماعتوں سے آنے والے طلباء کے خرچ کا کم از کم 3/4 حصہ جماعت برداشت کرے (اس کے لیے نظارتِ تعلیم کو زبانی ہدایات دے دی گئی ہیں) 2: حفاظ کے لیے مستقل رقم بطور وظیفہ مقرر کر دی جائے تو ہم قرآن کریم حفظ کرنے کی تحریک کو منظم طور پر پھیلا سکتے ہیں۔ (اس تجویز کو علیحدہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ پانچ وظیفوں کے لیے نو سو روپیہ سالانہ کی رقم تجویز کردہ بجٹ میں دکھائی جائے) 4: قابلِ شادی بیوگان کے رشتہ کی کوشش کی جائے اور ایسے احباب جن کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہو اور وہ دوسری شادی کے خواہاں ہوں ان کی شادی کا انتظام کیا جا سکے۔ (ایسے کام جماعت میں مناسب تحریک کے ذریعہ سرانجام پانے چاہییں) 5: دیہاتی مبلغین کا بجٹ عارضی طور پر نظارتِ دعوت و تبلیغ سے نظارتِ تبلیغ حلقہ گورداسپور منتقل ہونا چاہیے (مشاورت میں پیش ہونے کے قابل نہیں۔ علیحدہ تجویز بھجوا کر انجمن میں فیصلہ کروانا چاہیے) 6: محکمہ قضاء کے لیے ایک لائبریری کا قیام منظور فرمایا جائے اور قانونی کتب کے لیے پانچ سو روپیہ منظور فرمایا جائے۔ (یہ تجویز بجٹ میں مناسب گنجائش رکھ کر پیش ہونی چاہیے) علاوہ ازیں پانچ تجاویز ایجنڈا کی اشاعت کے بعد آئیں۔	☆امسال منعقد ہونے والی مجلسِ مشاورت قادیان میں منعقدہ آخری مجلسِ مشاورت تھی۔ ☆1947ء تا 1951ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ ☆دوسرے روز کے تیسرے اجلاس میں حضرت مصلح موعودؓ نے نمائندگان کے سامنے حفاظتِ مرکز کے لیے چندہ کی وصولی کا معاملہ پیش فرمایا اور حفاظتِ مرکز سے متعلق جماعت سے مالی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ حفاظتِ مرکز کے لیے جماعت سے دو لاکھ روپے کا مطالبہ کی گیا تھا مگر اس وقت تک صرف 26 ہزار کی رقم جمع ہوئی ہے۔ میں حیران ہوں کہ موجودہ ہولناکیوں اور خونریزیوں کو دیکھتے ہوئے جماعت نے کس طرح اتنی رقم پر اکتفا کیا۔ اس سے سینکڑوں گنا زیادہ تو تم سال بھر میں اپنے بیماروں پر خرچ کر دیتے ہو کیا شعائر اللہ کو اتنی بھی اہمیت حاصل نہیں۔ اس پر مختلف دوستوں نے اپنی آراء کا اظہار کیا اور اپنی کوتاہی اور غفلت کا اقرار کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ سے معافی کی درخواست کی۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے جماعت کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ "پیارے آقا یہ درست ہے کہ ہم نے حفاظتِ مرکز کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور اس طرف توجہ نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اول تو ہمیں صحیح طور پر آگاہ نہیں کیا گیا۔ دوسرے ہمیں وہ بصیرت اور پیش بینی حاصل نہیں جو حضور کو حاصل ہے۔ حضور نے بے شک ہمیں قبل از وقت خطرہ سے آگاہ کر دیا تھا مگر ہم سے کوتاہی ہوئی کہ ہم نے اہمیت کو نہیں سمجھا اور غفلت سے بیدار نہ ہوئے... اس کے لیے معذرت خواہ ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ آئندہ ہم آپ کے ادنیٰ اشارہ پر اپنا سب کچھ لٹا دینے کے لیے تیار ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ کبھی شکایت کا موقع پیدا نہ ہونے دیں گے۔ موجودہ وقت ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی ساری آمدنیں اور جائیدادیں حضور کے قبضہ میں دے دیں۔ اور حضور ہمیں معمولی سا گزارہ دے کر باقی رقوم کو جہاں چاہیں خرچ کریں ہمیں کوئی عذر نہ ہو گا۔"
تواریخ: 26 دسمبر 1947ء	☆حضورؓ نے اپنے خطاب میں اس اصول کو تاکید کے ساتھ بیان فرمایا کہ جہاں پاکستان کے احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ حکومتِ پاکستان کے وفادار رہیں اور اس کی	1: آمد کا کیا انتظام کیا جائے۔ 2: تبلیغ کے لیے کیا ذرائع استعمال کیے جائیں۔ 3: پناہ گزینوں کو کس طرح منظم کیا جائے تا وہ جماعتوں سے کٹ کر سست نہ ہو جائیں۔ 4: قادیان کی حفاظت سے متعلق کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ 5: جماعتی تنظیم اور ترقی کے متعلق تجاویز	☆امسال 12 دسمبر کے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے اعلان فرمایا تھا "ان شاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ 26، 27، 28 دسمبر کو ہو گا اور بعض شرائط کے ماتحت لاہور میں ہی ہو گا۔ 26، 27، 28 دسمبر میں سے 26

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
مقام: ہال رتن باغ لاہور تعداد نمائندگان معلوم نہیں ہو سکی۔	مضبوطی اور ترقی کے لیے کوشش کریں۔ وہاں انڈین یونین میں رہنے والے احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ انڈین یونین کے وفادار رہیں۔		کو ہم پھر ایک مجلس شوریٰ منعقد کریں گے۔ جس میں صرف مجلس شوریٰ کے ممبر شامل ہوں گے۔" چنانچہ 26 دسمبر کو ایک روزہ مجلس مشاورت کا انعقاد جودھامل بلڈنگ کے اس ہال میں ہوا جہاں نماز ادا کی جاتی تھی۔ ☆جملہ نمائندگان فرش پر بیٹھے جبکہ حضورؓ کے لیے میز اور کرسی کا انتظام تھا۔
تواریخ: 26،27 مارچ 1948ء **مقام:** میدان متصل جودھامل بلڈنگ رتن باغ لاہور اس سال کی معین رپورٹ مجلس مشاورت شائع نہ ہوئی۔ لہٰذا تعداد نمائندگان معلوم نہیں ہو سکی۔	☆پہلے روز حضورؓ نے مختصر خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے فرمایا کہ اب کام کا وقت ہے باتوں کا نہیں۔ وہ زمانہ گزر چکا جب ہم اپنا کچھ وقت باتوں میں بھی صرف کر دیا کرتے تھے۔ ہم میں سے جو لوگ اپنے اوقات کو اپنے نفس کے لیے خرچ کرنا چاہتے ہیں انہیں یاد رہے کہ اب وہ دن آرہے ہیں کہ واقعات خود انہیں مجبور کر دیں گے کہ وہ جماعت سے الگ ہو جائیں اور اپنی بد عملی کی وجہ سے جماعت کی بدنامی کا موجب نہ بنیں۔ ☆حضورؓ نے اختتامی خطاب میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے، تعلق باللہ اختیار کرنے، کمزوریاں دور کرنے اور اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی تلقین فرمائی۔ آپؓ نے فرمایا کہ ہم نے بہت کوشش کی کہ ہمیں مرکز کے لیے جگہ مل جائے۔ لیکن اب تک نہیں مل سکی۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا جگہ مل جائے گی۔ جو احباب مرکز میں آباد ہونا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ امورِ عامہ میں ابھی سے اپنے نام لکھوا دیں تا کہ وقت آنے پر ہم ان کے لیے زمین وغیرہ کا انتظام کر سکیں۔ حضورؓ نے اعلان فرمایا کہ انڈین یونین کے سوا باقی تمام ممالک کے احمدیہ مراکز کو پاکستان کے مرکز کے ماتحت رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آخر میں حضورؓ نے فرمایا کہ اب ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ جانی قربانی بھی دینی پڑے گی۔	**نظارت بیت المال: 1:** بجٹ آمد وخرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ مندرجہ ذیل تجاویز مجلس مشاورت 1947ء میں پیش ہوئی تھیں تاہم بوجہ کمی وقت پیش نہ ہو سکی تھیں۔ **نظارت علیاء: 1:** امراء کے فرائض و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد وضوابط نمبر، ی 821، الف 821 میں عملاً موجود ہیں لیکن یہ قواعد کافی پرانے ہیں اور ان میں مناسب اصلاح و تفصیل کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جائے جو موجودہ قواعد وضوابط میں مناسب اصلاح اور تفصیل مرتب کر کے پیش کرے۔ یہ کمیٹی کم سے کم ایک پراونشل امیر، ایک امیر ضلع، ایک مقامی امیر، ایک پریذیڈنٹ اور ایک مرکزی ناظر پر مشتمل ہونی چاہیے۔ کمیٹی اس امر پر بھی غور کرے کہ امرائے مقامی، امرائے ضلع اور صوبائی امراء کے فرائض واختیارات کیا ہونے چاہئیں۔ (اس بارہ میں سب کمیٹی نظارت علیاء نے بجائے کوئی الگ کمیٹی مقرر کرنے کے خود ہی مناسب غور وخوض اور بحث کے بعد تجاویز مرتب کیں) **نظارت تعلیم وتربیت: 1:** ہر جماعت جس کا اوسط چندہ ماہوار کم سے کم 500 روپیہ ہے لازمی طور پر مدرسہ احمدیہ کے لیے ایک طالبعلم پڑھنے کے لیے قادیان بھیجے یا ایک طالبعلم کا ماہوار خرچ جو اوسطاً بیس روپے ماہوار ہے ادا کرے۔ گویا اس لحاظ سے ہر ایسی جماعت کی طرف سے ایک طالبعلم ہر وقت مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پا رہا ہو گا۔ **2:** تعلیم القرآن کے فائدے کو وسیع کرنے کے لیے تا کہ زیادہ سے زیادہ احباب ان ایام میں تشریف لا کر شمولیت کر سکیں۔ جماعتیں یہ ذمہ داری لیں کہ اس کلاس میں شرکت کے لیے مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھجوائیں۔ 1۔ پچاس افراد تک ایک نمائندہ 2۔ سو افراد تک دو نمائندے 3۔ سو سے اوپر کی جماعت کے لیے تین نمائندے ہر جماعت جس کے بالغ افراد کی تعداد ایک سو یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ اپنی مقامی جماعت میں تحریک کر کے اس کلاس کی شرکت کے لیے کم از کم تین نمائندے بھجوائے۔ اگر کسی جماعت میں مرکز کی طرف سے کوئی مبلغ موجود ہو تو وہ ان ایام میں اپنے ہاں تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کر کے نظارتِ تعلیم وتربیت سے اجازت حاصل کر لیں۔	☆تقسیم ہند وپاک کے بعد یہ پہلی مجلس مشاورت تھی۔ افتتاحی اجلاس بعد جمعہ 4 بجے شروع ہوا۔ ☆حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے تحت مجلس مشاورت کے اگلے روز 28 مارچ کو تتمہ جلسہ سالانہ دسمبر 1947ء بھی منعقد ہوا۔ ☆حسبِ سابق شوریٰ کے جملہ انتظامات سیکرٹری مجلس مشاورت جبکہ نمائندگان اور زائرین کو ٹکٹ دینے اور نمائندگان کی منظوری، بجٹ و دیگر امور ناظر بیت المال کے سپرد تھے۔ ☆اس مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے نمائندگان و زائرین سے درج ذیل تاریخی عہد لیا۔ "میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز مقرر فرمایا ہے۔ میں اُس کے اس حکم کو پورا کرنے کے لیے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا اور میں اپنے نفس کو اور اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا تعالیٰ کی مشیت یہی ہو تو اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لیے تیار کرتا رہوں گا کہ وہ قادیان کے حصول کے لیے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی کے کرنے کے لیے تیار رہیں۔ اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ آمین"
تواریخ: 15/اپریل 1949ء **مقام:** زنانہ جلسہ گاہ ربوہ تعداد نمائندگان کا علم نہ ہو سکا۔	☆افتتاحی خطاب میں حضورؓ نے حفاظتِ مرکز قادیان کے چندے کے معیار میں بہتری پیدا کرنے کی جانب توجہ دلائی۔ ☆پہلے روز بجٹ سے متعلق بحث کی تکمیل کے بعد حضورؓ نے خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے بیان فرمایا کہ صدر انجمن احمدیہ کس طرح اپنی آمد بڑھا سکتی ہے۔ ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے مختصر اُقربانیوں کے معیار کو بلند کرنے اور وصیت کرنے کی نصیحت فرمائی۔	**نظارت بیت المال** **1:** بجٹ آمد وخرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ (اس سال بجٹ پر غور کرنے کے لیے سب کمیٹی مقرر نہیں کی گئی بلکہ بجٹ دوستوں کو سنا دیا گیا اور ان کے جنرل ریمارکس معلوم کر لیے گئے)	☆اسلام احمدیت کے نئے مرکز میں یہ پہلی مجلس مشاورت تھی۔ ☆امسال مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے ایام میں منعقد ہوئی۔ ☆حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس دفعہ وقت بہت کم ہے اور کارکن از حد مصروف ہیں اس لیے کم سے کم وقت میں اجلاس ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا مجلس مشاورت محض چند گھنٹے (ساڑھے نو تا بارہ بجے شب) منعقد ہوئی اور اس میں صرف بجٹ پیش ہوا۔
تواریخ: 7 تا 9 اپریل 1950ء **مقام:** صحن نصرت گرلز ہائی اسکول ربوہ 377 نمائندگان شامل ہوئے	☆افتتاحی خطاب میں حضورؓ نے ملک کی حفاظت کے لیے فوجی ٹریننگ لینے کی تحریک فرمائی۔ ☆دوسرے روز آغاز میں حضورؓ نے مختصر تقریر فرمائی جس میں آپؓ نے اپنی صحت کی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے ایک رویاء بیان فرمائی۔ ☆تیسرے روز بجٹ کی منظوری کے بعد حضورؓ نے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ اصل چیز تو بجٹ آمد انسانان ہے۔ پس ہمارے زیادہ اخراجات ایسے ہونے چاہئیں جو آمد بڑھانے والے ہوں۔ یعنی جن کی وجہ سے جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو۔ بعد ازاں حضورؓ نے صنعت و	**نظارت بیت المال: 1:** بجٹ آمد وخرچ صدر انجمن احمدیہ **نظارت تعلیم وتربیت: 1:** سال میں ایک دفعہ بڑے پیمانے پر ایک تعلیمی کانفرنس منعقد کی جائے جہاں تمام احمدیہ اسکولوں اور کالجوں کے اساتذہ، بڑی کلاسوں کے طلباء اور جماعت کے عہدیداران کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ اس کانفرنس میں جماعت کے تعلیمی و تربیتی پہلوؤں کی ترقی و بہبودی پر غور کیا جائے گا اور ایسی تجاویز پیش کی جائیں گی جن سے ہمارے مختلف مسائل جو وقتاً فوقتاً سامنے آتے رہتے ہیں خوش اسلوبی سے طے پا سکیں۔ اس تجویز کے لیے پانچ صد روپے کی ضرورت ہو گی اور یہ کانفرنس دو روزہ ہو گی۔ **نظارت امور عامہ: 1:** مجلس مشاورت 1938ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ ٹاؤن کمیٹی، میونسپل کمیٹی، ڈسٹرکٹ بورڈ اور پنچایت کے انتخابات میں مقامی جماعتوں کو حق دیا گیا ہے کہ وہ بعض شرائط کے تحت مقامی ضروریات کے مطابق فیصلہ کر لیا کریں۔ البتہ اسمبلی کے انتخابات کے	☆امسال مجلس مشاورت میں پاکستان کے علاوہ مغربی و مشرقی افریقہ، امریکہ، اسپین، شام، مصر اور ہالینڈ وغیرہ کی جماعتوں کے 13 نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ ☆امسال 1035 زائرین نے بھی شرکت کی۔ ☆8/اپریل کو رات کے اجلاس کے وقت حضرت مصلح موعودؓ کی طبیعت بوجہ بخار، سردرد اور خرابی گلا ناساز تھی۔ جس وجہ سے یہ اجلاس منسوخ کرنا پڑا۔ ☆ایجنڈے پر غور کرنے کے لیے چار سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ ☆آئندہ بجٹ سے متعلق صدر انجمن احمدیہ کو مشورہ دینے اور دورانِ سال بجٹ پر کنٹرول رکھنے کے لیے حضورؓ نے ایک مجلس قائمہ منظور فرمائی۔ یہ

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	حرفت اور فریضہ تبلیغ کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ ☆آخری روز کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت سے متعلق فرمایا "سب سے اہم ترین چیز ہمارے لیے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب ہیں جن کو شائع کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جارہی۔ ہماری لائبریری کی کتابیں قادیان میں ہی رہ گئی ہیں اور گورنمنٹ انہیں یہاں لانے کی اجازت نہیں دیتی... صدرانجمن احمدیہ کو چاہیے کہ وہ اس بارہ میں جلد عملی قدم اُٹھائے اور حضرت مسیح موعودؑ کی تمام کتب جو نایاب ہوتی جارہی ہیں شائع کرنے کی کوشش کرے۔ اگر ہم ان کتابوں کے بغیر چند سال بھی گزار دیں گے تو آئندہ نسل یہ سمجھے گی کہ ان کے بغیر بھی گزارہ ہو سکتا ہے اور اُس کا یہ فیصلہ ایسا ہی ہوگا جیسے کوئی روٹی کے بغیر جینے کا فیصلہ کرلے۔	متعلق غور کرلیا جائے کہ پہلا دستور قائم رہے یا اس میں کسی تبدیلی یا ترمیم کی ضرورت ہے۔ کہ اس بارہ میں مرکز فیصلہ کرے گا۔ 2: مجلسِ مشاورت 1935ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ تین سال تک بغیر منظوری مرکز غیر احمدی لڑکی سے شادی نہ کی جائے۔ اس کے بعد ہر تین سال کے بعد اس فیصلہ میں توسیع ہوتی رہی۔ آخری مرتبہ 1944ء میں مزید تین سال کے لیے توسیع ہوئی تھی۔ اب اس توسیع کا آخری سال گزر رہا ہے۔ چونکہ اب جماعتوں میں لڑکیوں کے رشتہ کے متعلق پہلے کی نسبت قدرے سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے آئندہ مذکورہ پابندی کو صرف مزید دو سال کے لیے جاری رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ نظارتِ دعوت و تبلیغ: 1: سالانہ جلسوں کی تاریخ کے متعلق غور فرمایا جائے کیونکہ اب انگریزی حکومت کی طرح کرسمس کی رخصتیں نہیں ہوتیں۔ کم ہوتی ہیں۔ اور اگر انہی تاریخوں میں جلسہ ہوا کرے تو کیا دو دن کر دیا جائے۔ نظارتِ علیاء: 1: تجویز مجلسِ مشاورت 1948ء بابت امراء کے فرائض و اختیارات بوجہ قلتِ وقت پیش ہونے سے رہ گئی تھی۔ دوبارہ پیش ہے۔	کمیٹی دس افراد پر مشتمل تھی۔ ناظر صاحب بیت المال کو اس کمیٹی کا صدر مقرر فرمایا۔ ☆افتتاحی خطاب میں حضورؓ نے توجہ دلائی کہ خدام الاحمدیہ کے بیجوں کی مانند شوریٰ کے بھی بیجز تیار کرائے جائیں اور اس موقع پر کارکنان کو لگانے کی ہدایت کی جائے تاکہ ووٹ لیتے وقت کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔ ☆شوریٰ کے موقع پر حضورؓ نے ہدایت فرمائی کہ مجلسِ شوریٰ کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آئندہ اس کے لیے سامان جمع کریں۔ فرمایا میرے نزدیک تین ہزار روپے میں سارا سامان خریدا جاسکتا ہے۔ کچھ سامان اس سال لے لیا جائے۔ اسی طرح شوریٰ کے موقع پر ہر ضلع کے نمائندگان کو علیحدہ بٹھانے کی ہدایت فرمائی۔
تواریخ: 23 تا 25 مارچ 1951ء **مقام:** صحن جامعۃ المبشرین ربوہ 361 نمائندگان شامل ہوئے	☆افتتاحی خطاب میں حضورؓ نے آمدہ تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے نمائندگی شوریٰ کے ضمن میں انگلستان اور امریکہ کے آئین پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈال کر واضح کیا کہ وہاں ایگزیکٹو کی نمائندگی کی نوعیت کیا ہے۔ ☆دوسرے روز کے آغاز میں حضورؓ نے اپنے خطاب میں دعا کی اہمیت کے بارہ میں توجہ دلائی۔ ☆دوسرے روز اجلاس دوم کے آغاز میں حضورؓ نے بالخصوص مشرقی پاکستان میں تبلیغ کی اہمیت پر مختصر خطاب فرمایا۔ اسی اجلاس میں آپؓ نے مبلغین کی ضرورت اور وقف کی اہمیت سے متعلق بھی مختصر خطاب فرمایا۔ ☆دوسرے روز حضورؓ نے فرمایا کہ آجکل تقسیمِ ملک کے بعد ہم مالی لحاظ سے خطرناک دور سے گزر رہے ہیں لیکن مہاجر احباب نے قناعت سے کام لیتے ہوئے چندوں میں کمی نہ آنے دی۔	1: بجٹ آمد و خرچ صدر انجمن احمدیہ و تحریکِ جدید 2: مجلسِ مشاورت میں صحابہ کرامؓ کی نمائندگی کا کیا طریق ہونا چاہیے۔ 3: مجلسِ مشاوت میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے نمائندگان کی نمائندگی کے سلسلہ میں کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے محکموں کی نمائندوں کی تعداد غیر ضروری طور پر بڑھتی جارہی ہے۔ 4: صدر انجمن احمدیہ کے نئے گریڈز کے سلسلہ میں مجلسِ قائمہ کی سفارشات کی پڑتال 5: غور بابت بہشتی مقبرہ **نوٹ:** صحابہ کرامؓ کی نمائندگی کے متعلق فیصلہ ہوا کہ سن 1900 سے قبل کے تمام صحابہ کرامؓ کو بلا استثناء نمائندگی کا حق دیا جائے اور سن 1900 کے بعد کے صحابہ میں سے پندرہ صحابہ کا انتخاب عمل میں آئے۔	☆امسال مجلسِ مشاورت میں پاکستان کے علاوہ جرمنی، امریکہ، سوڈان، حبشہ، انڈونیشیا، چین اور مشرقی افریقہ کی جماعتوں کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ ☆بوجہ نقرس خرابیٔ طبیعت حضورؓ نے تینوں روز بیٹھ کر خطاب فرمایا۔ ☆دوسرے روز حضورؓ نے جماعت کو تصنیف کی جانب خصوصی توجہ کرنے کی تحریک فرمائی۔ ☆تیسرے روز شدید بارش کے باعث اجلاس گیارہ بجے سے قبل منعقد نہ ہو سکا۔ پہلے تجویز ہوا کہ شامیانہ کی بجائے مسجد مبارک میں اجلاس منعقد ہو مگر راستوں میں کیچڑ کی وجہ سے بالآخر حضورؓ کے ارشاد پر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے قریب مسجد میں انتظام کیا گیا۔ جگہ کی قلت کے پیشِ نظر زائرین کو اجازت نہ دی گئی۔ ☆شوریٰ کے اختتام پر حضورؓ نے فرمایا کہ بارش کی وجہ سے جو دقت ہوئی ہے آئندہ رفع ہو جائے گی کیونکہ اس وقت تک ہال لجنہ اماء اللہ تیار ہو جائے گا۔
تواریخ: 11 تا 13 اپریل 1952ء **مقام:** ہال دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ 273 نمائندگان شامل ہوئے	☆افتتاحی خطاب میں حضورؓ نے سب کمیٹیوں کی راہنمائی اور ہدایت کے لیے مختلف اہم امور بیان فرمائے۔ ☆دوسرے روز کے خطاب میں حضورؓ نے فرمایا کہ **"اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے سلسلہ کے بڑے بڑے کام لیے ہیں لیکن میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ جو سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ فوت ہوئے تو میں نے آپؑ کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ خاموش عہد کیا تھا کہ خواہ ساری جماعت مرتد ہو جائے گی تو میں اکیلا صداقت پر قائم رہوں گا... آج میں بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی اس بڑھاپے کے باوجود اپنے اندر میں وہی جوش محسوس کرتا ہوں اور اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر خدانخواستہ کبھی ساری جماعت بھی منحرف ہو جائے تو بھی میں صداقت کو پھیلانے کے لیے اکیلا کھڑا رہوں گا۔"**	نظارتِ بیت المال: 1: بجٹ آمد و خرچ صدر انجمن احمدیہ تحریکِ جدید: 1: بجٹ آمد و خرچ تحریکِ جدید نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: جن موصیوں کی وصیت میں نقدی، زیور، مال مویشی اور مہر درج ہو اُن سے ان چیزوں کا حصہ وصول کرکے پھر سرٹیفیکیٹ دیا جایا کرے۔ (سب کمیٹی نے اس تجویز کو نامنظور کر دیا تھا۔ نمائندگان کی اکثریت نے بھی سب کمیٹی کے حق میں رائے دی۔ جسے حضورؓ نے منظور فرمایا) 2: بعض موصی صاحبان اپنے فوت شدہ عزیزوں کے نزدیک قبریں ریزرو کروانے کی درخواستیں کرتے ہیں۔ کیا ایسی درخواستیں منظور کرلی جایا کریں یا نہ۔ (سب کمیٹی کے مطابق ایسی درخواستیں ناقابلِ عمل ہیں۔ نمائندگان کی اکثریت بھی اسی کے حق میں تھی جسے حضورؓ نے بھی منظور فرمایا) 3: موصیوں کی تصدیق کے متعلق بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ تصدیقی فارم جماعتوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ لیکن بعض جماعتیں تو جواب ہی نہیں دیتیں۔ حتیٰ کہ فارم بھی واپس نہیں کرتیں... ایسی جماعتیں جو لاپرواہی سے کام لیتی ہیں اُن کا کیا علاج ہو۔ (سب کمیٹی کے مطابق تصدیق کے الفاظ کو بدلا جائے اور اسے فارم وصیت میں ہی درج کیا جائے۔ نیز یہ کہ تصدیق کے الفاظ کو تصدیق کنندہ کی طرف سے اپنے ہاتھ سے لکھنا ضروری نہ ہو بلکہ مطبوعہ الفاظ کے نیچے اس کے دستخط کافی سمجھے جائیں۔ نمائندگان کی اکثریت اس کے حق میں تھی۔ حضورؓ نے بھی اسے منظور فرمایا)	☆1952ء تا 1956ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری محترم عبدالرحمان انور صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ ☆اس سال حضورؓ نے سابقہ طریق تبدیل فرماتے ہوئے سب کمیٹیوں کے انتخاب کے بعد افتتاحی خطاب فرمایا۔ ☆حضورؓ نے پہلے روز دعا سے قبل فرمایا کہ آئندہ میں شوریٰ کے موقع پر ہر روز اجلاس شروع ہونے سے پہلے دعا کیا کروں گا۔ اور پھر شوریٰ ختم ہونے کے وقت اختتامی دعا ہوا کرے گی۔ گویا شوریٰ کے تین دنوں میں چار دفعہ دعا ہوا کرے گی۔ ☆حضورؓ نے تیسرے روز فرمایا کہ "اس وقت ہم لجنہ اماء اللہ کے ہال میں شوریٰ کا اجلاس کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارے لیے ضروری تھا کہ ہم اپنا ہال تیار کر چکے ہوتے۔ شوریٰ کا ہال تعمیر کرنے کے لیے میں نے اس وقت ہی منظوری دے دی تھی لیکن یہ ہال تیار بھی ہو چکا ہے اور اُس ہال کی تعمیر ابھی شروع بھی نہیں ہوئی۔ میں ہدایت دیتا ہوں کہ آئندہ سال تک مجلسِ شوریٰ کا ہال ضرور تیار ہونا چاہیے۔"

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	☆آخری روز اختتام سے قبل حضورؓ نے فرمایا کہ طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے میں اب مزید تقریر نہیں کروں گا اور آپؓ نے اختتامی دعا کروائی۔		
تواریخ: 16 مئی 1953ء رپورٹ مجلسِ مشاورت شائع نہ ہونے کے سبب تعداد نمائندگان کا علم نہ ہو سکا۔	☆مجلسِ مشاورت کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بیان جاری فرمایا جو مختصراً ریڈیو پاکستان پر بھی نشر ہوا۔ حضورؓ نے اس بیان میں احبابِ جماعت کو فرمایا کہ وہ اپنے عام جلسوں میں اعتقادی اختلافات کو زیرِ بحث نہ لائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے۔ احمدی سرکاری ملازمین کے متعلق فرمایا کہ حکومت وقتاً فوقتاً جو ہدایات جاری کرتی رہتی ہے وہ ان سب پر عمل کریں۔ آپؓ نے اس بیان میں جماعتِ احمدیہ کے عقائد بیان فرمائے۔ نیز جماعتی جلسوں و اجلاسات سے متعلق بھی احبابِ جماعت کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے متعلق آگاہ فرمایا۔	**از طرف حضرت مصلح موعودؓ** **1:** موجودہ حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے طبائع سے اشتعال کو دور کرنے اور پاکستان کے مختلف فرقوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے احمدیہ جماعت کے تبلیغی پروگرام میں اگر ضروری سمجھا جائے تو مناسب تبدیلی کی جائے اور ایسے طریق اختیار کیے جائیں جو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے قیامِ امن میں امداد دینے کے لیے مناسب اقدام ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داریوں میں بھی کسی قسم کا خلل نہ آئے۔ **نظارتِ بیت المال: 1:** بجٹ آمد و خرچ صدر انجمن احمدیہ **تحریکِ جدید: 1:** بجٹ آمد و خرچ تحریکِ جدید	☆امسال حالات کے باعث مجلسِ مشاورت ایک روز منعقد ہوئی۔ ☆الفضل پر پابندی کے باعث مجلسِ مشاورت سے قبل روزنامہ المصلح 9 مئی 1953ء کی اشاعت میں اعلان شائع ہوا جس میں مجلسِ مشاورت کے انعقاد اور مختصر ایجنڈا کا ذکر تھا نیز احباب کو آگاہ کیا گیا کہ اس شوریٰ میں سوائے نمائندوں کے کسی اور شخص کو آنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ اس لیے شوریٰ کے دن کوئی غیر نمائندہ دوست باہر سے تشریف نہ لائیں، کیونکہ انہیں شوریٰ کے لیے زائرین کا ٹکٹ نہیں مل سکے گا۔
تواریخ: 16 تا 18 اپریل 1954ء **مقام:** ہال دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ 433 نمائندگان شامل ہوئے	☆افتتاحی دعا کے بعد حضورؓ نے فرمایا چونکہ میری طبیعت ناساز ہے اس لیے میں مختصر سی تقریر کے بعد واپس چلا جاؤں گا بعد میں سب کمیٹیاں مقرر ہوں گی اور وہ اپنی اپنی رپورٹیں تیار کریں گی۔ ان رپورٹوں کے مجلس میں پیش ہونے کی اطلاع اور نمائندگان جو آراء پیش کریں گے وہ مجھے ساتھ ساتھ بھجوائی جاتی رہیں گی۔ میں ان کے متعلق اپنا آخری فیصلہ دے دیا کروں گا۔ اس اعلان کے بعد حضورؓ نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے نمائندگان کو مختصر نصائح فرمائیں۔ بعدازاں ارشاد فرمایا کہ مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ پنجاب شوریٰ کے چیئرمین ہوں گے جو میرے بعد شوریٰ کی کارروائی کو جاری رکھیں گے۔ ☆تیسرے روز صبح نو بجے حضرت مصلح موعودؓ باوجود علالتِ طبع کے رونق افروز ہوئے اور کرسی پر بیٹھے بیٹھے خطاب فرمایا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ میں نے مناسب سمجھا کہ چونکہ اس موقع پر جماعت کے نمائندے باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ آئندہ شاید ان سے ملنے کا موقع ملے یا نہ ملے اس لیے میں مجلسِ شوریٰ میں چلا جاؤں چاہے چند منٹ بیٹھ کر آ جاؤں۔ حضورؓ نے اس موقع پر اپنی صحت سے متعلق نمائندگان کو آگاہ فرمایا۔ ازاں بعد آپؓ نے اُس وقت کے ملکی وجماعتی حالات بابت ذکر فرمایا نیز اشاعتِ لٹریچر کو بڑھانے کی تلقین فرمائی اور بعض انتظامی امور کا ذکر فرمایا۔	**نظارتِ علیاء: 1:** صوبائی امراء کے انتخاب کے لیے قاعدہ ترمیم کے ساتھ اس طرح ہو۔ "صوبائی امراء کا انتخاب امرائے اضلاع میں سے ہو گا۔ صوبائی امیر کے انتخاب کے وقت امرائے اضلاع کے ساتھ ان کے دو سیکرٹری ضلع ہوا کریں گے۔ جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری امورِ عامہ۔ سیکرٹری امورِ عامہ مقرر نہ ہونے کی صورت میں سیکرٹری تبلیغ۔ لیکن اگر کسی جگہ ضلع کے سیکرٹری مقرر نہ ہوں تو ضلع کے صدر مقام کے دو مقامی سیکرٹری (یعنی جنرل سیکرٹری وامورِ عامہ اور سیکرٹری امورِ عامہ مقرر نہ ہونے کی صورت میں سیکرٹری تبلیغ مذکورہ بالا انتخاب میں شامل ہوں گے) **نظارتِ دعوت و تبلیغ: 1:** صدر انجمن احمدیہ کے بعض کارکن ایسی حالت میں فوت ہوئے ہیں کہ ان کے پسماندگان کے گذارہ اور ان کے بچوں کی تعلیم کی کوئی صورت نہ تھی۔ یہ سوال پیدا ہونے پر صدر انجمن احمدیہ نے ایک کمیٹی مقرر کی جو کارکنان کے پسماندگان کے گذارہ کے لیے قواعد امداد تجویز کرے۔ وہ حسبِ ہدایت صدر انجمن احمدیہ بغرضِ منظوری پیش ہیں۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1:** جو شخص اپنی وصیت خود منسوخ کروائے اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔ لیکن اگر کسی وقت وہ اپنی وصیت بحال کرانا چاہے تو اس وقت تک بحال نہ کی جائے جب تک وہ اپنا بقایا تا تاریخ بحالی حصہ وصیت ادا نہ کرے۔ اور اگر وہ نئی وصیت کرے تو اس صورت میں اگر پہلی وصیت کا کوئی بقایا اس کے ذمہ ہے تو گزشتہ بقایا کی ادائیگی تک نئی وصیت منظور نہ کی جائے۔ **2:** جس شخص کی وصیت بقایا کی وجہ سے منسوخ ہو جائے جب تک وہ سارا بقایا ادا نہ کرے اس کی وصیت بحال نہ کی جائے گی۔ **نظارتِ تعلیم وتربیت: 1:** پانچ سالہ منصوبہ تعلیم و تربیت **2:** پانچ سالہ اسکیم زنانہ صنعتی تعلیم **3:** پانچ سالہ اسکیم مردانہ صنعتی تعلیم **4:** پانچ سالہ اسکیم قرضہ حسنہ برائے اعلیٰ تعلیم **5:** تنظیم طلباء **6:** 1922ء میں مجلسِ مشاورت کے جنرل اجلاس میں سیکرٹریانِ تعلیم وتربیت کے لیے لائحہ عمل تجویز کیا گیا تھا کہ وہ اپنی جماعتوں میں لوکل حالات کے ماتحت قرآن شریف کی تعلیم وتدریس کا انتظام نیز دینی مسائل متعلقہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیع وشرائع لین دین وغیرہ کے سکھانے کا انتظام کریں۔ اس میں بہت کم کامیابی ہوئی ہے اور انسپکٹران تعلیم وتربیت و مبلغین نظارتِ دعوت و تبلیغ کو شکایت ہے کہ بالعموم جماعتیں ان سے تعاون نہیں کرتیں۔ **نظارتِ بیت المال: 1:** بجٹ آمد وخرچ صدر انجمن احمدیہ **تحریکِ جدید: 1:** بجٹ آمد وخرچ تحریکِ جدید **دورانِ شوریٰ ایک تجویز:** حضورؓ کی طرف سے ایک نوٹ کے وصول ہونے پر مجلسِ شوریٰ میں یہ معاملہ پیش ہوا کہ نور ہسپتال میں جو فزیشن اور سرجن لگائے جائیں۔ اُن کا گریڈ برابر کر دیا جائے۔	☆امسال بوجہ حملہ حضرت مصلح موعودؓ کی طبیعت بہت ناساز تھی اس لیے حضورؓ باقاعدہ مجلسِ مشاورت کی صدارت نہ فرما سکے۔ مجلس کی صدارت کے فرائض حضورؓ کے ارشاد پر مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے ادا کیے۔ لیکن کمزوری اور ناسازئ طبع کے باوجود حضورؓ دو دفعہ اجلاس میں تشریف لائے۔ ☆پہلے روز حضورؓ پگڑی پہن کر تشریف لائے۔ حملہ کے بعد پہلی مرتبہ حضورؓ نے پگڑی پہنی تھی اور باہر تشریف لائے تھے۔ حضورؓ کی آمد پر نمائندگان نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ اپنے آقا کا استقبال کیا۔ آخری روز حضورؓ نے تکلیف کے باعث ترکی ٹوپی پہنی۔ ☆گو حضورؓ بنفسِ نفیس مجلسِ مشاورت کی ساری کارروائی میں شمولیت نہ فرما سکے لیکن تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے مجلسِ مشاورت کی کارروائی کا خلاصہ حضورؓ کی خدمت میں پیش کیا جاتا رہا اور حضورؓ سے تحریری فیصلہ جات اور ہدایات موصول ہوتی رہیں۔ ☆حضورؓ جمعہ کے بعد دعا کے لیے تشریف لائے اور حضورؓ نے شوریٰ کے آغاز میں دعا کروائی۔ ☆دوسرے روز حضورؓ کا یہ اعلان پڑھ کر سنایا گیا کہ آئندہ پیر کی دوپہر تک شوریٰ ہوا کرے گی... کیونکہ اتنے تھوڑے عرصہ میں شوریٰ کا کام نہیں ہو سکتا۔ ☆اس شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا کہ 1900ء سے قبل کے جملہ صحابہ کرام اور 1900ء سے بعد کے صحابہ کو پندرہ کس کی تعداد میں علی الترتیب شوریٰ میں نمائندگی کا حق ہے۔ ☆اختتام کے موقع پر حضورؓ کے ارشاد کی تعمیل میں آپؓ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ تشریف لا کر دعا کروائیں تا کہ مجلسِ شوریٰ کا آخری اجلاس برخاست کیا جائے۔ چنانچہ حضورؓ ناسازئ طبع کے باوجود تشریف لائے اور لمبی دعا کروا کر مجلسِ مشاورت کا اختتام فرمایا۔
تواریخ: 7 تا 9/ اپریل 1955ء **مقام:**	☆دوسرے روز مجلسِ مشاورت کے اجلاس کے آغاز میں صدرِ مجلس محترم مرزا عبدالحق صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک پیغام جو حضورؓ نے کراچی سے اس موقع کے لیے ارسال فرمایا تھا، پڑھ کر سنایا۔ حضورؓ نے	**نظارتِ علیاء: 1:** مجلسِ مشاورت 1951ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ مجلسِ شوریٰ میں صدر انجمن احمدیہ کے بیس اور تحریکِ جدید کے پندرہ نمائندے لیے جایا کریں۔ کچھ عرصہ سے محسوس ہو رہا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے لیے مقررہ تعداد میں اس کی پوری نمائندگی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے انجمن کی رائے میں اس تعداد کو بڑھا کر پچیس کر دیا جائے۔	☆اس سال حضرت مصلح موعودؓ بغرضِ علاج یورپ جانے کے ارادہ سے کراچی میں قیام فرما تھے۔ حضورؓ نے ہدایت فرمائی کہ اگر مکرم چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ اس موقع پر پہنچ گئے تو وہ اس کی صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔ اگر وہ نہ آ سکے تو مکرم چودھری عبداللہ خان

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
ہال دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ 309 نمائندگان شامل ہوئے	اس پیغام کی ابتدا میں اپنی صحت سے متعلق احباب کو آگاہ فرمایا۔ نیز فرمایا کہ "میں شوریٰ میں آنے والے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سنجیدگی سے بجٹ اور دوسری باتوں پر غور کریں۔ اس سال دس بارہ دن لگا کر میں نے خود بجٹ کو حل کیا ہے۔ اس لیے بجٹ میں دوستوں کو زیادہ تبدیلی نہیں کرنی چاہیے۔ میرا خیال ہے کہ میری بیماری کا موجب وہ محنت بھی تھی جو تحریک اور انجمن کے بجٹوں کو ٹھیک کرنے کے لیے مجھے کرنی پڑی۔ میں تو بیمار ہو گیا مگر میری محنت کئی سال تک آمد اور توازن کے خرچ کو ٹھیک کر دے گی۔"	**نظارتِ بیت المال: 1:** بجٹ آمد و خرچ صدر انجمن احمدیہ **نظارتِ دعوت و تبلیغ: 1:** جلسہ سالانہ میں تقاریر کے لیے 9 بجے سے 11:45 تک اور پھر بعد نمازِ ظہر و عصر 1:05 تا 3:30 تک کا وقت رکھا جاتا ہے۔ (آخری دنوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریروں کی وجہ سے دوسرے وقت کے اختتام کی کوئی حد بندی نہیں ہے۔ باہر سے تحریک ہوئی ہے کہ تقریروں کا وقت کم کیا جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر ارشاد فرمایا تھا کہ اس سوال کو مجلسِ شوریٰ میں پیش کیا جائے۔ تا موافق و مخالف آراء سننے کے بعد فیصلہ کیا جاسکے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں یہ معاملہ پیش ہے۔ انجمن کی رائے میں پروگرام کے وقت کو مختصر کر دینا مناسب ہے۔ **2:** جماعتِ احمدیہ کے بعض امراء کی رائے ہے کہ مبلغِ سلسلہ جو ان کے علاقہ میں متعین ہو وہ انتظامی لحاظ سے ان کے ماتحت ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ اپنے پروگرام کے تحت ان سے کام لیں۔ نظارتِ دعوت و تبلیغ اور صدر انجمن احمدیہ اس سے اتفاق نہیں کرتی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مندرجہ الفضل مجریہ 49-03-26 کے مطابق مبلغ امیر علاقہ کے ماتحت نہیں ہے۔ ہاں وہ امیر کے مشورہ سے کام کرے گا۔ لیکن اس پر پابندی مرکز کی ہو گی۔ البتہ باہمی تعاون ہر حالت میں ضروری ہے تاکہ سلسلہ کے کام کو نقصان نہ ہو۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1:** بہشتی مقبرہ کے ایک طرف علیحدہ ایک قطعہ اس غرض کے لیے مخصوص کرنے پر غور کیا جائے۔ جس میں صرف میاں بیوی اگر اپنی قبروں کے لیے جگہ ریزرو کرانا چاہیں تو کرا لیں۔	صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اس کے صدر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شامل نہ ہوسکے تو مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب اس کے صدر ہوں گے۔ اول الذکر ہر دو افراد ربوہ تشریف نہ لا سکے اس لیے سیکرٹری مجلسِ مشاورت نے مکرم مرزا عبدالحق صاحب سے درخواست کی کہ وہ اس مجلس کی صدارت کے فرائض انجام دیں۔ تینوں دن کی کارروائی آپ کی زیرِ صدارت ہوئی۔ ☆مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے شوریٰ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ امیرِ مقامی کی طرف سے تحریر کردہ پیغام پڑھ کر سنایا۔
تواریخ: 29 تا 31 مارچ 1956ء **مقام:** ہال دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ 381 نمائندگان شامل ہوئے	☆پہلے روز دعا سے قبل حضورؓ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرنی چاہئے کہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو ہمیشہ اسلام کا کام جاری رکھنے کی توفیق دے۔ اگر ہماری اولادوں میں ایمان کا سلسلہ قائم رہے تو تھوڑے روپیہ سے بھی قیامت تک کام ہوتا چلا جائے گا۔ نیز فرمایا کہ اِس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہم دُعائیں کریں جہاں اللہ تعالیٰ ہمیں روپیہ دے وہاں ہمیں اس کے صحیح استعمال کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ ☆دوسرے روز احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: سب سے بڑی چیز جس کی کسی دینی سلسلہ کو ضرورت ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ اس میں خلافت اور تنظیم ہمیشہ کے لئے قائم رہے، اللہ تعالیٰ سے محبت قائم رہے۔ آپؓ نے اپنے خطاب میں تراجم قرآنِ کریم کی اہمیت پر زور دیا۔ نیز فرمایا کہ **"مومن کو چاہیے کہ وہ سلسلہ کی کمیٹیوں کو پارلیمنٹ کی ممبری سے بھی زیادہ موجب عزت خیال کرے۔ جب تک جماعت میں یہ احساس پیدا نہیں ہو گا وہ اپنا کام کامیابی کے ساتھ جاری نہیں رکھ سکتی... اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے سو حرج کر کے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا۔"** آپؓ نے اپنے خطاب میں تحریک وقفِ زندگی کا بھی اعادہ فرمایا۔	**نظارتِ زراعت: 1:** سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ جماعت کے زمیندار احباب کی آمد کو بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ جس سے سلسلہ کی آمد میں بھی ترقی ہو گی۔ اس ضمن میں تجویز ہے **الف:** ہر جماعت میں سیکرٹری زراعت کا عہدہ ہو۔ **ب:** ایک زرعی کمیٹی ہو۔ **ج:** سب سے پہلے یہ اسکیم ضلع سیالکوٹ میں جہاں احمدی زمیندار کثرت سے ہیں جاری کی جائے۔ **د:** صدر انجمن احمدیہ مستحق زمینداروں کو مصنوعی اور عمدہ کھاد اور عمدہ بیج مہیا کرنے کا انتظام کرے۔ **ہ:** ایک ٹریکٹ کچھ کچھ وقفہ کے بعد جاری کیا جائے جس میں زراعتی ترقی کی روداد درج ہو۔ **نظارتِ تعلیم: 1:** کچھ عرصہ سے گورنمنٹ کے صیغہ تعلیم اور یونیورسٹی کی طرف سے بعض اسکیمیں پیش ہو رہی ہیں۔ جن کا براہِ راست ہماری جماعت پر بھی اثر پڑے گا مثلاً **الف:** یونیورسٹی کی بی اے کی تعلیم دو سال کی بجائے تین سال کی ہو جائے گی۔ **ب:** اعلیٰ سیکنڈری تعلیم بھی دو حصوں میں تقسیم ہو کر ہائی اور ایف اے کو ملا کر اور تعلیم کے مختلف مضامین میں وسعت پیدا کر کے اس کے ساتھ زراعتی، پیشہ وری اور دستکاری کی تعلیم والوں کو اعلیٰ یونیورسٹی کی تعلیم سے جدا کر دیا جائے گا۔ **ج:** ایسا ہی تعلیمِ بالغاں کو تیز تر بنانے کا منصوبہ ہے۔ **د:** دیہات میں جہاں ابھی تک سرکاری اسکول نہیں ہیں۔ وہاں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور جہاں اسکول تو ہیں مگر دینی پہلو کی طرف توجہ نہیں دی جارہی۔ جیسا کہ ہمارے سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت ہونی چاہیے۔ اس کے متعلق بھی عملی اسکیم سوچنا ہے۔ **2:** جامعہ احمدیہ میں طلباء بہت کم آرہے ہیں۔ تعداد طلباء کس طرح بڑھائی جاسکتی ہے اس امر پر غور کیا جائے۔ **3:** پنج سالہ اسکیم تعلیمی قرضہ مشاورت 1954ء میں پاس ہو چکی ہے۔ جماعتوں نے اسے عملی جامہ پہنانے کی طرف کم توجہ دی ہے۔ ایسی تجاویز سوچی جائیں جن پر عمل پیرا ہو کر اسکیم کامیاب اور مفید بن سکے۔ **نظارتِ رشد و اصلاح: 1:** ہر امارت ضلع میں ایک کمیٹی بنائی جائے جس کے صدر امیر ضلع ہوں اور سیکرٹری مرکزی انسپکٹر رشد و اصلاح اور تین اشخاص اس کے علاوہ ہوں۔ جو فوری طور پر جماعت میں کشیدگیوں کو دور کرنے کی کارروائی کریں گے اور نظارتِ رشد و اصلاح ہر تین ماہ بعد اس بارہ میں رپورٹ صدر انجمن کو پیش کیا کرے۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1:** مجلسِ مشاورت 1952ء میں حسبِ ذیل تجویز پیش ہوئی تھی۔ لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تھا۔ "جن افراد کو اخلاقی شکایت پر اخراج از جماعت و مقاطعہ اور اخراج از مرکز کی سزا دی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو مدت معینہ تک مقاطعہ کی سزا دے کر مرکز میں آنے اور جماعت میں عہدہ دیئے جانے سے مزید ایک مدت تک روک دینا چاہیے۔" یہ تجویز امسال پھر برائے غور پیش ہے۔ **نظارتِ بیت المال: 1:** بجٹ آمد و خرچ صدر انجمن احمدیہ **2:** مجلسِ مشاورت 1954ء کے فیصلہ کے مطابق تحریکِ خاص تین سال کے لیے جاری کی گئی۔ اس تحریک پر دو سال گزر چکے ہیں۔	☆امسال مجلسِ مشاورت کے لیے چار دن مقرر کیے گئے تھے لیکن کام جلد ختم ہونے کی وجہ سے تین دن میں ختم ہو گئی۔ ☆اس سال حضرت مصلح موعودؓ ہال میں تشریف فرما ہو کر حسبِ سابق ہدایات سے نوازتے رہے۔ بہت تھوڑا وقت ایسا گزرا کہ حضورؓ خود تشریف نہیں رکھتے تھے۔ اس دوران حضورؓ کی ہدایت کے مطابق مکرم چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ ☆اس سال قادیان سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی نمائندگی تھی۔ ☆امسال عدن، ڈچ گیانا اور ٹرینیڈاڈ سے بھی پہلی مرتبہ نمائندگی تھی۔ ☆پہلے روز ابتدائی اجلاس میں حضورؓ نے معاونت کے لیے مکرم مرزا عبدالحق صاحب کو مقرر فرمایا۔ ☆دوسرے روز حضورؓ نے معاونت کے لیے حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	☆تیسرے روز زراعت کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے پر آپؓ نے مفصل خطاب فرمایا۔ نیز اختتام پر آپؓ نے مختصر خطاب فرمایا۔	مناسب ہو گا کہ آخری یعنی تیسرے سال اس چندہ کی شرح نصف کر دی جائے۔ اسی طرح 1956-57ء کے دوران تحریکِ خاص کی شرح موصی صاحبان کے لیے ایک پیسہ فی روپیہ اور چندہ عام دینے والے کے لیے دھیلہ فی روپیہ ہو جائے گی۔ **3:** جو افراد وصیت منسوخ ہونے کے چھ ماہ کے اندر نہ تو وصیت بحال کروائیں اور نہ ہی چندہ عام ادا کرنے کی اجازت لے کر چندہ عام ادا کرنا شروع کریں تو ان سے نادہندوں کے مطابق سلوک کیا جائے۔ **4:** مشرقی بنگال میں 60 جماعتیں ہیں۔ آئندہ براہِ راست ان جماعتوں کا مرکز کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے۔ اور وہ اپنا چندہ پروانشل انجمن کو بھجوانے کی بجائے دوسری جماعتوں کی طرح براہِ راست خزانہ صدر انجمن میں جمع کرائیں۔	
تواریخ: 21 تا 23 مارچ 1957ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام کالج ربوہ 431 نمائندگان شامل ہوئے	☆دعا سے قبل حضورؓ نے فرمایا کہ "ہم تو اُس دن کا انتظار کر رہے ہیں جب کروڑوں نہیں اربوں کا بجٹ ہوا کرے گا اور دُنیا کے چپہ چپہ پر مسجدیں ہوں گی اور دُنیا کے چپہ چپہ پر اسلام کا مبلغ ہو گا اور ہماری خوشی اور ہماری راحت کا وقت وہی ہو گا اِس لئے دُعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صرف بجٹ پاس کرنے کی ہی توفیق نہ دے بلکہ بجٹ میں جو رقوم درج ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے بہت زیادہ سلسلہ کے لئے مالی قربانی کی ہمیں توفیق دے اور پھر جماعت کی مالی حیثیت اور اس کی تعداد کو بڑھاتا جائے یہاں تک کہ ہمارا بجٹ کروڑوں نہیں اربوں اور کھربوں تک پہنچ جائے گا اور دُنیا کا کوئی ملک اور کوئی گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہم مسجدیں نہ بنالیں اور کوئی گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہماری طرف سے اسلام کے مبلغ موجود نہ ہوں۔" ☆افتتاحی خطاب میں حضورؓ نے کچھ عرصہ قبل خلافت کے خلاف اٹھنے والے ایک فتنہ کا مختصراً ذکر فرمایا۔ نیز آپؓ نے اپنے خطاب میں خلافت احمدیہ کے قیام کی غرض بیان فرمائی۔ ☆آخری روز حضورؓ نے آغاز میں ملک سے محبت اور وطن کی سالمیت سے متعلق خطاب فرمایا۔	**نظارتِ علیاء: 1:** جس شخص پر کسی وقت سلسلہ احمدیہ کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کا الزام ثابت ہو تو ایسے شخص کو خدمتِ سلسلہ کے کام سے برطرف کر دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد ایسے شخص کو کسی مقامی یا مرکزی عہدے پر مقرر نہ کیا جائے گا۔ نہ ہی مجلسِ شوریٰ کا ممبر بننے کا اہل ہو گا۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1:** مجلسِ مشاورت 1939ء میں مردوں و عورتوں کے معیارِ وصیت مقرر کرنے کا معاملہ نظارتِ بہشتی مقبرہ کی طرف سے فیصلہ کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ مردوں کا معاملہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے صاف ہو گیا تھا۔ لیکن عورتوں کے معیارِ وصیت کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہوا تھا۔ بلکہ ان کے متعلق حضور نے یہ فیصلہ فرمایا کہ "اب صرف عورتوں کا سوال رہ جاتا ہے۔ اس کے متعلق فیصلہ باقی ہے کہ ان کی جائیداد چونکہ بالعموم گزارہ والی نہیں ہوتی۔ ان کے متعلق آیا کوئی تعین ہو یا نہ ہو مجھے اس بارہ میں دونوں صورتوں میں نقص نظر آتا ہے۔ لیکن ابھی تک میرا نفس اس بارہ میں ایسا قانون نہیں بنا سکا جس پر میں مطمئن ہو سکوں۔ اس لیے اس پر غور کر لیا جائے۔ ہاں میں اس قدر سمجھتا ہوں کہ اس بارہ میں کوئی قید لگانا حضرت مسیحِ موعودؑ کے منشاء کے بالکل خلاف نہیں ہے۔" لہٰذا اس معاملہ کو مجلسِ مشاورت کے فیصلہ کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ مجلسِ کارپرداز کی رائے میں صرف اس قدر جائیداد کی وصیت کرنے والی عورت کے لیے معیارِ وصیت یہ ہو کہ وصیت اس کی جائیداد اور اس کی بود و باش اور حیثیت کے مطابق ہو۔ **2:** چندہ شرطِ اول کے لیے کچھ نہ کچھ معیار مقرر ہونا چاہیے۔ جس کے تحت یہ چندہ وصول ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کی تجویز یہ ہے کہ چندہ شرطِ اول کی درج ذیل شرح مقرر کی جائے۔ برائے موصیان: ایک ماہ کے چندہ حصہ آمد کا 1/5 (صرف ایک بار) بشرطیکہ یہ رقم ایک روپیہ سے کم نہ ہو۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1:** جماعتوں کو دی جانے والی گرانٹ میں سے 12 فیصدی اصلاح وارشاد و تبلیغ پر خرچ ہونی چاہیے۔ **نظارتِ تعلیم وتربیت: 1:** پنج سالہ اسکیم تعلیمی قرضہ منظور شدہ از مجلسِ مشاورت 1954ء کے لیے علیحدہ انسپکٹر منظور فرمایا جائے۔ **نظارتِ بیت المال: 1:** بجٹ صدر انجمن احمدیہ سال 1957-58ء **تحریکِ جدید: 1:** بجٹ تحریکِ جدید سال 1957-58ء **سیکرٹری مشاورت: 1:** انتخاب خلیفہ کے متعلق طریقِ کار جو پیش کیا جائے گا وہ جلسہ سالانہ کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کے مطابق ہو گا۔ سوائے ایسی تجویزوں کے جو مجوزہ سب کمیٹی نے پیش کی ہوں گی۔	☆امسال مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری مکرم خادم حسین ملک صاحب تھے۔ ☆دُعا کے بعد حضورؓ کے ارشاد پر سب سے پہلے مجلسِ علماء سلسلہ احمدیہ کی جانب سے ایک ریزولیوشن محررہ 1957-18-03 پیش ہوا۔ یہ ریزولیوشن مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے پیش کیا۔ اس ریزولیوشن کی ابتدا میں جماعت کے خلاف بعض منافقین اور مخرجین کی جانب سے پھیلائے گئے ایک فتنہ کا اجمالاً ذکر کیا گیا۔ ازاں بعد حضورؓ نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر جس مجلسِ انتخابِ خلافت کا ذکر فرمایا تھا حضورؓ کے ارشاد پر اُس میں اضافہ شدہ اراکین کا پڑھ کر سنایا گیا۔ نیز انتخابِ خلافت کے طریقہ کا بتایا گیا۔ ریزولیوشن کے آخر میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے دستخط مرحمت فرماتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ "مجلس علماء کی یہ تجویز درست ہے"۔ رائے شماری کے وقت جملہ ممبران نے اس کے حق میں رائے دی۔ ☆حضورؓ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ اِس ریزولیوشن کے بعض حصے ایسے ہیں جن پر آئندہ زمانوں میں دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہو گی لیکن بہرحال جب تک کوئی دوسرا ریزولیوشن پاس نہ ہو گا اُس وقت تک یہ ریزولیوشن قائم رہے گا جیسا کہ خود اس ریزولیوشن میں بھی یہ بات واضح کر دی گئی ہے۔ ☆23 مارچ 1957ء کو مجلس مشاورت کے آغاز میں حضورؓ کی اجازت سے یوم جمہوریہ پاکستان کے سلسلہ میں مبارکباد کی ایک قرارداد پاس ہوئی جو کہ صدر اور وزیر اعظم پاکستان اور دونوں صوبائی گورنرز کو بھجوائی گئی۔
تواریخ: 25، 26/ اپریل 1958ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام کالج 438 نمائندگان شامل ہوئے	☆ دعا کے بعد حضورؓ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "اِس دفعہ مجلس شوریٰ شدید گرمی کے موسم میں رکھ لی ہے۔ شاید صدر انجمن احمدیہ کے ناظروں نے یہ خیال کر لیا کہ گرمی بھی ان کے قبضہ میں ہے اور وہ اس کے اثر سے محفوظ رہیں گے حالانکہ اِس سال اتنی شدید گرمی پڑ رہی ہے کہ میرے جیسے کمزور انسان کے لئے ناقابلِ برداشت ہے اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے مجھے تنور میں دھکّا دے دیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ والوں نے سمجھ لیا کہ وہ موسم ہی کیا ہے جو اِن کے قبضہ میں نہ ہو۔ آخر وجہ کیا تھی کہ مجلس شوریٰ کو کچھ عرصہ پہلے نہ رکھ لیا گیا۔ اگر یہ اجلاس مہینہ بھر پہلے رکھ لیا جاتا	**نظارتِ تعلیم: 1:** نظارت ھٰذا کی طرف سے پنج سالہ اسکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کے ضمن میں گزشتہ سال ایک انسپکٹر کی اسامی ایک سال کے لیے مجلسِ مشاورت سے منظوری حاصل کی گئی تھی۔ یہ اسامی آئندہ سال بھی جاری رکھنے کی منظوری دی جائے۔ یہ خرچ مشروط بآمد ہو گا۔ **نظارتِ بیت المال: 1:** حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشاورت 1954ء کے موقع پر جب تحریکِ خاص کا اجراء فرمایا تھا تو ساتھ ہی ارشاد فرمایا تھا کہ "پہلے اسے تین سال کے لیے جاری کیا جائے... اگر ضرورت رہے تو ایک دو سال کے لیے اور بڑھا دیا جائے۔" چونکہ موجودہ حالات کے مدِ نظر سلسلہ کی اہم ضروریات کو پورا کرنے کے لیے چندہ تحریکِ خاص کا جاری رکھنا ضروری ہے۔ لہٰذا اس کو صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال 1958-59ء میں بھی جاری رکھا جائے۔ مگر شرح موجودہ میں مزید کمی کر دی جائے۔ یعنی موصی صاحبان سے ان کی آمدنی پر ایک پیسہ فی روپیہ کی بجائے دو پائی اور غیر موصی صاحبان سے نصف پیسہ کی بجائے ایک پائی فی روپیہ **2:** بجٹ صدر انجمن احمدیہ سال 1958-59ء	☆امسال مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری مکرم عبدالرحمان انور صاحب تھے۔ ☆اس سال شدید گرمی کے باعث مجلسِ مشاورت اگلے روز دوپہر کو برخاست کر دی گئی۔ ☆آئندہ سال کے متعلق اختتامی خطاب میں حضورؓ نے ہدایت فرمائی کہ "اگلے سال کے لیے میں نے ہدایت دے دی ہے کہ شوریٰ رمضان سے پہلے رکھیں۔ جب شوریٰ کے لئے بہرحال چھٹی لینی پڑتی ہے تو رمضان سے پہلے چھٹی لے لی جائے یا رمضان کے بعد بات ایک ہی ہے۔ اگلے سال رمضان 11/ مارچ سے شروع ہے اِس تاریخ سے پہلے جو جمعہ آئے، شوریٰ اس دن سے شروع کر لی جائے۔ اس کے ساتھ ہفتہ، اتوار کے دن ملا لئے جائیں کیونکہ یہی دن مناسب ہوتے ہیں۔"

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	تو لوگ گرمی کی شدت سے بچ جاتے اور نقصان بھی کوئی نہ ہوتا۔“ آپؓ نے اپنے خطاب میں توکل کے ثمرات اور صحابہؓ کے اخلاص وفدائیت کا تذکرہ فرمایا۔ ☆ دوسرے روز دعا سے قبل حضورؓ نے خطاب کرتے ہوئے اسلام احمدیت کی ترقی کے لیے دعاؤں کی ضرورت کا ذکر فرمایا۔ ☆اختتامی خطاب میں رمضان المبارک میں تلاوتِ قرآنِ کریم کی اہمیت کے متعلق تلقین فرمائی۔	**تحریکِ جدید:1:** بجٹ تحریکِ جدید سال 59-1958ء **سیکرٹری مشاورت:1:از طرف ماسٹر فقیر اللہ صاحب:** گزشتہ مجلسِ شوریٰ کے فیصلہ میں مجلسِ خلافت کے اراکین کے تقرر کے متعلق جو قواعد شائع ہوئے ہیں ان میں قاعدہ نمبر 9 اس طرح ہے۔"حضرت مسیحِ موعودؑ کے اولین صحابیوں میں سے ہر ایک کا بڑا لڑکا انتخاب میں رائے دینے کا حقدار ہوگا۔ بشرطیکہ وہ مبائعین میں شامل ہو۔" اس میں ذیل کا استثناء تجویز کرتا ہوں۔ "اگر کسی صحابی کے ایک سے زیادہ لڑکے ہوں اور وہ بڑے لڑکے کی نسبت کسی دوسرے لڑکے کو اس اعزاز کا زیادہ حقدار سمجھے تو اسے اختیار ہوگا کہ موزوں لڑکے کی سفارش مع وجوہات مجلسِ شوریٰ میں پیش کرے۔ اگر مجلس منظور کرے تو بڑے لڑکے کی جگہ دوسرے لڑکے کا نام اراکین میں شامل کرلیا جائے گا۔" **ردشدہ تجاویز:1:از طرف امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ:** مجلسِ مشاورت کا نمائندہ آئندہ کے لیے اسی شخص کو منتخب کیا جائے جو موصی ہو۔**2:از طرف امیر جماعتِ احمدیہ کوئٹہ:** لڑکی والوں کی طرف سے اکل وشرب کے معاملہ میں معین پالیسی وضع کرلی جائے۔	☆ مجلسِ شوریٰ کے دوسرے دن رائے شماری پر جب نمائندگان کی تعداد جاری شدہ ٹکٹوں کے لحاظ سے کم پائی گئی تو حضورؓ نے ارشاد فرمایا کہ غیر حاضر ممبران کا معلوم کروایا جائے۔ چنانچہ سب نمائندگان سے ٹکٹ واپس لے لیے گئے۔ پھر جو نمبر کم تھے اُن کا ریکارڈ سے معلوم کرکے انہیں خطوط لکھے گئے۔ 5 نمائندے بیمار تھے اور 6 نمائندے ایسے تھے جو اچانک مجبوریوں کی وجہ سے ربوہ ہی نہ آسکے تھے۔ جو 6 احباب ربوہ میں ہوتے ہوئے شامل نہ ہوسکے ان سے تحریراً لکھوایا گیا اور حسبِ ارشاد حضرت مصلح موعودؓ اگلے سال مجلسِ مشاورت میں ان کے اسماء مع وجوہات پڑھ کر سنائے گئے۔
تواریخ: 18،17/اپریل 1959ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام کالج ربوہ 423 نمائندگان شامل ہوئے	☆دعا کے بعد حضورؓ نے نمائندگان سے ایک مختصر لیکن روح پرور خطاب فرمایا۔ ابتدا میں حضورؓ نے موٹر کار کے حادثہ میں آنے والی چوٹوں کا ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ "میں آپ لوگوں کی تکلیف کی وجہ سے اور اس خیال سے کہ جماعت اس سال پھر جمع ہوئی ہے تاکہ دُنیا میں تبلیغ اور اشاعت اسلام کا کام وسیع کیا جائے اپنی بیماری اور کمزوری کے باوجود آگیا ہوں تاکہ لہو لگا کر مَیں بھی شہیدوں میں شامل ہوجاؤں۔" ☆آخری دن تحریک جدید کا بجٹ پاس ہونے کے بعد حضورؓ نے خطاب کرتے ہوئے یورپ کے نو ممالک میں مساجد بنانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا" اگر گورنمنٹ ہمیں ایکسچینج دے دے یا باہر کی جماعتیں پونڈ مہیا کریں تو ایک مسجد پیرس میں بنائی جائے، ایک روم میں بنائی جائے، ایک نیورمبرگ (جرمنی) میں بنائی جائے، ایک اوسلو (ناروے) میں بنائی جائے اور ایک نیویارک میں بنائی جائے۔" ☆اختتام پر حضورؓ نے مختصر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کام میں بہتری کے لیے جماعتوں کو چاہیے کہ مختلف زون بنالیں۔	**نظارتِ علیاء:1:از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی طرح دوسرے شعبوں میں بھی اسٹینڈنگ کمیٹیوں کا تقرر کیا جائے اور مشاورت کے موقع پر تمام محکموں کی کارگزاری نمائندگان کے سامنے پیش کی جائے۔**2:از طرف ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب:** ایک دس سالہ منصوبہ بناکر مغربی پاکستان کے ہر ضلع میں کسی ایک مناسب شہر میں ایک تعلیم الاسلام ہائی اسکول، ایک فضلِ عمر ہسپتال اور ایک مسجد مبارک بنوائے جائیں۔ **نظارتِ امورِ عامہ:1:از طرف جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا:** جماعت میں رشتہ ناطہ کی مشکل کو حل کرنے کے لیے ایک الگ نائب ناظر رشتہ ناطہ نظارتِ اصلاح وارشاد میں مقرر کیا جائے۔ تاکہ اس طرح سے جماعت میں رشتہ ناطہ کی مشکلات کو دور کیا جاسکے۔ **نظارتِ بیت المال:1:** بجٹ صدر انجمن احمدیہ سال 60-1959ء **تحریکِ جدید:1:** بجٹ تحریکِ جدید سال 60-1959ء **ردشدہ تجاویز:1:از طرف جماعتِ احمدیہ کوئٹہ:** ایک شخص کا انتخاب بطور امیر دو میعادوں سے زائد نہ ہو۔**2:از طرف جماعتِ احمدیہ بنگال:** سال میں کم از کم ایک جید عالم کو بنگال میں دورہ کے لیے بھیجا جائے۔ جو مبلغین کی راہنمائی اور ٹریننگ دے۔**3:از طرف جماعتِ احمدیہ بنگال:** کم از کم دو بنگالی لڑکوں کو ہر سال تبلیغ کی تعلیم وٹریننگ کے لیے لیا جائے۔**4:از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** غیر ممالک کے نمائندوں کے لیے دیدہ زیب اور ٹھوس مناسب لٹریچر تیار کیا جائے اور اس کی تقسیم کے لیے ایک انگریزی دان مربی کا مستقل تقرر کیا جائے**5:از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** جماعت کے ہونہار بچوں کے لیے مختلف شعبوں میں ترقیات کے ذرائع پیدا کیے جائیں۔**1:از طرف اراکین مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر:** بے نماز لوگوں کو بھی بطور سزا عہدیداروں کے انتخاب میں حصہ لینے سے محروم کیا جانا ضروری ہے۔	☆1959 تا 1960ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری مکرم میاں محمد شریف صاحب اشرف (پرائیویٹ سیکرٹری) تھے۔ ☆ حضورؓ نے پہلے اور دوسرے روز شوریٰ کے اجلاسات کی صدارت فرمائی۔ پروگرام کے مطابق مجلس مشاورت کی کارروائی تین روز جاری رہنی تھی لیکن حضورؓ کی علالت کے باعث کارروائی کو مختصر کردیا گیا اور دوسرے روز کارروائی شروع کرنے سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ نے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ کو اسٹیج پر بلا کر اپنی نگرانی میں مجلس کی کارروائی شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ☆پہلے اجلاس میں ہی مجلس نے ایجنڈا پر درج شدہ تجاویز پر غور کرکے اپنی سفارشات حضورؓ کی خدمت میں پیش کردیں۔ جن کے متعلق حضورؓ نے فیصلہ جات نافذ فرمادیئے۔ اور یوں دوسرے روز 11 بجے قبل دوپہر اجتماعی دعا کے بعد مجلس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان کردیا گیا۔
تواریخ: 8 تا 10/اپریل 1960ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام کالج ربوہ 449 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے پہلے روز تلاوت کے بعد ناسازیٔ طبع کے باعث صرف چند کلمات اور دعا سے اس کا افتتاح فرمایا۔ ☆دُعا کے بعد حضورؓ نے فرمایا”دوست یہ بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے قادیان کا رستہ کھولے اور ہماری مشکلات کو دُور کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔ بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دن محبوب میرا کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤں گا کہ اک عالَم کو پھیرا سو دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پھیرنے کے سامان پیدا کرے اور احمدیت کو ترقی بخشے۔“ ☆اختتامی خطاب میں حضورؓ نے فرمایا کہ ”حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک ایک سال میں تیس تیس ہزار احمدی ہوتا تھا۔ اب تو تیس تیس، چالیس چالیس لاکھ سالانہ احمدی ہونے چاہئیں۔ حضرت مسیح ناصری کی	**نظارتِ بیت المال:1:** مرکزِ سلسلہ میں تعلیمی ادارہ جات، دفاتر کی توسیع، جلسہ گاہ اور جامع مسجد کی تعمیر وغیرہ کے لیے بہت بڑی رقم درکار ہے۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جماعت کو چاہیے کہ اپنی آمد پچیس لاکھ تک لے جائے۔ جماعت ایسی تجاویز پاس کرے کہ حضورر ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل ہوسکے۔**2:** بجٹ صدر انجمن احمدیہ سال 61-1960ء **نظارتِ اصلاح وارشاد:1:الف:** ہر احمدی ہر ماہ میں ایک دن ضرور اصلاح وارشاد کے لیے دیا کرے۔**ب:** ہر احمدی کوشش کرے کہ سال میں کم از کم ایک شخص کو سلسلہ میں داخل کرنے کی سعادت حاصل کرے۔**2:** نظارتِ اصلاح وارشاد نے شوریٰ کی مقرر کردہ اسٹینڈنگ پلاننگ کمیٹی کو تجویز پیش کی کہ اشاعت لٹریچر کے لیے بجٹ میں گنجائش کم ہے۔ اس لیے اصل بجٹ میں کم از کم تیس ہزار ہونا چاہیے۔ جو لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ اس کی قیمت برائے نام رکھی جانے پر غور کرنا چاہیے۔ اسٹینڈنگ پلاننگ کمیٹی نے رائے دی ہے کہ قیمت وصول ہونی چاہیے۔ مگر وہ خرچ کے بیس فیصدی سے زائد نہ ہو۔ تجویز صدر انجمن احمدیہ: لٹریچر کی قیمت وصول نہ کی جائے۔ البتہ ریزرو سے تین ہزار روپیہ کم کرکے یہ رقم اشاعت لٹریچر کے لیے بڑھا دی جائے۔ **نظارتِ تعلیم:1:** تجویز اسٹینڈنگ کمیٹی نظارتِ تعلیم کہ ”قاعدہ بنادیا جائے کہ مقامی جماعتیں جو درخواست ہائے وظائف امداد اپنی سفارش کے ساتھ نظارت میں بھجوائیں وہ ہر درخواست کے	**☆حضرت مصلح موعودؓ نے مجلسِ مشاورت جیسے جس عظیم الشان نظام کا آغاز فرمایا۔ امسال اس موعود وجود کی اس جاری فرمودہ نظامِ شوریٰ میں اپنے مبارک، مطہّر اور مزکّی وجود کے ساتھ آخری جسمانی شرکت تھی۔ ازاں بعد حضورؓ بوجہ بیماری مجلسِ مشاورت میں شرکت نہ فرماسکے۔** ☆حضورؓ مجلس مشاورت کے پہلے روز باوجود خرابیٔ صحت کے تشریف لائے۔ ☆ دوسرے روز مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے پہلے اجلاس کی صدارت کی۔ جبکہ دوسرے اجلاس میں حضرت مصلح موعودؓ بنفسِ نفیس تشریف فرما ہوئے۔ اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے حضورؓ کی معاونت کی۔ ☆نظارت کی طرف سے جن جماعتوں میں باقاعدہ لائبریریاں موجود تھیں، امسال مجلسِ مشاورت کے موقع پر اُن لائبریریوں کے لیے کتبِ سلسلہ تقسیم کی گئیں۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت کے موقع پر پہلی مرتبہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے کلام کا مجموعہ "درِ عدن" شائع ہوا۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	اُمت نے انیس سو سال کی عمر پائی ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو انیس ہزار سال سے بھی زیادہ عمر دے گا اور دُنیا کے چپہ چپہ پر کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئے گی جہاں احمدیت اور اسلام کا نام نہ لیا جاتا ہو... اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تکلیف آئے تو وہ ہماری تباہی کا موجب نہ ہو۔ ہم اس کے سلسلہ کے لئے عزت کا باعث ہوں۔ بدنامی اور رُسوائی کا باعث نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت کے سایہ کے نیچے رکھے اور ہمارا مرکز دائمی طور پر ہمیں دے دے۔"	ساتھ پچاس فیصدی رقم وظیفہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیں۔ ایسی رقوم مد "مشروط باآمد از جماعتہائے" میں جمع ہوں۔ نظارتِ تعلیم وظائف جاری کرتے وقت اس مد میں سے وصول شدہ رقم وظیفہ کے ساتھ ملا کر ادا کرے۔ تا طلباء کو مزید مالی امداد مل سکے۔ **تحریکِ جدید:1:** بجٹ تحریکِ جدید سال 61-1960ء **2:** بیرونی ممالک میں تبلیغ کی وسعت اور گرانی میں اضافہ کی وجہ سے تحریکِ جدید کی آمد اخراجات کے لیے بمشکل کافی ہوتی ہے۔ لہٰذا نہ تو نئے مشن کھولے جا سکتے ہیں اور نہ موجودہ مشنوں کو کافی خرچ دیا جاسکتا ہے۔ وکالتِ مال کی تجویز ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ہر سال ایک معقول رقم تحریکِ جدید کو بطور گرانٹ دیا کرے۔ جسے تحریکِ جدید بیرونی ممالک میں تبلیغ واشاعت پر خرچ کرے۔ اس غرض کے لیے سال 61-1960ء کے بجٹ میں ایک لاکھ روپیہ رکھا جائے۔ **رد شدہ تجاویز:1:** **ازطرف نظارتِ علیاء:** گورنمنٹ کی ملازمت سے سبکدوش احباب باوجود مطالبہ تحریک جدید کے، مرکز میں آکر کام کرنے کی طرف توجہ کم دے رہے ہیں۔ **2:** **از صدر صاحب عمومی:** حفظِ قرآن کے انتظام کو جاری رکھا جائے اور مزید حفاظ معقول مشاہرہ پر مقرر کیے جائیں۔ نیز طلباء کو وظائف بھی دیے جائیں۔ **3:** **ازعبداللطیف ستکوہی صاحب:** نادار احمدی بچوں کو تعلیم دینے یا صنعتی کام سکھانے کے لیے ادارہ قائم کیا جائے۔	
تواریخ: 24 تا26 مارچ 1961ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام کالج ربوہ 457 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے امسال بوجہ بیماری مجلسِ مشاورت میں شرکت نہ فرمائی۔ ☆حضورؓ نے مجلسِ مشاورت کے لیے ایک تحریری پیغام ارسال فرمایا جو پہلے روز شوریٰ کے آغاز میں پڑھ کر سنایا گیا۔ حضورؓ نے فرمایا "مَیں جوان تھا جب مَیں نے مجلس مشاورت کی بنیاد رکھی اور اب میں بیمار اور کمزور ہوں جس کی وجہ سے نہ تو مَیں مجلس شوریٰ میں زیادہ دیر بیٹھ سکتا ہوں اور نہ ہی اس کی کارروائی میں اُس طرح حصہ لے سکتا ہوں جس طرح پہلے لیا کرتا تھا بلکہ اس مجلس مشاورت میں تو شرکت سے ہی معذور ہوں لیکن اِس لئے کہ میں دُعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح کر دوں باوجود بیماری اور کمزوری کے عزیزم مرزا بشیر احمد کے ہاتھ یہ مختصر سا افتتاحی پیغام بھجوا رہا ہوں... مَیں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اُنہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔ اِن مختصر کلمات کے ساتھ مَیں بیالیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے اور ہمیں اخلاص اور تن دہی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے اور صحیح فیصلوں تک پہنچنے کی توفیق بخشے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن"	**نظارتِ علیاء:1:** **از طرف بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ:** جماعتوں کی بڑھتی ہوئی رفتار کی وجہ سے ضلع وار نظام کے ماتحت حلقہ وار امارتوں کے قیام کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ نیز یہ کہ حلقہ وار امراء کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور کو مدِ نظر رکھنا ہو گا۔ **الف:** امرائے حلقہ کا حلقہ باجازت صدر انجمن احمدیہ و بمنظوری خلیفۂ وقت کم از کم چھ جماعتوں پر مشتمل ہو گا اور انتخاب امیر حلقہ، امیر ضلع یا اُس کے خاص نمائندہ کے زیرِ نگرانی ہو گا۔ **ب:** اس حلقہ وار امارت کی مجلس انتخاب کے ممبران درج ذیل ہوں گے۔ ۱: صحابہؓ جو اس حلقہ میں رہتے ہوں۔ (صحابہ بوجہ معذوری اپنی تحریری رائے صدر کو بھیجنے کے مجاز ہوں گے) ۲: اس حلقہ امارت کی ہر ایک انجمن کا پریذیڈنٹ، سیکرٹری مال، سیکرٹری اصلاح وارشاد **2:** **از طرف ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان:** امرائے مقامی و ضلع کا انتخاب مرکزی نمائندوں کی زیرِ صدارت ہونا چاہیے۔ اور پریذیڈنٹوں کا انتخاب امرائے ضلع یا ان کے خاص نمائندہ کی زیرِ صدارت ہو۔ **3:** **از طرف ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان:** جس طرح قادیان میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے کاموں کا جائزہ لینے کے لیے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر تھا اسی طرح اب بھی ایک کمیشن قائم کیا جائے۔ جو تینوں انجمنوں کے کام اور دفاتر کا معائنہ کرے اور شکایات پر غور کرے۔ **4:** **از طرف ضیاء الحق خان صاحب ملتان:** صوبائی اور ضلعی کارکنان بوجہ کاروباری ہونے کے ماتحت جماعتوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے سے قاصر ہیں۔ اس لیے پرانا نظام اپنایا جائے۔ یعنی ہر جماعت اپنی ذمہ دار اور کارکردگی کی جواب دہ براہِ راست مرکز کو ہو۔ **5:** **از طرف دانشمند خان صاحب پریذیڈنٹ پی ضلع پشاور:** غیر موصی اور تحریک جدید میں غیر شامل کنندہ کو صدر، امیر ضلع یا پراونشل امیر منتخب نہ کیا جائے۔ **صیغہ بہشتی مقبرہ:1:** رسالہ الوصیت میں موصی کے لیے بلوغت شرط ہے مگر بلوغت کی عمر کا تعین نہیں ہے۔ اس لیے صدر انجمن احمدیہ حسبِ ذیل تجویز پیش کرتی ہے کہ "وصیت کرنے کے لیے بلوغت کی عمر وہ متصور ہو گی جو متعلقہ ملک کے رائج الوقت قانون میں بلوغت کے لیے مقرر ہو۔" **2:** **از طرف ڈاکٹر ایس اے صوفی صاحب سرگودھا:** موصی احباب سے جو حلفی بیان سالانہ آمد کے متعلق حاصل کیا جاتا ہے اُس کے الفاظ بہت سخت ہیں۔ ان پر سو فیصدی پورا اترنا ہر موصی کے لیے قریباً ناممکن ہے۔ لہٰذا اس کی بجائے ایسا مسودہ تجویز کیا جائے جو باقرار صالح ہو اور نرم الفاظ میں ہو۔ **نظارتِ بیت المال:1:** بجٹ صدر انجمن احمدیہ سال 62-1961ء **وکالتِ تعلیم تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان:1:** جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بہت کم ہے۔ ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔ **وکالتِ مال تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان:1:** بجٹ تحریکِ جدید سال 62-1961ء	☆جیسا کہ گزشتہ سال کی رپورٹ میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ سالِ گزشتہ حضرت مصلح موعودؓ نے آخری مرتبہ مجلسِ مشاورت میں شرکت فرمائی تھی۔ حضورؓ امسال سے باقاعدہ مجلسِ مشاورت میں شرکت نہ فرما سکے۔ اس سال حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر مجلسِ مشاورت کی صدارت قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے فرمائی۔ ☆حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ جو ابتدائے شوریٰ سے شرکت فرما رہے تھے۔ یہ مجلسِ مشاورت آپؓ کی مبارک زندگی کی آخری شوریٰ تھی۔ یہ صاحبِ فراست و صائب الرائے وجود دسمبر 1961ء میں انتقال فرما گیا۔ ☆حضرت مصلح موعودؓ نے امسال ایجنڈا کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تین سب کمیٹیوں کے تقرر کی ہدایت فرمائی۔ ☆1961ء تا 1967ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری کے فرائض مکرم عبدالرحمان صاحب انور نے انجام دیئے۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** تعمیر ریلوے اسٹیشن ربوہ کے لیے حکام کو توجہ دلانے کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ **2:** ربوہ میں واٹر سپلائی کے جلد اور خاطر خواہ انتظام کے لیے میونسپل کمیٹی کو مجبور کیا جائے۔ اگر میونسپل کمیٹی اخراجات برداشت کرنے کی متحمل نہیں تو نصف حصہ کمیٹی اور چوتھائی صدر انجمن احمدیہ اور چوتھائی جماعتوں سے بطور چندہ لے لیا جائے۔ **3:** ڈویژنل انجمن احمدیہ حیدرآباد کو ساری ڈویژن سے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ جس میں 38 جماعتیں ہیں۔ اس کے لیے 80 روپے ماہوار پر ایک ہمہ وقتی کلرک مقرر کیا جائے۔ **4:** جماعتوں میں تربیت کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ لہٰذا انسپکٹران اگر ضلع وار مقرر نہ کیے جا سکیں تو ہر ڈویژن میں ایک انسپکٹر مقرر کیا جائے جو تربیت کا کام کرے۔ **5:** شعبہ اصلاح وارشاد کے تحت ضلع وار ایک مفتش کی اسامی قائم کی جائے جو جماعتوں کے صحیح حالات سے مرکز کو آگاہ کریں۔ تنخواہ ضلع کی جماعتیں ادا کریں۔ **6:** احمدی بچوں میں تعلیم کے فروغ کے لیے فنڈ قائم کیا جائے۔ جس میں ہر فرد حصہ لے۔ جس کے ذریعہ اسکول کی فیس معاف یا کم کی جائے۔
تواریخ: 23 تا25 مارچ	☆حضورؓ نے امسال بوجہ بیماری مجلسِ مشاورت میں شرکت نہ فرمائی۔	**نظارتِ علیاء:1:** **از طرف امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان:** نگران بورڈ کی میعاد میں مزید تین سال کا اضافہ کیا جائے اور صدر نگران بورڈ کو اختیار دیا جائے کہ وہ جب چاہیں نگران بورڈ کے	☆اس سال بھی حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر مجلسِ مشاورت کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے فرمائی۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطاباتِ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
1962ء مقام: ہال تعلیم الاسلام کالج ربوہ 489 نمائندگان شامل ہوئے		ممبروں میں تبدیلی کر سکیں۔ **2:از طرف صوبائی امیر مشرقی پاکستان:** صدر انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کی جماعتوں کی براہِ راست خود نگرانی کرے۔ مشرقی پاکستان میں صدر انجمن کا ایک ناظر یا نائب ناظر رہے جو صوبائی انجمن کے مشورہ سے گرنٹ کو خرچ کرے۔ **3: از طرف امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد ڈویژن:** ربوہ میں واٹر سپلائی کا مسئلہ **نظارتِ بیت المال:** 1: نمائندہ مجلسِ مشاورت اسے مقرر کیا جائے جو چندہ عام یا حصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایا دار نہ ہو۔اس امر کا سرٹیفکیٹ سیکرٹری مال سے لائے۔ 2: بجٹ صدر انجمن احمدیہ سال 63-1962ء **3: از طرف امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد ڈویژن:** جس شخص کی جائیداد جہاں ہو وہاں جائیداد اور زمین کا چندہ ادا ہو۔ **4: از طرف امیر جماعت ہائے احمدیہ میانوالی ضلع سرگودھا:** جماعت احمدیہ کا مالی سال گورنمنٹ کے سال کے مطابق جولائی سے شروع کیا جائے۔ **بہشتی مقبرہ: دو تجاویز از طرف امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد ڈویژن:** 1: ہر مربی کو تین سال سے زائد ایک ہیڈ کوارٹر میں نہیں رکھنا چاہیے۔ 2: مربیان کو سندھی، بنگالی اور پنجابی تینوں زبانیں آنی چاہییں۔ جس علاقہ میں مربی متعین ہو۔ جو مربی اُس علاقہ کی زبان تین سال کے اندر سیکھ لے اُسے دو سالانہ ترقیاں یکدم دی جائیں۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو تنخواہ کا تدریجی اضافہ زبان سیکھنے تک روک دیا جائے۔ **نظارتِ تعلیم:** 1: **از طرف پریذیڈنٹ جماعت احمد نگر مشرقی پاکستان:** مشرقی پاکستان میں دینی تعلیم کے لیے جامعہ احمدیہ کی ایک شاخ قائم کی جائے۔ **نظارتِ علیاء:** 1: **از طرف سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ خوشاب:** غیر احمدیوں میں رشتہ ناطہ سے روکنے کے لیے مؤثر انتظام ہونا چاہیے **وکالتِ مال تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان:** 1: بجٹ تحریکِ جدید سال 63-1962ء **وکالتِ تعلیم تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان:** 1: جامعہ احمدیہ کے متعلق تعلیمی کمیشن کی رپورٹ	**ردشدہ تجاویز** 1: موصی صاحبان کے اسماء پر مشتمل ایک کتاب شائع کی جائے۔ 2: شہری جماعتوں میں مربیان کی رہائش کا مناسب انتظام مرکز کیا کرے۔ 3: نادہندگان کے متعلق آخری کارروائی نظارت بیت المال کی وساطت سے ہونی چاہیے۔ 4: بزرگانِ سلسلہ وخاندان حضرت مسیح موعودؑ پر مشتمل ایک وفد شہری جماعتوں میں تربیت کے لیے بھجوانے کا کام مرتب کیا جائے۔ 5: کراچی، لاہور، پشاور، ڈھاکہ جیسے اہم شہروں کی طرح راولپنڈی کو بھی دارالمطالعہ کی گرانٹ دی جائے۔ 6: شوریٰ کی تجویز کے محرک کو بھی خواہ نمائندگان میں سے کوئی صاحب ان کا نام پیش کریں یا نہ کریں سب کمیٹی کا ممبر ہونا چاہیے۔ 7: خاص مقامات پر مربیان کے لیے صدر انجمن احمدیہ کو کرایہ مکان دینا چاہیے۔ 8: حیدر آباد ڈویژن کے لیے حسبِ تجویز سال کلرک دیا جائے۔ 9: منتخب عہدیداران ناظرہ قرآن پڑھ سکتے ہوں۔ 10: کسی جماعت کی طرف سے جو عہدیدار ایک مرتبہ چنا جا چکا ہو اسے دوبارہ نہ چنا جائے۔ 11: کارکنان صدر انجمن احمدیہ و تحریکِ جدید وجملہ واقفین کے لیے ایک انچ کی داڑھی رکھنی لازمی قرار دیا جائے۔ 12: حیدر آباد میں دارالتبلیغ قائم کیا جائے۔ 13: جماعتوں کے تشخیص کردہ بجٹ کے ہمراہ کم شرح دہندگان کی درخواستوں پر مقامی جماعت کی مجلسِ عاملہ سفارش پر مقامی امیر کی منظوری بجٹ منظور کرنے کے لیے کافی ہو گی۔
تواریخ: 22 تا 24/مارچ 1963ء مقام: ہال تعلیم الاسلام کالج ربوہ 464 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے اسال بوجہ بیماری مجلسِ مشاورت میں شرکت نہ فرمائی۔	**نظارتِ علیاء:** 1: رپورٹ وفد مشرقی پاکستان۔ **سہ تجاویز از طرف ڈویژنل انجمن احمدیہ حیدر آباد:** 2: دفاتر صدر انجمن و تحریک جدید کے عملہ میں تخفیف پر غور کے لیے کمیٹی تشکیل دی جائے۔ 3: قواعد صدر انجمن احمدیہ دربارہ انتخاب میں امیر مقامی کے ساتھ ساتھ امرائے اضلاع و ڈویژن کا بھی ذکر ہونا چاہیے۔ 4: قواعد دربارہ انتخاب (امراء) میں مقامی امراء و پریذیڈنٹس سے مراد وہ امراء و پریذیڈنٹس ہوں گے۔ جو اس نئے سہ سالہ دور جس کے لیے امیر ضلع یا امیر ڈویژن کا انتخاب کیا جارہا ہے۔ خود ان کا انتخاب بھی منظور شدہ ہو۔ **5: از طرف جماعت احمدیہ سیالکوٹ:** تفصیلی قواعد دربارہ انتخاب عہدیداران کے قاعدہ نمبر ایک کے تحت مجلسِ انتخاب کے ممبران کی تعداد میں ترمیم۔ **دفتر پرائیویٹ سیکرٹری:** 1: **از طرف ڈویژنل انجمن احمدیہ حیدر آباد:** رپورٹ مشاورت چھ ماہ کے اندر شائع ہو کر جماعتوں میں پہنچ جائے۔ **نظارتِ بیت المال:** 1: موصیان جائیداد کی آمد پر بعض موصیان سے حصہ آمد کی بجائے چندہ عام وصول کیا جارہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق یکم مئی 1963ء سے موصیان سے جائیداد کی آمد پر حصہ آمد وصول کیا جائے۔ 2: موصیان جائیداد کی آمد کے متعلق، مطابق فیصلہ مشاورت 1945ء عمل نہیں ہو رہا۔ یکم مئی 1963ء سے اس فیصلہ پر عمل شروع کیا جائے۔ 3: مشرقی پاکستان کی صوبائی انجمن کی گرانٹ حسبِ خواہش جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان اسی معیار پر رکھی جائے جس معیار پر مغربی پاکستان کی علاقائی تنظیموں کو دی جاتی ہے۔ نوٹ: صدر انجمن احمدیہ بھی سفارش کرتی ہے کیونکہ یہ مطالبہ خود صوبائی انجمن مشرقی پاکستان کی طرف سے آیا ہے۔ 4: بجٹ صدر انجمن احمدیہ سال 64-1963ء **نظارتِ اصلاح وارشاد:** 1: **از طرف ڈویژنل انجمن احمدیہ حیدر آباد:** حضور نے قادیان کی جلسہ گاہ کی تعمیر کے لیے اٹلی و جرمنی سے ماہرین کو بلا کر جلسہ گاہ کا خاکہ تیار کروایا تھا۔ ربوہ میں بھی جلسہ گاہ کی تعمیر اسی کے مطابق کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ **2: از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد:** سلسلہ کی تبلیغی ضرورت کے مطابق تعداد میں مربی نہیں مل رہے۔ 1961ء و1962ء میں ایک ایک، 1963ء میں ایک یا دو ملیں گے۔ یہ حالت خطرہ کی صورت پیدا کر رہی ہے۔ **نظارتِ امورِ عامہ:** 1: رپورٹ رشتہ ناطہ کمیشن مجلسِ مشاورت 1962ء	☆اس سال بھی حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر مجلسِ مشاورت کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے فرمائی۔ ☆قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ جو ابتدا سے مجالسِ شوریٰ میں شرکت فرما رہے تھے۔ یہ مجلسِ مشاورت آپؓ کی بابرکت زندگی کی آخری شوریٰ تھی۔ آپؓ ستمبر 1963ء میں انتقال فرما گئے۔ حضورؓ کے ارشاد کے مطابق آپؓ صدر نگران بورڈ کے طور پر بھی فرائض انجام دے رہے تھے۔ ☆حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے پہلے اجلاس میں معاونت کے لیے مکرم مرزا عبدالحق صاحب کو اسٹیج پر بلایا۔ ☆کمیٹیوں کے انتخاب سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے نمائندگان کو اپنا ایک مکتوب پڑھ کر سنایا جو آپؓ جملہ جماعتوں کو بھی بھجوا چکے تھے۔ اس مکتوب میں آپؓ نے تحریر فرمایا تھا کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک مرتبہ پھر ختمِ نبوت کی آڑ لے کر مخالفت کا سیلاب تیزی کے ساتھ اٹھ رہا ہے۔ لہٰذا احتیاطی تدابیر ملحوظ رکھی جائیں۔ **ردشدہ تجاویز** 1: نگران بورڈ میں تین ممبرز کا اضافہ کیا جائے اور یہ تین ممبر امرائے اضلاع ہوں۔ 2: نظارتِ علیاء کے کام کی انجام دہی کے لیے ایک نائب ناظرِ اعلیٰ بھی ہونا چاہیے۔ 3: صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے دفتری عملہ اور انسپکٹروں کے لیے محکمانہ امتحان رکھے جائیں۔ تا وہ بنیادی مسائل سے واقف ہو جائیں۔ 3: حالاتِ حاضرہ کے پیشِ نظر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل کالج کے فرائض سے سبکدوش ہو کر ہمہ وقت بطور صدر صدر انجمن احمدیہ کام کریں۔ 4: تبدیلی قواعد انتخاب 5: مجلسِ مشاورت دو مرتبہ ہو۔ 6: نظارت بیت المال انفاق فی سبیل اللہ پر کتابچہ شائع کرے۔ 7: معاملہ بابت دارالتبلیغ حیدر آباد 8: قیام کمیشن برائے بہتری انجام دہی امور نظارت اصلاح وارشاد۔ **نو مزید تجاویز بابت انتظامی امور**

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
		نظارتِ تعلیم: 1: الف: لاہور میں احمدیہ ہوسٹل کا قیام 13 ٹمپل روڈ لاہور میں یکم مئی 1963ء سے منظور فرمایا جائے۔ **الف:** لاہور میں احمدیہ ہوسٹل کی عمارت کے لیے ایک پلاٹ مناسب اور موزوں جگہ پر خرید لینا چاہیے۔ عام بجٹ سے یہ رقم نکالی جانی ممکن نہیں۔ آمد کے خاص ذرائع پیدا کیے جائیں۔ **تحریکِ جدید انجمن احمدیہ: 1:** بجٹ تحریکِ جدید سال 64-1963ء	
تواریخ: 20، 21/مارچ 1964ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام کالج ربوہ 592 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے امسال بوجہ بیماری مجلسِ مشاورت میں شرکت نہ فرمائی۔	**دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ: 1:** دورہ مشرقی پاکستان کے وفد کی سفارشات پر مالی کمیشن کی رپورٹ **2:** صدر نگران بورڈ کا تقرر **نظارتِ علیاء: 1: از طرف ڈویژنل امیر حیدر آباد سندھ:** گولڈن جوبلی خلافتِ ثانیہ بابت فیصلہ **نظارت بہشتی مقبرہ: 1:** موصی کے تصدیقی فارم میں مصدقین کے بیان حلفیہ میں تبدیلی اس طرح کی جائے "میں پورے صدق اور دیانت داری سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے علم کے مطابق وصیت کرنے والا... **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** قلتِ حفاظ کو دور کرنے کے لیے منصوبہ۔ **الف:** بڑی عمر کے دوست جو فارغ ہوں اگر حفظِ قرآن پر کمربستہ ہو جائیں تو درجنوں نئے حفاظ تیار ہو سکتے ہیں۔ نیز اپنے بچے حفظ کے لیے پیش کریں۔ **ب:** مختلف جماعتوں میں حفاظ کلاسیں کھولی جائیں۔ اور حفظ کرنے والوں کے لیے معقول انعامات مقرر کیے جائیں۔ **2: از طرف لوکل انجمن احمدیہ ربوہ:** ربوہ میں جامع مسجد کی فوری تعمیر اور اس کے لیے مرکزی بجٹ میں ایک لاکھ روپیہ رکھا جائے۔ **2: از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** فرمودہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ، چٹاگانگ، راجشاہی میں ہمارے مرکز قائم کیے جائیں۔ جن کے قیام کی ذمہ داری مرکز پر ہو۔ (صدر انجمن احمدیہ نے حضورؓ کے ارشاد کی تصحیح کی۔ حوالہ خطبہ جمعہ 21 جولائی 1944ء) **نظارتِ بیت المال، تحریکِ جدید انجمن احمدیہ، وقفِ جدید انجمن احمدیہ:** بجٹ سال 65-1964ء ہر سہ انجمن	☆اس سال حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر مجلسِ مشاورت کی صدارت مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد نے فرمائی۔ ☆مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے دوسرے روز پہلے اجلاس میں معاونت کے لیے مکرم مرزا عبد الحق صاحب کو اسٹیج پر بلایا۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** امراء کی طرح نائب امراء کو بھی بغیر انتخاب نمائندگی شوریٰ کا حق ہو۔ **2:** مدرسہ احمدیہ کا دوبارہ اجراء **3:** الفضل کا سنڈے ایڈیشن شائع ہو۔ **4:** مبلغین کے لیے زیادہ سہولتیں مہیا کی جائیں۔ **5:** سلسلہ کے لٹریچر کے نرخ کم کیے جائیں۔ **6:** مجلس اطفال الاحمدیہ کو صدر انجمن ہر سال دس ہزار کی گرانٹ دے۔ **7:** حکومت کی طرف سے امداد ملنے تک تعلیم الاسلام پرائمری وسیکنڈری اسکولز کراچی 37000 ہزار یکمشت اور 2000 ماہوار منظور فرمائے جائیں۔ **8:** جامعۃ المبشرین سے فارغ التحصیل طلباء کو سرٹیفیکیٹ کا اجراء **9:** بر موقع جلسہ سالانہ حضور کے وزن کے برابر سونے کی قیمت حضور کو پیش کی جائے۔
تواریخ: 26 تا 28/مارچ 1965ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام کالج ربوہ 568 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؓ نے امسال بوجہ بیماری مجلسِ مشاورت میں شرکت نہ فرمائی۔	**نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف ناظر صاحب اصلاح وارشاد:** جلسہ سالانہ کا انعقاد بوجہ رمضان المبارک مقررہ تواریخ کی بجائے 17، 18، 19 دسمبر یا جو مناسب تاریخیں ہوں، کیا جائے۔ **2: دو تجاویز از طرف جماعت احمدیہ ربوہ:** مسجدِ اقصیٰ کے ساتھ منارۃ المسیح ہال کی تعمیر بھی شروع ہو جائے اور اگلے سال کے بجٹ میں ایک لاکھ روپیہ آمد وخرچ رکھا جائے۔ **3:** مجلسِ شوریٰ 1964ء کے فیصلہ کے مطابق مسجد مبارک کی فوری توسیع کا فیصلہ ہوا تھا۔ ابھی تک توسیع نہیں ہوئی۔ اس کے لیے اگلے سال کے بجٹ میں پچیس ہزار کی رقم رکھی جائے۔ (صدر انجمن احمدیہ کو اس تجویز سے اتفاق نہیں لیکن اس کے پیش ہونے کی سفارش کرتی ہے۔) **4: از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** روزنامہ الفضل کا خطبہ نمبر تمام جماعتوں میں بھجوایا جائے۔ کوئی جماعت ایسی نہ ہو جس میں ہفتہ میں ایک بار الفضل نہ پہنچے۔ جو جماعتیں خرچ نہ برداشت کر سکتی ہوں ان کو بھی جماعت کے خرچ پر اخبار الفضل کا خطبہ نمبر بھجوایا جائے۔ (ترمیم صدر انجمن احمدیہ: ہر جماعت کے لیے الفضل کی خریداری لازمی قرار دی جائے) **نظارتِ تعلیم: 1: از طرف جماعت احمدیہ ربوہ:** کارکنان صدر انجمن کے ذہین بچے جو بی اے، بی ایس سی فرسٹ ڈویژن کرتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ خود اعلیٰ تعلیم کا انتظام نہیں کر سکتے۔ اس لیے نظارتِ تعلیم کی مد قرضہ حسنہ میں مبلغ 6 ہزار روپے کا اضافہ کر دیا جائے۔ طلباء کا انتخاب بورڈ صدر انجمن احمدیہ کرے گا۔ **نظارتِ بیت المال: 1: از طرف ناظر صاحب بیت المال:** ربوہ میں واٹر سپلائی کی غرض سے جماعت احمدیہ کراچی نے مبلغ 20 ہزار روپے اور بھی بہت سی دیگر جماعتوں نے بھی اس کارِ خیر میں امداد دینے پر آمادگی ظاہر کی تھی لیکن ابھی تک کسی جماعت کی طرف سے کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔ صدر انجمن اب تک 18 ہزار روپیہ بطور گرانٹ اور 50 ہزار روپیہ بطور قرضہ حسنہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو ادا کر چکی ہے اور 74500 روپے کا مزید قرضہ بھی منظور کر چکی ہے۔ تجویز ہے کہ جماعتوں کی امداد کی رقم اور اس کی ادائیگی کا عرصہ معین کیا جائے۔ **بجٹ سال 66-1965ء ہر سہ انجمن**	☆اس سال حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر مجلسِ مشاورت کی صدارت مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد نے فرمائی۔ ☆مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے پہلے روز معاونت کے لیے مکرم مرزا عبد الحق صاحب کو اسٹیج پر بلایا۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** قواعد انتخاب میں ایک قاعدہ ہے کہ سیکرٹری اصلاح وارشاد وامورِ عامہ سرکاری ملازم نہ چنے جائیں۔ اب امن کا زمانہ آچکا ہے۔ اس شق پر خطِ تنسیخ کھینچا جانا چاہیے۔ **2:** ضلعی سیکرٹریان کے انتخاب کے لیے ضلعی جماعتی ہیڈکوارٹرز میں جو سیکرٹریان منتخب ہوں وہی ضلعی سیکرٹریان بھی ہوں۔ **3:** ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو جائزہ لے کہ لنگر خانہ کے کام کو مزید بہتر کرنے کے لیے کن اقدامات کی ضرورت ہے۔ **4:** جماعتی ترقی کے لیے زیادہ سے زیادہ اسکول کھولے جائیں۔ ٹریننگ کے لیے ایک نارمل اسکول بھی ہو۔ **5:** یونیورسٹی طلباء کے لیے لاہور کی طرح پشاور میں بھی ہوسٹل کے قیام کی ضرورت ہے۔ **6:** اصلاح وارشاد کے خصوصی پروگرام کے لیے مقامات کا انتخاب کر کے اصلاح وارشاد کے تحت مراکز قائم کیے جائیں۔ **7:** مربیان الاؤنس کے اصل اخراجات کی تفصیل ماہواری بل کے ساتھ بوساطت امیر ضلع مرکز بھجوا کریں۔ **8:** معلمین وقفِ جدید کو لٹریچر نظارتِ اصلاح وارشاد کا ایک حصہ بلحاظ ضروریات مہیا کیا جائے۔ **9:** نئے پیش آمدہ مسائل پر لٹریچر لکھ کر تیار کیا جائے۔ **10:** گوشوارہ سالانہ آمد کی طرز پر موصیان کا بغرضِ جائزہ گوشوارہ عملی حالت بھی لیا جانا چاہیے۔

خلافتِ ثالثہ کے بابرکت دور کی مجالسِ مشاورت

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 25تا27/مارچ 1966ء **مقام:** ہال تعلیم الاسلام کالج ربوہ 568 نمائندگان شامل ہوئے	☆ دعا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ نذرانہ خلافت مقرر کرنے کے حوالہ سے 1924ء کی شوریٰ میں فیصلہ ہوا تھا۔اسے مجلس میں رکھاجائے۔ حضورؒ نے اس کے پیش کرنے کی توجیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "میری طبیعت نے یہ فیصلہ کیا کہ جس طرح حضرت مصلح موعودؓ، نذرانہ خلافت کے نام سے بجٹ میں جو رقم رکھی جاتی تھی،اُسے عملاً وصول نہیں کرتے تھے۔اسی طرح اگر مجھے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میں بھی یہ رقم نہیں لوں گا۔چنانچہ اس وقت تک میں نے یہ رقم نہیں لی اور آئندہ کے لیے بھی میں دعا کرتا ہوں اور اپنے رب پر بھروسہ بھی رکھتا ہوں کہ وہ ایسے حالات پیدا نہیں کرے گا کہ مجھے یہ رقم لینی پڑے۔لیکن چونکہ شوریٰ نے ایک فیصلہ کیا ہے اور اس پر بڑی لمبی بحث ہوئی تھی ...فیصلہ ضرور ہو جانا چاہیے۔"اسی طرح آپؒ نے فرمایا کہ آئندہ ہر جماعت اپنی سالانہ رپورٹ بھجوایا کرے گی نیز تحریکِ جدید کے بقایاجات کے حوالہ سے ذکر فرمایا۔آپؒ نے شوریٰ میں نمائندگی کی اہمیت،وقفِ عارضی کی تحریک اور نظارتوں کو سالانہ منصوبہ بندی کرنے کی جانب توجہ دلائی۔ ☆ دوسرے روز حضورؒ نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے مجلسِ مشاورت کی اہمیت اور اس کے آداب اور رائے دینے کے طریق نیز بحث میں حصہ لینے کے بارہ میں نصائح فرمائیں۔ ☆ تیسرے روز کے اجلاس کے آغاز میں حضورؒ نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے قیام سے متعلق خطاب فرمایااور اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی نیز اس بارے میں بعض شبہات کا ازالہ فرمایا۔ ☆ اختتامی خطاب میں حضورؒ نے تفسیر کبیر اور ماہنامہ تحریکِ جدید کی خریداری،انتخابِ خلافت کے قواعد پر نظرِ ثانی،تبلیغی لٹریچر کی اشاعت اور تبلیغی دورہ جات کی بابت ذکر فرمایا۔	**نظارتِ علیاء: 1:از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** قواعد انتخاب عہدیداران چونکہ 1934ء سے پہلے کے بنے ہوئے ہیں اس لیے اس میں زیرِ لفظ ممبرانِ مجلسِ عاملہ، سیکرٹری تحریکِ جدید و سیکرٹری وقفِ جدید کے نام نہیں ہیں۔ان قواعد میں ان دوعہدوں کا اضافہ کر دیا جائے۔ **نظارتِ تعلیم: 1:از طرف مکرم صوبائی امیر مشرقی پاکستان:** جماعت احمدیہ سندر بن میں موجود مکتب کو بہتر اسٹاف کے ساتھ چلانے کا انتظام کیا جائے۔اس کے لیے دوہزار روپے کی ضرورت ہو گی۔**2:از طرف جماعتِ احمدیہ پشاور:** جماعت کے مستحق، ذہین، ہونہار اور مخلص طلباء کو اعلیٰ تعلیم دلائے جانے کے ضمن میں انتخاب کے لیے ہر بڑی جماعت میں ایک کمیٹی مقرر ہو۔**3:از طرف جماعتِ احمدیہ اُوچ شریف بہاولپور:** نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ میں میڈیکل گروپ کی کلاسز قائم کی جائیں تا کہ طالبات F.Sc اور B.Sc کی تعلیم مرکز میں رہ کر حاصل کر سکیں۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1:از طرف جماعتِ احمدیہ لاہور:** فقہ احمدیہ کے نام سے سلسلہ کی طرف سے کتاب شائع ہو جو تمام قسم کے مسائل پر مشتمل ہو تا کہ کسی مسئلہ کے متعلق اس کی صحیح فقہی حیثیت آسانی سے معلوم ہو سکے۔**2:از طرف جماعتِ احمدیہ خان پور ضلع رحیم یار خان:** بعض شہروں میں مقامی جماعتیں پورے تعمیری اخراجات مساجد کی خود متحمل نہیں ہو سکتیں۔لہٰذا بجٹ میں ہر سال کم از کم 25ہزار روپے کی رقم تعمیر مساجد کے نام سے مخصوص کی جائے۔**3:از طرف جماعتِ احمدیہ ملتان شہر:** شعبہ رشتہ ناطہ کے کام کو مزید بہتر بنایا جائے۔**4:از طرف ناظر صاحب اصلاح وارشاد:** امسال جلسہ سالانہ کا انعقاد بوجہ رمضان المبارک مقررہ تواریخ کی بجائے مناسب متبادل تواریخ میں کر لیا جائے۔**5:از طرف جماعتِ احمدیہ مردان:** موجودہ دور میں ٹیڈی ازم اور فیشن پرستی کی وبا تیزی سے بڑھ رہی ہے۔جس کا اثر جماعت کے بچوں اور بچیوں پر بھی ہے۔اس رجحان کو سختی سے روکنے کے لیے مقامی جماعتوں کو توجہ کرنی چاہیے۔**6:از طرف جماعتِ احمدیہ اُوچ شریف بہاولپور:** روزنامہ الفضل کے معیار کو بلند کرنا چاہیے۔**3:از طرف جماعتِ احمدیہ بیداد پور ضلع شیخوپورہ:** نظارتِ اصلاح وارشاد یا وقفِ جدید کے انتظام کے تحت ہر دیہاتی جماعت میں سے ایک شخص کو لے کر اس کی چھ ماہ یا سال میں تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے اور وہ واپس آکر تعلیمی اور تربیتی امور میں جماعت کی راہنمائی کر سکے۔ **نظارتِ بیت المال: 1:از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** ممبران جماعتِ احمدیہ کے لیے سوشل سیکیورٹی اسکیم جاری کی جائے۔جس میں ممبران یا ان کے پسماندگان کو بصورت وفات یا بڑھاپا یا بے روزگاری امداد دی جائے۔جس کے لیے صدر انجمن احمدیہ میں سوشل سیکیورٹی فنڈ قائم کیا جائے۔ **وکالتِ علیاء: 1:از طرف مجلس تحریکِ جدید:** مجلسِ مشاورت میں تحریکِ جدید کے نمائندگان کی تعداد 15سے بڑھا کر 19 کر دی جائے۔ **وکالتِ مال: 1:از طرف مجلس تحریکِ جدید:** مجلسِ مشاورت 1959ء میں منظور ہوا تھا کہ "جس دوست کے ذمہ تحریکِ جدید کے تین سالوں کے وعدہ جات قابلِ ادا ہوں وہ اگر بقایا صاف نہ کریں اور نہ ہی دفتر سے اپنی مجبوری بتا کر مہلت لیں۔ان کو سلسلہ کا کوئی عہدہ نہ دیا جائے۔اور آئندہ اس وقت تک وعدہ قبول نہ کیا جائے جب تک سابقہ بقایا صاف نہ ہو جائے۔"اسے زیادہ مؤثر بنانے کے لیے اس میں اضافہ کیا جائے کہ "ایسے افراد کو مجلسِ مشاورت کا نمائندہ منتخب نہ کیا جائے اور نہ انتخاب میں ووٹ کا حق دیا جائے۔"**2:از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کی سو فیصد وصولی پر بھی جماعتوں کو گرانٹ دی جائے۔(اس پر تحریکِ جدید اور وقفِ جدید نے اپنی رپورٹ پیش کی)**3:از طرف جماعتِ احمدیہ چنیوٹ:** مرکز میں عرصہ دو سال سے فروخت شدہ پلاٹس جن پر ابھی تک کوئی تعمیر نہیں ہوئی،ان کے مالکان سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ ایک معین عرصہ تک ان کو قابلِ رہائش حد تک تعمیر کریں۔بصورتِ دیگر ان خریداروں کے نام سے وہ پلاٹ خارج کر کے نئی درخواستوں پر ایسے احباب کو بموجب قواعد آبادی سابقہ قیمت فروخت پر الاٹ کریں۔جس قیمت پر دفتر آبادی ربوہ نے ان کے نام فروخت کیے تھے۔نئے خریدار پابند ہوں کہ عرصہ ایک سال میں ان پلاٹس پر عمارت تعمیر کر کے ان کو آباد کریں۔(کمیٹی آبادی نے اس تجویز سے اتفاق نہ کیا) **بجٹ سال 67-1966ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 8: تجویز بابت مرکزی ماڈل اسکول وبورڈنگ 9: عربی کتب حضرت مسیح موعودؑ پر اعراب اور ان کا ترجمہ 10: تحریکِ جدید اور صدر انجمن کے مبلغین کو ایک ہی roll پر رکھا جائے۔ 11: معلمین مساجد میں اسکول جاری کریں 12: مہمان خانہ ربوہ میں مستقل مبلغ کا تقرر 13: تعمیر کوارٹر مربی ہاؤس جہلم 14: مربیان کا لائحہ عمل واوقاتِ کار کا تعین 15: سندھ کے ہندوؤں کے لیے سالانہ ایک دو مبلغین کی تیاری 16: مردانہ	☆اس سال مجلسِ مشاورت کے موقع پر تفسیرِ صغیر کی دوبارہ اشاعت ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے افتتاحی اجلاس میں اس کا اعلان فرمایا۔ یہ لاجواب اور بے مثال علمی اور دینی شاہکار پہلی مرتبہ دسمبر 1957ء میں طبع ہوا تھا۔ ☆قبل ازیں مجلسِ شوریٰ میں خلیفۃ المسیح اپنی معاونت کے لیے کسی ایک دوست کو ہی مدعو فرمایا کرتے تھے تاہم اس مرتبہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے طریقہ کار میں تبدیلی کرتے ہوئے فرمایا"ایک دوست بطور معاون صدر کام کرنے کے لئے تجویز کیے جایا کرتے ہیں، اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ہر اجلاس میں مختلف آدمیوں کو بلاؤں گا اور میں اس کا اظہار اس لئے کرنا چاہتا ہوں تا کہ بعد میں بدظنی پیدا نہ ہو کہ میں جب کسی دوسرے آدمی کو بلاؤں تو پہلے کے متعلق یہ خیال پیدا ہو جائے کہ شاید انہوں نے صحیح کام نہیں کیا۔اس لئے میں نے انہیں بدل دیا ہے۔اور اگر کسی آدمی کے دل میں ایسی بدظنی پیدا ہونے کا احتمال ہو تو اسے اس بدظنی سے بچا لیا جائے۔"ازاں بعد حضورؒ نے پہلے اجلاس میں معاونت کے لیے محترم شیخ بشیر احمد صاحب کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆دوسرے روز حضورؒ کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور تیسرے روز محترم میر محمد بخش صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب نے انجام دیے۔ ☆تیسرے روز نذرانۂ خلافت کی تجویز کے موقع پر حضورؒ ہال سے تشریف لے گئے اور آپؒ کی عدم موجودگی میں محترم مرزا عبدالحق صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیے۔ ☆26مارچ کو لنگر خانہ کی نو تعمیر شدہ عمارت میں نمائندگانِ شوریٰ کو عشائیہ پیش کیا گیا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: صدر انجمن احمدیہ کی بعض نظارتوں کے ناظر صاحبان بہت ضعیف اور کمزور ہو گئے ہیں۔اس لیے ان کے ساتھ ٹریننگ حاصل کرنے کے لیے نوجوان نائبین کا تقرر فوری طور پر عمل میں لایا جائے تا کہ وہ مناسب وقت میں ان کی جگہ لے سکیں۔ ب: نیز یہ کہ ناظر صاحبان کے لیے ان کی ملازمت کے لیے حد عمر کا تعین ہونا چاہیے۔ سوائے استثنائی صورت کے جب خلیفۂ وقت انہیں اپنے عہدے پر زائد العمر ہونے کے بعد برقرار رکھنے کا ارشاد فرمائیں۔ 2: ادارہ دارالاقامہ النصرت کو باقاعدہ طور پر صدر انجمن احمدیہ سے منسلک کیا جائے اور اس کو مناسب گرانٹ دی جائے۔ 3: اگرچہ صدر انجمن کے قواعد میں شامل ہے کہ کوئی نادہند یا بقایا دار عہدہ دار نہیں بن سکتا۔ مگر بعض جماعتوں میں ایسے لوگ عہدیدار بنا دیے جاتے ہیں۔اور اگر اس کے متعلق مرکز میں شکایت کی جائے تو نہ اس کی تحقیق ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی کارروائی عمل میں آتی ہے۔ تجویز ہے کہ اس قاعدہ پر سختی سے عمل کیا جائے۔ 4: خلیفۂ وقت امراء سے سہ ماہی رپورٹ طلب کریں۔ 5: امرائے اضلاع سال میں کم از کم چار دورے کریں۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
		جلسہ گاہ کے قریب بیت الخلاء کی تعمیر کی ضرورت 17: مبلغین کے دورے کثرت سے ہوں 18: ترویج ہجری شمسی سال 19: عربی وفارسی کتب حضرت مسیح موعودؑ کا ترجمہ ہونا چاہیے 20: مشرقی پاکستان کی بعض جماعتوں میں مکانات کی تعمیر کے لیے امداد دی جائے 21: مشرقی پاکستان میں جاری مدرسہ کے اسٹینڈرڈ کو بہتر کیا جائے 22: جلسہ سالانہ ڈھاکہ میں 2 لاکھ غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کے لیے جو اعلان کیا گیا تھا اس کے متعلق اسکیم 23: بیرونی ممالک کے نوجوانوں کے لیے روزگار کا پروگرام 24: صدر انجمن احمدیہ میں شعبہ آڈٹ کا قیام 25: شوریٰ میں انجمنوں کے بجٹ کے لیے وقت کا تعین۔ 26: نظارت بیت المال کسی فرد، ادارہ یا تنظیم کو وصولی چندہ کی اجازت سے قبل مقامی جماعت سے مشاورت کر لیا کرے۔ 27: تنظیمی چندہ جات کے بقایا داران کو جماعتی عہدیدار منتخب نہ کیا جائے۔ 28: مستورات چندہ دہندگان کو بالواسطہ مقامی انتخاب میں رائے کا حق	6: 1963ء کی مجلسِ مشاورت کی طرف سے جائیداد کا ہبہ کرنے والے موصیوں کے متعلق جو سفارش حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔ اس کے متعلق حضورؓ کے بعض ارشادات نظر انداز ہو گئے تھے۔ لہٰذا التماس ہے کہ اس تجویز کو دوبارہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ 7: چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں غیر معمولی کمی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 1943ء کی مجلسِ شوریٰ میں اس بارہ میں ایک سب کمیٹی بنانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ یہ کمیٹی تشکیل دے دی جائے یا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جو طریق پسند فرمائیں۔
تواریخ: 7 تا 9/ اپریل 1967ء **مقام:** ایوانِ محمود ربوہ 689 نمائندگان شامل ہوئے	☆ دعا سے قبل حضورؒ نے نمائندگان سے مختصر خطاب میں مشورہ دینے کا طریق بیان فرمایا۔ نیز فرمایا کہ اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کی بعثت کے ذریعہ اسلام پھر ادیانِ باطلہ پر غالب آجائے گا۔ ☆ دوسرے روز حضورؒ نے تجاویز سالِ گزشتہ بابت نظارتِ اصلاح و ارشاد کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد ایک مختصر خطاب فرمایا جس میں آپؒ نے مربیانِ سلسلہ کی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "مربی کے معنے ہیں تربیت کرنے والے کے اور تربیت ہو نہیں سکتی جب تک کہ ہر فردِ واحد جس کی تربیت کی جاتی ہے اس کے ساتھ ذاتی واقفیت نہ ہو۔ اس کی ذہنیت کا علم نہ ہو اس کے خلوص کا علم نہ ہو۔ اس کی مجبوریوں کا علم نہ ہو۔ اس کے اوپر جو مختلف دباؤ پڑ رہے ہیں جن کے نتیجہ میں وہ کمزور ہوتا جاتا ہے ان کا علم نہ ہو۔ اور جب آپ ایک جماعت میں جا کر ایک گھنٹہ دو گھنٹے یا تین گھنٹے ٹھہرتے ہیں اور بڑا حصہ اپنے وقت کا اس طرح گزار دیتے ہیں کہ آپ کا تعلق ہی ان سے اس رنگ میں قائم نہیں ہو سکتا جس رنگ میں ہونا چاہیے۔ مثلاً صرف جمعہ پڑھایا تو وہ تو آپ نے جماعت کو مخاطب کیا، چاہے آپ تین گھنٹہ کا لیکچر دیں۔ لیکن اس لیکچر کے نتیجہ میں آپ کو جماعت کے حالات سے واقفیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپ کو ہر ایک سے ملنا چاہیے، اس سے باتیں کرنی چاہییں اور پتہ لگانا چاہیے کہ وہ کمزور کیوں ہے۔ "مزید فرمایا" کسی مربّی کے ذہن میں یہ بات نہیں آنی چاہیے کہ ان کے بغیر جماعت احمدیہ ترقی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اگر سارے مربّی بھی یہ کام چھوڑ کر چلے جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ وہی نظارہ دکھائے گا جس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ نہ ہمارا کوئی مربّی، نہ واعظ، نہ معلم!! اور لوگ دھڑا دھڑ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ جماعت نے تو بہر حال ترقی کرنی ہے اور کرے گی ان شاءاللہ آپ کو اللہ تعالیٰ ثواب حاصل کرنے کا ایک موقع دے رہا ہے۔"	نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: **از طرف ناظر صاحب اصلاح و ارشاد:** چونکہ دسمبر میں رمضان المبارک ہے اس لیے جلسہ سالانہ کی تاریخیں گزشتہ سال کی طرح 27، 28، 29 جنوری مقرر کی جائیں۔ 26 جنوری کو جمعہ کا دن ہے۔ 2: **از طرف جماعت احمدیہ کراچی:** حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی اشاعت بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ ان کتابوں کو کم سے کم قیمت پر فروخت کیا جائے اس مقصد کے حصول کے لیے یہ کتابیں کثیر تعداد میں دیدہ زیب طباعت کے ساتھ شائع کی جائیں۔ اور اصل لاگت پر فروخت کی جائیں۔ نظارت اصلاح وارشاد کی اس بارہ میں یہ رائے ہے کہ اصل لاگت پر کتب فروخت کرنا ناقابل عمل ہے۔ نیز حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی اشاعت کے لیے الشرکۃ الاسلامیہ کا ادارہ قائم شدہ ہے۔ اس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے علاوہ جماعت کے افراد کا سرمایہ بھی لگا ہوا ہے۔ لازمی اخراجات کی وجہ سے ایک مدت تک نفع لینا ضروری ہے۔ اگر مناسب سمجھا جائے تو نفع کی شرح کا تعین کر دیا جائے۔ 3: **از طرف جماعت احمدیہ سیالکوٹ:** الفضل کا معیار بلند ہونا چاہیے۔ موجودہ صورت میں اخبار غیر از جماعت احباب کے سامنے پیش کرنے کے قابل نہیں ہے اور شکایت ہے کہ اخبار کی صورت زیادہ تر ایک گزٹ کی ہے جس میں جاذب علمی مواد عموماً نہیں ہے۔ (اگرچہ نظارتِ اصلاح وارشاد اس تجویز سے متفق نہیں ہے لیکن پھر بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے شوریٰ میں پیش کرنے کا ارشاد فرمایا ہے) نظارتِ تعلیم: 1: **از طرف صدر صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ:** (الف) آئندہ کے لیے کسی احمدی لڑکی کو کسی ایسے ادارے میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہرگز نہ ہو جس میں مخلوط تعلیم کا رواج ہو۔ (ب) جماعت کے علمی وتربیتی ماہرین کے ضلعی و مرکزی بورڈ ترتیب دیے جائیں۔ جن کے سامنے ہر ایک لڑکی کا معاملہ پیش ہو جو بی اے اور بی ایس سی سے اوپر تعلیم حاصل کرنا چاہے۔ یا ملازمت کرنا چاہے۔ تا کہ بورڈ تمام حالات کا جائزہ لے کر جس میں ضروریاتِ دینی، ضروریاتِ قومی وضروریاتِ متعلقہ خاندان شامل ہوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی سفارشات پیش کرے۔ اور پھر حضور کی اجازت سے وہ لڑکی آئندہ تعلیم حاصل کرے یا ملازمت اختیار کرے۔ ایسی تمام کارروائی کا ضلعی اور مرکزی سطح پر ریکارڈ رکھا جائے تا کہ پڑتال ہو سکے۔ (ج) ربوہ گرلز کالج میں ایسی کلاسز کا اجراء کیا جائے جو اُن لڑکیوں کے سوا جنہیں مندرجہ بالا بورڈوں کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعلیم یا ملازمت حاصل کرنے کی اجازت عطا فرمائیں باقی تمام لڑکیوں کو مندرجہ ذیل امور میں طاق کرے:۔ تعلیمِ قرآن و دیگر دینی اشغال (۲) بچوں کی نگہداشت اور تربیت (۳) کفایت شعاری (۴) امورِ خانہ داری (۵) ابتدائی طب وفرسٹ ایڈ (۶) سادہ لباس و سادہ رہائش 2: **از طرف جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان:** برہمن بڑیہ کے مکتب کو باقاعدہ پرائمری سکول کی شکل دے دی جائے. ایک زائد استاد کی بھی ضرورت ہو گی جس کے اخراجات کے لیے ۹۰۰ روپیہ سالانہ منظور کیا جائے۔ (نظارت تعلیم اور صدر انجمن احمدیہ نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہے) نظارتِ بیت المال: 1: **از طرف جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ:** جو بجٹ مقامی جماعت تیار کر کے مرکز میں بھجوائے وہی درست سمجھا جائے۔ اگر مرکز اسے درست خیال نہیں کرتا۔ تو ان کے خیال میں جن احباب کے چندے کم ہوں ان سے براہِ راست دریافت کیے بغیر مقامی بجٹ میں تبدیلی نہ کی جائے۔ کیونکہ جب دینے والے رضامند نہ ہوں گے تو بجٹ کے مطابق وصولی نہ ہو سکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ بقایا دن بدن زیادہ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق نظارت بیت المال کی یہ رائے ہے کہ یہ تجویز قابلِ عمل نہیں۔ اگر صحیح تشخیص کے متعلق جماعت اپنا قدم نکالنا چاہے تو کل کو وصولی کے متعلق بھی سبکدوش ہونے کی کوشش کرے گی۔ مقامی جماعت کے قیام کا تو مقصد ہی یہی ہے کہ سلسلہ کے کاموں میں مرکز کی مدد گار بنے۔ قبل ازیں بھی چند سال ہوئے ایک جماعت کی طرف سے یہ تجویز آئی تھی کہ رعایت شرح کی منظوری مرکز نہیں بلکہ مقامی جماعت دیا کرے لیکن اسے شوریٰ میں پیش کرنے کی اجازت نہیں ملی تھی۔ یہ تجویز اسی کا ایک نہایت ہی ناواجب ردِّ عمل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نظارتِ بیت المال کی اس رائے کے باوجود اسے شوریٰ میں پیش کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔	☆ اس سال مجلسِ مشاورت کے چار کی بجائے پانچ اجلاسات منعقد ہوئے۔ ☆ شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم شیخ بشیر احمد صاحب، محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری انور حسین صاحب اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆ حضورؒ نے افتتاحی اجلاس میں سب کمیٹیوں کے قیام سے قبل ایک نئی اور غیر معمولی سب کمیٹی بابت نمائندگانِ شوریٰ و وقفِ عارضی کا قیام فرمایا۔ حضورؒ نے اس سب کمیٹی کے لیے دس ممبران نامزد فرمائے۔ ☆ اس سال امرائے اضلاع نے بھی اپنی سالانہ رپورٹس پیش کیں۔ ☆ حضورؒ نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا سال اپریل کے آخر کی بجائے جون کے آخر میں ختم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ☆ تیسرے روز حضورؒ کے ارشاد پر مسٹر ایم کے بونگے جنرل سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ **ردشدہ تجاویز** 1: کسی جماعتی سیکرٹری کے تین ماہ تک اپنا مقام چھوڑنے کی صورت میں نیا انتخاب کروایا جائے۔ 2: امیر یا پریذیڈنٹ کی معطلی کی صورت میں متعلقہ جماعت یا ضلع سے ہی نیا امیر یا پریذیڈنٹ مقرر ہو۔ 3: چنیوٹ مخالفت کا مرکز ہے یہاں دارالمطالعہ اور مستقل مربّی کا قیام ضروری ہے۔ 4: حقہ و سگریٹ نوشی والا کسی عہدہ کے لیے منتخب نہ کیا جائے۔ 5: مسجد مبارک میں منارۃ المسیح کی طرز پر مینار کی تعمیر ہو۔ 6: مرکز میں ایسے ادارہ کا قیام جو پریس، ریڈیو و ٹیلیویژن سے رابطہ رکھے۔ 7: جلسہ سالانہ کی تواریخ دسمبر کے آخری ہفتہ کی بجائے نومبر کے آخری ہفتہ میں کر دی جائیں۔ 8: والدین بچیوں کو نرسنگ کی تعلیم کے لیے نہ بھیجیں۔ 9: ضلع گجرات کے تعلیم الاسلام اسکول (جو مڈل سے ہائی ہو رہا ہے) کے لیے بجٹ میں تیس ہزار روپے کی گنجائش رکھی جائے۔ 10: لاہور میں بچیوں کے لیے ہوسٹل کا قیام 11: پہلی جماعت سے دسویں تک دینی کورس کی تشکیل 12: بجٹ و اسٹینڈنگ کمیٹی میں مشرقی پاکستان کے نمائندگان بھی ہونے چاہییں۔ 13: جماعت کے مرکز میں ٹیکنیکل کالج کا قیام 14: (الف) جماعتیں بے روزگاروں کے لیے روزگار کی کوشش کریں (ب) فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے تحت ربوہ میں صنعت کا قیام (ج) مرکز میں کمرشل کالج کا قیام 15: (الف) ٹیڈی ازم کا نسداد (ب) برقعہ مناسب اور ڈھیلا ڈھالا ہو (ج) غریب جماعتوں میں مفت الفضل کا اجراء (د) احمدی بچے اور بچیاں والدین کی مرضی

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	☆ اختتامی خطاب میں حضورؒ نے اسلام میں شوریٰ کی تاریخ اور اس کے آداب سے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "جہاں تک مجلس شوریٰ کا سوال ہے اسے کسی شکل میں بلایا جائے اس کی نمائندگی کا کیا طریق ہو۔ انتخاب کس اصول پر ہو وغیرہ، یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن کا فیصلہ کرنا خلیفۂ وقت کا کام ہے اور اس کے متعلق خلیفۂ وقت مشورہ لیتا ہے۔ وہ مشورہ کے بعد اکثریت کے حق میں فیصلہ کر رہا ہو یا کثرت کے خلاف فیصلہ کر رہا ہو۔ یہ علیحدہ بات ہے لیکن ہر حال میں مشورہ لیتا ہے اور کام کرتا ہے۔"	**وکالتِ تعلیم تحریکِ جدید: 1: از طرف ضلعوار نظام ساہیوال:** جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے پرائمری پاس طلباء کو بھی داخل ہونے کی اجازت دی جائے کیونکہ جماعت کا وہ طبقہ جو مڈل یا میٹرک تک اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتا ان کے بچے خدمتِ دین کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر سکیں اور اس حصہ کا نام کلاس نمبر ۲ رکھ دیا جائے۔ اس طرح کلاس نمبر ۲ پاس کر لینے کے بعد یہ میدانِ عمل میں پرائیویٹ طور پر اپنے علم میں اضافہ کرتے رہیں گے۔ وکالتِ تعلیم کی اس تجویز کے متعلق یہ رائے ہے کہ شوریٰ 1962ء میں کمیشن کی رپورٹ پر یہ معاملہ پیش ہو کر فیصلہ ہو چکا ہوا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں اب میٹرک پاس یا اس سے اوپر والی تعلیم کے طلباء ہی لیے جائیں۔ لہٰذا وکالتِ تعلیم کے نزدیک اس معاملہ کو دوبارہ شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ بعض استثنائی حالات میں ایسے واقفین طلباء جو ذہین اور ہونہار ہوں، ان کو میٹرک تک وظیفہ دینے کا بھی تحریک انتظام کرتی ہے۔ بشرطیکہ وہ میٹرک کے بعد جامعہ میں داخل ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وکالتِ تعلیم کی اس رائے کے باوجود اسے شوریٰ میں پیش کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ **بجٹ سال 1967-68ء ہر سہ انجمن**	کے مطابق شادی کریں **16:** جماعت برہمن بڑیہ میں مسجد، لائبریری، دارالمطالعہ و مربی ہاؤس کے لیے گرانٹ
تواریخ: 5 تا 7/ اپریل 1968ء **مقام:** ایوانِ محمود ربوہ 523 نمائندگان شامل ہوئے	☆ بعد از دعا حضورؒ نے نمائندگان سے مختصر خطاب کرتے ہوئے غلبہ اسلام کے جلد حصول کی خاطر مزید جدوجہد اختیار کرنے کی جانب توجہ دلائی۔ ☆ اختتامی خطاب میں حضورؒ نے فرمایا " حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے دھڑلے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ تم سارے مل کر میرے خلاف تدبیریں کرو پھر بھی تم ناکام رہو گے۔ یہ وعدہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تو نہیں بلکہ یہ وعدہ آپ کے طفیل اور آپ کے ذریعہ سے اور آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہمارے ساتھ بھی ہے۔ اگر ہم وہ انتہائی قربانیاں دینے کے لیے تیار ہوں جو خداوند کریم ہم سے لینا چاہتا ہو۔ اگر ہم فدائیت کا وہ حسین مظاہرہ کرنے کے لیے تیار ہوں جس حسن کو خدا ہم میں دیکھنا چاہتا ہے تو ہمارے لیے کامیابی ہی کامیابی مقدر ہے اللہ تعالی امتحان لیتا ہے اور لیتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے وہ اموال کے تعلق میں بھی امتحان لے گا اور جانی لحاظ سے بھی اور جذبات کے لحاظ سے بھی وہ امتحان لے گا۔ یہ ساری باتیں ایسی نہیں جن کے متعلق قرآنِ کریم نے ہمیں پہلے نہ بتا دیا ہو۔ یہ تو بہرحال ہوں گی۔ مگر ان کے ساتھ یہ بشارت بھی ہے کہ جب تم انفرادی امتحانوں میں کامیاب ہو جاؤ گے تو ایک جماعتی فتح اور جماعتی کامیابی اور جماعتی فلاح کا میں تمہیں وعدہ دیتا ہوں اور اس کی راہ میں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی۔"	**نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف حضرت مولوی ابو العطاء جالندھری صاحب (نائب ناظر اصلاح وارشاد و تربیت):** جماعتی تربیت اور تعلیم القرآن کی اسکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے سلسلہ میں جماعت سالِ رواں میں سات ہزار واقفین وقف عارضی مہیا کرے۔ **2: از مکرم ناظر صاحب تجارت و صنعت:** سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجارت و صنعت کے کام کو جماعتوں میں فروغ دینے اور ترقی کے وسائل معلوم کرنے کے لیے سات ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہوئی ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیرِ ہدایات کام کر رہی ہے۔ چونکہ تجارت و صنعت کو تمام جماعت میں ترقی دیا جانا ہے۔ اس لیے میری تجویز ہے کہ فی الحال حسبِ ضرورت پاکستان کی شہری جماعتوں میں دیگر نظارتوں کی طرح سیکرٹری تجارت و صنعت مقرر کیے جائیں تاکہ حضور کی اور کمیٹی کی ہدایات ان سیکرٹریان کے ذریعہ پہنچائی جا سکیں اور تعمیل کروائی جا سکے۔ **رپورٹ مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ: 1** "ایک دوست نے 63/06/10 کو وصیت کی کہ نہ ان کی کوئی جائیداد ہے۔ نہ ہی کوئی آمد ہے۔ سوائے اپنے بچے کی طرف سے کچھ جیب خرچ کے، جس کے 10/1 حصہ کی وہ وصیت کرتے ہیں۔ اسی طرح آئندہ اگر کوئی جائیداد ہو گی۔ تو اس کے 10/1 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ ان کی اس وصیت پر مجلس کارپرداز نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ نہ کوئی جائیداد ہے۔ اور نہ ہی دوسری شرائط وصیت کی ان میں پائی جاتی ہیں۔ اس لیے وصیت نامنظور، اور صدر انجمن احمدیہ نے بھی اس سے اتفاق کیا۔ اسی دوران وہ دوست وفات پا گئے۔ ان کے ورثاء کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں مجلس کارپرداز کو رپورٹ کے لیے فرمایا۔ جس پر مجلس نے فیصلہ کیا کہ ان کا پہلا فیصلہ تو بجا ہے لیکن جو مزید شواہد پیش کیے گئے ہیں ان کی روشنی میں مجلس یہ سفارش کرتی ہے۔ کہ قاعدہ نمبر 414 کے مطابق ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کو مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس لیے پیش ہے" **وکالتِ مال اوّل تحریک جدید: 1: از طرف مکرم وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ:** سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر سوم کا اجراء فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ "دوران سال نومبر 1965ء کے بعد جو نئے لوگ تحریکِ جدید کے دفتر دوم میں شامل ہوئے ہیں۔ ان سب کو دفتر سوم میں منتقل کر دینا چاہیے۔ اور تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لیے تیار کرنا چاہیے۔ گذشتہ دو سال کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ہدایات کو پوری طرح مدنظر نہیں رکھا گیا اور آمد کی رفتار خاطر خواہ نہیں ہو سکی۔ اس لئے مناسب ہو گا کہ حضور ایدہ اللہ تعالی کے ارشادات کی تعمیل کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جائیں۔ (1) جماعتیں ایسے کمانے والے افراد کی مکمل فہرستیں (مع تفصیل آمدن وغیرہ) جو تحریک جدید کے کسی دفتر میں شامل نہیں تیار کریں۔ اور ہر سال ایسی فہرستیں آخر فروری تک وکالت مال کو بھجوا دی جایا کریں۔ (2) ایسے افراد کو اجتماعی اور انفرادی طور پر عہدیدارانِ جماعت تحریک کریں کہ وہ حسبِ مقدرت دفتر سوم میں شامل ہوں اور وعدہ جات کی فہرست اس سال 15 جون تک وکالتِ مال کو ارسال کر دی جائے۔ (3) مذکورہ بالا دونوں فہرستوں کے جائزہ کے بعد وکالتِ مال بھی ایسے افراد کو جنہوں نے شمولیت کا وعدہ نہ کیا ہو انفرادی طور پر دفتر سوم میں شمولیت کی تحریک کرے۔ (4) امراء و دیگر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ عہد کریں کہ وہ حتی المقدور کوشش کریں گے کہ ان کی جماعت کے دفتر سوم کے چندہ کی مقدار دفتر اوّل و دوم کے چندہ کی مجموعی مقدار کا کم از کم 20 فیصد ہو جائے۔ (5) بچوں اور مستورات کو دفتر سوم میں شامل کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ کا خصوصی تعاون حاصل کیا جائے۔	☆1968ء تا 1971ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری کے فرائض مکرم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب نے انجام دیئے۔ ☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم رانا محمد خان صاحب اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆امسال شوریٰ کے اجلاسات میں قریباً 650 زائرین نے شرکت کی۔ ☆امسال شوریٰ کے ایجنڈا میں 5 اجلاسات رکھے گئے تھے لیکن کارروائی جلد مکمل ہونے کے باعث تیسرے روز دوپہر کو شوریٰ اختتام پذیر ہو گئی۔ یوں امسال شوریٰ کے چار اجلاسات ہوئے۔ ☆دوسرے روز حضورؒ کی جانب سے نمائندگانِ شوریٰ کے لیے دارالضیافت میں بعد مغرب و عشاء دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
		امید ہے اس کے نتیجے میں قریباً ایک لاکھ روپیہ وصول ہو جائے گا جس سے یہ دفتر صحیح بنیادوں پر قائم ہو سکے گا۔ ان شاءاللہ العزیز۔ **نظامتِ مال وقفِ جدید: 1: از طرف مکرم ناظم صاحب مال وقف جدید:** "حضرت خلیفہ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کو پورا کرنے کے لیے کہ جماعت کے اطفال وقفِ جدید کا مالی بوجھ اٹھائیں۔ مجلس شوریٰ مناسب غور کے بعد لائحہ عمل تجویز کرے۔ موجودہ صورت تسلی بخش نہیں ہے"۔ **بجٹ سال 69-1968ء ہر سہ انجمن**	
تواریخ: 28تا30/مارچ 1969ء **مقام:** ایوانِ محمود 511 نمائندگان شامل ہوئے	☆ بعد از دعا حضورؒ نے نمائندگان سے مختصر خطاب کرتے ہوئے امسال مجلسِ شوریٰ میں آمدہ تجاویز سے متعلق ہدایات فرمائیں۔ ☆ تیسرے روز اجلاس کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا "دوست یہ یاد رکھیں کہ ہم یہاں مشورہ لینے، سننے اور مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ بعض دوست کھڑے ہو کر بولتے ہوئے اعتراض کا لفظ کہہ دیتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ ایک شخص نے اگر اپنی رائے دی ہو تو اس کا نام لے کر اس کے خلاف رائے دینے کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ ہر ایک نے میرے سامنے مشورہ پیش کرنا ہے البتہ جہاں اختلاف رائے ہے وہاں اختلاف رائے کا اظہار کرنا چاہئے مشورہ کا مطلب ہی یہ ہے۔ غلط قسم کے الفاظ کے استعمال سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے۔" ☆ اختتامی خطاب کے آغاز میں حضورؒ نے غربت کے تدارک سے متعلق تجویز کے ذکر میں فرمایا کہ "اس وقت مذہب پر اور خصوصاً زندہ مذہب پر جو اسلام ہے اس پر حملہ کیا جا رہا ہے کہ یہ انسان کی مادی ضروریات کو پورا نہیں کرتا اور روحانی ضروریات ہیں ہی کوئی نہیں یعنی جو حملہ آور ہیں ان کے نزدیک تو نہ کوئی روحانی ضرورت ہے نہ اس کے پورا ہونے کا امکان ہے۔ کیونکہ وہ نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں نہ مذہب کو مانتے ہیں۔ جب وہ ایمان ہی نہیں لاتے تو اس واسطے تعلق باللہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان کا کچھ اس رنگ کا تعلق قائم ہو جائے کہ اللہ جو اس قدر عظیم اور زبردست ہستی ہے وہ اپنے عاجز بندوں سے دوستانہ سلوک کرے ان کے نزدیک یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ایک زبردست چیلنج ہے جو مذاہب عالم کو درپیش ہے۔ لیکن اس کا جواب صرف ایک زندہ مذہب دے سکتا ہے یعنی صرف اسلام اس چیلنج کو قبول کر سکتا ہے اور ایسے رنگ میں جواب دے سکتا ہے کہ وہ طاقتیں جو اس وقت اسلام کے خلاف برسرپیکار ہیں وہ اپنی ریاست کو تسلیم کریں۔" ☆ حضورؒ نے اس خطاب کے آخر میں دعاؤں کا فلسفہ، ضرورت اور دعاؤں کی تحریک فرمائی۔	**نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ کوئٹہ:** چونکہ موجودہ انشورنس کمپنیاں سود اور جوئے سے مملو ہیں اس لیے جماعت احمدیہ کے افراد موجودہ انشورنس کمپنیوں سے بیمہ نہیں کرواتے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امداد باہمی کے اصولوں پر "حلف الفضول" کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے ادارے کے قیام پر غور کرنے کے لئے اہلِ اخلاص پر مشتمل ایسی سب کمیٹی کا اس مجلس شوریٰ میں قیام عمل میں لایا جائے جو جماعت سے تجاویز لے کر ایک سال کے اندر اندر ایسی قابلِ عمل حکیم مجلسِ شوریٰ 1970 کے سامنے رکھے۔ جو ایک طرف جوئے اور سود کی لعنت سے پاک ہو تو دوسری طرف افرادِ جماعت کے معاشی تحفظات کی ضامن بھی ہو۔ جماعتِ احمدیہ کوئٹہ کے نزدیک ایسے ادارے کا قیام از بس ضروری بھی ہے۔ ایسے ادارے کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مبارک نام پر "نصرت جہاں امداد باہمی نظام کو" تجویز کرتی ہے۔ نظارت بیت المال کی اس بارہ میں یہ رائے ہے کہ "اس اسکیم کو بھی سوشل سیکورٹی اسکیم میں مدغم کر دینا مناسب ہو گا یا اس سلسلہ میں جو کمیٹی تشکیل ہوئی تھی اس کمیٹی کے سپرد یہ اسکیم بھی کر دی جائے۔ **نظارتِ تعلیم: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ مشرقی پاکستان:** احمدی طلباء کے روحانی اور اخلاقی مفاد کی حفاظت کی غرض سے یہ تجویز کرتی ہے کہ جو طلباء ڈھاکہ میں یونیورسٹی یا کسی مقامی کالج میں داخلہ حاصل کر لیں ان کے قیام اور طعام کی غرض سے ایک ہوسٹل قائم کیا جائے جہاں من جملہ اور ضروریات کے دینی ماحول کو برقرار رکھنے کو فوقیت دی جاوے۔ **2: از طرف جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان:** دو ہزار روپیہ گرانٹ منظور شدہ برائے سندربن احمدیہ پرائمری سکول براہ راست مقامی انجمن کو بھیجی جائے۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** جماعتِ احمدیہ میں عربی زبان کی ترویج اور خاص طور پر نوجوانوں کو عربی زبان سکھانے کے لیے آسان اور عام فہم اردو بول چال کی طرز پر مشتمل اسباق کی سیریز شائع کی جائیں۔ تاکہ ابتدا سے ہی نوجوان عربی زبان سے واقف ہو سکیں۔ اس کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہو گا کہ قرآن مجید پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو گی۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: از طرف نظارتِ بہشتی مقبرہ:** صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن نمبر 46-غ م 47-12-06 کی رُو سے ہر موصی کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ تدفین سے پہلے اس کی کل وصیت (حصہ ترکہ وغیرہ) ادا ہو جائے۔ اس فیصلہ پر بعض موصیوں کو بالخصوص جائیداد کے موصیوں کو پریشانی ہے اس لیے مجلس کارپرداز تجویز کرتی ہے کہ ہر موصی کو اختیار دیا جائے کہ وہ اپنی جائیداد کی بذریعہ ناظم صاحب جائیداد حسب قاعدہ نمبر 449 قیمت لگوا کر یکمشت یا با اقساط ادائیگی شروع کر دے اور جس وقت یہ قیمت لگوائی جائے اس کا حصہ وصیت موصی کے ذمہ واجب الادا قرار دیا جائے۔ ہاں یہ ضروری ہو گا کہ پہلی قسط فوراً ادا ہو اور اس کی جائیداد کی ادائیگی موصی کے لئے سو قسطوں میں سو مہینوں کے عرصہ میں لازمی ہو گی۔ اگر موصی اقساط کی تکمیل سے پہلے فوت ہو جائے تو موصی کے ورثاء مقررہ رقم کا بقیہ حصہ یکمشت ادا کر کے بہشتی مقبرہ میں تدفین کا انتظام کرواسکتے ہیں۔ **وکالتِ علیاء تحریکِ جدید: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا:** جس طرح صدر موصیان کے انتخاب میں صرف وہی احباب حصہ لیتے ہیں جو موصی ہوں اسی طرح سیکرٹری تحریک جدید کے انتخاب میں دیگر شرائط کے علاوہ یہ شرط رکھی جائے کہ اس انتخاب میں وہی احباب حصہ لیں گے جو تحریک جدید میں شامل ہوں اور ان کے ذمہ تین سال کا بقایا نہ ہو **وقفِ جدید انجمن احمدیہ: 1: از طرف مجلس وقفِ جدید:** وقفِ جدید کے لئے معلمین ضرورت کے مطابق نہیں مل رہے۔ اور سالِ رواں کی کلاس میں صرف چھ طالبعلم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جو بڑھتی ہوئی جماعتی ضرورتوں کے پیشِ نظر بالکل ناکافی ہیں۔ لہٰذا مجلس شوریٰ اس مسئلہ پر غور کرے۔ **ضمیمہ ایجنڈا مجلسِ مشاورت 1969: 1: از طرف نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد (شعبہ تربیت) الف:** سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک تعلیم قرآن مجید کے مطابق ہر احمدی فرد کا کم از کم ناظرہ قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے۔ پھر بعد ازاں ترجمہ و تفسیر کا پڑھنا بھی اس تحریک کا حصہ ہے۔ مجلس شوریٰ اس تحریک کے سو فیصد کامیاب بنانے کے لئے تجاویز کرے۔ **ب:** اخوتِ باہمی کی سکیم **بجٹ سال 70-1969ء ہر سہ انجمن**	☆ حضورؒ نے امسال ایجنڈا میں دو تجاویز کا اضافہ فرمایا۔ اُن میں سے ایک تجویز تعلیم القرآن سے متعلق تھی جبکہ دوسری تجویز "اخوتِ باہمی کی اسکیم" کے نام سے تھی۔ حضورؒ نے مؤخر الذکر تجویز سے متعلق افتتاحی خطاب میں فرمایا تھا کہ "دوسری تجویز جس کے متعلق میں چاہتا ہوں کہ اسے مجلسِ مشاورت میں مشورہ کے لیے پیش کیا جائے وہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا کہ بعض دفعہ فقر اور احتیاج انسان کے ایمان کو کمزور کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ پس جب ہمارا اصلی اور مرکزی نقطہ ایمان کی پختگی ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس حملہ سے ایمان کی حفاظت کریں جو اس پر ہو سکتا ہے اور ایسے حملے جو ایمان پر ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک فقر ہے" ☆ آخری روز اختتام سے قبل مذکورہ بالا دو تجاویز کے بارہ میں حضورؒ نے فرمایا کہ "ہر دو تجویزوں کے متعلق مشورے دیئے جا چکے ہیں اور انہیں نوٹ بھی کر لیا گیا ہے۔ یہی سب کمیٹی 20 اپریل کو یہاں جمع ہو گی اور اس کا اجلاس ہو گا اور یہ جو مشورے دیئے گئے ہیں یہ سارے نوٹ کر کے اور ان کی نقلیں کر کے ہر ایک ممبر کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں گے اور پھر ان شاء اللہ اگر زندگی اور صحت رہی تو شام کے وقت میں بھی مشورہ کر لوں گا اور اس کا کچھ نہ کچھ ڈھانچہ جو ہے وہ بھی بن جائے گا۔" ☆ حضورؒ نے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ اس سال میں نے محسوس کیا ہے کہ باہر سے (بیرون از ربوہ) زائرین بھی بڑی تعداد میں آئے ہیں۔ ☆ شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر از فیصل آباد، محترم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ از گوجرانوالہ اور چودھری محمد انور حسین صاحب از شیخوپورہ کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 27 تا 29/ مارچ 1970ء **مقام:** ایوانِ محمود 472 نمائندگان شامل ہوئے	☆بعد از دعا حضورؒ نے اپنے خطاب میں حالیہ کچھ عرصہ میں عرب ممالک کے بعض واقعات کا ذکر فرمایا جن میں لوگوں کو خدائی بشارات کے ذریعہ حضرت مسیحِ موعودؑ کی آمد کی خبر دی گئی تھی۔ حضورؒ نے تبلیغِ سلسلہ کے لیے مختلف ذرائع کے استعمال کی تحریک فرمائی۔ آپؒ نے اپنے خطاب میں اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کا اپنا ریڈیو اسٹیشن ہونا چاہیے۔ حضورؒ نے افریقہ کے متعلق فرمایا "فتح مکہ کے دن ان قریش سرداروں کو جو اپنے ایک عظیم بھائی کے سامنے بھی گردن اکڑا کر چلتے اور اس پر ظلم کرتے تھے ان کو یہ آواز دی گئی تھی اور ان کو اس طرف بلایا گیا تھا کہ آج بلالؓ کا جھنڈا تمہارے غرور کو توڑنے کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ جو لوگ حضرت بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آکر جمع ہو جائیں گے ان کی جانیں اور ان کی عزتیں محفوظ ہو جائیں گی۔ یہ وہ اعلیٰ مقام ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے افریقہ کے ایک حبشی کو دیا تھا۔ لیکن دنیا نے اس براعظم افریقہ کو وہ مقام نہیں دیا اور وہ خود بھی اپنے مقام کا علم نہیں رکھتا تھا اور یہ اس قوم کی عجیب بدقسمتی ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کو یہ بتائیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے اس جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ جو آج حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ تب چھوٹے جھنڈے تمہارے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور پھر مغرور روس اور متکبر امریکہ کو بھی ان شاء اللہ تمہارے جھنڈے کے نیچے پناہ لینی پڑے گی۔"	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن):** عہدیدارانِ جماعت کے انتخاب کے لیے کم از کم ناظرہ قرآن مجید کو معیار قرار دیا جائے۔ یہ معیار دیہاتی جماعتوں کے لیے تین سال کے بعد جاری ہو۔ اسی طرح شہری جماعتوں کے عہدیداران کے لیے تین سال بعد کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو گا۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ بہاولپور:** مجلسِ مشاورت کے فیصلہ کے مطابق نظارت اصلاح و ارشاد حضرت مسیح موعودؑ کی کتب شائع کر رہی ہے۔ لہٰذا تجویز یہ ہے کہ جو کتب یا ان کا کچھ حصہ جو عربی یا فارسی زبان میں ہے ان کا ترجمہ اصل متن کے ساتھ ہی اردو میں شائع کیا جائے تا کہ ان سے اردو دان طبقہ بھی فائدہ اٹھا سکے۔ **2: از طرف جماعتِ احمدیہ راجن پور ضلع ڈی جی خان:** جہیز کی مقدار دلہن کے سرپرست کی سالانہ آمد کا زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ مقرر کر دی جائے اور اس امر کی نگرانی کی ذمہ داری سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ پر ڈالی جائے۔ اس قاعدہ کی خلاف ورزی پر جملہ ذمہ دار افراد کو جماعت اور جماعت کی ذیلی تنظیموں میں تین سال تک ووٹ اور انتخاب سے محروم کر دیا جائے۔ (نوٹ:۔ یہ تجویز حضور ایدہ اللہ کی طرف سے منظور نہیں ہوئی مگر مشاورت میں پیش کیے جانے کی اجازت دی گئی ہے) **نظارتِ بیت المال (آمد): 1: از طرف ناظر صاحب بیت المال آمد:** موصیان جائیداد جب تک حصہ جائیداد ادا نہ کریں ان کی جائیداد سے آمد پر چندہ عام واجب ہے۔ ایسے موصیان کے لیے ایک سال سے زائد چندہ عام کے بقایا دار ہونے کی صورت میں تعزیر ہونی چاہیے۔ نظارت ھٰذا تجویز کرتی ہے کہ ایسے بقایا دار ان سے وہی سلوک کیا جائے جو حصہ عام کے بقایا داران سے کیا جاتا ہے۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ بھکر ضلع میانوالی:** موصی صاحبان کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا واضح ارشاد ہے کہ وصیت کرنے والا اپنی زندگی تقویٰ، عبادت اور اخلاص سے گزارے۔ جھوٹ اور دوسری باتوں سے پرہیز کرے۔ لیکن بعض احباب بدقسمتی سے کم علمی کی وجہ سے ایسی بری باتوں میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ چونکہ مقامی جماعت کی تصدیق صرف وصیت کرتے وقت یا وفات کے وقت حاصل کی جاتی ہے جس کی وجہ سے بعض احباب ایسی حرکات کرتے وقت جماعتی تنظیم سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا جماعت بھکر یہ سفارش کرتی ہے کہ سال میں کم از کم دو بار بصیغہ راز مقامی جماعت کی مجلس عاملہ سے موصی صاحبان کے متعلق رپورٹ لی جائے اور ان پر باقاعدہ کارروائی کی جائے۔ **بجٹ سال 71-1970ء ہر سہ انجمن**	☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم عبدالحق صاحب از سرگودھا، محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر از فیصل آباد، چودھری محمد انور حسین صاحب از شیخوپورہ اور محترم رانا محمد خان صاحب از بہاولنگر کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆دوسرے روز افتتاحی اجلاس کے آغاز میں حضورؒ نے فیصل آباد ضلع سے آئے ہوئے چند زائرین کو شوریٰ میں شمولیت کے لیے کرسیوں پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا کیونکہ مذکورہ ضلع سے 29 نمائندگان کم شامل ہوئے تھے۔ حضورؒ نے فرمایا "آئندہ سال لائلپور (فیصل آباد) کی نمائندگی 29 کم ہو گی۔ تین مہینے پہلے سیکرٹری شوریٰ کے پاس نمائندگان کی فہرست آنی چاہیے اور پچاس فیصدی زائد فہرست آنی چاہیے جو متبادل متصور ہوں گے۔ کیونکہ بعض دفعہ کئی دوست بیمار ہو جاتے ہیں یا کسی کو چھٹی نہیں ملتی۔ پس اس لحاظ سے اگر کسی ضلع کی ساٹھ نمائندگی ہے تو ساٹھ جمع تیس (60+30) کی فہرست آنی چاہیے اور جو متبادل نمائندے ہوں وہ بھی یہاں آئیں اور زائرین میں بیٹھیں تا اگر کسی وجہ سے کوئی نمائندہ نہ پہنچ سکے تو اس کی جگہ کو پُر کیا جا سکے۔ بہر حال یہ داغ جو ہال کے اندر نظر آرہا ہے یہ نہیں ہونا چاہیے۔" ☆تیسرے روز کے اجلاس میں حضورؒ نے احمدی طلباء کے مسائل کے حل کے لیے مجلس خدام الاحمدیہ میں ایک نئے شعبہ کے قیام کا ارشاد فرمایا جو بعد میں 'امورِ طلباء' کہلایا۔ ☆حضورؒ نے اختتامی خطاب میں جہیز سے متعلق تجویز کے منظور نہ فرمانے کی مفصل وجہ بیان فرمائی۔
تواریخ: 26 تا 28/ مارچ 1971ء **مقام:** ایوانِ محمود 493 نمائندگان شامل ہوئے	☆اختتامی خطاب میں حضورؒ نے بے روزگاری کے مسئلہ اور اس کے حل سے متعلق مفصل خطاب فرمایا۔ حضورؒ نے اس بارے میں احمدی زمینداروں، تاجروں، ملازم پیشہ اور صنعت و حرفت سے منسلک احباب کو نصائح فرمائیں۔ حضورؒ نے فرمایا "خلیفۂ وقت ایک بڑا ہی عاجز انسان ہوتا ہے فرد کے لحاظ سے۔ لیکن جس وقت ہم اس یقین اور ایمان پر قائم ہیں کہ خلیفۂ اللہ تعالیٰ بناتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خلافت کی بہت سی ذمہ داریاں اٹھاتا بھی ہے اور ان میں سے ایک یہ بے چینی کا دور کرنا ہے۔ بے چینی ختم ہونے میں 90 فیصد ہاتھ دعا کی قبولیت کا ہے۔ اس سے بے چینیاں دور ہوتی ہیں۔" ☆ حضورؒ نے اپنے اختتامی خطاب میں نصرت جہاں اسکیم اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے ثمرات کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ آپؒ نے تربیتِ اولاد سے متعلق والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "اگلی نسل میں بشاشت پیدا کریں۔ جب اس کے دماغ میں کوئی سوال پیدا ہوتا ہے تو	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ:** جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک دن صبح کے وقت ماش کی دال پکائی جائے تو دوسرے دن چنے کی دال۔ اس طرح ایک شام آلو گوشت ہوں تو دوسرے دن شلجم گوشت۔ اس طرح کھانے کا ذائقہ تبدیل ہوتا رہے گا اور بچت بھی ہو گی۔ آج کل طریق ہے کہ روزانہ صبح ماش کی دال پکتی ہے اور شام کو آلو گوشت۔ بعض لوگ ماش کی دال کھاتے ہی نہیں اور اکثر اسے روزانہ ناپسند کرتے ہیں۔ (اس تجویز کے متعلق حضورؒ نے دوسرے روز فرمایا "یہ تجویز میں نے خود کہہ کر صرف اس لیے ایجنڈے میں رکھوادی تھی کہ یہ تو ایک بالکل معمولی سی چیز ہے۔ اگر یہ سلسلہ چل پڑا تو پھر شاید ہر سال کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی تجویز آجایا کرے گی۔ اس لئے ایک دفعہ ایجنڈے میں رکھ کر آئندہ ہمیشہ کے لئے اس کا دروازہ بند ہو جانا چاہیے۔) **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ کنری (سندھ):** حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا سندھی، پشتو و بیرونی ممالک کی دیگر مقامی زبانوں میں ترجمہ شائع ہونا چاہیے۔ **2: از طرف جماعتِ احمدیہ سرگودھا چھاؤنی:** مغرب کی اندھی تقلید۔ بے پردگی، نیم برہنگی، موجودہ غلط طرز کے ملبوسات اور ایجادات کے غلط استعمال کا ہماری جماعت کی نئی پود پر بھی اثرانداز ہونے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا ایسی احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں جو ان غیر اسلامی رجحانات کا قلع قمع کریں۔ **3: از طرف جماعتِ احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ:** موجودہ دور میں رشتہ ناطہ کی کافی مشکلات ہیں، خصوصاً دیہاتی جماعتوں میں۔ اس لیے ہر ضلع میں ایک کمیٹی رشتہ ناطہ قائم ہو جس کے ممبران امیر ضلع، مربی ضلع، ناظم اعلیٰ انصار اللہ اور قائد ضلع ہونے چاہییں۔ **4: از طرف ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ربوہ:** مجلس مشاورت 1964ء کے فیصلے کی تعمیل میں دس جگہ حافظ کلاسیں جاری کی گئیں۔ جن کا نصف الاؤنس صدر انجمن احمدیہ اور نصف مقامی جماعت کے ذمہ تھا۔ آج کل یہ کلاسیں کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئی ہیں۔ جماعت اس طرف توجہ دے۔ **5: از طرف جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع**	☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے چودھری محمد انور حسین صاحب از شیخوپورہ، محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر از فیصل آباد، کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆امسال حضورؒ نے سب کمیٹیوں کے علاوہ دو اسٹینڈنگ کمیٹیوں کا بھی قیام فرمایا۔ جن کے متعلق حضورؒ نے فرمایا کہ ان دونوں کمیٹیوں کے سات سات ممبرز ہوں گے جن میں سے پانچ ایسے ممبرز ایسے ہوں جو چھ گھنٹے کے نوٹس پر مرکز میٹنگ کے لیے آ جائیں۔ ان اسٹینڈنگ کمیٹیوں میں سے ایک کمیٹی زراعت اور دوسری صنعت سے متعلق تھی۔ ☆گھوڑے سے گرنے کے باعث حضورؒ کے کمر کے مہروں میں تکلیف تھی اور ڈاکٹرز نے زیادہ دیر بیٹھنے سے منع کیا تھا۔ چنانچہ امسال دوسرے روز گزشتہ سال کی رپورٹس تعمیل پڑھ کر نہ سنائی گئیں۔ حضورؒ نے اس بارہ میں فرمایا "شوریٰ سالِ گذشتہ کے فیصلہ جات کی تعمیل اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹیں چھپ کر یا ویسے کسی وقت آپ کے سامنے آسکتی ہیں۔ اگر نہ بھی سامنے آئیں تو پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ بجٹ زیرِ بحث آکر ضرور پاس ہونے چاہییں۔ جس رنگ میں بھی آپ چاہیں اور میں اس کی اجازت دوں۔"

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	اس کا صحیح جواب دیں اس پر ناراض نہ ہوں بلکہ خوش ہوں کہ ایک موقع آپ کو مل گیا ہے اس سے بے تکلفی میں بات کرنے کا اس لئے آپ چھوٹوں سے بے تکلف ہوں۔ اگر آپ اگلی نسل سے بے تکلف نہیں ہوں گے تو وہ تباہ ہو جائے گی۔ اگر کوئی باپ یہ سمجھتا ہے کہ وہ ڈنڈے کے ساتھ یا گالیاں دے کر یا کان کھینچ کر یا تھپڑ لگا کر اپنی نسل کی تربیت کر سکتا ہے تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ وہ جاہل ہے۔ باپ پیار کے ساتھ اپنی اولاد کی تربیت کر سکتا ہے وہ بے تکلف ہو کر تربیت کر سکتا ہے۔ باپ اپنے بچوں کا ایک سچا دوست بنے تو پھر ان کی تربیت کر سکتا ہے۔ باپ اپنے بچوں سے ہر بات بے تکلف ہو کر کرے۔"	**گوجرانوالہ:** بہشتی مقبرہ کی طرح دوسرے قبرستانوں کی دیوار بھی ہونی چاہیے۔ اور ان کی زیبائش کا انتظام بھی۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** حضرت المصلح الموعودؓ کی خواہش کے مطابق کہ مشاورت کے موقع پر احمدی تاجر اور صنّاع اپنی اپنی اشیاء لے کر آئیں تاکہ صنعتی نمائش منعقد ہو سکے۔ مجلس مشاورت کے موقع پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا جائے۔ **2: از طرف جماعتِ احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ:** بے روزگاری کا مسئلہ جماعتی لحاظ سے بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کا مستقل اور ٹھوس حل جماعتی سطح پر ہونا چاہیے۔ **3: از طرف جماعتِ احمدیہ بستی جمال والا ضلع ملتان:** جماعت کی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ اقتصادی اور معاشی تعلیم وتربیت بھی ضروری ہے۔ پاکستان میں صنعت و حرفت اور زراعت میں مشینی کاروبار کو تیزی کے ساتھ وسعت دی جارہی ہے۔ لہٰذا مرکز میں ایک اعلیٰ پیمانہ کی ورکشاپ ہونی چاہئے۔ جہاں ٹریکٹر، ٹیوب ویل، انجن اور دیگر مشینری کی تعلیم دی جائے۔ اس سے جہاں نوجوان جماعت اور ملک کی خدمت کے قابل ہو سکیں گے وہاں بے روزگاری کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ **بجٹ سال 72-1971ء ہر سہ انجمن**	
تواریخ: 31 مارچ، 2 /پریل 1972ء **مقام:** ایوانِ محمود 546 نمائندگان شامل ہوئے	☆اختتامی خطاب میں حضورؒ نے دنیا کی تیسری ابھرتی ہوئی طاقت چین کا ذکر کرتے ہوئے اشتراکیت کی ناکامی اور چینی نظام کی بعض خصوصیات کا ذکر فرمایا۔ آپؒ نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور اس کے اسباب بیان فرمائے۔ نیز نصرت جہاں فنڈ اور اس کے ذریعہ پیدا ہونے والے انقلاب کا مفصل ذکر فرمایا۔ ☆دوسرے روز حضورؒ ممبرانِ شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "دنیا کی کونسی عقل اور دنیا کا کون سا فلسفہ یا دنیا کی کونسی دولت ہے جو ہمیں ہمارے مقام سے ہٹا سکتی ہے اور چند ایک منافقین دراصل تمہیں جگانے کے لئے فتنہ کھڑا کرتے ہیں آپ کو اس سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ کئی کمزور دل احمدی بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ کیا ہو جائے گا۔ میں کہتا ہوں ہونا کیا ہے حضرت نبی اکرم ﷺ سے لے کر آج تک منافقین ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ ان کی فتنہ سامانی کی مثال اس بھڑ کے کاٹنے کی ہے جس کی کاٹ چند منٹ تک تو تکلیف دیتی ہے مگر اس کے بعد آرام آجاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ منافقین کے ڈنگ میں اتنا بھی زور نہیں ہے جتنا بھڑ کے کاٹنے میں ہے۔ اس لئے منافقین کو بڑیں ہانکنے دو۔ اس سے جماعت کی ترقی نہ رکی ہے اور نہ اب رکے گی۔ وہ تو اپنی فکر کریں ہمیں بھی ان کی فکر ہے کیونکہ خدا کا قہر بڑا سخت ہوتا ہے...پس مخالفین اور منافقین کی طرف سے جو تکلیفیں آتی ہیں یہ ہمیں بیدار کرنے کے لیے آتی ہیں۔ پریشان کرنے کے لیے نہیں آتیں۔"	**نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ ترگڑی (ضلع گوجرانوالہ):** مرکز میں اسٹیڈیم کی مانند ایک وسیع جلسہ گاہ کی تعمیر ہونی چاہیے۔ جسے مختلف کھیلوں اور دیگر اہم ضروریات کے لیے بھی استعمال کیا جاسکے۔ **2: از طرف جماعتِ احمدیہ ترگڑی (ضلع گوجرانوالہ):** مرکز سے ایک ایسا ماہانہ تبلیغی رسالہ جاری ہونا چاہیے جو جدید ادب جدید عالمی رجحانات اور جدید تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے جدید نسل سے بھی رابطہ قائم کر سکے۔ اس کی قیمت معمولی رکھی جائے۔ **3: از طرف جماعتِ احمدیہ اسماعیلہ پوڑانوالہ (ضلع گجرات):** شادی اور وفات کے موقعوں پر بعض احمدی گھرانے بھی غیر شرعی رسومات ادا کرتے ہیں مثلاً جہیز کا دکھانا، مٹھائی لے کر جانا اور لینا، لڑکے والوں کے گھر سے مہندی لے کر جانا اور بانٹنا، بدلہ میں رشتے کرنا، وفات پر چالیس دن تک کھانا کھلانا، فاتحہ خوانی کرنا وغیرہ۔ اس کا انسداد ہونا چاہئے۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ خوشاب (ضلع سرگودھا):** ربوہ ایک بین الاقوامی مرکز اسلام ہے اس کی خوبصورتی اور صفائی کو خاص امتیاز حاصل ہونا چاہیے۔ اس سلسلہ میں جماعتی سطح پر کوئی منصوبہ تیار کیا جائے اور پہلے مرحلہ میں بڑی بڑی سڑکیں پختہ کی جائیں۔ **نظارت بہشتی مقبرہ: 1: از طرف صدر صاحب مجلس کارپرداز ربوہ:** بعض بیرونی ممالک میں جماعتوں کی طرف سے بہشتی مقبرہ کی شاخوں کے قائم کرنے کے لئے درخواستیں آرہی ہیں۔ اس کے لیے قواعد وضوابط برائے غور پیش ہیں۔ (نوٹ: قواعد وضوابط شوریٰ میں علیحدہ پیش ہوں گے) **2: از طرف صدر صاحب مجلس کارپرداز:** رسالہ الوصیت میں مندرجہ شرائط کے مطابق موصی بقائمی ہوش و حواس کی وصیت کرتا ہے لیکن وصیت کرنے کے بعد اگر کوئی موصی دماغی توازن کھو بیٹھے اور اس سے قابلِ اعتراض اور بظاہر خلافِ شریعت اقوال واعمال سرزد ہوں تو ایسے موصی کے بارے میں مجلس کارپرداز کیا طریق کار اختیار کیا کرے۔ **وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ: 1: از طرف جماعت احمدیہ چک A/270 کا چھیلو ضلع تھرپارکر:** واقفینِ زندگی کے لیے قوانین میں نرمی ہونی چاہیے تاکہ زیادہ نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کا شوق پیدا ہو۔ غیر ممالک میں بھجواتے وقت نوجوان مبلغین کے ہمراہ ان کی بیویوں کو بھی بھجوایا جائے۔ اس طرح ان کے جذبات اور قویٰ بداثرات سے محفوظ رہیں گے اور دونوں کو خدمتِ دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا شوق پیدا ہو گا۔ **بجٹ سال 73-1972ء ہر سہ انجمن**	☆امسال مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری کے فرائض امسال مکرم مولانا بشیر احمد خان رفیق صاحب نے انجام دیئے۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت کے موقع پر 31 مارچ بروز جمعہ خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر نمازِ جمعہ کے ساتھ مسجدِ اقصیٰ کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں ملک بھر سے آئے ہوئے نمائندگانِ شوریٰ نے بھی شرکت کی۔ ☆امسال پہلی مرتبہ مجلسِ مشاورت کے موقع پر مجلس انصاراللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے دستِ مبارک سے علمِ انعامی عطا فرمایا۔ حضورؒ نے پہلے اجلاس میں دعا کے بعد افتتاحی خطاب سے قبل مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کراچی کے زعیم صاحب مجلس کو علمِ انعامی سے نوازا۔ جبکہ دوسرے روز پہلے اجلاس کی کارروائی کے آغاز میں حضورؒ نے مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور (فیصل آباد) کو علمِ انعامی اور مجلس ڈرگ روڈ و مجلس کنری کو سنداتِ خوشنودی عطا فرمائیں۔ ☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم رانا محمد خان صاحب اور چودھری محمد انور حسین صاحب کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت کے موقع پر دوسرے روز حضورؒ نے مجلسِ صحت کے قیام کا اعلان فرمایا۔ ☆حضورؒ نے دوسرے روز اشاعتِ قرآن کی ایک نئی تجویز ممبرانِ شوریٰ کے سامنے رکھی۔ حضورؒ نے تحریک فرمائی کہ پاکستان کی ہر تحصیل اشاعتِ قرآنِ کریم کے لیے دو ہزار روپے جمع کرے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ پاکستان کی 152 تحصیلیں ہیں۔ اگر 50 تحصیلیں ہی ہر سال 2 ہزار روپے جمع کریں تو ایک لاکھ روپیہ ہر سال اشاعتِ قرآنِ کریم کے لیے خرچ کیا جاسکتا ہے جبکہ اگر 152 تحصیلیں ہی ہر سال دو ہزار روپیہ دیں تو تین لاکھ روپے اشاعتِ قرآنِ کریم کے لیے خرچ کیے جاسکتے ہیں۔

1972ء کی مجلسِ مشاورت کے ایجنڈا میں شامل وکالتِ تبشیر سے متعلق تجویز پر بحث کے دوران محترم سید میر داؤد احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں اپنا تحریر کردہ ایک خط پڑھ کر سنایا جو محترم میر صاحب نے شوریٰ کا ایجنڈا دیکھ کر حضورِ انورؒ کی خدمتِ اقدس میں تحریر کیا تھا۔ اس خط میں تحریر الفاظ اور عہد یقیناً آج بھی ہر احمدی بالخصوص واقفینِ زندگی کی آواز ہے۔ مذکورہ خط کا مکمل متن ذیل میں درج ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   الکلیۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ بالجامعۃ الاحمدیۃ

سیّدی!   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td colspan="4">مؤدبانہ عرض ہے کہ مجلسِ مشاورت کے ایجنڈا میں ایک تجویز یہ رکھی گئی ہے کہ وقفِ زندگی کی شرائط کو نرم کر دیا جائے تا کہ جماعت کے دوست زیادہ ذوق اور شوق کے ساتھ اپنی زندگیاں وقف کریں اور مثال کے طور پر یہ بات کی گئی ہے کہ آئندہ مبلغین کو باہر بھجواتے ہوئے ان کے اہل وعیال کو ساتھ بھجوایا جائے۔ اس تجویز کو پڑھ کر خدا شاہد ہے کہ مجھے بھی اور میرے بہت سے واقفِ زندگی ساتھیوں کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ فیصلہ حضور کے اختیار میں ہے اور جو فیصلہ حضور فرمادیں گے اس میں برکت ہو گی مگر ہم اس بارے میں اپنے جذبات کے اظہار کی اجازت چاہتے ہیں۔ ہم نے تو زندگی محض اللہ تعالیٰ کی خاطر وقف کی ہے اور اپنا سب کچھ اس کے حضور پیش کیا ہے۔ اس وقت حضور ایدکم اللہ، اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔ اس لیے ہم نے حضور کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا منشاء ہو اس کے سلسلہ کی خدمت کے لئے ہم سے کام لیں جہاں چاہیں رکھیں جس طرح چاہیں رکھیں اگر بھٹی میں جھونکنے کی ضرورت محسوس کریں تو بے دریغ بھٹی میں جھونک دیں۔ ہمیں نہ کسی بدلے کی خواہش ہے نہ ہمارا کوئی مطالبہ ہے بلکہ اس کے تصوّر ہی سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور خوف سے کپکپی طاری ہو جاتی ہے کہ اپنے اس محسنِ حقیقی اور خالق اور مالک کے سامنے کچھ شرطیں یا کچھ مطالبے پیش کریں یا کوئی شخص ہمارے متعلق یہ وہم کرے کہ ہمارے بھی کچھ مطالبے ہوں گے۔ ہم نے کسی دنیاوی سودا بازی کے لیے اپنی زندگیاں پیش نہیں کیں بلکہ محض اُس کی رضا اور اُس کی خوشنودی اور اُس کی مغفرت اور اُس کی پناہ میں آجانے کے لیے زندگیاں وقف کی ہیں۔ اگر ہمارا وقف قبول ہو جائے تو ہمارے لیے دنیا و آخرت میں فلاح ہی فلاح ہے۔ ہمارے دل تو ہر وقت اس خوف سے کانپتے رہتے ہیں کہ کہیں ہم اپنے گناہوں اور بدبختیوں کی وجہ سے ردّ نہ کر دیئے جاویں۔ ہم پر تو اللہ تعالیٰ اور اس کے خلفاء کا یہ ایک عظیم احسان ہے کہ انہوں نے ہماری کمزوریوں اور نالائقیوں کے باوجود سلسلہ کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانے کا موقع عنایت فرمایا۔ ہم تو اپنے آپ کو شکر ادا کرنے کے بھی قابل نہیں پاتے۔
اگر ہر بال ہو جائے سخنور   تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر
سیّدی! وقفِ زندگی تو ایک طبعی جذبہ ہے جو انسان کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں یوں ہے إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ہم تو اس میں اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو خوش قسمت جانتے ہیں کہ ہم اپنی جان۔ مال۔ اہل وعیال۔ وقت۔ طاقت۔ عزت اور جو کچھ بھی ہمارا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں اور وہ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت اور اپنی مغفرت سے فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا والا سلوک ہم سے فرمائے۔ ہم تو اسے اپنے دل کی راحت اور اپنے سر کا تاج خیال کرتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہم سے چھین لیا جائے یا اسے بدنما کر دیا جائے۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ مجھ سے پہلے زندگی وقف کرنے والے بزرگ جن میں سے بیسیوں یہاں موجود ہیں اور بیسیوں جو میدانِ جہاد میں باہر گئے ہوئے ہیں اور میرے وہ شاگرد جو اس وقت پاکستان میں یا بیرونِ پاکستان میدانِ عمل میں حاضر ہیں جن کی تعداد اسّی سے اوپر پہنچ چکی ہے اور میرے موجودہ شاگرد جو اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں سب کے سب الّا ماشاء اللہ یہی جذبات رکھتے ہیں اور ہر گز ہر گز اپنے وقف کو کمزور یا نرم کیے جانے کے خواہشمند نہیں۔ میں یہ بھی وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر وقف بلا شرط نہ ہوتا بلکہ اس میں کچھ مطالبات کیے جانے یا مراعات حاصل کرنے کا راستہ کھلا ہوتا تو شاید ہم میں سے بہت سے اسے ایک معمولی اور ردّی چیز خیال کر کے قابلِ التفات نہ سمجھتے۔ ہماری توجہ اور ہمارے دلوں کو تو اس بات نے کھینچا ہے کہ خدا کے حضور میں سب کچھ دے دینے اور اس کی رضا کے حصول کی امید کا ایک دروازہ ہمیں کھلا نظر آیا اور ہم اس میں گرتے پڑتے لنگڑاتے داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سو ہماری مؤدبانہ درخواست ہے کہ ہمارے سروں کے اس تاج کو نہ اتارا جائے نہ اس بے بہا موتی کو میلا کیا جائے نہ اس دروازے کو امّتِ مسلمہ کے دردمند دلوں کے لیے بند کیا جائے۔
والسلام۔ خاکسار۔ سید داؤد احمد</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
30مارچ تا یکم اپریل 1973ء
مقام:
ایوانِ محمود
اس مجلسِ مشاورت میں نمائندگان کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔</td><td>☆سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد حضورؒ نے قرآن کریم کے ارشاد شَاوِرۡھُم کی روشنی میں اپنی رائے اور مشورہ پیش کرنے کے سلسلے میں نمائندگان کو بعض نہایت اہم اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ حضورؒ نے فرمایا
"خدا کے فضل سے ہماری اس مجلس کا ماحول بہت بے تکلّف اور دیانت دارانہ ہوتا ہے۔ نمائندگان کو چاہیے کہ جماعت کی بہتری اور ترقی کے لیے جو بھی مشورہ دینا چاہیں اُسے ضرور پیش کریں اور بغیر کسی جھجک کے پیش کریں۔"
☆ حضورؒ نے دوسرے روز اجلاس اوّل میں سائیکل چلانے کو ایک بہت مفید ورزش قرار دیتے ہوئے جماعتوں کو یہ تحریک فرمائی کہ وہ جماعتوں میں اس ورزش کو رائج کرنے کی کوشش کریں۔ ہر جگہ تین تین احمدیوں پر مشتمل سائیکل سوار وفود کی تشکیل کریں جو ارد گرد کے دیہاتوں کا دورہ کر کے لوگوں سے ملیں اور جائزہ لیں کہ وہاں کس نوعیت کے خدمتِ خلق کے کام کی ضرورت ہے۔ وہ جس گاؤں میں بھی جائیں تین دکانداروں کے پتے نوٹ کر کے ہمیں بھجوائیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ جو ضلع اس مہم میں اوّل آئے گا ہم اُسے ایک ہزار روپیہ بطور انعام دیں گے۔</td><td>نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: 1: جلسہ سالانہ کے ایام میں روزنامہ الفضل کم از کم ایک یا دو صفحات پر مشتمل ضرور شائع ہوا کرے تا کہ اس میں جلسہ سالانہ کی کارروائی مختصراً درج ہو سکے اور جو احباب کسی وجہ سے جلسہ سالانہ میں نہ آسکے ہوں وہ اس کی رُوداد سے آگاہ ہوتے رہیں۔ 2: انچارج صاحب صیغہ حسبِ ضرورت جماعتوں کا دورہ کریں۔ مربی صاحبان سے کام لیا جائے۔
نظارتِ تعلیم: 1: مجلسِ شوریٰ 1943ء و1967ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ کوئی احمدی لڑکی مخلوط تعلیم والے اداروں میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اس بارہ میں جماعت میں پھر کوتاہی ہو رہی ہے اور کما حقہ عمل نہیں ہو رہا۔ اس ہدایت پر عمل درآمد کروانے کے لیے کوئی مؤثر طریق کار تجویز کیا جائے۔
نظارتِ بیت المال خرچ: 1: میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال 74-1973ء سب کمیٹی شوریٰ میزانیہ صدر انجمن احمدیہ نے مجوزہ بجٹ منظور کرنے کی سفارش کی اور اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی اس سفارش پر بھی غور کیا کہ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ کارکنان بشمول بالمقطع کو ان کی تنخواہ پر بیس فیصد زائد دے دیا جائے۔ اس شرط کے ساتھ کہ یہ اضافہ 20 روپے ماہوار سے کم نہ ہو اور 25 روپے سے زیادہ نہ ہو۔ یہ اضافہ بطور عبوری امداد سمجھا جائے۔ جو سال 74-1973ء کے لیے ہو۔
سیکرٹری مجلسِ مشاورت: 1: میزانیہ صدر انجمن
بجٹ سال 74-1973ء ہر سہ انجمن</td><td>☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم مرزا عبد الحق صاحب، محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور محترم چودھری احمد مختار صاحب کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔
☆ مجلسِ مشاورت کے دوسرے روز حسبِ سابق دارالضیافت میں ایک خصوصی عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا جس میں پہلے کی طرح اس بار بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بنفسِ نفیس شریک ہوئے۔
☆امسال مجلسِ شوریٰ کے تیسرے روز یکم اپریل کو لاہور میں سلسلہ احمدیہ کے قدیم خادم سابق امیر جماعتِ احمدیہ لاہور محترم شیخ بشیر احمد صاحب انتقال فرما گئے۔ آپ ایک ممتاز قانون دان، سابق جج ہائیکورٹ اور آل انڈیا نیشنل لیگ کے پہلے صدر تھے۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کا ہم زلف ہونے کا اعزاز بھی خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ نیز آپ کی کوٹھی پر حضرت مصلح موعودؓ کو خدا تعالیٰ نے مصلح موعود ہونے کی خبر عطا فرمائی تھی۔ آپ کو 1930ء سے مجلسِ مشاورت میں نمائندگی کا اعزاز حاصل رہا۔ متعدد مرتبہ مجلسِ مشاورت کے دوران حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی معاونت کا اعزاز حاصل ہوا۔ 1960ء میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک اجلاس میں عدم موجودگی کے باعث حضورؓ کے ارشاد پر مجلسِ مشاورت کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔
☆امسال نمائندگان کے علاوہ چھ سو سے زائد احباب بیرون از ربوہ بھی شوریٰ کی کارروائی سننے کے لیے مرکز تشریف لائے ہوئے تھے۔ ربوہ کے زائرین اس کے علاوہ تھے۔
☆مستورات کے لیے حسبِ سابق ایوانِ محمود کی بالائی گیلری میں انتظام تھا۔</td></tr>
<tr><td>ہنگامی مجلسِ شوریٰ
تاریخ:
27 مئی 1973ء
مقام:
ایوانِ محمود
490 نمائندگان شامل ہوئے</td><td colspan="2">حضورؒ نے اپنے خطاب کے آغاز میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف بنائے جانے والے بعض منصوبوں کا ذکر فرمایا۔ ازاں بعد حضورؒ نے 1970ء میں ہونے والے عام انتخابات اور اُس کا پس منظر بیان فرمایا۔ حضورؒ نے تفصیلاً ذکر فرمایا کہ مذکورہ انتخابات میں جماعتِ احمدیہ نے پیپلز پارٹی کو کیوں ووٹ دیئے نیز آپؒ نے ان انتخابات میں جماعتِ احمدیہ کے سیاسی کردار کا تجزیہ فرمایا۔ حضورؒ نے فرمایا
"اب پھر پاکستان کے سیاسی افق پر مجھے اندھیرے اور طوفان اٹھتے نظر آرہے ہیں۔ ان حالات میں ہماری پہلی اور بنیادی ذمہ داری تو یہی ہے کہ ہم اپنے رب کریم کے حضور عاجزانہ جھکیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِس ملک کے لئے تعویذ قرار دے کر گویا حقیر بندوں پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ یہ اُس کا ہمارے حق میں بڑے رحم اور پیار کا اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بشارت کی رُو سے ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سنے اور ان دعاؤں</td><td>☆1973ء کی معمول کی شوریٰ کے بعد کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے جن سے جماعت کو آگاہ کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خصوصی ارشاد پر مورخہ 27 مئی 1973ء کو مجلسِ مشاورت کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ یہ اجلاس حضورؒ نے دو روز قبل ہی ایک پیغام کے ذریعہ طلب فرمایا تھا۔ جو 25 مئی کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوا۔ اس ہنگامی مجلسِ مشاورت کا کوئی باقاعدہ ایجنڈا مرتب نہیں تھا اور حسبِ قواعد اس میں جملہ</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td></td><td colspan="2">کے نتیجہ میں اپنے فضل اور اپنی رحمت کی تاروں کو ہلائے اور پاکستان کو ہر قسم کی بربادی اور ہلاکت سے محفوظ رکھے۔ یہ ہے ہماری بنیادی ذمہ داری جسے ہم نے بہر حال نباہنا ہے۔"
اس کے بعد حضورؒ نے اُس دور کے حالات پر منطبق ہونے والے قرآنِ کریم کے احکامات، حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کے ارشادات اور ان کی روشنی میں جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داریاں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے طریق بیان فرمائے۔ حضورؒ نے فرمایا"یہ تو بہر حال اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ سر کس کے کٹیں گے۔ جب تم فتنہ وفساد کی آگ کو ہوا دوگے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کے شعلے تمہارے تک نہ پہنچیں۔ غرض مذکورہ خطبہ جمعہ سے یہ لوگ بہت تلملائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ ہم تو عاجز بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی کی پناہ میں ہیں۔ بحیثیت جماعت دنیا کی ساری طاقتیں اکٹھی ہو کر بھی ہمیں ہلاک نہیں کر سکتیں تاہم انفرادی طور پر ہمیں قربانی دینے کا حکم ہے۔ ہم وہ قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ سب سے آگے قربانی دینے کے لئے میں خود ہوں گا۔ بعض لوگ جسمانی طور پر کمزور یا دلی طور پر بزدل ہوتے ہیں ان پر کوئی الزام نہیں کیونکہ کچھ لوگ کمزور ایمان کے ہوتے ہیں۔ کچھ منافق ہوتے ہیں ان پر بھی کوئی الزام نہیں یہ سب استثناء ہیں۔ ہزار میں سے 999ان شاء اللہ میدانِ عمل میں سینہ سپر ہو کر ہر قربانی دیں گے۔ ہم مظلوم ہیں اور مظلوم رہنے میں ہماری عزت اور فتح کا راز مضمر ہے۔ مظلوم کی مدد کے لئے آسمان سے ہمیشہ فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے۔ ان کی مدد کی جاتی ہے"
حضورؒ نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک سازش کا ذکر فرمایا جس میں تین ایسے منصوبے شامل تھے جن کا مقصد جماعتِ احمدیہ کو ختم کرنا تھا۔ پہلا منصوبہ قتل وغارت گری اور فسادات تھا۔ دوسرا منصوبہ دنیاوی عزت و وجاہت، شان و شوکت اور مال و زر کے بل بوتے پر افرادِ جماعت کے سروں کو اپنے سامنے جھکانا تھا۔ تیسرا منصوبہ مرکزِ سلسلہ میں منافقین کے ذریعہ ایک متوازی جماعت قائم کرنا تھا۔
حضورؒ نے پہلے منصوبہ کے ضمن میں فرمایا"اس سے بچنے کی تدبیر کی ایک صورت یہ ہے کہ دوست دعائیں کریں دوسری یہ کہ چوکس اور بیدار رہیں اور تیسری یہ کہ نڈر ہو کر اور گردنیں اونچی کر کے چلیں اور کسی سے گھبرائیں نہیں۔ یہ لوگ تو میرے ایک خطبہ سے تلملا اٹھے ہیں۔ حالانکہ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ کسی کو کچھ کہو۔ میں نے تو کہا تھا موت سے ہم پیار کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ دوسروں کو جا کر مار دیا جائے۔ اس لئے پتہ نہیں یہ لوگ کیوں گھبرا گئے ہیں۔ میں نے تو یہ کہا تھا ہمیں موت سے کوئی نہیں ڈرا سکتا۔ موت تو ہمارے لیے اس طرح کا ایک کھلونا ہے جس طرح چھوٹی بچی کے لئے ایک گڑیا کھلونا ہوتی ہے۔ اس لئے تم ہمیں موت سے کیا ڈراؤ گے ہم تو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے بڑھنے والی قوم ہیں۔ باقی جہاں تک خود حفاظتی کے سامان کرنے کا تعلق ہے اس سے تو ہم نے کبھی غافل نہیں ہونا۔ یہ بزدلی نہیں ہے بلکہ عقل و فراست کا تقاضا اور خدا کا حکم ہے۔ خدا نے ہمیں بزدل نہیں بنایا۔ خدا نے ہمیں صاحبِ عقل و فراست اور پیکرِ عزم وہمت بنایا ہے۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ"
حضورؒ نے مزید فرمایا"ہم مخالفین احمدیت سے کہتے ہیں تم جو تدبیر بھی کرنا چاہو کر کے دیکھ لو۔ ہمیں دکھ پہنچانا چاہو پہنچا لو۔ ہمیں گالیاں دینا چاہو دے لو۔ ہم پر رعب جمانا چاہو جما کر دیکھ لو۔ منافقوں کو اکٹھا کر کے کوئی متوازی جماعت بنا کر ربوہ میں اس کا مرکز بنانے کی کوشش کرنا چاہو کر کے دیکھ لو۔ جو تمہاری مرضی میں آئے کر لو۔ ہم تمہیں بتا دیتے ہیں کہ تم اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے اس لیے کامیاب نہیں ہو سکتے کہ یہ جماعت خدا کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا کے اس برگزیدہ شخص کی طرف منسوب ہوتی ہے جس کے دل و جان اللہ کے پیار اور حضرت محمد ﷺ کی محبت سے معمور تھے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ضرورتِ حقہ کے مطابق قرآنِ کریم کی ایسی تفسیر سکھائی تھی جس میں آج کے انسان کو درپیش مسائل کا حل موجود ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت اور رسولِ خدا ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی شناخت اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا ہوئی اور جس کے وجود میں آنحضرت ﷺ کا رنگ کامل طور پر منعکس ہوا۔ وہ رنگ اتنا ہم شکل اور آپس میں اتنا ملتا جلتا تھا کہ خدا نے حضرت مہدی معہودؑ کو الہاماً فرمایا کہ تم دنیا میں یہ اعلان کر دو مَن فَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ المصطفىٰ فما عرَّفَنِي وَما رَأى یعنی میں اور میرا آقا دو نہیں ایک ہیں۔ جو شخص میرے اور میرے آقا کے درمیان فرق کرتا ہے اس نے گویا میرے مقام کو پہچانا ہی نہیں۔ یہ دراصل ایک الٰہی تنبیہ ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا قائم کردہ ایک سلسلہ ہے جسے کوئی ناکام نہیں کر سکتا۔"
آخر میں حضورؒ نے فرمایا" ابھی میں نے جن منصوبوں کا ذکر کیا ہے گو دنیا کے نزدیک یہ بڑے خطرناک منصوبے ہیں لیکن ہمیں ان سے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ اگر ہمیں کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے تو وہ بعض دفعہ اپنی کمزوری اور ضعفِ ایمان کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے۔ تاہم اس صورت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر تم میں سے بہتوں نے خلوصِ نیّت اور صدقِ دل سے قربانیاں دیں تو جو تھوڑے لوگ ہیں اور ان قربانیوں سے محروم ہیں ان کی خطائیں بھی مغفرت کی چادر کے نیچے ڈھانپ دی جائیں گی۔ ان کی کمزوری اور خطاؤں کا خمیازہ تمہیں نہیں بھگتنا پڑے گا۔"</td><td>نمائندگان مجلس مشاورت 1973ء کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس مجلسِ شوریٰ کی کارروائی صبح سات تا ایک بجے جاری رہی۔ جس میں حضورؒ نے ایک طویل خطاب فرمایا۔
☆اس ہنگامی مجلسِ مشاورت کا اعلان خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی جانب سے 25 مئی کے الفضل میں شائع ہوا۔
☆حضورؒ نے اپنے خطاب کے ابتداء میں فرمایا کہ " مجلسِ شوریٰ منعقد کرنے کی اجازت کے ساتھ ہم پر یہ پابندی لگا دی گئی تھی کہ آواز ہال سے باہر نہ جائے۔ پہلے ہی میرا یہ خیال تھا کہ اس قسم کی پابندی لگے گی پھر کچھ اور مصلحتیں بھی تھیں۔ اس لئے زائرین اور زائرات کا ٹکٹ جاری نہیں کیا گیا کیونکہ ان کے لئے آواز کو اونچا رکھنا پڑتا ہے تا کہ وہ زائرین بھی آواز سن سکیں جن کو اندر جگہ نہیں ملتی اور وہ باہر کھڑے ہوتے ہیں لیکن آواز کو اتنا نیچا بھی نہیں کیا جا سکتا کہ جو دوست یہاں بیٹھے ہیں ان کو بھی آواز سنائی نہ دے ورنہ تو پھر شوریٰ کے بلانے کا کوئی مقصد ہی نہیں رہتا۔ دونوں حدوں کے درمیان صراطِ مستقیم کو ہم نے اختیار کرنا ہے۔ اگر آواز کم ہو اور دوستوں کو سمجھ نہ آئے تو ان کو چاہیے کہ وہ بتا دیں اور اگر ضرورت سے زیادہ آواز پیدا ہو جائے تو منتظمین (جو شوریٰ کے نمائندے بھی ہیں اس کو ٹھیک کر دیں۔ اس وقت ہال میں جتنے دوست رضاکارانہ طور پر کام کرتے نظر آتے ہیں۔ سوائے تین چار (قاضی عزیز احمد صاحب منتظم لاؤڈ سپیکر، ملک یوسف سلیم انچارج شعبہ زود نویسی، نوابزادہ میاں شاہد احمد پاشا اور صلاح الدین ایوبی) کے باقی سب شوریٰ کے رکن ہیں۔ پانی پلانے کے لئے بچے آیا کرتے تھے۔ اب اس موقع پر ان کی ضرورت نہیں تھی اس لیے میں نے یہ ہدایت کی تھی کہ ہال کے دونوں طرف ٹھنڈا پانی رکھ دیا جائے۔ امید ہے کہ انتظام کافی ہو گا اور پانی بھی ٹھنڈا ہو گا۔ جو دوست پانی پینا چاہیں وہ اپنے دائیں بائیں یا قریبی جگہ سے پانی پی سکتے ہیں۔ جن دوستوں نے باہر جانا ہو بعض دوستوں کو مجبوری ہوتی ہے وہ بھی حسبِ دستور اجازت لے کر باہر جا سکتے ہیں۔
☆لمبی اور پرسوز دعا کے بعد مجلسِ مشاورت کا یہ غیر معمولی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
29مارچ تا31مارچ 1974ء
مقام:
ایوانِ محمود
576نمائندگان شامل ہوئے</td><td>☆افتتاحی خطاب میں حضورؒ نے صد سلہ جشنِ تشکر کے جس منصوبہ کا جلسہ سالانہ کے موقع پذ کر فرمایا تھا، اُس کے بعض انتظامی امور کے بارہ میں تفصیلاً کر فرمایا حضورؒ نے اس خطاب کے دوران فرمایا"اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لائے گا کہ جب جماعت احمدیہ کی نشریات سینکڑوں ہزاروں براڈ کاٹنگ سٹیشنوں سے نشر ہو رہی ہوں گی ان شاء اللہ۔ لیکن اس وقت ہم نے ابتدا کرنی ہے۔ یہ بڑی چھوٹی ابتدا ہو گی لیکن پھر ایک ایسا سٹیشن ہو گا کہ جو دنیا کا سب سے بڑا سٹیشن ہو گا۔
☆اختتامی خطاب میں حضورؒ نے نذکورہ بالا منصوبہ کی اہمیت اور اس کی اغراض و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا</td><td>نظارتِ اصلاح وارشاد:1:از ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ:صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر 71پر غور کرنے کے لیے معاملہ مجلسِ شوریٰ میں پیش ہے۔(قاعدہ کے الفاظ موقع پر پیش کر دیئے جائیں گے)
نظارتِ اصلاح وارشاد:1:از طرف جماعت احمدیہ نواب شاہ:سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بنیادی اور ضروری لٹریچر کا سندھی زبان میں ترجمہ کرایا ہے۔ نظارتِ اشاعت و تصنیف ایک باقاعدہ اور جامع منصوبہ کے تحت اسے شائع کرے۔ ایسے اخراجات کے لیے نظارت کی مد لٹریچر کے لیے ایک مناسب حصہ مخصوص کیا جائے جس سے سندھی زبان میں ایک پندرہ روزہ یا ماہوار رسلہ بھی شائع کیا جائے۔
بجٹ سال 75-1974ء صدر انجمن
بقیہ رد شدہ تجاویز
3:رشتہ ناطہ کے کام کو بہتر بنانے کے لیے ضلعی سطح پر سیکرٹریان رشتہ ناطہ کا تقرر کیا جائے جو جماعتوں میں دورہ کر کے ضرورت مند احباب سے معلومات حاصل کیا کریں اور پھر تین ماہ بعد ایک اجلاس کیا کریں جس میں اپنی اپنی معلومات اور کارگزاری پیش کریں۔ 4:بیرونی ممالک میں ہماری مستورات کے لیے اسلامی شرعی پردہ کی وضع معین کی جائے اور اس کی پابندی کو ہر ملک میں لازم قرار دیا جائے۔ چاہے ان ممالک کے عریانی پسند لوگ ہمیں کتنی ہی تمسخر آمیز نگاہوں سے دیکھیں۔ 5:اصلاح وارشاد کا اجتماعی سالانہ پوگرام ہر شہر کے لیے مرتب کیا کرے اور اپنی</td><td>☆1974ء تا 1980ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری کے فرائض مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب نے انجام دیئے۔
☆حضورؒ نے صد سلہ جشنِ تشکر کے منصوبہ کے متعلق غور کرنے کے لیے "اسٹینڈنگ سب کمیٹی صد سالہ جوبلی منصوبہ کا قیام" کے نام سے بارہ افراد کی ایک سب کمیٹی تشکیل فرمائی۔ اس کمیٹی کا دیگر کمیٹیوں کی طرح اجلاس ہوا اور دوسرے روز مجلسِ مشاورت میں اس کمیٹی کی مرتب کردہ سفارشات پیش کی گئیں اور ان پر بحث ہوئی۔
☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور محترم مرزا عبدالحق صاحب کو سٹیج پر مدعو فرمایا۔
☆قاعدہ نمبر 71 کے تحت ہونے والی کارروائی محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی زیرِ صدارت ہوئی۔ اس دوران حضورؒ ہال سے باہر تشریف لے گئے۔ اس تجویز پر بحث کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ نے فرمایا یہ معاملہ پانچ سال کے اندر اندر پیش کرنا</td></tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام و حاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	"یہ مقصد ہم سے قربانی چاہتا ہے۔ بےحد قربانی! بےانتہا قربانی!! اس کے لیے آپ تیار رہیں کیونکہ یہ آخری معرکہ ہے اس میں مخالفت اتنی شدید ہو گی کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر آج آپ کے سامنے بیان کروں تو آپ میں سے بعض کمزور دل کانپنا شروع کر دیں لیکن مخالفت خواہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو جائے خدا فرماتا ہے اور خدا کا یہ پیغام میں آپ کو پہنچاتا ہوں کہ یہ مخالفت شدید تو ہو گی مگر کامیاب نہیں ہو گی۔ ان شاء اللہ فتح و نصرت اسلام کے حق میں مقدر ہے۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو نوعِ انسانی نے محمد ﷺ کے فیضِ قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں مہدی معہود کے ذریعہ پانا ہے۔"	نگرانی میں اس پر عمل درآمد کروائے۔ 6: نظارتِ تعلیم ان احمدی طلباء کی جو ثانوی تعلیم سے فارغ ہو کر اعلیٰ تعلیم جاری رکھنا چاہتے ہوں مختلف شعبوں کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے رہنمائی کرے تا کہ احمدی نوجوانوں کا تناسب ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے تعلیمی میدانوں میں مناسب حد تک قائم رہے۔ 7: مرکزِ سلسلہ میں ٹیکنیکل کالج کا قیام 8: تحریکِ کے مالی جہاد میں 1953ء تا 1972ء تک کے دور میں شاملین کے اسماء پر مشتمل کتاب شائع ہو۔ **ردشدہ تجاویز** 1: حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ صحابہؓ کرام کو بموجب شق نمبر 8 کو مجلسِ شوریٰ میں نمائندگی کا حق ملنا چاہیے۔ 2: (الف) جماعتوں میں ایسے دوست مقرر کیے جائیں جو اس بات کا جائزہ لیں کہ ابھی تک کتنی تعداد ایسی ہے جو رشتوں کی وجہ سے جماعت سے جدا ہو چکی ہے یا مرکز میں رپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک جماعت میں ہو کر بدنامی کا موجب بن رہی ہے۔ (ب) مقررہ دوست رشتہ کے ضرورت منداحباب کی اپنی واقفیت اور معلومات کی بناء پر مدد بھی کریں۔ (ج) ذات پات اور اونچ نیچ وغیرہ کے خلاف جماعت کو مجموعی کوشش کرنی چاہیے۔	چاہیے تھا لیکن یہ وقت پر پیش نہیں ہوا جس کے لیے نظارتِ علیاء معذرت خواہ ہے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ حضور نذرانہ کی رقم خرچ نہیں کرتے بلکہ حضور کے منشاء کے مطابق پڑی رہتی ہے۔ جو تھوڑا بہت خرچ کرتے ہیں وہ بھی جماعت کے کاموں میں چلا جاتا ہے۔ اس لیے کمیٹی نے جو بھی فیصلہ کیا ہے اور جو بھی رقم ہو گی وہ حضور کی Disposal پر پڑی رہے گی اگر شوریٰ ضرورت محسوس کرے تو ضروری نہیں کہ پانچ سال کے بعد معاملہ پیش ہو بلکہ ممبرانِ شوریٰ دو سال کے بعد بھی تجویز بھجوا سکتے ہیں۔
تواریخ: 28 تا 30/ مارچ 1975ء **مقام:** ایوانِ محمود 572 نمائندگان شامل ہوئے	☆ حضورؒ نے افتتاحی خطاب میں حضرت موسیٰؑ، آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں پیش آنے والے بعض ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "پچھلے سال، میں نے سوچا اور بہت سوچا کہ جماعت احمدیہ نے اس قسم کی کوئی کمزوری تو نہیں دکھائی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت نے دکھائی تھی کہ ہمیں جو بشارتیں دی گئی ہیں ہماری غفلتوں کے نتیجہ میں ان کے پورا ہونے کا وقت پیچھے پڑ جائے۔ چنانچہ بڑی سوچ و بچار کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ نہیں! جماعت نے بحیثیت مجموعی ایسے عظیم کردار کا مظاہرہ کیا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے فرشتے بھی حیران ہوئے ہوں گے۔ انہوں نے تو آدم کی کمزوری پر نگاہ کی تھی اور یہاں محمد ﷺ کے فدائیوں نے ہر قسم کی قربانی دی لیکن جو ان کا مشن تھا اور مسیح موعودؑ کی بعثت کی جو غرض تھی اور قیام جماعت احمدیہ کا جو مقصد ہے اس کے اندر اپنے کسی فعل کے لحاظ سے بحیثیت جماعت ایک ذرّہ بھر بھی فرق نہیں آنے دیا۔ (بعض افراد ہوتے ہیں وہ تو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی منافق پائے جاتے تھے۔ میں ان کی بات نہیں کر رہا میں جماعت کی بات کر رہا ہوں) اسی طرح ہنستے کھیلتے مسکراتے چہروں کے ساتھ اور نہایت بشاشت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو انہوں نے اسی طرح دیکھا جس طرح کہ صحابہ نبی اکرم ﷺ نے اس زمانہ میں دیکھا تھا۔ بشارتیں ہوئیں۔ رویاء دیکھے۔ خواب دیکھے اور عملاً کامیابی کے نمونے دیکھے۔" ☆ اختتامی خطاب میں حضورؒ نے سالِ گزشتہ میں جماعتِ احمدیہ پر پیش آنے والے اس ابتلاء کا مفصل ذکر فرمایا جس میں جماعتِ احمدیہ پاکستان کو حکومتِ پاکستان نے غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ حضورؒ نے فرمایا "ایک ایک رات میں اور بعض جگہ چوبیس گھنٹوں میں ساری جماعت کو ایک زبردست ابتلاء سے دوچار ہونا پڑا۔ مکان لٹ گئے، جلا دیے گئے، توڑ پھوڑ دیے گئے، دکانیں ختم کر دی گئیں۔۔۔۔۔۔ دنیا میں ان کا کوئی سہارا نہ تھا اور	**نظارت علیاء: 1: از طرف ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ:** مجلس شوریٰ کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کے ممبران کی تعداد 12 ہے۔ اس سلسلہ میں تجویز ہے کہ کمیٹی کے ممبران کی تعداد دوگنی کر دی جائے اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید سے جو ممبر ایزاد کیے جائیں ان کا سابقہ ممبران کے شعبوں سے تعلق نہ ہو۔ یہ نئے ممبر مشورہ میں تو شامل ہوں گے مگر رائے نہ دے سکیں گے۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ:** 10 سال ہوئے حفظ قرآن کلاسیں جاری ہوئی تھیں لیکن بڑھتی ہوئی ضرورت کے مطابق ان کے نتائج نہیں نکلے۔ جماعت میں زیادہ سے زیادہ حفاظ پیدا کرنے کے لئے نئی تدابیر اختیار کی جائیں۔ **2: از طرف جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا:** احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے کم از کم ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا بندوبست اس طریق پر کیا جائے کہ جن جماعتوں میں مربیان اور معلمین موجود ہوں وہ جماعت کی عام تربیت کے علاوہ خصوصیت سے یہ فرض بھی ادا کریں جہاں مربیان یا معلمین نہ ہوں ان جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت یہ ذمہ داری ادا کریں اور اس کام کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی رہے تا کہ جماعت کا کوئی فرد (کم از کم) ناظرہ قرآن مجید جاننے سے نابلد نہ رہے۔ **نظارتِ اشاعت لٹریچر و تصنیف: 1: از طرف صدر صاحب فضلِ عمر فاؤنڈیشن:** سلسلہ عالیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور زمانہ حاضرہ کے رجحانات کے پیشِ نظر یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ایک ہمہ وقتی ادارہ تصنیف کا کام اپنے ہاتھ میں لے۔ اس غرض کے لیے موجودہ نظارتِ تصنیف و اشاعت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کیا جائے۔ یہ ادارہ کم از کم تین ایسے علماء پر مشتمل ہو جنہیں تمام دیگر فرائض سے فراغت حاصل ہو اور وہ اپنی تمام تر توجہ تالیف و تصنیف کے کام پر مرکوز رکھ سکیں۔ زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات اور مستشرقین کے نت نئے اعتراضات کا مقابلہ کرنے کے لیے ایسے ادارہ کا قیام ناگزیر ہوتا جا رہا ہے جو نسبتاً زیادہ باخبر اور ہر وقت مستعد رہے۔ **2: از طرف صدر صاحب فضلِ عمر فاؤنڈیشن:** مستشرقین نئی سے نئی باتیں آنحضرت ﷺ اور قرآنِ شریف کے خلاف شائع کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے تمام بیرونی مبلّغ اور نظارت اصلاح وارشاد و تحریکِ جدید ایسی تمام کتابیں وقتاً فوقتاً بیرونی ممالک اور ملک کے اندر سے حاصل کریں۔ اعتراضات کی فہرست بنائی جائے اور ان کا جواب انگریزی زبان میں لکھا جائے۔ خلافت لائبریری میں یہ کتابیں مہیا رہیں۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: از طرف صدر صاحب مجلس کارپرداز:** بعض بیرونی ممالک میں موصیوں کے لیے علیحدہ قبرستانوں کے سلسلہ میں تجویز دو مرتبہ شوریٰ میں پیش ہو چکی ہے۔ اس سال اس تجویز کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور ہو جائے اور فیصلہ فرمایا جائے۔ **2: از طرف صدر صاحب مجلس کارپرداز:** موصیان بہشتی مقبرہ کے بارہ میں قاعدہ نمبر 430، 427، 419 مجلسِ شوریٰ میں پھر سے غور کے لیے پیش ہیں۔ ان قواعد کی نقول درج ذیل ہیں:۔ **نقل قاعدہ نمبر 419:۔** "اگر کوئی موصی اپنی وصیت میں درج شدہ جائیداد کو بیع یا ہبہ یا تبادلہ یا رہن کرے یا کسی اور طریق سے منتقل کرے تو اس پر لازم ہو گا کہ بلا توقف اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دے۔ اور تبادلہ کے سوا باقی صورتوں میں اس جائیداد منتقل کردہ کا حصہ وصیّت اسی قدر صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرے۔"	☆ امسال مجلسِ مشاورت میں انگلستان اور امریکہ کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ ☆ شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر، محترم چودھری محمد انور حسین صاحب، مرزا عبدالحق صاحب اور چودھری احمد مختار صاحب کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ **رڈشدہ تجاویز:** 1: امیر تین بار سے زائد منتخب نہ ہو۔ 2: امیر حلقہ، امیر جماعت، امیر ضلع اور صدر جماعت کا موصی ہونا لازمی قرار دیا جائے۔ 3: مرکز میں گرلز میڈیکل کالج کا قیام 4: مرکز کی ترقی کے لئے ایک قومی سٹیل مل کا قیام 5: ربوہ میں خواتین کے لیے ہومیوپیتھی کی تعلیم کا بندوبست 6: ایسے اقدامات کیے جائیں جن سے نظارتِ امورِ عامہ کی افادیت نمایاں طور پر بہتر ہو سکے۔ 7: فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے ہسپتال میں آپریشن کرنے کے لئے ماہر سرجن موجود ہوں۔ 8: جماعت کے تاجروں میں باہم رابط اور ان کی اقتصادی حالت کو زیادہ مضبوط بنانے کے لیے ایک ڈائریکٹری تمام تاجروں کی تیار کرائی جائے۔ 9: مرکز سلسلہ میں ہومیوپیتھک کالج کا اجراء 10: ایک سندھی ماہوار رسالہ کا اجراء 11: جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات کو پابندی 12: ایک ہنگامی امدادی ریزروفنڈ کا قیام جس کی شرح ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کی جائے۔ 13: جمیع افراد جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب صدر و جناب وزیراعظم جمہوریہ پاکستان کی خدمت میں خط بابت فیصلہ غیر مسلم، اس فیصلہ کو کالعدم قرار دیا جائے بصورتِ دیگر قرآنِ کریم کی بتلائی ہوئی آخری تجویز کے مطابق اراکین حکومت بشمول اپنے تمام بزرگانِ اسلام بالخصوص بزرگان و علمائے کرام سعودی عرب ہمارے بالمقابل دعائے مباہلہ کریں۔ 14: ایک ایسا کتابچہ شائع کیا جائے جس میں غیر احمدی علماء کے عقائد حیاتِ مسیح اور بندش اجرائے نعمت نبوت تابعیہ کے بطلان میں عقلی اور نقلی دلائل درج ہوں اور اس کی کثرت سے اشاعت کی جائے۔ 15: **شعبہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات کو حل کرنے کے لیے شعبہ کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے۔** 16: ایک ایسا فنڈ قائم کیا جائے جو جماعت کے ابتلاء کے موقع پر نقصان زدگان کی امداد کے لئے کام آئے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	جماعت کے باہر کوئی ایک پیار کی آواز بھی ان کے کان میں نہیں پڑ رہی تھی لیکن ایک عظیم آواز تھی۔۔۔۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہ ایمان کے تقاضوں کو تم پورا کرو اور غلبہ اسلام جو تمہاری زندگی کا مقصد ہے اس کو میں کامیاب کروں گا۔"	**نقل قاعدہ نمبر427:۔**"ہر موصی کا فرض ہوگا کہ اگر بعد وصیّت اس کی جائیداد یا آمد میں کوئی فرق آوے یا جائیداد کی مالیت میں کوئی تغیر پیدا ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اس کی تحریری اطلاع دے اور صیغہ کا بھی فرض ہوگا کہ ایسی اطلاع حاصل کرنے کا انتظام کرے اور نگرانی رکھے۔" **نقل قاعدہ نمبر430:۔**"ہر موصی کے نقد ترکہ میں سے بھی حصہ وصیّت لیا جانا ضروری ہے خواہ وہ رقم اس آمد سے پیدا شدہ ہو جس کا حصہ آمد موصی ادا کرتا رہا ہو۔" **بجٹ سال 76-1975ء ہر سہ انجمن**	
تواریخ: 26مارچ تا28مارچ 1976ء **مقام:** ایوانِ محمود 567 نمائندگان شامل ہوئے	☆افتتاحی خطاب میں حضورؒ نے احمدیہ صد سالہ جوبلی منصوبے کا ذکر فرمایا۔ ☆اختتامی خطاب میں حضورؒ نے فقہی مسائل میں فقہاء کے اختلاف کی وجہ، اسلامی فقہ کے حقیقی ماخذ، فقہی مسائل میں اجتہاد کا طریق، جماعتِ احمدیہ کا مروّجہ فقہی مسلک اور فقہ احمدیہ کی تدوین کا مفصّل ذکر فرمایا۔ ازاں بعد حضورؒ نے اُس زمانہ کے ملکی حالات اور پاکستان میں احمدیوں پر کیے جانے والے ظلم و ستم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا"ہمارا ایمان ہے کہ ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے گا۔ تم ہمیں کافر کہو۔ ہم سمجھتے ہیں تمہیں دائرہ اسلام سے ہمیں خارج نہیں سمجھنا چاہیے۔ لیکن ٹھیک ہے تم زور آور ہو۔ ہم نے مان لیا کہ تم نے سات ستمبر کو یہ فیصلہ کیا کہ دو اغراض کے لئے احمدی Not Muslim سمجھے جائیں گے۔ ایک دستور اور ایک قانون اور تمہاری مرضی ہے قانون بناتے چلے جاؤ۔ تم نے اپنی یہ مرضی کی کہ تم نے احمدیوں کو Not Muslims for two or certain purposes for the purpose of constitution or law دستور یا قانون کی اغراض کے لئے تم نے اعلان کیا کہ ہم احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھیں گے۔ اس بحث میں ہم پڑتے ہی نہیں۔ تمہیں خدا نے دنیا کی طاقت دی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس طاقت کا صحیح استعمال کرنے کی ذمہ داری تم پر ہے لیکن ہم اس بحث میں نہیں جاتے لیکن تمہیں یہ کس نے اختیار دیا ہے کہ تم ایک احمدی کو یہ کہو کہ تو کہہ میں مسلمان نہیں ہوں؟ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر احمدی، حقیقی احمدی جو ہے وہ اسلام سے ارتداد اختیار کرنے کی بجائے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوگا۔۔۔۔ دنیا کی کوئی طاقت احمدی کو اس بات پر مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ اپنے آپ کو غیر مسلم کہے۔"	**نظارت اصلاح وارشاد:1:** **از طرف جماعت احمدیہ خوشاب:** قرآن کریم باترجمہ سیکھنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لیے تجویز ہے کہ پڑھے لکھے افراد باترجمہ قرآن کریم پڑھا کریں۔ مقامی عہدیداران اور مربیان سلسلہ اس بات کی نگرانی کریں۔ **نظارت اصلاح و ارشاد(تعلیم القرآن):** **1:** **از طرف ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد(تعلیم القرآن):** سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک وقفِ عارضی کی افادیت کے پیش نظر جماعتوں اور مرکزی اداروں کی جانب سے مطالبات بڑھ رہے ہیں۔ جب کہ امراء صاحبان اضلاع اور دیگر عہدیداران جماعت اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے توسط سے جماعتوں کو تحریکات کرنے کے باوجود، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق کہ ہر سال جماعت کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی پیش کرے جو دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دینی خدمت کے لئے وقف کریں۔ مطالبہ پورا نہیں ہو رہا ہے۔ مجلس شوریٰ اس بارہ میں غور کرے۔ **نظارت بہشتی مقبرہ:1:** **از طرف صدر صاحب مجلس کارپرداز:** کسی موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء کو ملنے والی گریجویٹی اور حصہ پنشن پر چندہ لینے یا نہ لینے کا معاملہ مجلس مشاورت میں پیش ہے۔ **نظارت صنعت و تجارت:1:** **از طرف جماعتِ احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا:** جماعتوں میں مختلف پیشوں کے سیکھنے کی ترغیب دی جائے۔ **نظارت امورِ عامہ:1:** **از طرف جماعت احمدیہ چنیوٹ:** فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک زنانہ ٹرینگ کلاس کا اجراء کیا جائے۔ جس میں بایر دہ نرسنگ کا پیشہ سکھانے کا انتظام ہو۔ اس کلاس کے اخراجات نظارت تعلیم کے بجٹ سے پورے ہوں۔ **نظارت تعلیم:1:** **از طرف جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ:** ایسے بڑے شہروں میں جہاں مختلف شہروں یا دیہات کے احمدی طلباء زیر تعلیم ہوں ان کی تربیت کا انتظام ہو۔ **وقفِ جدید:1:** **از طرف جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ چک نمبر194رب ضلع لائلپور:** جو واقفِ زندگی لڑکے قرآنِ کریم حفظ کریں اور کم از کم پرائمری پاس ہوں ان کو وقفِ جدید والے بطور معلم لے لیا کریں۔ **بجٹ سال 77-1976ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **5:** صدسالہ احمدیہ جوبلی پروگرام کی روحانی اور مالی رپورٹ جماعتوں سے ہر ماہ رپورٹ لی جایا کرے۔ **6:** اسلام آباد میں بھی لاہور کی طرح احمدیہ ہوسٹل کا قیام و اجراء **7:** دین کی راہ میں سب کچھ قربان کر دینے والوں کے پسماندگان کے لئے ایک فنڈ ہونا ضروری ہے۔	☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر، محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب، محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب اور محترم چودھری محمد انور حسین صاحب کو سٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆آخری اجلاس میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے فقہ احمدیہ کی تدوین سے متعلق ایک قرارداد پیش کی جس میں انہوں نے ممبران شوریٰ کی جانب سے حضورؒ کی خدمتِ اقدس میں درخواست کی کہ حضور ایک سب مقرر فرمائیں جو فقہ احمدیہ مدوّن و مرتّب کرے۔ جملہ نمائندگان نے متفقہ طور پر اس کی تائید کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی نمائندگان کے ہمراہ کھڑے ہو کر اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ ☆حضورؒ نے امسال ایک سب کمیٹی "تدوین فقہ احمدیہ" کے نام سے مقرر فرمائی۔ حضورؒ نے اس کمیٹی کے بارہ میں فرمایا کہ "آج جو کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ جو دو مسودے تیار ہیں ان پر غور کیا جائے باقی تو سارا سال کمیٹی کام کرتی رہتی ہے۔" ☆امسال مجلس مشاورت پر فیصلہ ہوا کہ ممبران مشاورت کی ایک چوتھائی نمائندگی تیس سال سے کم عمر کے نوجوانوں کی ہونی چاہیے۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** قصرِ خلافت کی تعمیر نو **2:** دوست جلسہ گاہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے ماسوا دیگر علماء کی تقاریر خاص دلچسپی سے نہیں سنتے۔ اس کے لیے اقدامات **3:** موجودہ مہنگائی کے دور میں مربیان کے گزارہ الاونس میں اضافہ نیز مربی سلسلہ کا ابتدائی الاؤنس کم از کم 500روپے ماہوار ہو۔ **4:** حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام اور اطفال کی تربیت کی ذمہ داری انصار پر ڈالی ہے اس سلسلہ میں تجویز ہے کہ جب انصاراللہ کا ماہانہ اجلاس ہو تو اس میں قائد خدام الاحمدیہ اور خدام کے اجلاس میں زعیم انصاراللہ کی شمولیت لازمی قرار دی جائے تاکہ اجلاسات میں جو پروگرام طے ہو اس سے ہر دو تنظیموں کے قائدین مطلع ہوں اور آپس میں مل کر اس پر عمل پیرا ہونے کے متعلق مثبت اقدام اٹھا سکیں۔
تواریخ: یکم تا3اپریل 1977ء **مقام:** ایوانِ محمود 653 نمائندگان شامل ہوئے	☆افتتاحی خطاب میں حضورؒ نے گزشتہ کچھ عرصہ میں جماعتِ احمدیہ کی ترقیات، احمدیت کے ذریعہ اشاعتِ اسلام اور مخالفت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا مزید انعامات عطا کے حصول کا ذکر فرمایا۔ ☆اختتامی خطاب میں حضورؒ نے فرمایا"دنیا کو اس قسم کی ہلاکت سے بچانے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے۔ آج امن کا مقام صرف محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کا سایہ ہے۔ اگر دنیا اس جھنڈے تلے جمع نہ ہوئی تو دنیا کے لئے بڑی خطرناک تباہی مقدر ہے۔ خدا محفوظ رکھے۔ ان	**نظارتِ تعلیم:1:** **از طرف جماعتِ احمدیہ پیر محل ضلع لائلپور:(الف)** جماعت احمدیہ کی روز افزوں تبلیغی اور اصلاحی ضروریات کے پیش نظر بکثرت تربیت یافتہ مخلصین جماعت مہیا کرنے کے لیے جامعہ احمدیہ کا مکمل کورس (مختصر مگر جامع انداز میں) بذریعہ خط وکتابت اوپن یونیورسٹی کی طرز پر پڑھایا جائے اور کورس مکمل کرنے والوں کو جامعہ احمدیہ کی طرف سے سندات کامیابی دی جائیں۔ **(ب)** شاہدین کو فراغت سے قبل گریجوایٹ یا کم از کم ایف اے ضرور کروایا جائے۔ **نظارتِ اشاعت لٹریچر:1:** **از طرف جماعتِ احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا:** ایسا لٹریچر شائع کیا جائے جو موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق جماعت احمدیہ کے اسلامی نقطہ نظر کو پیش کر سکے۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ:1:** **از طرف ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیاں:** جو موصی صاحبان اراضی کے مالک ہوں ان کے لئے لازم قرار دیا جائے کہ وہ وصیت کی منظوری کے بعد اپنی اراضی کی بازاری قیمت مقرر کروا کر اس کا حصہ جائیداد یکمشت یا 8 سال 4 ماہ میں بذریعہ مساوی اقساط حسب ریزولیوشن نمبر 33غ۔م	☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر، محترم چودھری احمد مختار صاحب، محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب اور محترم مرزا عبدالحق صاحب کو سٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆امسال مجلس مشاورت کے موقع پر الجمیعۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ نے اسلامی و جماعتی کتب کی فروخت کے لیے احاطہ ایوانِ محمود میں ایک بک اسٹال کا اہتمام کیا۔ ☆امسال 800 سے زائد زائرین بیرون از ربوہ جبکہ 570 ربوہ کے زائرین مجلس مشاورت میں شامل ہوئے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	کو عقل دے اور یہ کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے کہ آپ ان کو یہ بتائیں۔ پیار سے ان کے دل جیتیں۔ ان کو خدا نے ایک حد تک فراست اور عقل بھی دی ہے ایک حد تک اس فراست اور عقل کی نشوونما کی ہمت بھی دی ہے اور عملاً انہوں نے اس کی نشوونما بھی کی ہے۔ ان کو بتائیں کہ یہ حالات ہیں یا تم تباہ ہو جاؤ گے یا تمہیں اسلام لانا پڑے گا۔ اگر تباہی سے بچنا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ تم تباہ نہ ہو۔ میں تو ایک آدمی کو، یہ حقیقت ہے، جو جماعت احمدیہ کا نہایت معاند ہے اس کے متعلق بھی جہاں تک میرے دل کے جذبات کا سوال ہے میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کو کانٹا بھی چُبھے اور وہ تکلیف میں ہو۔ میں تو یہ چاہتا ہوں، اس لئے خدا نے مجھے اس مقام پر بٹھا دیا اور اس لیے آپ کو جماعت احمدیہ کو پیدا کیا کہ آپ ایک کانٹے کی تکلیف سے بھی انسان کو بچائیں اور وہ جو نہایت خطرناک ہلاکت ان کے لئے مقدر ہو چکی ہے اس سے بچانے کے لئے بھی کچھ کریں۔ خالی ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنا یا جتنی طاقت خدا نے آپ کو دی ہے اتنی طاقت کا استعمال نہ کرنا یہ تو کافی نہیں۔"	مورخہ 69-05-27 صدر انجمن احمدیہ ادا کردیں۔ **2:** **از طرف صدر صاحب مجلس کارپرداز:** گریچویٹی کمیٹی کی رپورٹ **3:** رپورٹ سب کمیٹی شوریٰ مقبرہ برائے موصیان ممالک بیرون و قواعد بہشتی مقبرہ **بجٹ سال 78-1977ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **(د)** ہر جماعت یا حلقہ میں ایک تربیتی کمیٹی ہو جس کے ممبران صدر صاحب جماعت، سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری تعلیم، نمائندہ مجلس انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ ہوں مربی صاحبان مرکز کی نمائندگی میں حصہ لیں۔ **4:** جلسہ سالانہ کے موقع پر کثرت سے روٹیاں ضائع ہوتی ہیں۔ اگر سرکاری طور پر پکی پکائی روٹی کا انتظام کیا جائے تو ضیاع کی کافی حد تک تلافی ہو جائے گی۔ **5:** جلسہ سالانہ کے ایام میں ٹرانسپورٹ کی تکلیف کو دور کرنے کیلئے کاروباری احمدی حضرات زیادہ سے زیادہ بسیں تمام مصروف شاہراہوں پر چلانے کا انتظام کریں۔ **6:** ٹیکنیکل کام کے لیے مرکز میں ایک ایسا رجسٹرڈ پرائیویٹ ادارہ جماعتی سطح پر ہونا چاہیے جو نوجوانوں کو ٹیکنیکل کام وغیرہ کے کام سکھائے۔ **7:** سلسلہ کی بیش قیمت اور نادر اشیاء کی حفاظت کے لیے مرکز میں احمدیہ میوزیم کا قیام **8:** تعلیمی اداروں کو قومیانے کے بعد طلباء کا تعلیمی معیار برقرار نہیں رہا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مرکز میں دو مقامات پر اور ہر ضلع کے صدر مقام میں ایک جگہ پر شبینہ کلاسز کا اجراء کیا جائے۔ جہاں میٹرک سے یونیورسٹی کی حد تک تعلیم دی جایا کرے۔ ریٹائرڈ احمدی اساتذہ اور دوسرے صاحب علم دوست رضاکارانہ طور پر ان کلاسوں کے لئے وقت دیں ان کلاسوں میں دینی تربیت کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ **9:** لازمی چندہ کے بجٹ بناتے وقت کئی احباب کی آمدنیاں کم ظاہر کی جاتی ہیں لہٰذا آئندہ کے لیے قاعدہ بنایا جائے کہ مرکز صرف ان جماعتوں کے بجٹ منظور کرے گا جس کو مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے منظور کرنے کی سفارش کی ہو۔	☆دوسرے روز رات کی دعوت کے بعد محترم چودھری شبیر احمد صاحب نے سلائیڈز کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے گزشتہ دورہ یورپ و امریکہ کی تصاویر دکھانے کا اہتمام کیا۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** آئندہ جہاں کسی جماعت کا تعمیر مسجد کا پروگرام ہو تو ان کو مرکز کی مدد سے اس بات کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اس مسجد کے گردونواح کو مسجد کی آبادی کے لئے احمدی دوستوں سے کس طرح آباد کیا جاسکتا ہے۔ **2:** قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں حضرت مصلح موعودؓ اور جماعت احمدیہ کی نمایاں خدمات و قربانیوں کا یومِ پاکستان، یومِ قائداعظم اور دیگر مواقع پر سلسلہ کے عام اخبارات ورسائل میں تفصیلی ذکر ہونا چاہئے۔ **3:** **(الف)** جماعتوں یا حلقہ جات کے پریذیڈنٹ صاحبان ہر ماہ کم از کم ایک بار مجلس عاملہ کی میٹنگ بلایا کریں اور مرکز میں اس کی رپورٹ بھجوایا کریں مرکزی کی طرف سے اس سلسلہ میں باقاعدہ یاددہانی اور نگرانی کی جایا کرے۔ **(ب)** جماعتوں یا حلقہ جات میں ہر ماہ ایک دفعہ اجلاس عام منعقد کیا جائے۔ **(ج)** سال میں کم از کم ایک بار ہفتہ "ارتباط" منایا جائے اس ہفتہ کے دوران جماعتوں کے عہدیدار اور مخلصین وفود کی شکل میں سست احباب سے جا کر ملیں اور انہیں نرمی سے سمجھائیں۔
تواریخ: 31 مارچ تا 2 اپریل 1978ء **مقام:** ایوانِ محمود 581 نمائندگان شامل ہوئے	☆دعا کے بعد حضورؒ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپؒ نے مجلسِ مشاورت میں دیئے جانے والی آرا کے متعلق ذکر فرمایا کہ خلیفۂ وقت کو یہ اختیار ہے کہ کثرتِ رائے کو اختیار کرے یا اس کے برعکس۔ حضورؒ نے فرمایا کہ مشورہ قبول کرنا یا نہ کرنا ہر دو لحاظ سے موجبِ برکت ہے۔ فرمایا "دوستوں کو چاہیے کہ وہ کبر اور غرور سے بچتے ہوئے عاجزانہ اور منکسرانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے پوری ہمت کے ساتھ اپنی استعدادوں کو کام میں لاتے ہوئے اور تدبیر کو مکمل کرتے ہوئے اور دعا کو انتہا تک پہنچاتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنا سب کچھ پیش کر دیں اور کہیں پھر بھی کچھ نہیں پیش کر سکے۔ اے خدا تو اپنے فضل سے انہیں قبول فرما اور وہ نتیجہ نکال جو اس زمانہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کی فتح اور غلبہ کے لئے نکالنا چاہتا ہے۔" ☆حضورؒ نے اختتامی خطاب میں ذکر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی فتح آخری زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ مقدر کر رکھی ہے۔ آپؒ نے اشاعتِ قرآن کے حوالہ سے جماعتِ احمدیہ کے غیر معمولی کارناموں کا تذکرہ فرمایا نیز ذکرِ الٰہی کی فضیلت بیان فرمائی۔ آپؒ نے فرمایا "خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اس زمانہ میں یہ بات مقدر ہے کہ	**نظارت اصلاح وارشاد: 1:** **از طرف جماعت احمدیہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ:** حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ "اگلے چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر زور دینے کا زمانہ ہے جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہیے۔" اس ارشاد کے پیش نظر تجویز ہے کہ: جماعت احمدیہ کے اندرونی اور بیرونی پھیلاؤ اور تربیت میں غفلت کے نتیجہ میں جماعت میں جو غیر اسلامی رسومات آرہی ہیں ان کی روک تھام کے لئے اجتماعی کوشش اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ **2:** **از طرف صدر صاحب بورڈ روزنامہ الفضل ربوہ:** الفضل ایک آزاد اخبار اور مستقل ادارہ ہے جو جماعت کی ضروریات کے پیش نظر جاری کیا گیا ہے۔ مگر ادارہ الفضل کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ الفضل کے متعلق جماعت کی کیا خواہشات اور توقعات ہیں۔ اس لئے ادارہ الفضل جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ اس بارہ میں اس کی راہنمائی فرمائی جائے۔ **نظارت بہشتی مقبرہ: 1:** **از طرف صدر صاحب مجلس کارپرداز:** شادی شدہ خواتین کی وصیّت کے لیے ان کا مہر اُن کی بنیادی جائیداد متصوّر ہوتا ہے (قاعدہ نمبر 376) جس پر حصہ وصیت ادا کرنا واجب ہے چونکہ وصیت کی روح "قربانی" ہے۔ اس لیے اس روح کو قائم رکھنے کے لئے یہ قاعدہ تجویز کیا جاتا ہے کہ آئندہ شادی شدہ خواتین کے لیے یہ ضروری ہو گا کہ وہ حق مہر اور دیگر جائیداد کے علاوہ اپنے خوردونوش اور لباس کے اخراجات کو معین کر کے اور انہیں اپنی آمد تصور کر کے حصہ وصیت ادا کریں اور ایسی خواتین جو اپنی ہی آمد سے اپنے اخراجات پورا کرتی ہیں وہ اپنی آمد پر ہی زرِ وصیت ادا کریں گی۔ **بجٹ سال 79-1978ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **6:** جماعت کے بے سہارا یتیم بچوں کی مستقل امداد اور ایسے غریب والدین جو اس مہنگائی کے دور میں اپنی بچیوں کی شادی کا مختصر انتظام بھی نہیں کر سکتے، کی امداد کے لئے 30 لاکھ روپے کا خلافت صدقہ جاریہ ریزرو فنڈ قائم کیا جائے۔ **7:** جلسہ سالانہ پر آنے والے وفود کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے مرکزِ سلسلہ کو صفائی وغیرہ کے لحاظ سے مثالی بنایا جائے۔ اس غرض کے لئے فنی ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو غوروفکر کے بعد حضور کی خدمت میں تجاویز پیش کرے۔ اخراجات کے لیے ہر کمانے والے احمدی سے پانچ یا دس روپے سالانہ وصول کیے جائیں۔ **8:** موصی کی وفات پر تجہیز و تکفین کی ذمہ واری مقدم طور پر مقامی جماعت پر ہونی چاہیے۔ یہ امر رسالہ "الوصیت" کی روح کے قریب تر ہے۔ **9:** گزشتہ سالوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں دیہاتوں میں سائیکلوں پر وفود بھجوائے جاتے رہے ہیں۔ دُور افتادہ	☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر، محترم چودھری احمد مختار صاحب، محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم رانا محمد خان صاحب اور محترم چودھری حمید نصراللہ خان صاحب کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆امسال 1264 زائرین نے شوریٰ کی کارروائی دیکھی۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ایک ایسے ہال کی تعمیر کی خواہش فرمائی تھی جس میں کم و بیش دو ہزار احباب بیٹھ سکیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ایسے ہال کے لیے جس میں ایک لاکھ آدمیوں کی گنجائش ہو کی تعمیر کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ مطلوبہ ہال کی تعمیر کرائے۔ **2:** ہمارے کئی مرکزی دفاتر میں دنیاوی دفاتر کا سا رنگ آتا جا رہا ہے خطوط کے جوابات اور دیگر کاموں میں تساہل برتا جاتا ہے ...... ان شکایات کے ازالہ کے لیے مجلسِ مشاورت مؤثر طریقۂ کار تجویز کرے۔ **3:** امرائے اضلاع کی سہولت کے لیے تحصیلوں کے امراء بھی مقرر کیے جائیں جو امرائے اضلاع کی وساطت سے مقرر ہوں۔ ہر تحصیل کا امیر نائب امیر مقرر کیا جائے جو امیر ضلع کی ہدایت کے مطابق کام کرے۔ **4:** جماعت کی تربیت و اصلاح اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے خلفائے احمدیت نے جو تحریکات فرمائی ہیں ان پر عمل درآمد کے لئے ایک کتابچہ شائع کیا جائے۔ **5:** احبابِ جماعت کی تربیت کے لئے عموماً اور نئی نسل کی اصلاح کے لیے خصوصاً ایسی کتاب تیار کی جائے جو سادہ سلیس اور عام فہم ہو اور جماعت کے ہر طبقہ کے لیے یکساں طور پر اسلامی زندگی کو اپنانے کے لئے مشعل راہ ثابت ہو۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	اسلام کے لئے دل جیتے جائیں گے یا اپنے عروج کو جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے اندر اندر کوئی تاریخ ایسی آ جائے گی کہ یہ تحریک اپنے عروج کو پہنچ چکی ہو گی۔ اس کے بعد بھی کام ہوں گے تیسری صدی میں بھی کام کیے جائیں گے لیکن غلبہ اسلام کی مہم اپنے عروج کو پہنچ چکی ہو گی۔	دیہاتوں کے لوگ دیگر ضروریات کے علاوہ طبی سہولت سے بھی محروم ہیں۔ بیرون ممالک کی طرح نصرت جہاں سکیم کے تحت پاکستان میں بھی یہ سکیم شروع کی جائے۔	
تواریخ: 30مارچ تا یکم اپریل 1979ء **مقام:** ایوانِ محمود 558 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؒ نے افتتاحی خطاب میں مجلسِ شوریٰ کے نمائندگان کو ہدایات فرمائیں۔ آپ نے فرمایا "ایک تو ہماری شوریٰ کی یہ روایت ہے کہ ہم یہاں ننگے سر نہیں بیٹھتے اور دوسری روایت یہ ہے کہ ہم آپس میں باتیں نہیں شروع کر دیتے اور تیسری ہماری روایت یہ ہے کہ جو بھی اچھا خیال کسی کے ذہن میں آئے کسی موضوع پر جو زیر بحث ہو آرام کے ساتھ اور پیار کے ساتھ اور عقل کے ساتھ مختصر الفاظ میں اس کا اظہار کر دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ ایک اور ہماری روایت یہ ہے کہ (اسی کو زیادہ کھول کے بیان کرنے والی بات ہے) ہم تعمیری سوچ رکھتے ہیں یعنی ہماری ہر بات جو ہے ہر فعل کی طرح اپنے لیے، اپنوں کے لیے، انسانیت کے لیے، ساری دنیا کے لیے اور آنے والی نسلوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔" ☆حضورؒ نے اختتامی خطاب میں مخالفین کے بعض اعتراضات کے تفصیلی جوابات ارشاد فرمائے۔ آپ نے فرمایا "74ء میں بڑے ابتلاء میں سے جماعت گزری۔ بڑی بہادری کے ساتھ الا ماشاء اللہ یعنی میں کہا کرتا ہوں کہ بحیثیت جماعت پاکستان جماعت کا جو مقام تھا جو Stature تھا وہ دنیا کو نظر آیا۔ دُنیا حیران تھی یہ کیا ہو گیا۔ اتنی سی جماعت، کمزور جماعت، غریب جماعت اور اپنی طرف سے تو مار کے پھینک دیا تھا ناں پرلی طرف کہ بس ہم نے ختم کر دیا۔ جب یہ کہا گیا تھا کہ نوّے سالہ مسئلہ کا فیصلہ کیا تو مطلب یہ تھا کہ ہم نے ختم کر دیا جماعت کو بس جماعت ختم ہو گئی اور وہ دن اور آج کا دن 74ء کے بعد چار سال کے اندر ان چیزوں کا بدلہ لیا خدا نے جو ہم بھول گئے تھے۔ یعنی کئی چیزیں اس وقت یاد آتی ہیں جب خدا بدلہ لیتا ہے کہ اچھا ہمارے ساتھ یہ بھی ہوا تھا اور اب خدا بدلہ لے رہا ہے اس کا۔"	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا:** جماعت کی ترقی کے ساتھ تربیت کے مسائل پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ جس طرح ذیلی تنظیمیں اپنی ماہانہ رپورٹیں مرکز میں بھجواتی ہیں اسی طرح من حیث الجماعت ایک رپورٹ فارم تجویز کر کے امرائے جماعت و صدر صاحبان جماعت سے ماہوار رپورٹ لی جایا کرے تا کہ مرکز کی ہدایت کے مطابق جماعت کی اصلاح ساتھ کے ساتھ ہو سکے۔ **2: از طرف نظارتِ علیاء صدر انجمن احمدیہ:** قاعدہ نمبر 71 کے الفاظ یہ ہیں "ناظرِ اعلیٰ کا فرض ہو گا کہ جو رقم خلیفۂ وقت کے مصارف کے لیے بجٹ میں مقرر ہو اس کے متعلق ہر پانچ سال بعد لازماً یا اس سے قبل اگر ضرورت محسوس ہو مشاورت میں اس غور کے لیے معاملہ پیش کرے کہ اس رقم میں حالات کے ماتحت کسی اضافہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔" اس سے قبل 1974ء کی مجلسِ مشاورت میں اس پر غور کیا گیا تھا۔ معاملہ شوریٰ میں پیش ہے۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ:** ربوہ میں زیرِ تعلیم غیر ملکی طلباء سے چھٹیوں میں جماعتوں کے تبلیغی دورے کروائے جائیں۔ غیر از جماعت دوستوں پر اس سے بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ (اس تجویز پر حضور کا ارشاد ہے:۔ "ضرورت نہیں مگر پیش ہو) **نظارتِ بہشتی مقبرہ: تجاویز از طرف مجلس کارپرداز 1:** کسی موصی کی زندگی میں جائیداد کی تشخیص کروا کے باقاعدہ اقساط کے ذریعہ حصہ جائیداد ادا کرنے کی مدت موجودہ قواعد میں سو ماہ ہے۔ سو ماہ کی بجائے یہ مدت بارہ ماہ ہونی چاہیے۔ **2:** اس وقت کسی موصی کی وفات پر قرضہ کی ادائیگی کے بعد بقیہ ترکہ پر وصیت کا اجراء ہوتا ہے۔ مکرم مفتی صاحب سلسلہ ملک سیف الرحمن صاحب نے جلسہ سالانہ 1978ء کی تقریر میں فرمایا ہے کہ: "اگر تو ترکہ اتنا ہے کہ اس میں سے وصیت بھی ادا ہو جاتی ہے اور قرض بھی نمٹ جاتے ہیں تو پہلے وصیت ادا کی جائے گی اور پھر قرض۔ لیکن اگر صورت یہ ہے کہ دونوں میں سے صرف ایک کی ادائیگی ہو سکتی ہے یا وصیت ادا کریں یا قرض تو اس صورت میں قرض کی ادائیگی ضروری ہے۔" (الفضل 29 جنوری 1979ء) مجلسِ شوریٰ اس بارہ میں نظارت بہشتی مقبرہ کے لیے آئندہ کے طریق عمل کے بارہ میں غور فرمائے۔ **3:** مجوزہ قاعدہ متعلقہ خواتین کی وصایا (خلاصتہً) "کسی خاتون کی وصیت کے لئے حق مہر بنیادی جائیداد قرار دیا جائے گا بشرطیکہ وہ اس کے خاوند کی چھ ماہ کی آمد (وصیت کرنے کے وقت کی) سے کم نہ ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کے بجائے اس خاتون کی تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اسی شرط کے ساتھ متبادل بنیادی جائیداد قرار پائے گی۔ بنیادی جائیداد پر حصہ وصیت کی ادائیگی لازم ہو گی۔" **4:** رپورٹ سٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ **نظارتِ تعلیم: 1: از طرف جماعت احمدیہ چک نمبر 55/2L محمود پور ضلع ساہیوال:** نظارت تعلیم کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ ہماری آئندہ نسل کا تعلیمی معیار کم تو نہیں ہو رہا۔ نیز کیا تعلیمی معیار کو بڑھانے کے لئے ہماری طرف سے پوری تعلیمی سہولتیں میسر ہیں۔ اگر کوئی کمی ہے تو اسے دور کیا جائے۔ **بجٹ سال 80-1979ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **3:** مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کا فرض ہے کہ جب بھی کسی قاعدہ کو جزوی یا کلی طور پر رسالہ الوصیت کے منشاء کے خلاف محسوس کرے تو فوراً حضرت خلیفۃ المسیح سے اصلاح کی درخواست کرے۔ **4:** فضل عمر ہسپتال ربوہ میں توسیع کی جائے۔ جس سے اہل ربوہ اور اہل پاکستان کو ہر طرح کا علاج میسر آ سکے۔ **5:** سال میں کم از کم ایک دفعہ غیر ممالک میں جماعت کی مساعی کی فلم دکھائی جائے۔ غیر از جماعت دوست اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں اور تبلیغ کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔	☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر، محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب، محترم چودھری محمد انور حسین صاحب، محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب اور محترم شیخ محمد حنیف صاحب کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆تیسرے روز نظارتِ علیاء کی تجویز نمبر 2 (خلیفۂ وقت کے مصارف کے لیے رقم مقرر) پر بحث سے قبل حضورؒ ہال سے باہر تشریف لے گئے۔ اس دوران مجلسِ مشاورت کی کارروائی محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی زیرِ صدارت جاری رہی۔ نمائندگانِ مجلسِ مشاورت نے اس امر پر اتفاق کیا کہ پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے جو جو اس بارے میں غور کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اپنی رائے پیش کر دے۔ اور اُس رائے سے جملہ ممبرانِ شوریٰ کو اتفاق ہو گا۔ اس کمیٹی کے ممبران میں چار امرائے اضلاع (لاہور، کراچی، فیصل آباد، سرگودھا) اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ شامل تھے۔ ازاں بعد ناظرِ اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے فرمایا کہ میری بجائے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو شامل کر لیا جائے۔ اس کارروائی کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ہال میں تشریف لائے تو حضورؒ نے فرمایا چونکہ یہ معاملہ میری ذات سے متعلق ہے اس لیے اس میں میرے کسی خونی عزیز کو شامل نہ کیا جائے بلکہ کسی دیگر نمائندہ صدر انجمن احمدیہ کو اس میں کمیٹی میں شریک کر لیا جائے۔ ☆امسال مجلسِ شوریٰ میں جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے نمائندگان کے علاوہ امریکہ، سوئٹزرلینڈ، گھانا، سیرالیون، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ ☆امسال 1935 زائرین نے شوریٰ کی کارروائی دیکھی۔ ان میں 400 کے قریب خواتین شامل تھیں۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** سلسلہ عالیہ کی خاطر تبلیغی میدان میں یا جرأت و دلیری کے لحاظ سے انتہائی قربانی دینے والوں کی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں تمغے دیئے جائیں "تمغہ احمدیت" وغیرہ تمغہ کے ساتھ معقول نقد رقم بھی دی جائے جو جوبلی فنڈ سے ادا ہو۔ تمغہ کی اہلیت کا فیصلہ خلیفۂ وقت فرمائیں۔ **2:** ایجنڈا مشاورت، نمائندگان کے انتخاب سے پہلے جماعتوں کو بھجوا دیا جایا کرے تا کہ مناسب اور صائب الرائے احباب کا انتخاب عمل میں لایا جا سکے۔
تواریخ: 28 تا 30 مارچ 1980ء **مقام:** ایوانِ محمود	☆حضورؒ نے افتتاحی خطاب میں اپنی صحت کی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ڈاکٹروں نے زیادہ دیر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مجھے طاقت دے دے تو مَیں یہاں شوریٰ ہال میں بیٹھا رہوں۔ وگرنہ ایوانِ محمود	**نظارتِ تعلیم: 1: از طرف جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد:** ہماری نئی پود کی مناسب تعلیم اور راہنمائی کے لئے جماعت احمدیہ کے علیحدہ تعلیمی اداروں کا قیام ضروری ہے۔ جن پر جماعت کا مکمل کنٹرول ہو۔ لہٰذا تجویز ہے کہ نظارت تعلیم کے زیر نگرانی مرکز اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں کم از کم نرسری سے مڈل تک ایسے تعلیمی ادارے قائم کیے جائیں جن کا تعلیمی معیار ڈویژن کے سب سے اعلیٰ مدارس جتنا ہو۔ ان اداروں سے فارغ ہونے والے انتہائی ذہین طلباء کو جماعت اپنی نگرانی اور رہنمائی میں تعلیم دلوائے تا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کی تکمیل کے لئے عملی کوشش ہو سکے کہ آئندہ چند برسوں	☆حضورؒ پہلے روز بعد از خطاب سرائے خدمت (گیسٹ ہاؤس ایوانِ محمود) تشریف لے گئے اور وہاں آپؒ نے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر شوریٰ کی کارروائی سنی۔ حضورؒ کے ارشاد پر آپؒ کی عدم موجودگی میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی زیرِ صدارت اجلاس جاری رہا۔ اسی طرح دوسرے روز بھی آپؒ علالتِ طبع کے باعث پہلے اجلاس میں بجٹ کی منظوری کے بعد سرائے خدمت تشریف لے

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
554 نمائندگان شامل ہوئے	کے گیسٹ ہاؤس میں بیٹھ کر کارروائی سنتا رہوں گا۔ ☆حضورؒ نے اختتامی خطاب احمدیت کی فتح کے بارہ میں فرمایا "مجھے کئی دفعہ بعض دوستوں نے پوچھا کہ یہ کس طرح ہو جائے گا کہ دنیا کے تو ایسے حالات ہیں دنیا تو مانے گی نہیں۔ دنیا تو اس طرف آتی نہیں۔ دنیا تو عیش میں پڑی ہوئی ہے۔ یہ ہے اور وہ ہے میں نے کہا اسی طرح ہو جائے گا جس طرح مکہ فتح ہو گیا تھا۔ دو دن پہلے کوئی مسلمان نہیں سمجھ سکتا تھا کہ مکہ فتح ہو جانا ہے۔ دو دن پہلے یہ حالت تھی اور دو دن کے بعد ایک انقلاب آ گیا۔ آیا تو وہ ایک سیکنڈ میں۔ آیا تو صرف اس سیکنڈ میں جس وقت اہل مکہ نے محمد ﷺ کو اپنے قدوسیوں کے ساتھ وہاں دیکھا۔ وہ اتنی جنگجو قوم تھی۔ قتل و غارت کرنے والی اور اسلام کو مٹانے کی کوششیں کرنے والی قوم تھی لیکن اس وقت فرشتوں نے ان کے دلوں پر تصرف کر کے ان کو کہا اب تم مسلمانوں سے نہیں لڑ سکتے۔ یہ ہے وہ انقلاب عظیم۔ چند منٹ پہلے نہیں پتہ کیا ہو جانا ہے۔ اب بھی یہی ہونا ہے ان شاء اللہ۔ ہونا ہے غلبہ اسلام کی صدی جس کو مَیں کہتا ہوں اس کے اندر ہی ہو جانا ہے"۔ آپؒ نے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ مرکز میں جلسہ سالانہ پر آنے والی جماعتوں کے ٹھہرنے کے لیے قیام گاہوں کی تعمیر کی اسکیم شروع کی گئی تھی اس میں جو جماعتیں پیچھے ہیں وہ اپنا حصہ پورا کریں حضورؒ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو وَسِّعْ مَكَانَكَ کا حکم دیا تھا اور یہ حکم تین سال یا دس سال یا 1914ء یا 1965ء کے لیے نہیں تھا کہ اس وقت تک اپنے مکانوں کو وسیع کرو اس کے بعد ضرورت نہیں رہے گی۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہ سلسلہ تو قیامت چلتا چلا جائے گا اور ہمیشہ یہ آواز آتی رہے گی۔ حضورؒ نے اس ضمن میں فرمایا کہ جب ایک مخالف نے جماعت کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس وقت ان دنوں میں ایک رات ایسی آئی مجھ پر کہ میں ساری رات پریشان رہا اور ذرا بھی نہ سو سکا اور دعا کرتا رہا صبح کی اذان سے کچھ قبل مجھے یہ آواز آئی کہ وَسِّعْ مَكَانَكَ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ وہ وقت تو یہ تھا کہ ختم کرنے کے منصوبے باندھے جا رہے تھے۔ مگر خدا کہتا تھا کہ میں پہلے سے زیادہ تمہاری تعداد میں کثرت بخشوں گا۔ آسمانی آواز کثرت کی بشارت دیتی تھی۔"	میں جماعت کو ڈاکٹر عبدالسلام جیسے بہت سے سائنسدانوں کی ضرورت ہے۔ **2: رپورٹ تعلیمی شوریٰ کمیٹی:** (الف) جماعت احمدیہ میں معیارِ تعلیم کا جائزہ (ب) تعلیم نسواں کی اسکیم **وکالتِ دیوان تحریک جدید: 1: از طرف جماعت احمدیہ چک نمبر 184/7R ضلع بہاولنگر:** تبلیغ اسلام اور جماعتی تربیت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر جماعتی عہدیداران مثلاً امرائے اضلاع اور صدر صاحبان وغیرہم اپنی نرینہ اولاد میں سے کم از کم ایک بچے کو ضرور وقف کریں۔ اس سے احبابِ جماعت میں بھی اپنے بچوں کی زندگیاں وقف کرنے کا رجحان بڑھے گا۔ ان شاء اللہ۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ فیصل آباد:** احمدی لڑکے اور لڑکیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق بہت سی دقّتیں پیش آ رہی ہیں۔ خصوصاً زیادہ تعلیم یافتہ لڑکیوں کے متعلق یہ دقت اکثر پیش آتی ہے۔ اس لیے اس دِقّت کو دور کرنے کی زیادہ منظم اور موثر کوشش کی جائے۔ (اس تجویز پر حضور کا ارشاد ہے۔ "شوریٰ میں کسی مشورہ کے لیے نہیں بلکہ احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے ایجنڈا میں رکھی جائے۔") **1: از طرف جماعتِ احمدیہ چک نمبر 55/2L محمود پور ضلع ساہیوال:** پاکستان کی ہر جماعت اپنے ہاں مسجد بنائے۔ جو جماعتیں اس کی استطاعت نہیں رکھتیں ان کی مالی امداد کی جائے تا کہ تمام جماعتوں میں اپنی مسجدیں بن سکیں۔ (حسب ارشاد حضور یہ تجویز بھی احباب جماعت کی آگاہی کے لئے ایجنڈا میں رکھی جا رہی ہے) **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ فیصل آباد:** رسالہ الوصیت کی رُو سے مرض الموت میں کی ہوئی وصیت جائز نہیں۔ بعض اوقات مرض الموت کی تعبیر میں اختلاف ہوتا ہے۔ اس لئے مرض الموت کے مفہوم کی تعیین و تشریح کی جائے۔ 2: رپورٹ شوریٰ کمیٹی نظارتِ بہشتی مقبرہ **بجٹ سال 81-1980ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 4: تحصیل شکر گڑھ علمی ترقی اور روحانی ترقی کے لحاظ سے پسماندہ علاقہ ہے یہ محسوس کیا گیا ہے کہ یہاں کے لوگ دلائل کی نسبت حسن و احسان کے سلوک سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اس کے لیے یہاں کے عوام کی طبی امداد بہت موثر ثابت ہو سکتی ہے اس لئے تجویز ہے کہ جماعت بستان افغاناں میں جو کہ تحصیل کے تقریباً وسط میں ہے ایک فری ڈسپنسری قائم کی جائے جس میں کم از کم ایک ڈاکٹر اور ایک ڈسپنسر کی خدمات حاصل کی جائیں اس ڈسپنسری کے لیے جماعت بستان افغاناں ایک کنال زمین بر لب سڑک دینے کو تیار ہے اور جب تک ڈسپنسری نہیں بن جاتی ابتداء میں وقتی طور پر ایک کمرہ بھی مہیا کرے گی۔ 5: خنزیروں کو مارنے کے لئے جماعت احمدیہ منصوبہ تیار کرے تا کہ خنزیروں کو ملک سے ختم کیا جائے۔ 6: جماعت احمدیہ اپنے بجٹ کا دس فیصدی حصہ پاکستان میں رفاہِ عامہ پر خرچ کرے۔ 7: چونکہ مہنگائی بہت زیادہ ہو چکی ہے اس لئے واقفینِ سلسلہ کے وظیفہ میں مناسب اضافہ کیا جانا چاہیے۔ 8: کارکنان جماعت احمدیہ کی تنخواہوں کا جائزہ لیا جائے اور ان کی تنخواہوں میں اس حد تک اضافہ کیا جائے کہ اخراجات آسانی سے پورے ہو سکیں۔ 9: ریٹائرڈ اور عمر رسیدہ کارکنان کی رہائش اور گزارہ کا بندوبست کیا جائے۔	گئے۔ آپؒ کے ارشاد پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب کی زیرِ صدارت کارروائی ہوئی۔ اس اجلاس کے اختتام سے قبل حضورؒ واپس تشریف لے آئے۔ تیسرے روز بھی حضورؒ کے تشریف لے جانے کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب کی صدارت میں کارروائی جاری رہی۔ ☆شوریٰ کے اجلاسات میں حضورؒ کی معاونت محترم مرزا عبدالحق صاحب اور محترم رانا محمد خان صاحب نے انجام دی۔ ☆حضورؒ نے مجلس مشاورت کے آخری روز پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے پوزیشن ہولڈر طلباء کے لیے اپنی جانب سے انعام کا اعلان فرمایا۔ آپؒ نے فرمایا کہ جماعت کا ہر بچہ جو اس سال کسی امتحان میں کامیاب ہو وہ مجھے خط لکھے میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اُس کے لیے خاص طور پر دعا کروں گا۔ اسی طرح آپؒ نے فرمایا کہ ضلعی سطح پر پرائمری اور مڈل کے امتحان میں اوپر کے تین سو طلباء میں آنے والے، میٹرک میں اوپر کے دو سو طلباء میں آنے والے، پاکستان کے ہر بورڈ آف ایجوکیشن کے انٹرمیڈیٹ امتحان اور یونیورسٹی کے پہلے امتحان میں اوپر کے دو سو طلباء میں آنے والے، ایم اے، ایم ایس سی (ہر مضمون) میڈیکل وانجینئرنگ کے امتحان میں اوپر کے بیس طلباء میں آنے والے طالب علم کو خط کے جواب میں کتب حضرت مسیح موعودؑ یا تفسیر حضرت مسیح موعودؑ یا تفسیرِ صغیر یا تفسیر القرآن انگریزی اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرے کے ساتھ بھجواؤں گا۔ آپؒ نے نمائندگان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ذمہ دار ہیں کہ جماعت کا ہر بچہ جو پہلی جماعت سے لے کر آخری جماعت تک کا امتحان دے ایسا نہ رہے کہ اُس نے مجھے خط نہ لکھا ہو۔ میں اُس کے لیے دعا کروں گا، خط کا خود جواب دوں گا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: جماعت میں لٹریچر کے سستے ایڈیشن بھی شائع کیے جائیں تا کہ عام آدمی بھی انہیں خرید کر استفادہ کر سکے۔ 2: چودھویں صدی اور ظہور امام مہدی کے بارہ میں ایک مستند کتاب (جو زیادہ ضخیم نہ ہو) جس میں قرآنی احکام، آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیاں اور آئمہ کرام کے اقوال وغیرہ درج ہوں جلد شائع کی جائے اور تقسیم کی جائے تا کہ نیک فطرت لوگوں کی رہنمائی ہو سکے۔ 3: چونکہ ہمارے سکول اور کالج وغیرہ قومیائے جا چکے ہیں اس لئے مرکز سلسلہ میں دینی اور دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے سیکنڈری معیار کا ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا جائے جو حضرت مسیح موعودؑ کے قائم کردہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے مقاصد کو پورا کرنے والا ہو۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 3تا5اپریل 1981ء مقام: ایوانِ محمود 558 نمائندگان شامل ہوئے	☆احضورؒ نے افتتاحی خطاب میں صد سالہ جوبلی منصوبے کے ضمن میں اشاعتِ قرآن کی اسکیم خصوصاً غیر ملکی زبان میں تراجم کا مفصل ذکر فرمایا۔ آپؒ نے اس سال ہونے والی مجلسِ شوریٰ کے بارے میں فرمایا کہ "ہماری یہ مشاورت دونوں پہلوؤں سے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ایک تو یہ کہ صدی ہجری کے لحاظ سے یہ پندرھویں صدی کی پہلی مجلسِ مشاورت ہے اور دوسرے اس لیے کہ صد سالہ جوبلی کا جو منصوبہ اپنی جماعتی زندگی کی دوسری صدی کے استقبال کے لیے بنایا گیا ہے یہ مشاورت اس کے عین وسط میں آئی ہے۔" ☆اختتامی خطاب میں حضورؒ نے حصولِ علم، کتب بینی اور مطالعہ کی عادت پیدا کرنے کی بابت تفصیلی خطاب فرمایا اور تحریک فرمائی کہ کتابیں خریدنے اور پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہ ہماری جماعت کی روایت کا حصہ بننا چاہیے کہ ہم نے ہر وقت علم حاصل کرنا ہے۔ ہم نے علم کے میدان میں ترقی یافتہ قوموں سے آگے نکلنا ہے۔ حضورؒ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی تعریف فرمائی کہ انہوں نے بچوں کے لیے کتب کا سیٹ شائع کیا ہے۔ فرمایا میرا تو دل کرتا ہے کہ بچوں کی ایک ہزار کتب ایسی ہوں۔ آپؒ نے فرمایا کہ اتنا پڑھیں کہ آپ کو سونے کا وقت نہ ملے۔	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا:** قاعدہ نمبر 309 میں "تحریکِ جدید" کے بعد "وقف جدید" کے لفظ کا بھی اضافہ کر دیا جائے جس سے قاعدہ یہ صورت اختیار کر جائے گا۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: از طرف جماعت احمدیہ نواب شاہ سندھ:** موصیان کو اپنی حیات میں اور وفات کے بعد ان کے ورثا کو مجلس کارپرداز سے واسطہ رہتا ہے۔ مگر یہ شکایت عام ہے کہ ان کے ساتھ ہمدردی اور مفاہمت کا سلوک کرنے کی بجائے بعض اراکینِ مجلس قواعد سے لاعلمی یا عدم توجہ کے باعث بے رخی اور مغائرت کا برتاؤ کر کے معاملہ کو الجھا دیتے ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے تجویز ہے کہ مجلس کارپرداز کے قواعد اور شوریٰ کے ضروری اقتباسات ایک کتابچہ کی صورت میں شائع کر دیئے جائیں۔ تاکہ ہر موصی کو ان کا علم ہو سکے اور بوقت ضرورت وہ ان سے استفادہ کر سکیں۔ نیز متعلقہ اراکینِ مجلس کو بھی تحریری توجہ دلائی جائے کہ وہ اہل معاملہ سے حُسن سلوک اور خوش معاملگی سے پیش آئیں اور ان کی جائز اور بروقت امداد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ **2: از طرف مجلس کارپرداز:** موصی نمبر 13268 کو ایک قطعۂ زمین عارضی طور پر الاٹ ہوا۔ جس کی آمد اس کے خیال میں دوصد روپے سالانہ ہو سکتی تھی۔ اس جائیداد پر اس کی وصیت منظور کی گئی بعد میں وہ الاٹمنٹ منسوخ ہو گئی۔ اب کیا اس موصی کی وصیت قائم رہے گی یا منسوخ قرار پائے گی۔ جبکہ اس نے نہ حصہ جائیداد میں اور نہ ہی حصہ آمد میں کوئی رقم ادا کی۔ **3: سفارشات شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ: (الف)** مجوزہ ترمیم شدہ قاعدہ نمبر 427 "موصیان کے لیے ضروری ہو گا کہ ہر سال اپنے فارم اصل آمد میں یہ اندراج کریں کہ ان کی جائیداد میں فارم پُر کرنے تک کیا کمی یا بیشی ہوئی ہے۔ جس جائیداد کا ذکر وہ پہلے کر چکے ہوں۔ اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ذکر کرنا ضروری ہو گا کہ جائیداد میں کمی یا بیشی کس طریق پر ہوئی ہے۔" (نوٹ۔ موجودہ قاعدہ نمبر 427 میں جائیداد کی تفصیل دینے کی میعاد پانچ سال ہے) (ب) مجوزہ ترمیم شدہ قاعدہ نمبر 425 (از مجلس کارپرداز) **4:** ہر جماعت میں امیر صاحب، صدر صاحب، صدر موصیان اور دو موصی حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیں گے جو اس امر کی نگرانی کرے گی نیز امیر، صدر کے توسط سے ہر سال کے شروع میں مرکز کو رپورٹ کرے گی کہ جہاں تک ان کی معلومات کا تعلق ہے حسبِ فہرست منسلکہ تمام موصیان اور موصیات شرائط وصیت کو پورا کر رہے ہیں۔ بصورت دیگر ہر موصی، موصیہ کے متعلق جو شرائط وصیت کو پورا نہ کر رہے ہوں اپنی بصیغہ راز رپورٹ بتوسط امیر، صدر مقامی مرکزی مجلس کارپرداز کو بھجوائے گی۔ مجلس کارپرداز جس وصیت کو شرائط وصیت کے خلاف پائے اسے وہ منسوخ کر سکتی ہے۔ نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی مذکورہ کمیٹی کو کریں گی۔ **5:** قاعدہ نمبر 409" میں حسبِ ذیل الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے۔ "اس قاعدہ پر ہمیشہ عمل ہوتا رہے گا۔ جب بھی کوئی موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے گا تو اس کی وصیت مناسب تنبیہہ جس کا زمانہ ایک ماہ سے زیادہ نہ ہو گا یعنی سات ماہ کے فوراً بعد منسوخ کر دی جائے گی۔" **6:** تعریف مرض الموت مرض الموت میں کی گئی وصیت قابل قبول نہ ہو گی۔ **7:** مجوزہ ترمیم قاعدہ نمبر 379ب۔ بابت تشخیص جائیداد (از مجلس کارپرداز) **بجٹ سال 82-1981ء ہر سہ انجمن**	☆1981ء تا 1983ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری کے فرائض مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) نے انجام دیئے۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت میں ملکی نمائندگان کے علاوہ پانچ غیر ملکی نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ ان میں سے دو نمائندگان انڈونیشیا جبکہ ایک ایک نمائندہ ملائشیا، امریکہ اور بنگلہ دیش سے تھا۔ ☆شوریٰ کے اجلاسات میں معاونت کے لیے حضورؒ نے محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر، محترم چودھری انور حسین صاحب، محترم چودھری ظفراللہ خان صاحب (امیر ضلع گوجرانوالہ)، محترم چودھری احمد مختار صاحب، اور محترم چودھری حمید نصراللہ خان صاحب کو اسٹیج پر مدعو فرمایا۔ ☆4اور5اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ چند منٹ کے لیے دورانِ اجلاس ہال سے باہر تشریف لے جاتے رہے۔ اس دوران محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے مجلس کی صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ ☆مجلسِ مشاورت کے دوسرے روز حسبِ سابق دارالضیافت میں نمائندگانِ شوریٰ کے اعزاز میں بعد نماز مغرب و عشاء دعوت کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس بار بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس دعوت میں ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔ اس عشائیہ کے وقت حضورؒ نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کی تعلیمی اسکیم کے تحت نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کو انعامی میڈلز عطا فرمائے۔ نیز چار طالبات کے والد صاحبان یا نمائندہ اصحاب کو انعامی سندات عطا فرمائیں۔ مذکورہ بالا چار طالبات کو مجلسِ مشاورت کے آخری روز سرائے خدمت (گیسٹ ہاؤس مجلس خدام الاحمدیہ) میں ٹرے میں رکھ کر تمغہ جات سے نوازا۔ بعد میں یہ تمغے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان طالبات کو پہنائے۔ ☆وصیت سے متعلق تجویز پر بحث کے دوران حضورؒ نے فرمایا کہ "میں تین اضلاع لاہور، سرگودھا، فیصل آباد کے دو دو آدمیوں پر مشتمل ایک معائنہ کمیٹی مقرر کر دیتا ہوں۔ یہ کمیٹی ہر دو ہفتہ میں ایک بار بغیر بتائے دفتر بہشتی مقبرہ کا معائنہ کرے گی اور دیکھے کہ کارکن وقت پر آتے ہیں یا نہیں، کام کرتے ہیں یا نہیں۔"
تواریخ: 26تا28مارچ 1982ء مقام: ایوانِ محمود 564 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؒ نے افتتاحی خطاب میں مشورہ لینے کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ اور نئے آنے والوں کی تربیت کے ضمن میں افرادِ جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپؒ نے جماعتِ احمدیہ پر خداتعالیٰ کے فضلوں کا ذکر فرماتے ہوئے جماعت کیلگری کی مثال دی کہ کیلگری کی جماعت نے پانچ چھ سال قبل ایک مکان ستّراسّی ہزار ڈالر میں خریدا تھا۔ اس عرصہ میں اس مکان کی قیمت بڑھ گئی اور ساڑھے چار لاکھ ڈالر میں فروخت کی پیشکش آ گئی۔ چنانچہ جماعت کیلگری نے حضورؒ نے وہ مکان فروخت کر کے چالیس ایکڑ وسیع و عریض جگہ خرید لی ہے۔ آپؒ نے فرمایا "جس تیزی سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں نازل ہو رہی ہیں اس سے خداتعالیٰ کا	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ نواب شاہ سندھ:** قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۳۳۹ میں جہاں مقامی انجمن کی مجلس انتظامیہ (عاملہ) کے ممبران کی تعداد متعین کی گئی ہے وہاں ایک نوٹ بھی دیا گیا ہے کہ "ذیلی تنظیموں کے عہدہ دار بحیثیت عہدہ مجلس عاملہ کے ممبر ہوں گے۔ وہ بحث میں حصہ لے سکیں گے مگر ووٹ نہ دے سکیں گے۔" جہاں مقامی مجلس عاملہ کا ذکر ہے ضلع کے امیر اور ان کی عاملہ کا کوئی تذکرہ نہیں۔ لہٰذا تجویز ہے کہ اس نوٹ میں مندرجہ ذیل عبارت کا اضافہ کر دیا جائے۔ "ہر قائد ضلع، امیر ضلع کی مجلس عاملہ کا بحیثیت عہدہ اسی طرح ممبر ہو گا جس طرح مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کا ممبر قائد مقامی ہوتا ہے۔ اسی طرح ناظم ضلع انصاراللہ بھی امیر ضلع کی مجلس عاملہ کا بحیثیت عہدہ ممبر ہو گا مگر انہیں ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہو گا۔" **نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ ڈیرہ غازی خان شہر:** جماعت میں مستورات کو ورثہ سے محروم کرنے کے واقعات کے سدباب کے لئے مناسب اقدامات کیے جائیں۔ اور جو خواتین محروم کر دی گئی ہیں ان کی حق رسی کروائی جائے۔ **2: از طرف جماعتِ احمدیہ راولپنڈی:** اخبار الفضل کے خطبہ نمبر کو زیادہ جامع بنایا جائے اور اس میں خطبہ جمعہ کے علاوہ ضروری مرکزی تحریکات اور اہم اعلانات شامل ہوں تاکہ جن جماعتوں میں روزانہ الفضل نہیں پہنچ پاتا وہ بھی مرکزی تحریکات سے پوری طرح باخبر ہوں۔ نیز نظارت اصلاح وارشاد اس بات کا اہتمام کرے کہ خطبہ نمبر ہر چھوٹی سے چھوٹی جماعت تک پہنچے اور جو چھوٹی جماعتیں خریداری کی متحمل نہ ہوں انہیں نظارت یہ خطبہ نمبر اپنی طرف سے مہیا کرے۔	☆حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بابرکت دور کی یہ آخری مجلسِ شوریٰ تھی۔ ☆دورانِ شوریٰ حضورؒ کی معاونت کے فرائض محترم چودھری انور حسین صاحب، چودھری احمد مختار صاحب، مرزا عبدالحق صاحب اور چودھری حمید نصراللہ صاحب نے انجام دیئے۔ **ردشدہ تجاویز** 1: صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کے قاعدہ نمبر 293 میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔ "اسی طرح مجلس انصاراللہ و مجلس خدام الاحمدیہ کے چندہ مجلس کے ایک سال کا بقایا ہے۔" (عمر کے لحاظ سے وہ جس ذیلی تنظیم سے تعلق رکھتے ہوں) اس قاعدہ سے قاعدہ نمبر 309 بھی متاثر ہو گا۔ اس میں بھی ان الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے۔ "اور اسی طرح مجلس انصاراللہ و مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک سال کا بقایا نہ ہو۔" 2: ہر ضلعی امیر کے لئے لازم قرار دیا جائے کہ وہ سال میں کم از کم ایک دفعہ ضرور ضلع کی ہر جماعت کا دورہ کریں۔ 3: آئندہ عہدیداران جماعت کے لیے

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ نسلوں کو اپنے فضل اور رحمت سے ہلاکت سے بچانے کے سامان جلد پیدا کرے گا اور ان کو حق کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا کرے گا۔ ان شاء اللہ" ☆اختتامی خطاب میں حضورؒ نے اصلاحِ نفس کی تلقین فرمائی۔ آپؒ نے فرمایا"کسی سے حقارت نہیں کرنی۔ کسی کو چھوٹا نہیں سمجھنا بلکہ سب سے زیادہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے، اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی فکر کرتے ہوئے اپنے آپ کو چھوٹا سمجھو۔ تم جتنا جھکو گے اتنا خدا تعالیٰ تمہیں اٹھالے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے جو شخص انتہائی عاجزی اور انکساری سے کام لیتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان تک پہنچا دیتا ہے۔ ایک خدا کا یہ فعل ہے جس نے اسے آسمان تک پہنچایا۔ ایک اس بندے کا فعل ہے کہ اس نے اپنے متعلق فرمایا"کرمِ خاکی ہوں" آپؒ نے تربیتِ اولاد کے حوالہ سے فرمایا" پیار آپ نے غیروں کو ہی نہیں دینا، (اب میں اندرونے کی طرف آگیا ہوں) آپ نے اپنے بچوں کو بھی دینا ہے، اپنے ہمسایوں کو بھی دینا ہے۔ بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جب ماں باپ اپنے ہی لختِ جگر کو غیر سمجھنے لگ جاتے ہیں کوئی بچہ آوارہ نہیں ہو سکتا اگر باپ اس کو اپنا دوست بنالے۔ دوست دوست میں تو کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں وہ ہر چیز سامنے رکھ دیتا ہے۔ بے تکلف بات کر جائے گا۔ اگر وہ باپ کے سامنے بے تکلف بات نہیں کرے گا تو کسی کو پتہ ہی نہیں لگے گا کہ یہ کس آوارہ سوسائٹی میں پھر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ تو بچوں کے ساتھ اور ہمسایوں کے ساتھ بھی نیک سلوک کریں۔ دنیا کا ہر شخص یہ سمجھے کہ دنیا ایک دوسرے سے پیار نہیں کر رہی لیکن دنیا کی ایک قوم ایسی ہے جو ہر دوسرے انسان سے پیار کر رہی ہے۔"	**نظارتِ اشاعت لٹریچر و تصنیف: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ راولپنڈی:** نظارتِ اشاعت لٹریچر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کی تصاویر کے بلاکس کی حفاظت کرے اور کوئی ایسی تصویر شائع نہ کی جائے جس کی اجازت نظارت کی طرف سے نہ دی گئی ہو۔ یہی قاعدہ حضور کے خلفاء کی تصاویر کے بارہ میں بھی ہو۔ **نظارتِ تعلیم: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ نواب شاہ سندھ:** جس طرح دیگر مذہبی جماعتیں مثلاً داؤد اور آغا خاں کے پیروکار اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے کے مجاز ہیں اسی طرح جماعت احمدیہ جو ایک عالمگیر جماعت ہے اس قسم کے تعلیمی ادارے جاری کرے تاکہ ملک وملت کی خدمت میں ہرج واقع نہ ہو۔ **نظارتِ امور عامہ: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ راولپنڈی:** جماعتِ احمدیہ کے بنیادی مقاصد تبلیغ دین حق اور خدمت خلق کے پیش نظر نادار اور غریب مریضوں کی امداد کے لئے شفاخانوں اور ڈسپنسریوں کا قیام جماعت احمدیہ کے تجربہ کی رُو سے مفید ثابت ہوا ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ پاکستان کی جن جماعتوں میں ممکن ہو ایسے ہسپتال اور شفاخانے قائم کیے جائیں اور یہ تجربہ ابتدائی طور پر چیدہ شہروں اور دیہات میں بھی کیا جائے۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ:** اگر ایک شخص کے بچے جوان ہیں اور ان کی مدد سے کوئی جائیداد بنتی ہے اور وہ لکھی باپ کے نام جاتی ہے تو جب وہ شخص وصیت کراتا ہے تو اس طرح وہ ساری جائیداد جو صرف اس موصی کی محنت اور تگ ودو کے نتیجے میں ہی حاصل نہیں ہوئی وصیت میں اس کے نام لکھی جاتی ہے۔ اس لئے مجلسِ مشاورت غور کر کے کوئی ایسا لائحہ عمل تجویز کرے جس سے زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ **2: سفارشاتِ شوریٰ کمیٹی نظارتِ بہشتی مقبرہ بابت وصایا خواتین: (الف)** شوریٰ کمیٹی کی رائے میں صرف جیب خرچ پر وصیت کرنے کی رعایت طلباء اور طالبات علم کے لئے ہی ہونی چاہیے۔ اس لیے شوریٰ کمیٹی قاعدہ نمبر 384 الف۔ (رسالہ قواعد وصیت صفحہ 31) میں بعد ترمیم درج ذیل قاعدہ کی سفارش کرتی ہے۔ "طلباء یا طالبات کی وصیت اگر ان کی کوئی آمد یا جائیداد نہ ہو تو صرف جیب خرچ پر ہی منظور ہو سکتی ہے اور جیب خرچ سے مراد وہ رقم ہے جو کھانے، فیس اور کتب کے علاوہ انہیں ملے۔ بر سرِ روزگار ہونے یا صاحبِ جائیداد بننے پر یا طالبات کی صورت میں شادی ہو جانے پر چھ ماہ کے اندر ایسی وصایا کی تجدید ہونی ضروری ہو گی۔" **(ب)** غیر شادی شدہ خواتین (جو طالبات علم نہ ہوں) اور بیوگان کی وصیت حسبِ قاعدہ نمبر 430 ب (رسالہ قواعد وصیت صفحہ 28) ایسی جائیداد پر ہو سکتی ہے جس پر ان کا گزارہ ہو رہا ہو یا ہو سکتا ہو۔ قاعدہ نمبر 430 ب یہ ہے۔ "اغراضِ وصیت کے سلسلہ میں جائیداد سے مراد ایسی جائیداد ہے جس پر موصی کا گزارہ ہو رہا ہے یا گزارہ ہو سکتا ہے"۔ **(ج)** شادی شدہ خواتین کی وصایا کے لیے قاعدہ نمبر 376 و 376 الف (رسالہ قواعد وصیت صفحہ 37) کافی ہیں۔ **بجٹ سال 83-1982ء ہر سہ انجمن**	باقاعدہ چندہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ داڑھی رکھنے، شادی شدہ اور احمدی بیوی ہونے کی صورت میں بیوی کو شرعی پردہ کرانے کی شرائط کا بھی پابند کیا جائے۔ **4:** صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے فنڈ سے ایک بڑا ہال تعمیر کیا جائے۔ **5:** خلافت احمدیہ کی تمام تحریکات پر عمل کرانے کے لیے کوئی الگ نظارت قائم کی جائے۔ یا متبادل انتظام کیا جائے۔ **6:** اگر کسی جماعت کے چندہ دہندگان کی تعداد چالیس 40 سے اوپر ہو تو وہاں بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح امارت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ **7:** جلسہ سالانہ کے موقع پر دکان ہائے منیاری ایک عام میلہ کی شکل پیش کرتی ہیں جو جلسہ سالانہ کی روح کے خلاف ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ آئندہ جلسہ سالانہ پر ایسی دکانیں نہ لگوائی جائیں۔ **8:** سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کے اہم مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ "تا احمدی احباب جلسہ سالانہ پر جمع ہو کر ان مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کریں جو دوران سال بقضائے الٰہی فوت ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں روزنامہ الفضل میں ایسے مرحومین کے فوٹو شائع ہونے کا اہتمام تھا۔ مگر گزشتہ سال سے یہ سلسلہ منقطع ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ یہ سلسلہ دوبارہ جاری کیا جائے۔ علاوہ ازیں اکابرین جماعت کے فوٹو بھی یکے بعد دیگرے مختصر نوٹ کے ساتھ شائع کیے جائیں۔ اس طرح سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے زمانہ سے لے کر اب تک کے تمام مشاہیر علماء وخدام سلسلہ کے فوٹوز کا ریکارڈ ہر احمدی کے پاس محفوظ ہو جائے گا۔ **9:** جلسہ سالانہ پر پردہ کی کڑی نگرانی کی جائے نیز عہدیداران جماعت کو سختی سے پابند کیا جائے کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر پوری نگرانی کریں کہ احمدی مستورات اسلامی پردہ کی پوری طرح پابند ہوں۔

خلافتِ رابعہ کے بابرکت دور کی مجالسِ مشاورت

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطاباتِ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 28 جولائی تا 12 اکتوبر یورپ کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں حضورؒ نے نظامِ شوریٰ کو پہلے سے زیادہ فعال و مستحکم بنانے اور اسے مزید تقویت دینے کے لیے بیرونی ممالک میں بھی شوریٰ کے نظام کا آغاز فرمایا۔ چنانچہ آپؒ نے اس دورہ کے دوران مختلف ممالک میں مجالسِ شوریٰ کا انعقاد فرمایا اور ان میں بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ ان مجالسِ مشاورت کی میسر رپورٹس ذیل میں درج ہیں۔ نظامِ شوریٰ کے آغاز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں پہلی مرتبہ مرکزِ سلسلہ کے علاوہ بیرون ممالک میں منعقد ہونے والی یہ مجالسِ مشاورت تھیں۔			
مجلسِ مشاورت جماعتِ احمدیہ ناروے **تاریخ:** 6 اگست 1982ء **مقام:** مسجد نور اوسلو ناروے	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ "اب چونکہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً دنیا کے ہر ملک میں پھیل چکی ہے اور اس میں دن بدن وسعت پیدا ہو رہی ہے اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرز پر ہر ملک میں بھی سال میں ایک بار مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ہوا کرے اور وہ اہم مقامی امور پر غور کر کے خلیفۂ وقت کو مشورے دیا کرے۔" بعد ازاں حضورؒ نے شوریٰ کے قواعد وضوابط اور آداب سے اراکینِ شوریٰ کو آگاہ فرمایا۔ ازاں بعد حضورؒ نے فرمایا "ضروری ہو گیا ہے کہ مختلف ملکوں کی جماعتوں کو شوریٰ کی تربیت دی جائے۔ اگر انہیں شوریٰ کی تربیت نہ دی گئی تو کہیں بعض ملکوں کی سوچ غلط راہ پر نہ چلی جائے اور وہ ڈیموکریسی (جمہوریت) کو ہی شورائی نظام نہ سمجھ لیں۔ اس لیے میں آج تمام ملکوں میں شوریٰ کا نظام رائج کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ شوریٰ کے اراکین کا انتخاب ہر ملک کا مبلغ انچارج یا امیر (اگر مبلغ انچارج ہی امیر ہو) کرے گا۔ لیکن یہ شوریٰ مبلغ انچارج کی نہیں بلکہ خلیفۂ وقت کی شوریٰ ہو گی۔ شوریٰ کے تمام فیصلے مشوروں کی شکل میں منظوری اور فیصلہ کے لیے خلیفۂ وقت کے پاس جائیں گے۔ مبلغ کو ویٹو کا حق نہیں ہو گا۔ اختلاف کی صورت میں وہ اپنے دلائل کے ساتھ اس فیصلہ کو بھی خلیفۂ وقت کے پاس بھیجے گا۔ مجھے امید ہے شوریٰ کا یہ نظام ہر ملک کی جماعتِ احمدیہ کے لیے روحانی جذبہ کو ابھارنے کا موجب ہو گا۔ ان شاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔" بعد ازاں حضورؒ نے اجتماعی دعا کروائی اور شوریٰ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔	**ایجنڈا (تجاویز)** 1: **بچوں، نوجوانوں اور عورتوں کو اس بد معاشرے سے محفوظ رکھنے کے لیے کون سے موثر ذرائع اختیار کرنے چاہییں اور اپنے پاکیزہ اور برتر معاشرے پر اعتماد پیدا کرنے کے لیے اور یقین پیدا کرنے کے لیے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہییں:** (بحث کے اختتام پر حضورؒ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ "شوریٰ کے ضمن میں ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ اس میں خلیفۂ وقت خود تو لمبی بات کرتا ہے لیکن دوسروں کو لمبی بات نہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو بصیرت عطا کی ہوتی ہے اور چونکہ اراکین نے اسے مشورہ دینا ہوتا ہے اس لیے وہ خداداد بصیرت کی وجہ سے مختصر اشارہ بھی سمجھ جاتا ہے۔ مشورہ کی پوری ماہیت اُس پر از خود واضح ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے خلیفۂ وقت خود اس لیے لمبی بات کرتا ہے کہ اسے سب کو سمجھانا ہوتا ہے اور معاملہ کی اہمیت کے مختلف پہلوؤں کو سب کے ذہن نشین کرانا ہوتا ہے۔ احباب کو مشورہ پیش کرتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔") 2: **تبلیغ سے متعلق ایک مرکزی منصوبہ بندی کمیٹی کی تشکیل کی جائے۔ جو مقامی حالات کے پیش نظر تبلیغ کی نئی نئی راہیں تجویز کرے اور معین منصوبہ پیش کرے۔ جس کے حسب ذیل دو پہلو نمایاں ہوں۔ اول:۔ زیادہ سے زیادہ احمدیوں کو مبلغ بنانا۔ اور دوم ملکی حالات میں تبلیغ کے بہترین ذرائع کی نشاندہی کرنا:** (چونکہ تبلیغی منصوبہ بندی کے لیے تفصیلی غور وفکر کی ضرورت تھی اور اس منصوبہ بندی میں مالی اخراجات کو بھی مدِ نظر رکھنا ضروری تھا اس لیے حضورؒ نے فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ کمیٹی بنا دی جائے جو جملہ تبلیغی و تربیتی امور کے متعلق تفصیلی غور کر کے سفارشات منظوری کے لیے مرکز ارسال کرے۔ خلیفۂ وقت کی منظوری کے بعد جماعت کی مجلسِ عاملہ ان پر عمل درآمد کی ذمہ دار ہو گی۔ حضورؒ نے ان سات افراد پر مشتمل کمیٹی کی منظوری مرحمت فرمائی۔ 1۔ مکرم نور احمد صاحب بولستاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناروے 2۔ مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت 3۔ مکرم افتخار حسین صاحب اظہر 4۔ مکرم تنویر احمد صاحب ناصر 5۔ مکرم سید محمود احمد صاحب 6۔ مکرم بشارت احمد صاحب صابر 7۔ مکرم مقصود احمد صاحب ورک۔ اس کمیٹی کا صدر مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج ناروے کو مقرر فرمایا۔) 3: **مالی امور:** آخر میں مالی امور زیرِ غور آئے۔ حضورؒ کی زیرِ ہدایت محترم چودھری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ و سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ نے (جو ناروے پہنچنے کے بعد سے حسابات کی پڑتال کر رہے تھے) موصی اصحاب اور غیر موصی صاحبان کے چندوں کا گوشوارہ پیش کیا اور آمد وخرچ کے سالانہ بجٹ کی کیفیت بیان کی۔ بعض احباب شرح کے مطابق چندہ ادا نہ کر رہے تھے جبکہ ایک خاصی تعداد نادہندگان کی بھی تھی۔ حضورؒ نے فرمایا "جہاں تک وصیت کے چندے کا تعلق ہے اس کی شرح سیدنا حضرت اقدسؑ کی مقرر کردہ ہے۔ اس میں سے ہی تخفیف نہیں ہو سکتی۔ موصیوں کا فرض ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ شرح کے مطابق حصہ آمد ادا کریں۔ اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ چندہ عام میں ایسے لوگوں کے لیے جو اپنے مخصوص حالات یعنی مالی بوجھ وغیرہ کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے سے معذور ہوں، سہولت کی ایک صورت پیدا ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے مخصوص حالات کی بناء پر شرح میں کمی کی درخواست کریں۔۔۔۔۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایسی انفرادی درخواست کو منظور کر کے انہیں کم شرح کے مطابق چندہ عام ادا کرنے کی اجازت دے دوں گا۔")	☆مجلسِ شوریٰ حضورؒ کی صدارت میں جمعہ کے بعد ساڑھے تین بجے شروع ہوئی اور شام پونے سات بجے تک جاری رہی۔ ☆محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے سیکرٹری مجلسِ شوریٰ کے فرائض انجام دیئے۔ ☆مجلسِ شوریٰ میں جماعتِ احمدیہ ناروے اور اس کی ذیلی تنظیموں مجلس انصاراللہ و خدام الاحمدیہ کی مجالسِ عاملہ اور بعض صائب الرائے افراد نے شرکت کی۔ ☆حضورؒ کی منظوری سے اس شوریٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم چودھری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان، محترم چودھری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ اور محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے انجمن احمدیہ تحریکِ جدید اور محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کی نمائندگی کی۔ انجمن احمدیہ وقفِ جدید کی نمائندگی حضورؒ نے خود فرمائی۔ مقامی جماعت کے ایک ممبر نے نمائندہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حیثیت سے مجلسِ شوریٰ میں شرکت کی۔ ☆حضورؒ کی معاونت محترم چودھری انور حسین صاحب نے کی۔ ☆چونکہ ایجنڈا قبل ازیں تیار نہیں کیا گیا تھا لہٰذا حضورؒ نے شوریٰ کے اجلاس کے دوران ایجنڈا خود dictate کروایا۔ ☆اس تاریخی مجلسِ مشاورت کی کارروائی مؤرخہ 15 ستمبر 1982ء کے روزنامہ الفضل صفحہ 6، 7 پر شائع ہوئی۔
مجلسِ مشاورت جماعتِ احمدیہ سویڈن **تاریخ:** 9 اگست 1982ء	☆حضورؒ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا "اس (ہر ملک میں شوریٰ۔ ناقل) کی ضرورت اس لیے خاص طور پر محسوس ہو رہی ہے کہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے علاوہ جماعتی مفادات اتنے پھیل چکے ہیں اور ملک بہ ملک مسائل اتنے مختلف ہو رہے ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ سارے ملکوں کے مسائل اتنے تفصیل کے ساتھ ایک ہی جگہ	حضورؒ نے فرمایا کہ "دو چیزیں تھیں ایجنڈے پر، جن پر کافی بحث ہو چکی ہے بغیر شوریٰ کے۔ یعنی تربیت اور مالی قربانی میں کمزوریاں۔ اس پر میرا خیال ہے اب دوبارہ چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔ ایک حصہ رہتا ہے تبلیغی پروگرام۔" چنانچہ دورانِ شوریٰ تبلیغ سے متعلق نمائندگانِ شوریٰ مکرم عبد الماجد ظفر صاحب، مکرم محمود احمد ورک صاحب، مکرم مرزا سعود احمد صاحب، مکرم مبشر سعید صاحب، مکرم شہود الحق صاحب، مکرم شعیب موسیٰ صاحب، مکرم رانا جلیل احمد صاحب، نصیر الحق صاحب اور مکرم احمد عودہ صاحب نے	☆محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے سیکرٹری مجلسِ شوریٰ کے فرائض انجام دیئے۔ ☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی صدارت میں قبل از مغرب وعشاء اس مجلسِ مشاورت کا آغاز ہوا۔ ☆یہ جماعتِ احمدیہ سویڈن کی پہلی مجلسِ مشاورت تھی۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
مقام: مسجد ناصر گوٹن برگ	یعنی مرکز میں طے کیے جاسکیں اور نہ اتنے نمائندے کثرت سے آسکتے ہیں......دوسرا پہلو شوریٰ بلانے کا یہ ہے کہ ساری جماعت اس بات کا حق رکھتی ہے کہ اسی رنگ میں اس کی تربیت ہو جس طرح مرکز میں ہو رہی ہے اور باہر ملکوں میں پلنے والے اور بڑے ہونے والے احمدی وہ واقف ہوں اچھی طرح کہ مرکز میں کیا اطوار ہیں، کیا آداب ہیں کیا اخلاق ہیں، کیا توقعات ہیں۔ اگر ان کو پتہ ہی نہ لگا ان رسموں کا تو خطرہ ہے کہ کسی زمانہ میں جاکر کسی ملک میں کوئی اور احمدیت بن جائے گی اور کسی ملک میں کوئی اور احمدیت بن جائے گی......یہ پہلی مجلسِ شوریٰ ہے۔ اس کی شکل وہی بنانے کی کوشش کی ہے، مختصر سی غریبانہ رنگ میں جو اس وقت ہم بنا سکے وہ شکل بنانے کی کوشش کی گئی ہے جو مرکز میں ہوتی ہے دائیں طرف صدر انجمن کے نمائندگان بیٹھے ہوتے ہیں اور بائیں طرف تحریک جدید کے اور پیچھے پشت پر وقف جدید کے نمائندگان۔ یہ ہے جنرل ڈھانچ اور سامنے ملک کے نمائندگان......چونکہ اس وقت وقفِ جدید کا کوئی نمائندہ نہیں ہے میں وقف جدید میں کام کرتا رہا ہوں اس لیے وہ نمائندگی بھی سمجھ لیں کہ میں ادا کر رہا ہوں۔“	مختلف آراء پیش کیں۔ جن کو حضورؒ نے سراہا کہ بعض تجاویز بہت کارآمد اور مفید ہیں۔ ان کی عملی شکل جماعت کو پیش کرنی چاہیے۔ بعض مواقع پر اس مجلس میں تربیتی و تبلیغی امور بھی زیرِ بحث آئے۔ محترم چودھری حمید اللہ صاحب نے بھی اس شوریٰ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حضورؒ نے مشورے سننے کے بعد اراکینِ شوریٰ کے مشورہ سے مکرم احمد عودہ صاحب، مکرم نصیر الحق صاحب، مکرم مرزا مسعود احمد صاحب اور مبلغینِ کرام از سویڈن مکرم حامد کریم صاحب و مکرم میر عبدالقدیر صاحب کی ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کو تربیتی و تبلیغی امور کی منصوبہ سازی کی ذمہ داری سونپی۔ فرمایا کہ یہ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اندر منصوبہ تیار کر کے حضور کی خدمت میں ارسال کرے اور منظوری کے بعد جماعت کی مجلسِ عاملہ اس پر عمل درآمد کی ذمہ دار ہو گی۔ حضورؒ نے مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ انچارج کو کمیٹی کا صدر اور مکرم مرزا مسعود احمد صاحب کو سیکرٹری مقرر فرمایا۔ (روزنامہ الفضل 11 ستمبر و 14 ستمبر 1982ء)	☆حضورؒ نے فرمایا کہ ”مجلسِ شوریٰ ملک بہ ملک منعقد کرنے کا فیصلہ ناروے میں کیا تھا۔“ ☆حضورؒ کی معاونت محترم چودھری انور حسین صاحب نے کی۔ ☆اس مجلسِ شوریٰ کی کارروائی شام آٹھ تا ساڑھے نو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔
مجلسِ مشاورت جماعتِ احمدیہ ڈنمارک **تاریخ:** 11 اگست 1982ء **مقام:** مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک	☆اجتماعی دعا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا ”آج ڈنمارک کی پہلی مجلسِ شوریٰ ہو رہی ہے۔ آئندہ ہر سال اس ملک میں اس کی مجلسِ شوریٰ منعقد ہوا کرے گی تا کہ جماعتی نظام کو اسلامی خطوط پر چلانے میں افراد کی تربیت ہو سکے اور ہر ملک میں جماعتی نظام کو اُسی طرح چلایا جائے جس طرح مرکز میں چلایا جاتا ہے۔“ بعدازاں حضورؒ نے نمائندگانِ شوریٰ کو مرکز میں ہونے والی مجلسِ مشاورت کے طریق سے آگاہ فرمایا۔ ☆مالی امور پر بحث کے دوران حضورؒ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بعض لوگ لازمی چندہ ادا نہیں کرتے اور دوسری مالی تحریکات میں حصہ لیتے ہیں۔ اس پر حضورؒ نے فرمایا کہ ”جو لوگ لازمی چندہ ادا نہیں کرتے اور دوسرے چندوں میں حصہ لیتے ہیں اُن سے کسی قسم کا کوئی دوسرا چندہ نہ لیا جائے۔ حتیٰ کہ صدقہ کی رقم بھی نہ لی جائے۔“	**ایجنڈا (تجاویز)** **1:** تربیتی تبلیغی اور مالی امور پر مشتمل تجاویز (حضورؒ نے آراء سماعت فرمانے کے بعد اراکینِ شوریٰ کے مشورہ سے ہر سہ زیرِ غور امور کے لیے ایک اسٹینڈنگ پلاننگ کمیٹی مقرر فرمائی۔ مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک اس کے صدر اور مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب سیکرٹری تھے۔ **2:** مسجد اور مشن ہاؤس کے گرد دیوار یا لوہے کی مضبوط جالی دار باڑ بنا دی جائے تاکہ بچے وغیرہ کھیل کود کے لیے اندر نہ آسکیں۔ (اس تجویز پر بعض ممبران نے سوال اٹھایا کہ چونکہ مسجد کے گرد زیادہ وسیع جگہ نہیں ہے اس لیے دیوار یا جنگلہ لگنے کی صورت میں موٹریں پارک کرنے میں دقت پیش آئے گی اور اس مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا کہ موٹریں کہاں پارک کی جائیں۔ باڑ نہ ہونے کی صورت میں موٹریں ہر طرف سے اندر آجاتی ہیں اور باسہولت پارک ہو جاتی ہیں۔ (حضورؒ نے اس تجویز پر غور کرنے کے لیے مکرم الحاج نوح سوئینڈ ہنسن صاحب (صدر کمیٹی) اور مکرم منصور احمد مبشر صاحب مبلغ ڈنمارک (سیکرٹری) پر مشتمل ایک کمیٹی بنانے کی ہدایت فرمائی۔	☆محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے سیکرٹری مجلسِ شوریٰ کے فرائض انجام دیے۔ ☆مجلسِ شوریٰ حضورؒ کی زیرِ صدارت ساڑھے سات بجے شام شروع ہوئی اور نو بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ ☆ڈنمارک میں بھی حضورؒ کے ہمراہ دورہ میں شریکِ سفر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے نمائندگان بطور نمائندہ شامل ہوئے۔ ☆شوریٰ کی کارروائی میں حضورؒ کی معاونت محترم چودھری انور حسین صاحب نے کی۔ ☆اس شوریٰ کی کارروائی کی رپورٹ روزنامہ الفضل 13 اکتوبر 1982ء میں شائع ہوئی۔
مجلسِ مشاورت جماعتِ احمدیہ جرمنی **تاریخ:** 22 اگست 1982ء مسجد نور فرینکفرٹ جرمنی	☆آغاز میں دعا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجلسِ مشاورت کے اغراض و مقاصد اور طریقِ کار بیان فرمایا۔ ازاں بعد حضورؒ نے فرمایا ”آئندہ سے اس مجلس شوریٰ کی صدارت اگر مرکزی نمائندہ کوئی خاص مقرر نہ ہو تو امیر ملک ہی کیا کریگا اور اسکی شکل یہ ہو گی کہ مجلس شوریٰ اپنے مسائل پر غور کر کے سالانہ بجٹ پاس کر کے بھجوایا کرے گی اور وہ مشورے خاص جن کا ملک سے تعلق ہے ان کے متعلق سفارشات کرے گی اور ایسی سفارشات بھی کرے گی جو ان کے نزدیک مجلس شوریٰ مرکزیہ میں پیش ہونی چاہییں اور جیسا کہ ظاہر ہے نام سے یہ مشورے ہیں صرف اور اس وقت تک واجب	**ایجنڈا (تجاویز)** **1: تعلیم وتربیت سے متعلق:** اس تجویز سے متعلق جب بعض ممبران حضورؒ کی خدمت میں اپنی آرا پیش کر چکے تو حضورؒ نے فرمایا ”مستورات کے لیے جگہ ہونی چاہیے تھی سننے کے لیے۔ کیونکہ لجنات کی تربیت میں مجلسِ شوریٰ بہت اچھا کام کرتی ہے اور ان کی participation direct ہو تو ان کی تربیت کے لیے مردوں کے مسائل سمجھنے میں بہت فائدہ پہنچتا ہے ان کو۔“ ازاں بعد حضورؒ نے اس تجویز کے بارہ میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ممبران نے اس کمیٹی کے لیے درج ذیل نام تجویز کیے۔ 1۔ مکرم محمد شریف خالد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ 2۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 3۔ مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب فرینکفورٹ 4۔ مکرم چودھری مقصود احمد صاحب فرینکفورٹ 5۔ مکرم قمر الاسلام صاحب سلیم بون 6۔ مکرم محمد ریاض سیفی صاحب نیورنمبرگ 7۔ مکرم کوثر باجوہ صاحب نیورنمبرگ 8۔ مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب فرینکفورٹ 9۔ مکرم	☆جرمنی میں بھی شوریٰ کی کارروائی میں حضورؒ کی معاونت محترم چودھری انور حسین صاحب نے کی۔ ☆حضورؒ نے دورانِ کاروائی فرمایا ”آئندہ کے لیے یہ ہونا چاہئے کہ مجلس شوریٰ ایسی جگہ رکھی جائے کہ زیادہ سے زیادہ زائرین شامل ہوں اور maximum جماعت کے افراد کو اس کی کاروائی سننے کا موقع ملے۔ ممبران تو بہر حال محدود ہوں گے لیکن سننے والے بہت زیادہ ہو سکتے ہیں۔ اس سے فائدہ پہنچے گا۔“ ☆اس شوریٰ کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	التمیل نہیں ہوں گے جب تک خلیفۂ وقت کی منظوری نہ ہو۔" ☆شوریٰ کی جملہ تجاویز پر بحث مکمل ہونے کے بعد آخر میں حضورؒ نے چندوں کے نظام سے متعلق تفصیلی ہدایات ارشاد فرمائیں۔	راشد احمد اقبال برلن 10۔ مکرم ملک شریف احمد زعیم اعلیٰ ہمبرگ 11۔ مکرم عبد الرحیم احمد صاحب والڈ راڈے فورم۔12۔ محترم نواب منصور احمد خان صاحب امیر و مشنری انچارج 13۔ محترم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ **2: تبلیغ سے متعلق:** ممبران جب اس تجویز پر بحث مکمل کر چکے تو حضورؒ نے اس تجویز کے متعلق بھی ایک کمیٹی تشکیل دینے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس کمیٹی کے ارکان درج ذیل احباب پر مشتمل تھے۔ 1۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب فرینکفرٹ۔ مکرم ہدایت اللہ ہیوبش فرینکفرٹ 3۔ مکرم ناز احمد ناصر صاحب فرینکفرٹ 4۔ مکرم قمر الاسلام سلیم صاحب سینٹ آگسٹن 5۔ مکرم عرفان احمد صاحب آخن 6۔ مکرم اعجاز طارق صاحب فرینکفرٹ 7۔ مکرم محمد احمد صاحب برلن 8۔ مکرم نعیم احمد صاحب بالگن 9۔ مکرم حفیظ الرحمٰن انور صاحب ہمبرگ 10۔ مکرم کولمبس خان صاحب ہمبرگ 11۔ مکرم حیدر علی صاحب ظفر صاحب مبلغ سلسلہ 12۔ مکرم منصور احمد خان صاحب امیر و مشنری انچارج **3: بجٹ آمد و خرچ سے متعلق:** اس تجویز پر بحث کے دوران حضورؒ کے ارشاد پر محترم چودھری حمید اللہ صاحب نے ایک تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ "مغربی جرمنی میں اس وقت کمانے والے افراد کی تعداد 1113 ہے ان میں سے 64 موصی ہیں۔ ان 1113 میں سے 738 افراد ایسے ہیں جو چندہ ادا کرتے ہیں، تھوڑا یا زیادہ، باشرح۔ یہ کل تعداد کا 66 فیصد ہیں۔"	
مجلسِ مشاورت جماعتِ احمدیہ برطانیہ **تاریخ:** 3 اکتوبر 1982ء	جماعتِ احمدیہ برطانیہ کی یہ پہلی مجلسِ مشاورت تھی جو خلافت کی بابرکت موجودگی میں منعقد ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ابتداء میں مجلسِ مشاورت کی اہمیت اس کے مقام اور اس کے طریق کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا۔ حضورؒ نے زیرِ بحث تجاویز بابت تربیّت، تبلیغ اور مالیات سے متعلق ہونے والی بحث پر ساتھ ساتھ مشورے اور ہدایات ارشاد فرماتے رہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اسلام کی فتح میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ ان کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ لہٰذا، ٹی وی اور ویڈیو پر پابندی لگانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو اس کے کلام کو پھیلانے کے لیے زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیے۔ آپؒ نے والدین کو خبردار کیا کہ وہ اپنے بچوں سے ہمیشہ عزت کے ساتھ پیش آئیں۔ ایسا کرنے سے، وہ اس طرح بدلے میں اولاد سے احترام و عزت پائیں گے۔ آپؒ نے بچوں کو ان کی مادری زبانیں سکھانے کی تحریک فرمائی۔ نیز فرمایا کہ والدین کو اس بات پر فخر نہیں کرنا چاہیے کہ ان کے بچے انگریزی میں روانی رکھتے ہیں لیکن دوسری زبانوں سے ناواقف ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ تبلیغی مقاصد کے لیے طلباء کو چینی اور روسی زبانیں سیکھنی چاہییں۔ شعبہ مال کے بارے میں حضورؒ نے تاکیداً فرمایا کہ تمام احمدیوں کو چندہ عام میں شرکت کرنے کی ترغیب دی جائے، یہاں تک کہ بچوں کو بھی چندہ کی ادائیگی کی عادت ڈالی جائے۔ فرمایا مالی مشکلات میں مبتلا افراد کو خلیفۃ المسیح کی اجازت سے رعایت دی جا سکتی ہے۔		
مجلسِ مشاورت جماعتِ احمدیہ ہالینڈ	ہالینڈ میں بھی حضرت خلیفہ المسیح الرابعؒ نے مجلسِ مشاورت کا انعقاد فرمایا۔ آپؒ نے شوریٰ سے خطاب میں فرمایا "جماعتِ احمدیہ کی مجلس شوریٰ مشورہ کے لحاظ سے دنیا کی بہترین مجلس ہے کیونکہ یہاں حاضرین کی رائے میں ذاتی منفعت، نقصان یا پارٹی سیاست یا کسی مخصوص لابی کے مفاد کا لحاظ بالکل نہیں ہوتا۔ بلکہ نہایت اعلیٰ پائے کی رائے دیانتدارانہ پیش کی جاتی ہے۔ تمام دنیا میں اس کے مقابلہ کی کوئی بھی مجلس نہیں۔ یہاں کوئی لابنگ نہیں ہوتی اور صرف وہ لوگ اس کے ممبر ہوتے ہیں جو قربانی کے میدان میں صفِ اول میں ہوتے ہیں۔" (نظامِ شوریٰ مرتبہ محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید) اس مجلسِ مشاورت کی تاریخِ انعقاد و مزید تفصیلات مہیا نہ ہو سکیں۔		
تاریخ: 30 دسمبر 1982ء **مقام:** سرائے فضلِ عمر تحریکِ جدید ربوہ 115 نمائندگان شامل ہوئے	حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا "اس نوعیت کی یہ پہلی مجلسِ شوریٰ ہے کہ جس میں مرکز ربوہ میں تمام دنیا کے احمدی جماعتوں کے نمائندگان کو شمولیت کی توفیق مل رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ساری دنیا کی جماعتوں کے مسائل پر تفصیلی گفتگو تو اس چھوٹی سی مجلس میں ہونی ممکن نہیں۔ جو باہر سے دوست تشریف لائے ہوتے ہیں ان کو وقت بھی اتنا نہیں اور جو یہاں موجود ہیں ان کے بھی اور بہت سے کام ہیں اس لئے اگر ساری دنیا کی مجالس شوریٰ کی نمائندگی اس شوریٰ کو ان معنوں میں حاصل ہو کر تمام دنیا کی جماعتوں کے انفرادی جماعتی مسائل پر تفصیلی گفتگو ہو تو ایسا ہونا ممکن نہیں۔ اس لئے اس شوریٰ کے انعقاد سے قبل تمام جماعتوں کو یہ مطلع کر دیا گیا تھا کہ آپ اپنے اپنے ملکوں کے مسائل پر وہاں مجلس شوریٰ منعقد کریں اور ان پر تفصیلی گفتگو کے بعد جو ماحصل ہو وہ مرکز میں بھجوائیں۔ جس طرح ہر مجلس شوریٰ کی کارروائی خلیفۃ المسیح کے پاس منظوری کیلئے پیش ہوتی ہے۔ وہ بھی پیش ہو گی اور ان میں سے اگر بعض ایسے مسائل سامنے آئے جن کو اس مرکزی مجلس شوریٰ میں رکھنا ضروری سمجھا گیا یا ایسے مسائل سامنے آئے جن کا ایک ملک سے نہیں بلکہ وسیع تر دنیا کی دیگر جماعتوں سے بھی تعلق ہے تو ایسے معاملات کی چھان بین کے بعد ایک الگ ایجنڈا مرتب کیا جائے گا جو اس مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کیلئے ہو گا۔ آئندہ کیلئے بھی یہی طریق کار ان شاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ اس میں کوئی تبدیلی نہ پیدا فرما وے۔"	**ایجنڈا (تجاویز)** **1: (الف) حضور کی بابرکت تحریک کے مطابق صد سالہ جوبلی سے قبل ایک سو (100) ممالک میں تبلیغ اور جماعتوں کا قیام (ب) نیز جلسہ جوبلی کے موقع پر ان ممالک کی نمائندگی کیلئے منصوبہ بنانا۔** حضورؒ نے اس تجویز کے ضمن میں فرمایا "سب سے پہلے ایک ایسی تجویز ہے جس کا تعلق صد سالہ جوبلی منانے سے ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ہمارا اصل جشن تو یہ ہے کہ خدا کے حضور تبلیغِ اسلام کے تحائف پیش کریں۔ اگر ان تحائف سے ہمارا دامن خالی رہا تو محض ربوہ کو سجانا یا گیٹ لگانا تو اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اس لیے 100 ممالک میں نئی جماعتیں قائم کرنے کا تحفہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر پیش کرنا ہے۔" (ازاں بعد محترم وکیل التبشیر صاحب نے اس بارہ میں اسکیم پیش کی اور اس اسکیم پر بحث ہوئی) **2: رپورٹ کمیٹی بابت اشاعت لٹریچر** محترم سید عبد الحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت نے اس بابت مفصل رپورٹ پیش کی۔ **3: بجٹ تحریک جدید و وصولی جوبلی فنڈ** محترم چودھری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی نے اس بارہ میں مفصل رپورٹ پیش کی۔ **4: ممالک بیرون میں قضاء کا طریقِ کار** محترم مرزا عبد الحق صاحب صدر قضاء بورڈ نے اس ضمن میں مفصل رپورٹ پیش کی۔ **5: تزئین ربوہ و تعمیر ہال** یہ تجویز حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی جانب سے تھی چنانچہ حضورؒ کے ارشاد پر آپؓ نے ہی اس کی تفصیلات بیان کیں۔ **3: ممالک بیرون کا بجٹ۔**	☆یہ ربوہ میں منعقد ہونے والی پہلی انٹرنیشنل مجلسِ مشاورت تھی۔ جو جلسہ سالانہ (26 تا 28 دسمبر) کے بعد منعقد ہوئی۔ ☆اس مشاورت کے سیکرٹری مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے جبکہ اسسٹنٹ سیکرٹری مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نائب وکیل التبشیر تھے۔ ☆شوریٰ میں پاکستان کے علاوہ 24 ممالک کے نمائندگان شریک ہوئے۔ ☆اس مشاورت میں 102 مرد نمائندگان جبکہ 13 لجنات پاکستان و بیرون از پاکستان بھی بطور نمائندہ شریک ہوئیں۔ ☆ اس مجلسِ مشاورت میں حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب بطور نمائندہ خصوصی شامل ہوئے۔ ☆کارروائی کا آغاز صبح دس بجے ہوا اور دوپہر دو بجے کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ ☆چونکہ شوریٰ کی کارروائی اردو میں تھی لہٰذا اس کے ترجمہ کا انتظام ہیڈ فونز کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ ☆شوریٰ کی کارروائی میں حضورؒ کی معاونت محترم عبد الحئی صاحب از انڈونیشیا نے کی۔ ☆اس مجلسِ مشاورت میں دو خواتین (مکرمہ سعیدہ حسن صاحبہ از غانا، مکرمہ حذیفہ صاحبہ نائیجیریا) نے بھی اپنی رائے کا براہِ راست خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اظہار کیا۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: کیم تا3اپریل 1983ء **مقام:** ایوانِ محمود 598 نمائندگان شامل ہوئے	☆اجتماعی دعا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مختصر افتتاحی خطاب میں تعلق باللہ کی جانب توجہ دلائی۔ آپؒ نے فرمایا"جماعت احمدیہ کے کندھوں پر جو عظیم ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں مقابل کی طاقتوں کو دیکھ کر بظاہر تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ اتنی کمزور جماعت اتنے بڑے بڑے کام سرانجام دے سکے جب کہ کسی ایک ملک میں بھی جماعت کی طاقت ظاہری لحاظ سے اتنی نہیں کہ خود اسی ملک کے حالات کو بدل سکے کُجا یہ کہ تمام دنیا کی اصلاح کی ذمہ داریاں اس جماعت کے کندھوں پر ڈال دی گئی ہوں۔ پس ایک کمزور طاقت سے جو کام بظاہر ناممکن نظر آتا ہو اس کے کرنے کا صرف ایک ہی راستہ باقی رہ جاتا ہے کہ وہ کمزور طاقت ایک ایسی بڑی طاقت سے رابطہ پیدا کرلے اور تعلق جوڑلے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے جس کے سامنے کوئی بات انہونی نہیں ہے۔" ☆اختتامی خطاب میں حضورؒ نے حمدِ باری تعالیٰ کا مضمون بیان فرماتے ہوئے تحریک فرمائی کہ "میں تو یہ چاہتا ہوں اس کثرت کے ساتھ یہ حمد زبان پر جاری ہونی چاہیے کہ ہمارے گھروں میں ہر وقت کا یہ موضوع بن جائے اور بچوں میں بھی اور عورتوں میں بھی اس کے ذکر چلیں اور واقعۃً ان کے جذبات میں خدا تعالیٰ کی حمد سے ہیجان پیدا ہوں......پس ہمارا سفر تو اس اسوہ حسنہ کی طرف ہے جو ہمیشہ کے لئے انسان کا کامل رہنما اور بہترین مشعل راہ ہے۔ اس ارفع اور اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے لیکن اس کی طرف بڑھنے کی ہر ایک کو طاقت ہے اور ہم اس کی طرف جتنا بڑھیں گے اتنا ہی ہماری طاقتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور زیادہ سچے معنوں میں ہم اپنے رب کی حمد کرنے کے اہل ہوتے چلے جائیں گے......پس اس نقطہ نگاہ سے جماعت میں یہ عام تحریک کی جائے کہ گھروں میں اللہ ہی کے پیار کے تذکرے ہوں اور ان کا رواج بڑھایا جائے چھوٹے بچوں سے چھوٹی چھوٹی باتیں کی جائیں اور بڑوں سے ان کے فہم اور عقل کے مطابق اور اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمد سے لبریز نظمیں پڑھنے پر زور دیا جائے۔"	**نظارت علیاء: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ اسلام آباد: قواعد وضوابط** صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر 308 کی موجودہ عبارت اس طرح ہے کہ "جس حلقہ امارت میں 40 سے 100 تک چندہ دہندگان ہوں وہاں کی مجلسِ انتخاب کے منتخب شدہ ممبران کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبران کے جن کا ذکر قاعدہ نمبر 307 میں ہے) گیارہ ہوگی۔ اس کے بعد ہر پچیس یا پچیس کی کسر کے لیے ایک"۔ جماعت اسلام آباد تجویز کرتی ہے کہ ترمیم کرنے کے بعد اس قاعدہ کو اس صورت میں تبدیل کردیا جائے۔ "جس حلقہ امارت میں 40 سے 100 تک چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلسِ انتخاب کے منتخب شدہ ممبران کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبران کے جن کا ذکر قاعدہ نمبر 307 میں ہے) پچیس ہوگی۔ اس کے بعد ہر پچاس یا پچاس کی کسر کے لیے دس"۔ **2: از طرف نظارتِ علیاء:** امیر ضلع اپنی ضلعی مجلسِ عاملہ کے لیے موزوں افراد کے نام تجویز کرے اور شعبہ جات کی تفصیل کے ساتھ ان کی منظوری نظارتِ علیاء سے حاصل کرے۔ **نظارت بہشتی مقبرہ: 1: از طرف مجلس کارپرداز:** قاعدہ نمبر 379۔ب کی شق نمبر 1 میں تشخیص جائیداد کے بعد زرِوصیت کی ادائیگی کی مدّت ایک سال مقرّر ہے مجلس سفارش کرتی ہے کہ یہ مدّت بڑھا کر تین سال کردی جائے۔ **2:** سفارشاتِ شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ **نظارت اصلاح وارشاد: 1: از طرف شعبہ رشتہ ناطہ:** شعبہ رشتہ ناطہ کی کارکردگی کو بہتر اور فعال بنانے کے لیے **(الف)** تمام بڑی بڑی جماعتوں میں دیگر عہدیداروں کی طرح سیکرٹریان رشتہ ناطہ کا تقرر عمل میں لایا جائے جو ایسے قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کے کوائف باقاعدہ ایک رجسٹر میں درج کریں جن کے والدین بخوشی ایسا کرنے پر رضامند ہوں۔ **(ب)** مرکزی دفتر میں تین انسپکٹران کی منظوری دی جائے۔ جو مختلف صوبہ جات میں دورے کرکے اپنے دیگر فرائض کے علاوہ شعبہ ھٰذا کی اس دقّت کو بھی دور کریں کہ لوگ لڑکیوں کے کوائف تو بھجوادیتے ہیں مگر تعلیم یافتہ اور برسرِروزگار لڑکوں کے نام، کوائف وغیرہ نہیں بھجواتے۔ **بقیہ ردشدہ تجاویز: 4:** سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئیوں کو کتابی شکل میں مع حوالہ جات اور جس طرح یہ پیش گوئیاں پوری ہوئیں ان کی تفصیل دے کر شائع کیا جائے **5:** مجالسِ موصیان کو فعّال بنانے کے لیے ان کے لائحہ عمل 'دائرہ کار' ان کے اخراجات اور مقامی انتظامیہ کے ساتھ ان کی نسبت کا تعّین کیا جائے۔ **6:** موصی یا موصیہ کا جنازہ آنے پر وصیت کے مطابق حصہ جائیداد کی ادائیگی کا مسئلہ بہت حد تک ورثاء اور دفتر کے لئے پریشانی کا موجب بنا ہوا ہے اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری اقدامات تجویز کیے جائیں۔ **7:** ایسے موصی کے لیے جو صرف حصہ آمد کا موصی ہو اور وصیت کرنے کے بعد متواتر حصہ آمد ادا کرتا رہا ہو پھر اگر کسی وجہ سے اس کے ذرائع آمد مستقل طور پر منقطع ہوجائیں یا بڑھاپے کی وجہ سے وہ کمانے کے قابل نہ رہے اور اس کا گزارہ اعزاء واقربا کی کفالت میں ہو رہا ہو تو کیا ایسا موصی اخراجات خوردونوش اور لباس کی بنیاد پر حصہ آمد ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ **8:** متفرق تجاویز بابت تقرر انسپکٹران وصایا، طباعت فارم نئی وصایا، غیر موصیوں کو وصیت کرنے کی تحریک، دفتر وصیت میں محنتی اور لائق کارکن لگانے کے لیے اور ادائیگی حصۂ جائیداد کا طریق آسان بنانے کے لیے وغیرہ **9:** پیدائشی احمدی بڑھاپے کی عمر یعنی ساٹھ سال سے زائد عمر میں وصیت کرتے ہیں جو درست نہیں۔ ایسے لوگوں کو جوانی میں ہی وصیت کرنی چاہیے۔ **10:** مرکزی دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں عوامی اخبارات کثرت سے آتے ہیں جن پر ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ اخبارات صرف ضروری صیغوں کے لیے ہوں مثلاً امورِ عامہ، اصلاح وارشاد وغیرہ کے نام جاری رہنے چاہییں۔ باقی دفاتر میں بند کر دینے چاہییں۔ **11:** فضلِ عمر ہسپتال کا معیار بلند کرنے کی اشد ضرورت ہے اس طبی مرکز میں تمام ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں اور اس کے ہر شعبہ میں کوالیفائڈ ڈاکٹر متعین کیے جائیں۔ **12:** جس طرح جماعت میں احمدی ڈاکٹرز اور انجینئرز کی تنظیمیں قائم ہیں اسی طرز پر احمدی وکلاء کی تنظیم بھی قائم کی جائے تا کہ باہمی مشوروں کی صورت پیدا ہو اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ **13:** ایک ایسا تحقیقاتی ادارہ یا سیل قائم ہونا چاہیے جس کا کام ہر ملک کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تبلیغ کے نئے نئے اور مؤثر طریقوں کی دریافت پر تحقیق کرنا ہو یہ ادارہ یا سیل اپنی سالانہ تحقیقی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرے۔ **بجٹ سال 84-1983ء ہر سہ انجمن**	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر امسال پہلی مرتبہ مجلسِ مشاورت میں لجنہ اماء اللہ کو براہِ راست نمائندگی کا اعزاز حاصل ہوا اور لجنہ اماء اللہ کی 7 نمائندہ ممبرات مجلسِ مشاورت میں شامل ہوئیں۔ اس سے قبل مجلسِ مشاورت کے لیے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا ایک مرد مجلسِ مشاورت کے لیے نمائندہ مقرر ہوتا تھا اور لجنہ کی آواز خلیفۃ المسیح تک پہنچاتا تھا۔ لجنہ کی جانب سے مختصر چِٹس آجاتی تھیں اور وہ نمائندہ ان چِٹس کے ذریعہ اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ اس بارے میں مزید 1929ء کی مجلسِ مشاورت کے ذیل میں ذکر کردیا گیا ہے۔ نیز یہ ذکر کردینا بھی غیر ضروری نہ ہوگا کہ باوجود اس کے کہ باقاعدہ صورت میں تو لجنہ اماء اللہ کی مجلسِ مشاورت میں خود بول کر رائے دینے کے حوالہ سے یہ اولین نمائندگی تھی تاہم 1929ء اور بعدازاں جلسہ سالانہ 1982ء کے موقع پر مجلسِ مشاورت برائے بیرونِ ممالک میں مستورات نے پردہ کے پیچھے سے خطاب کیا تھا۔ چنانچہ امسال سب سے پہلے حضرت سیدہ امِ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مستورات کی جانب سے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں حضورؒ کی معاونت کے فرائض محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر، محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر، چودھری انور حسین صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب اور محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب نے انجام دیئے۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر 308 کے الفاظ اس طرح کردیئے جائیں۔ "جس حلقہ امارت میں چالیس سے سو تک شامل بجٹ افراد ہوں کی کسر کے لئے ایک" **2:** ہر جماعت پر یا چند چھوٹی جماعتوں کو ملا کر ایک حلقہ میں پھر ضلع کی سطح پر اور اس سے اوپر صوبائی سطح پر قاضی مقرر کیے جائیں اور احمدی احباب کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے تنازعات مندرجہ بالا ترتیب کے مطابق جماعتی نظام میں حل کرائیں۔ **3:** جب کوئی احمدی دوست کسی جماعت سے نقل مکانی کرکے دوسری جماعت میں جائیں تو سیکرٹری صاحب مال انہیں چندہ جات کی ادائیگی کا باقاعدہ حساب بنا کر دیں جسے وہ نئی جماعت میں جا کر دے سکیں۔ اس حساب کی ایک نقل دوسری جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو براہ راست بھی بھجوائی جائے اگر کوئی دوست کسی وجہ سے خود حساب لے کر نہ جاسکے ہوں تو جس جماعت میں وہ گئے ہوں وہاں کے سیکرٹری صاحب مال سابقہ جماعت سے خود ان کا حساب طلب کریں۔
تاریخ: 31دسمبر 1983ء **مقام:**	☆اس مجلسِ مشاورت کے آغاز یا اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے باقاعدہ خطاب نہیں فرمایا۔ آپؒ دورانِ کارروائی مختلف تجاویز وآراء سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اور ہدایات ارشاد فرماتے رہے۔	**وکالتِ تبشیر: 1:** رپورٹ سو ممالک میں جماعتوں کے قیام کی سکیم **2:** صدسالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت مراکز و مساجد کے قیام کے بارے میں رپورٹ **3:** رشتہ ناطہ کے مسائل کے بارہ میں رپورٹ **4:** مربیان و مبلغین کرام میدان عمل میں شیروانی کا استعمال کریں تا کہ ان کی شخصیت اجاگر ہو۔	☆جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر منعقد ہونے والی یہ دوسری انٹرنیشنل مجلسِ مشاورت تھی۔

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td>سرائے فضل عمر تحریکِ جدید ربوہ 126 نمائندگان شامل ہوئے</td><td></td><td>وکالتِ تصنیف:1: تبلیغی اور تربیتی اغراض کیلئے کیسٹس تیار کر کے بیرونی مشنوں کو مہیا کی جائیں گی۔ بیرونی جماعتیں بھی اپنی اپنی زبانوں میں کیسٹ تیار کرنی کی سکیم پیش کریں۔
2: ریویو آف ریلیجنز: جماعتیں خریدار مہیا کریں اور اہل علم اور دانشوروں کو اس کیلئے مضامین لکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔
3: تراجم قرآن کریم کی اشاعت کا انتظام (الف) مطبوعہ: 1۔ انگریزی 2۔ جرمن 3۔ سپرانٹو 4۔ ڈینش 5۔ سواحیلی 6۔ گورمکھی 7۔ ڈچ 8۔ انڈونیشین 9۔ لوگنڈا 10۔ یوروبا
(ب) درج ذیل تراجم پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔
1۔ فرنچ، لندن میں نظر ثانی ہو رہی ہے۔ 2۔ سپنش ترجمہ پر نظر ثانی سپین میں ہو رہی ہے۔ 3۔ کویتی (فجین) ترجمہ تیار ہے نظر ثانی ہو رہی ہے۔ 4۔ فانٹی (گھانا) ترجمہ گھانا سے آیا ہے اس پر بھی نظر ثانی ہو رہی ہے۔ 5۔ اٹالین ترجمہ پر نظر ثانی کرنے کیلئے مسودہ محترم پروفیسر عبد السلام صاحب کو بھجوایا گیا ہے۔ 6۔ سویڈش۔ محترمہ قانتہ صاحبہ نے ترجمہ کیا ہے مسودہ مرکز میں پہنچ گیا ہے۔ 7۔ روسی ترجمہ لندن میں موجود ہے لندن مشن کی زیر نگرانی نظر ثانی کروائی جائیگی۔ روسی ترجمہ دیباچہ تفسیر القرآن کے نمونے مختلف احباب کو معیار جانچنے کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ 8۔ مینڈے (سیرالیون) ترجمہ پر نظر ثانی کیلئے لکھا گیا ہے۔
وکالت مال ثانی: 1: مالی رپورٹ اور 84-1983ء میں مختلف مدات میں آمد کا تجزیہ 2: مالی سال 85-1984ء کے لیے مجوزہ بجٹ کا خلاصہ اور اس کا تعارف
وکالت صد سالہ جوبلی فنڈ: 1: بیرونی ممالک میں تقریبات جوبلی منانے کیلئے مقامی و علاقائی کمیٹیوں کا قیام 2: جلسہ سالانہ صد سالہ جوبلی میں وفود اقوام عالم کی شرکت کے متعلق مشورہ 3: رپورٹ وصولی چندہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ تا دسمبر 1983 اور اسکا تجزیہ</td><td>☆اس مشاورت کے سیکرٹری مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے جبکہ نائب سیکرٹری مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نائب وکیل التبشیر تھے۔
☆شوریٰ میں پاکستان کے علاوہ 33 ممالک کے نمائندگان شریک ہوئے۔
☆اس مشاورت میں 102 مرد نمائندگان جبکہ 13 لجنات پاکستان و بیرون از پاکستان بھی بطور نمائندہ شریک ہوئیں۔
☆ اس مجلسِ مشاورت میں حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب بطور نمائندہ خصوصی شامل ہوئے۔
☆اس سال مجلسِ مشاورت کا اجلاس دو حصوں میں منعقد ہوا۔ پہلا سیشن صبح دس بجے تا نمازِ ظہر تک اور پھر بعد از ظہر و عصر و کھانا مختصر کارروائی ہوئی۔
☆شوریٰ کی کارروائی میں حضورؒ کی معاونت مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نے کی۔
☆شوریٰ کی کارروائی اردو زبان میں ہوئی جبکہ انگریزی اور انڈونیشین زبان میں ترجمانی کا انتظام تھا۔</td></tr>
<tr><td colspan="4">1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 8 ستمبر تا 14 اکتوبر مشرقِ بعید کے بعض ممالک سنگاپور، فجی، آسٹریلیا اور سری لنکا کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں بھی حضورؒ نے مجالسِ شوریٰ کا انعقاد فرمایا۔ ان مجالسِ مشاورت کی میسر رپورٹس ذیل میں درج ہیں۔</td></tr>
<tr><td>مجلسِ مشاورت جماعتِ احمدیہ سنگاپور
تاریخ:
10 ستمبر 1983ء</td><td colspan="3">مؤرخہ 10 ستمبر 1983ء کو منعقدہ اس مجلسِ مشاورت کے دو اجلاسات ہوئے جن کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمائی۔ ان اجلاسات میں انڈونیشیا (10 مرد و خواتین)، ملائشیا (6 مرد و خواتین)، سبا (3 مرد و خواتین) اور سنگاپور (10 مرد و خواتین) سے کُل 29 نمائندگان نیز تین مبلغینِ سلسلہ مقیم انڈونیشیا محترم محمود احمد چیمہ صاحب، محترم میاں عبد الحئی صاحب اور محترم خیر الدین صاحب کے علاوہ وفد کے اراکین سے مرکزی نمائندگان کے طور پر محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید اور محترم چودھری محمد انور حسین صاحب شریک ہوئے۔ پہلا اجلاس صبح دس بجے سے پونے دو بجے تک اور دوسرا اجلاس پونے چھ بجے شام تا ساڑھے سات بجے شام جاری رہا۔ محترم چودھری محمد انور حسین صاحب کو ان اجلاسات میں حضورؒ کی معاونت کا اعزاز حاصل ہوا۔ محترم چودھری حمید اللہ صاحب نے ایجنڈا پیش کیا۔ ایجنڈے کے مطابق چار تجاویز پیش ہوئیں۔ 1: تبلیغ اسلام کے دائرہ کو ان ملکوں میں اس طرح پھیلا دیا جائے کہ ایک سال میں جماعت کی موجودہ تعداد دوگنی ہو جائے۔ 2: جماعت کی تعلیم و تربیت پر غور 3: مالی معاملات 4: متفرق امور مثلاً ریویو آف ریلیجنز کی بکثرت اشاعت اور جامعہ احمدیہ میں طلباء بھجوانے کی تحریک۔ انگریزی سے اردو زبان میں ترجمانی کے فرائض محترم میاں عبد الحئی صاحب مبلغِ سلسلہ نے ادا کیے۔ اختتامی خطاب میں حضورؒ نے مرکز میں منعقد ہونے والی مجلسِ مشاورت کی روایات اور قواعد کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر ملک کی جماعت کی شوریٰ کے لیے ضروری ہے کہ مرکزی شوریٰ کے قواعد و ضوابط کی پابندی کرے۔ (روزنامہ الفضل 14 ستمبر، 22 ستمبر، 9 اکتوبر 1983ء)</td></tr>
<tr><td>مجلسِ مشاورت جماعتِ احمدیہ فجی
تاریخ:
20 ستمبر 1983ء</td><td colspan="3">مؤرخہ 20 ستمبر 1983ء کو فضلِ عمر مسجد سووا میں منعقدہ اس مجلسِ مشاورت کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمائی۔ فجی کی مختلف جماعتوں کے 66 نمائندگان نے شرکت کی۔ اس مجلسِ مشاورت کے دو اجلاسات ہوئے۔ یہ دونوں اجلاسات مجموعی طور پر آٹھ گھنٹے جاری رہے۔ مجلسِ مشاورت میں فجی اور جنوبی بحر الکاہل کے دو جزائر اور مجمع الجزائر میں تبلیغ کا منصوبہ تفصیلی طور پر زیر بحث آیا۔ حضورؒ نے ارشاد فرمایا کہ فجی زبان میں ترجمۂ قرآنِ کریم جلد شائع کیا جائے یہ ترجمہ پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔ حضورؒ نے ارشاد فرمایا کہ اس پر بڑی احتیاط سے تفصیلی نظرِ ثانی کے بعد ترجمہ شائع کیا جائے۔ علاوہ ازیں تربیتی اور مالی معاملات بھی زیر بحث آئے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ احمدی بچے فجی کی زبان سیکھیں اور ان میں سے بعض کو دینی تعلیم کے حصول کے لیے مرکزِ سلسلہ ربوہ بھجوایا جائے۔ (روزنامہ الفضل 25 ستمبر 1983ء)
حضورؒ نے اس شوریٰ میں فرمایا "خلیفۃ المسیح کو تو آخری فیصلے کا اختیار ہے جس کے بعد پھر کسی اور کو اختیار نہیں اور اپیل کی گنجائش نہیں۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس نے غلط فیصلہ کیا تو اسے ہدایت دے فیصلہ ٹھیک کروادے۔ اس کے علاوہ اپیل نہیں ہے۔ لیکن جو دوسرا صدرِ مجلس ہے مگر آپ کا امیر مقامی ہے اس کو آپ کی مجلس شوریٰ مشورہ دے رہی ہے۔ وہ اگر اس مشورہ کا قائل نہیں ہے تو مجلس شوریٰ کو ہم اس کو ویٹو کرنے کا حق نہیں دیتے۔ امیر کو مجلسِ عاملہ کو ویٹو کرنے کا تو حق ہے اور مشوروں کو ویٹو کرنے کا حق ہے لیکن ملک کی مجلسِ شوریٰ کو ویٹو کرنے کا حق امیر کو حاصل نہیں ہو گا۔" (نظامِ شوریٰ مرتبہ محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید)</td></tr>
<tr><td>مجلسِ مشاورت جماعتِ احمدیہ آسٹریلیا
تاریخ:
5 اکتوبر 1983ء</td><td colspan="3">جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی پہلی مجلسِ مشاورت مؤرخہ 5 اکتوبر 1983ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی زیرِ صدارت صبح ساڑھے دس تا اڑھائی بجے دوپہر منعقد ہوئی۔ اس مشاورت میں جماعت ہائے احمدیہ آسٹریلیا کے 15 نمائندگان، دو نمائندگان از مرکز، انڈونیشیا اور فجی سے ایک ایک نمائندہ اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) صحابی حضرت اقدس مسیح موعودؑ شامل ہوئے۔ ایجنڈا کے مطابق چار تجاویز پیش ہوئیں۔ تبلیغی اور تربیتی امور سے متعلق حضورؒ نے اہم فیصلے فرمائے اور جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے تنظیمی ڈھانچے کی تشکیل فرمائی۔ (روزنامہ الفضل 6 اکتوبر 1983ء)</td></tr>
<tr><td>سری لنکا</td><td colspan="3">حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مشرقِ بعید کے اس دورہ میں سری لنکا میں بھی مجلسِ مشاورت کا انعقاد فرمایا۔ تاہم مذکورہ مجلسِ مشاورت کی تفصیل مہیا نہ ہو سکی۔</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
30 مارچ تا یکم اپریل 1984ء
مقام:
ایوانِ محمود
618 نمائندگان شامل ہوئے</td><td>☆اجتماعی دعا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قرآنی حکم کے مطابق احبابِ جماعت کو اولیاء اللہ بننے کی تلقین فرمائی۔ حضورؒ نے فرمایا "خدا کرے تمام دنیا میں جہاں جہاں جماعتِ احمدیہ ہے۔ جماعتِ احمدیہ کا ہر مرد، ہر عورت، ہر بچہ اولیاء اللہ میں شامل ہو جائے اور اولیاء اللہ بنناہی اس وقت ہماری حفاظت کا ایک ہتھیار ہے جس کے مقابل پر ہر دوسرا ہتھیار توڑا جائے گا اور اولیاء اللہ</td><td>نظارتِ تعلیم: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ چک نمبر 117 چھور ضلع شیخوپورہ: جماعت احمدیہ کے طلباء کی اعلیٰ تعلیم کے پیش نظر مرکز میں اعلیٰ تعلیم کا ایک مثالی ادارہ قائم ہونا چاہیئے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہمارے بچوں کو تعلیمی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ ہمارے مرکزی ادارے قومی تحویل میں آنے کی وجہ سے ہمارے بچوں کی تعلیمی اور دینی حالت بہت متاثر ہوئی ہے۔ لہذا اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے پرائیویٹ طور پر ایک مثالی تعلیمی ادارہ قائم کرنا ضروری محسوس ہو رہا ہے۔ ایسا ادارہ ربوہ سے باہر کسی دوسرے مناسب مقام پر بھی قائم ہو سکتا ہے۔
نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: سفارشات شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ</td><td>☆ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں منعقد ہونے والی یہ آخری مجلسِ مشاورت تھی۔ اسی ماہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خدائی حکم و منشاء کے مطابق ہجرت فرما کر لندن تشریف لے گئے۔
☆1984ء تا 2015ء مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری کے فرائض مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب نے بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح انجام دیئے۔
☆امسال مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں حضورؒ کی معاونت کے فرائض محترم چودھری احمد مختار صاحب، محترم مرزا عبد الحق</td></tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	بنیں گے تو باقی دنیا بچے گی ورنہ باقی دنیا بھی بچتی نظر نہیں آتی۔ خدا کرے کہ ہمیں اس کی توفیق نصیب ہو۔" ☆اختتامی خطاب میں حضورؒ نے دعوتِ الی اللہ کی مہم کو پر زور طریق سے جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ آپؒ نے فرمایا کہ دعوتِ الی اللہ کی مہم سے خوف کھانے والا ہر احمدی شرک کا مرتکب ہو گا۔ حضورؒ نے آیتِ استخلاف کے حوالہ سے فرمایا" آج میں اس کے جس پہلو کے متعلق خصوصیت کے ساتھ کچھ کہنا چاہتا ہوں اس کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ایک موقع پر توجہ دلائی تھی اور وہ یہ ہے کہ اس آیت میں ساری جماعت ہی خلیفۃ اللہ بن جاتی ہے اور ہر وہ شخص جو خلافت پر ایمان رکھتا ہے اور عملِ صالح کرتا ہے یہ آیت اس کو بتاتی ہے کہ تم اس دنیا میں اللہ کے خلیفہ ہو اور من حیث الجماعت یہ خلافت مرتکز ہو جاتی ہے ایک ذات میں جس کو ہم خلیفۃ المسیح کہتے ہیں۔ پس اس آیت میں انتشار بھی ہے اور ارتکاز بھی ہے یعنی پہلے یہ مضمون ساری جماعت پر پھیل جاتا ہے اور ہر فرد جماعت جو ان شرائط کو پورا کرتا ہے وہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے اس نقطہ نگاہ سے کہ وہ خدا کے پروگرام کو جو اس دنیا میں جاری کرنا چاہتا ہے اس کو جاری کرنے کے لئے عائد شدہ ذمہ داری میں پوری طرح شریک ہے اس لحاظ سے وہ خلیفہ ہے کیونکہ وہ دنیا کے سامنے خدا تعالیٰ کے نمائندہ کے طور پر پیش ہو رہا ہے اور اس پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو ایسا نمونہ دکھائے کہ جس کے نتیجہ میں دنیا یہ سمجھے کہ جس ذات نے اس کو خلیفہ بنایا ہے وہ ذات بہت بڑی خوبیوں کا مجموعہ ہو گی۔ یہ نمونہ جو ایک بہت ہی معمولی حیثیت رکھتا ہے اگر اس کی خوبیوں کا یہ حال ہے تو جس کا یہ نمائندہ ہے اس کے حسن کا تو کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔"	**مجلسِ صحت ربوہ:** 1: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مرکز سلسلہ میں مجلسِ صحت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ مجلس صحت کی کارکردگی زیادہ فعال اور وسیع بنانے کے لئے مجلس صحت کی یہ تجویز ہے کہ ضلع وار نظام کے تحت "سیکرٹری صحت" کا تقرر عمل میں لایا جائے تا کہ صحت جسمانی کے متعلق جماعتوں میں باقاعدہ تنظیم کے تحت پروگرام مرتب کر کے اس پر عمل کیا جا سکے۔ نیز تحریک جدید کے ذریعہ جماعت ہائے بیرون ملک میں بھی ملکی سطح پر سیکرٹری صحت کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ **بجٹ سال 85-1984ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 5: جیسا کہ مطابق قواعد سیکرٹری تحریک جدید کے انتخاب میں صرف وہی افراد رائے دینے کے اہل ہیں جو دوسرے لازمی چندہ جات کے ساتھ تحریک جدید کے چندہ میں بھی شامل ہوں۔ لہٰذا تجویز ہے کہ آئندہ سیکرٹری وقف جدید کے انتخاب کے لئے بھی صرف وہی افراد رائے دینے کے اہل قرار دیئے جائیں جو لازمی چندہ جات کے علاوہ چندہ وقف جدید میں بھی شامل ہوں۔ 6: شعبہ اصلاح وارشاد کے تحت دورانِ سال جو اضلاع یا جماعتیں نمایاں کام کریں۔ ان میں سے پہلے دس اضلاع یا جماعتوں کے ناموں کا اعلان ہر سال جلسہ سالانہ پر کیا جائے۔ نیز اوّل 'دوم آنے والوں کو سندات خوشنودی دی جایا کریں۔ 7: حضرت مسیح موعودؑ کے وہ ارشادات جو آپ نے حضرت نبی پاک ﷺ کی اعلیٰ صفات کے متعلق وقتاً فوقتاً ارشاد فرمائے ہیں۔ ان کی اشاعت کی اشد ضرورت ہے۔ اس لیے تجویز ہے کہ الفضل کا پندرہ روزہ خاص نمبر شائع کیا جایا کرے۔ جس میں خصوصاً آنحضور ﷺ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاداتِ عالیہ لکھے جایا کریں۔ یہ خصوصی پرچہ ہر ضلع نسبت کے لحاظ سے کم از کم دو صد افراد کے لئے خریدا کرے۔ جو ضلع اس تعداد کو نہ خرید سکے وہاں مرکز امداد کرے۔ 8: حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض حقیقی اور صحیح اسلام کو دنیا میں پھیلانا اور غالب کرنا ہے۔ خلافت کے قیام اور اس کے ماتحت متعدد شعبہ جات اور تحریکات کا مقصد اولین بھی یہی ہے۔ مگر سو سال گزرنے پر بھی تحریکِ احمدیت پاکستان کے سارے علاقوں میں کماحقہ نہیں پہنچ سکی۔ ہزاروں گاؤں اور قصبات ایسے ہیں جہاں احمدیت کی آواز نہیں پہنچی۔ اس لئے تجویز ہے کہ ایک چھوٹا کتابچہ بعنوان "مہدی علیہ السلام" شائع کر کے پاکستان کے تمام گاؤں یا قصبات میں جماعتوں کے ذریعہ تقسیم کیا جائے یا بذریعہ ڈاک بھجوایا جائے۔ 9: تفسیرِ کبیر از حضرت مصلح موعودؓ کے مکمل مجموعہ کو یا اس کے ضروری تبلیغی اقتباسات کو کیسٹ کی شکل میں محفوظ کیا جائے تا اس سے مؤثر رنگ میں استفادہ کیا جا سکے۔ اسی طرح نماز کا مکمل طریق کار بھی کیسٹ میں محفوظ کیا جائے تا کہ سب چھوٹے بڑے اس سے استفادہ کر سکیں۔ 10: مختلف اقوامِ عالم سے تعلق رکھنے والے جوق در جوق اسلام و احمدیت میں داخل ہوں گے۔ انہیں خوش آمدید کہنے اور اسلام کی صحیح تعلیم ان کی اپنی زبان میں پیش کرنے کے لئے مختلف النوع زبانوں کے جاننے والوں کی اشد ضرورت ہے۔ اس اہم ضرورت کے پیش نظر مرکز سلسلہ ایک ہمہ گیر منصوبہ کے تحت زبانیں سیکھنے کا ابھی سے انتظام کرے۔ ایسے احباب جو علومِ دینیہ سے بھی اعلیٰ درجہ کی واقفیت رکھتے ہوں۔ ان کا مرکز میں ریکارڈ رکھا جائے۔	صاحب، محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب، چودھری غلام دستگیر صاحب نائب امیر ضلع فیصل آباد اور محترم میر نور احمد صاحب تالپور امیر ضلع حیدر آباد نے انجام دیئے۔ ☆تیسرے روز پہلے اجلاس میں حضورؒ کے ارشاد پر اجلاس میں صرف نمائندگان شامل ہوئے، زائرین کو ہال میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ **ردشدہ تجاویز** 1: راولپنڈی میں گیسٹ ہاؤس یا ہوسٹل مرکز کے زیر انتظام تعمیر کیا جائے۔ 2: قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے قاعدہ نمبر 298 میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔ "نیز اگر کوئی شخص اپنی ذیلی تنظیم کا ممبر تو ہے لیکن اس تنظیم کے قواعد کے مطابق اس کے چندوں کا بقایا دار ہے تو ایسا شخص بھی کسی عہدہ پر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔" 3: قواعد صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر 339 اور قاعدہ نمبر 274 میں سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے الفاظ کے بعد "سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ" کا اضافہ کیا جائے۔ 4: چونکہ جماعت کے عہدیداران اور علماء اپنی جماعت کی تربیت اور انتظامی امور میں اتنے زیادہ مصروف رہتے ہیں کہ ان کو غیر از جماعت محلہ دار ہمسایوں اور دیگر معززین سے تعلقات قائم کرنے کا وقت نہیں ملتا۔ لہٰذا ان کے کام کو زیادہ ورکرز پر پھیلایا جائے تا کہ عام مجلسی زندگی کے تقاضے پورے کر سکیں اور لازمی غیر از جماعت ہمسایوں سے تعلقات استوار کر سکیں۔
تواریخ: 29 تا 31 مارچ 1985ء **مقام:** ایوانِ محمود 562 نمائندگان شامل ہوئے	☆مجلسِ مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک مفصل اور تاریخی پیغام نمائندگانِ شوریٰ کے نام تحریر فرمایا جو صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام کے آغاز میں آپؒ نے تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ آلِ عمران کی آیات 147 تا 149 تحریر فرمائیں۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے عزائم اور جذبات کے امتزاج سے بھرپور ایک پیغام تھا۔ جس میں حضورؒ نے پاکستان کے احمدیوں کو کلمہ طیبہ کے لیے ہر قسم کی قربانی کی تلقین فرمائی۔ آپؒ نے فرمایا "یہ بھی ایک مرکزی نوعیت کا اجتماع ہے اور اس اجتماع کی اجازت ملنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزیت کو بحال کرنے کے مترادف ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مشاورت ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھے گی۔ ایک Turning point ایک	**نظارت بہشتی مقبرہ:** 1: **سفارشات شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ** 2: **از طرف جماعت احمدیہ تنزانیہ:** (الف) دیہات و قصبات میں ہنر جاننے والے احباب کی مدد سے صنعتی اور دیگر پیشے سکھانے کے لئے سنٹر کھولے جائیں۔ یہ ایک مؤثر ذریعہ خدمت ہے۔ (ب) زراعت کے میدان میں بھی منظم پروگرام تشکیل دیا جائے۔ یہ بھی ایک مؤثر ذریعہ خدمت ہے۔ **بجٹ سال 86-1985ء ہر سہ انجمن** **ردشدہ تجاویز** 1: طلبہ کی طرح احمدی طالبات کے لئے بھی ایک ہوسٹل جماعت کے زیر انتظام ہونا چاہیے۔ ہوسٹل کی تعمیر کا estimate سروے کے بعد حضور کی خدمت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ 2: خدمتِ خلق کی اہمیت کے پیش نظر نظارت امور عامہ یا نظارت اصلاح و ارشاد میں نائب ناظر اس کام کے فروغ، نگرانی اور وسعت دینے کے لئے مقرر کیا جائے تا کہ ذیلی تنظیموں کے خدمت خلق کے کام کو بھی مزید مربوط کیا جا سکے۔ تمام جماعت اس کام کو اپنے پروگرام میں باقاعدہ شامل کرے۔ 3: جامعہ احمدیہ کے سلیبس پر نظر ثانی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو مربیان کو میدانِ عمل میں پیش آمدہ ذمہ داریوں کے پیش نظر مناسب نصاب وضع کرے۔ 4: ہماری نئی پود کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں میں سے ذہانت کا اعلیٰ معیار رکھنے والوں کو تلاش کریں اور ایسا نظام قائم کریں کہ جو بچہ ذہانت کا اعلیٰ	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی لندن ہجرت کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔ ☆حضورؒ کے پیغام کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے نمائندگان کو جماعتی تربیت کی اہم ذمہ داری کی جانب توجہ دلائی اور اس ضمن میں نماز باجماعت اور آپس کے تعلقات درست کرنے اور رنجشیں بھلانے کی تلقین فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب اور محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب نے انجام دیئے۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا "یہ ایک حقیقت ہے کہ نظامِ خلافت اور خلیفۂ وقت کے ساتھ

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	ایسا مقام جہاں سے حالات بدلنے شروع ہو جاتے ہیں اُس مقام کی حیثیت رکھے گی۔ تو آپ بڑے خوش نصیب ہیں جو اس تاریخی مجلس مشاورت میں شریک ہو رہے ہیں۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں میرا دل آپ کے ساتھ ہے میری روح آپ کے ساتھ ہے۔ میرا سارا وجود آپ کے ساتھ ہے اور میں اللہ سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ میری ساری نیک امنگیں آپ کے حق میں پوری فرمائے گا میری ساری دعائیں آپ کے حق میں سنے گا اور آپ کی دعائیں اور آپ کی نیک امنگیں جماعت اور میرے حق میں ان شاء اللہ تعالیٰ قبول کی جائیں گی۔" آپؒ نے تلقین فرمائی کہ جماعت میں عبادت کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے اُس میں استقلال آنا چاہیے۔ نیز فرمایا کہ "کچھ کمزوریاں ایسی ہیں جن کی اطلاعیں مسلسل آرہی ہیں مثلاً عورتوں کے ساتھ گھروں میں ظالمانہ سلوک، بعض چھوٹے چھوٹے گھٹیا جھگڑے، یہ ساری باتیں جو ہیں آپ کی ترقی کی راہ میں روک ہیں۔"	معیار رکھتا ہو وہ خداداد رجحانات کے مطابق ترقی کر سکے۔ ترقی یافتہ ممالک میں مادی کشش کے باعث بعض بچے اعلیٰ تعلیم کی اہلیت کے باوجود کمائی کی طرف لگ جاتے ہیں یہ رجحان خطرناک ہے اس کو روکا جائے۔ جن بچوں کو امداد کی ضرورت ہو ان کی امداد کی جائے۔ **5:** بنیادی لٹریچر کے طور پر جماعت احمدیہ کے تعارف اور بچوں کی تربیت کے لیے سلسلہ وار کتب تیار کی جائیں۔ **بقیہ خطاب محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب:** جیسے کوئی انسان کسی دنیاوی کوشش کے ذریعہ پیدا نہیں کر سکتا۔ یہ خلافت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کا نتیجہ ہے کہ نفرتوں کی آندھیوں میں ہر احمدی پہلے سے کہیں زیادہ اپنے آپ کو دوسرے احمدی بھائی سے قریب تر محسوس کرتا ہے۔ آج خلافت ہی کی برکت سے ہماری جماعت اُس جسدِ واحد کی مثال پیش کر رہی ہے کہ جس کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم ہی کرب و اضطراب اور اذیت محسوس کرتا ہے۔ آج اگر پاکستان کے کسی دور دراز شہر یا کسی دور افتادہ گاؤں میں کسی ایک احمدی کو تکلیف پہنچتی ہے تو نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کا ہر احمدی اُس دکھ کو محسوس کرتا ہے اور اسے اپنا دکھ سمجھتا ہے اور اس ایک دکھی احمدی کے لئے تمام دنیائے احمدیت دعا کر رہی ہوتی ہے۔ پس یہ خلافت کی کتنی بڑی برکت ہے کہ آج ہم اپنے آپ کو بنیان مرصوص کی طرح محسوس کرتے ہیں۔ آج ہر خوف کے بعد جب ہمیں امن نصیب ہوتا ہے تو خلافت کی برکت سے۔ آج اکناف عالم میں دنیا کے کسی کونے میں جب تمکنت دین کا کوئی نشان ظاہر ہوتا ہے تو خلافت کی برکت سے۔ آج احمدیت خدا کے فضل و کرم سے کسی ایک ملک میں محدود نہیں رہی بلکہ آج ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ خلافت کی برکت سے تمکنت دین کے اسباب پیدا فرما رہا ہے خود ہمارے ارد گرد ایسے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ پس ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ان برکات اور ترقیات کی وجہ سے جو بحیثیت جماعت خدا تعالیٰ ہمیں عطا فرما رہا ہے اللہ تعالیٰ کی بہت حمد اور شکر کریں۔ تا اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی مرادیں پوری کرے اور ہمیں وہ سب کچھ عطا کرے جو وہ جانتا ہے کہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔"	محبت ایک احمدی کے ایمان کا حصہ ہے جس کی خاطر وہ اپنی جان، مال اور عزت و آبرو سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہے۔ موجودہ حالات میں زمان و مکان کے فاصلوں نے اس بے پناہ محبت میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ آقا کے ساتھ محبت میں ہر ایک کا اپنا تعلق اور انداز ہوتا ہے لیکن دو باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی اہمیت کے پیش نظر یاد دہانی کرانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اوّل خلیفۂ وقت اور ان کی مہماتِ دینیہ کے لئے مسلسل دعائیں اور دوسرے باقاعدگی کے ساتھ حضور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کے ذریعہ سے آپ سے رابطہ۔ ان دونوں باتوں کی طرف انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر توجہ کی ضرورت ہے۔ خلافت کی عظمت کو ذہن نشین رکھنا بھی ہمارا اوّلین فرض ہے۔ یہی وہ بابرکت نظام ہے جس کے ذریعے سے اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت نافذ کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس کی برکت سے ماحول کی گھٹن کے باوجود افتراق و انتشار کی بجائے ہم اتفاق و اتحاد کی اس فضا میں سانس لے رہے ہیں۔
تواریخ: 28 تا 30 مارچ 1986ء **مقام:** ایوانِ محمود 556 نمائندگان شامل ہوئے	☆محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدرِ مجلس نے تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: "حضور ایدہ اللہ کی طرف سے تقریباً ہر ہفتے ہی محبت بھرا سلام آتا ہے۔ اس موقع پر میں آپ لوگوں کو حضور کی طرف سے سلام پہنچاتا ہوں۔"	**نظارتِ اصلاح وارشاد: 1:** احباب جماعت کی علمی اور تربیتی ضرورت کو باحسن پورا کرنے کے لئے تجویز ہے کہ مقامی طور پر پانچ یا دس افراد کا ایک گروپ خصوصی تعلیم و تربیت کے لئے ہر مربی یا معلم مقامی کے ساتھ منسلک کیا جایا کرے اور حسب حالات تین یا چار ماہ کے اندر اندر اس گروپ کو بنیادی عقائد اور ضروری دلائل کی تعلیم دینے کے علاوہ تربیت کا خاص موقع مل سکے گا اور مربیان و معلّمین سے استفادہ کی معین شکل وجود میں آجائے گی۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1:** پاکستان کے جن اضلاع میں دس یا دس سے زیادہ جماعتیں ہیں وہاں ضلعی سطح پر رشتہ ناطہ کی کمیٹیاں مقرر کی جائیں جو خدام، انصار و لجنہ کے نمائندوں پر مشتمل ہوں اور براہ راست امیر صاحب کی نگرانی میں کام کریں۔ یہ کمیٹیاں رشتہ ناطہ کے معاملہ میں احباب جماعت کی مدد اور رہنمائی کریں اور بیاہ شادی کے موقع پر بد رسوم کے خلاف موثر نگرانی کا کام بھی کریں۔ **2:** جماعت کی اقتصادی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ احباب تجارت اور صنعت کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ بڑی بڑی جماعتوں میں اس غرض کے لیے کمیٹیاں مقرر کی جائیں جو اس مقصد کے لئے افراد جماعت کی راہنمائی کریں۔ **3:** ایسا انتظام کیا جائے کہ نوجوانوں کو حصول روزگار کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر ہوں اور کوئی کام کر سکنے والا فرد بے کار نہ رہے۔ شوریٰ اس کے لیے موزوں لائحہ عمل تجویز کرے۔ **بجٹ سال 87-1986ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **2:** انتخاباتِ جماعت کے قواعد میں اس قاعدہ کا اضافہ کیا جائے کہ کوئی صاحب امیر مقامی یا صدر مقامی مسلسل دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکیں گے۔ **3:** مربیان کرام اپنے حلقہ کی جماعتوں کے دورہ کا پروگرام امیر صاحب ضلع کے مشورہ سے تیار کیا کریں کیونکہ وہ زیادہ بہتر سمجھتے ہیں کہ کس جماعت میں کتنے دن کے لئے مربی کی ضرورت ہے۔ **4:** کئی مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ جب بیرون ربوہ کسی موصی کی وفات ہوتی ہے تو اس موصی کا حساب کتاب صاف نہ ہونے اور وصیت کے بارہ میں دیگر دفتری امور نامکمل ہونے کی وجہ سے اس کی میت ربوہ پہنچنے کے بعد تدفین میں ضرورت سے زیادہ دیر لگ جاتی ہے جس کی وجہ سے لواحقین اور ساتھ آئے ہوئے غیر از جماعت لوگوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اور ان پر برا اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا اس کے ازالہ کے لئے تجویز ہے کہ: (الف) ہر موصی کو سال میں کم از کم دو مرتبہ اس کے حساب کتاب سے آگاہ کیا جائے تا کہ اگر کوئی کمی ہو تو وہ اسے پورا کر سکے۔ (ب) موصی کے جواب پر فوری طور پر ضروری دفتری کارروائی مکمل کی جائے۔ (ج) اگر اس غرض کے لئے عملہ ناکافی ہو تو اس کے لئے مزید عملہ کا بندوبست کیا جائے۔	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلس مشاورت کی صدارت فرمائی۔ ☆محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے مختصر افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ "حضرت خلیفۃ المسیح کی بنفس نفیس موجودگی کے بغیر شوریٰ کے اجلاس بلانے اور منعقد کرنے کا تصور اگرچہ بڑا ہی غیر مانوس اور بہت ہی تکلیف دہ اور جذباتی کیفیت کا رنگ رکھتا ہے لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی مشیت پر دل کی گہرائیوں سے راضی ہیں اور کوئی حرف شکایت نہ ہماری زبانوں پر آتا ہے اور نہ آئندہ ان شاء اللہ کبھی آئے گا۔" نیز آپ نے نمائندگان شوریٰ کو جوش کی بجائے ہوش اور ذاتی نمائش کی بجائے بے نفسی اور عاجزی اختیار کرنے اور شوریٰ کے تین دنوں میں عاجزانہ دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ ☆مجلس مشاورت کے اجلاسات میں صدر مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم مجیب الرحمان ایڈووکیٹ صاحب، محترم چودھری عبدالرحمان ایڈووکیٹ صاحب از لاہور اور محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے انجام دیئے۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ جماعتی انتخاب کے وقت عہدیداران جماعت یا رائے دہندگان اپنی ذیلی تنظیموں کے چندہ جات کے بقایادار ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کمی کو دور کرنے کے لئے تجویز ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کے قاعدہ نمبر 293 میں بقایادار کی تعریف میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 3 تا 5 اپریل 1987ء **مقام:** ایوانِ محمود 596 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورؒ نے مجلسِ مشاورت کے لئے ارسال فرمودہ اپنے آڈیو پیغام کے آغاز میں فرمایا"میرے لئے یہ عمل طبعاً مشکل ہے کہ مائیکروفون میں مخاطب ہو کر طبعی طور پر بے ساختہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں۔ لیکن اس احساس کی بناء پر کہ ایک عرصہ گزر گیا میں براہ راست آپ سے مخاطب نہیں ہو سکا اس لئے اگر براہ راست نہیں تو ان آلوں کی وساطت ہی سے میں خود آپ سے مخاطب ہوں میں آج یہ کوشش کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے چند امور کی طرف آپ کو متوجہ کروں۔" آپؒ نے اپنے اس پیغام میں مشاورت سے متعلق قرآنِ کریم کے دو ارشادات وَ اَمرُ ھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُم اور وَ شَاوِرْ ھُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ کے ضمن میں اسلام کے مشاورتی نظام کی اہمیت وبرکات کا مفصل ذکر فرمایا۔ نیز آپؒ نے جماعت کو اس دورِ اصحابِ کہف میں دعوتِ الی اللہ اور دعاؤں کے کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ☆شوریٰ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیرِ مقامی نے مختصر خطاب فرمایا جس کے آخر میں حضورؒ کے آڈیو پیغام کا یہ آخری حصہ پڑھ کر دوبارہ سنایا"اگر ہر احمدی کو یہ دعائیں کرنے کی توفیق مل جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ فتح کا وہ تصور جو ایک مدت سے آپ کے آگے آگے بھاگ رہا ہے وہ تیزی کے ساتھ آپ کی طرف لپکے گا آپ کو اپنی آغوش میں لے لے گا۔۔۔۔۔۔۔میں کیسے بتاؤں مجھ میں طاقت نہیں کہ بتا سکوں۔ میرا دل آپ کی خیر میں اٹکا ہوا ہے آپ کی بھلائی کی خواہش میرے وجود کی رگ رگ میں نس نس میں گھل مل گئی ہے آپ کی طرف سے ہر دکھ کی خبر مجھ پر قیامت بن کر ٹوٹتی ہے آپ کی طرف سے ہر خوشی کی اطلاع میرے لئے حیاتِ نو کا پیغام بن کر آتی ہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔"	**نظارتِ اصلاح وارشاد** 1: **از طرف جماعتِ احمدیہ کراچی:** اصلاح وارشاد کے تحت جماعتوں میں ایسا انتظام کیا جانا لازمی قرار دیا جائے جس کے تحت نوجوانوں میں علمی صلاحیت بڑھانے کے لئے سوال وجواب کی مجالس کا پروگرام جاری کیا جائے۔ 2: **از طرف جماعتِ احمدیہ اسلام آباد:** (الف) بے پردگی کا رجحان پھر کچھ بڑھ رہا ہے اس لیے اس رجحان کے سدِّباب کے لیے موزوں توجہ اور طریقِ کار کی ضرورت ہے جو شوریٰ میں غور کیے جائیں۔ (ب) اسی طرح شادی بیاہ کے موقع پر بد رسومات کو ختم کرنے کی ضرورت ہے اور سادگی کو اپنانے کی اہمیت واضح کرنے کی ضرورت کے لئے غور کیا جائے۔ **نظارتِ علیاء** 1: **از طرف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ:** بہت سے ضرورت مند، مرکز میں براہ راست امداد کی درخواست بھیجتے ہیں۔ مقامی امراء اور صدر صاحبان کو خود اس طرف توجہ رکھنی چاہیے۔ **نظارتِ امورِ عامہ** 1: **از طرف جماعتِ احمدیہ شیخوپورہ:** شہروں اور دیہاتوں میں خدمتِ خلق اور رفاہِ عامہ کے کاموں کے لیے کوئی باقاعدہ منصوبہ بنایا جائے تا کہ یک جہتی سے عوام الناس کی خدمت کی جائے اس کے لئے کوئی سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ **بجٹ سال 88-1987ء ہر سہ انجمن** (بجٹ کے علاوہ مندرجہ بالا جملہ تجاویز افتتاحی اجلاس کے دوران لی گئی تھیں۔ ان تجاویز کے علاوہ اور بھی بہت سی تجویزیں پیش کی گئیں لیکن صدرِ مجلس نے ان کو شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل کرنے کی منظوری اس بناء پر نہ دی کہ چونکہ ان کا تعلق انتظامی امور کے ساتھ ہے اس لئے اُن کے بارہ میں متعلقہ اداروں کو توجہ دلا دی جائے گی۔) **ردشدہ تجویز** 1: جو افرادِ جماعت معذور یا بے سہارا و ضعیف ہوں وہ رہائش وخوراک کیلئے درخواست دیں تو ایسے افراد کے لیے مرکز میں مناسب انتظام ہونا چاہیے۔	☆حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔ ☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس سال مجلسِ مشاورت کے موقع پر نمائندگانِ شوریٰ کے لیے ایک طویل آڈیو پیغام ریکارڈ کر کے ارسال فرمایا جو پہلے اجلاس میں افتتاح کے موقع پر سنایا گیا۔ یہ پیغام رپورٹ مجلسِ مشاورت (1987ء) میں 24 صفحات پر مشتمل ہے۔ ☆ **امسال مجلسِ مشاورت میں اُس مبارک وجود نے پہلی مرتبہ شرکت فرمائی جس نے آئندہ خدائی وعدوں کے مطابق مسندِ خلافت پر متمکن ہونا تھا اور نہ صرف نظامِ شوریٰ بلکہ نظامِ سلسلہ کو خداتعالیٰ نے اُس وجود کے ذریعہ چہار دانگِ عالم کامرانیوں سے ہمکنار کرنا تھا۔ یعنی اس سال ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شوریٰ کے کسی اجلاس میں بطور نمائندہ شریک ہوئے۔ آپ اُس وقت نائب وکیل المال ثانی تھے اور آپ نے تحریکِ جدید کے نمائندہ کے طور پر شرکت فرمائی۔** ☆صدرِ مجلس نے پہلے اجلاس کے آغاز میں ممبران شوریٰ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ ایجنڈے میں اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی دوست یا جماعت اپنی تجویز پیش کرنا چاہیں تو وہ اپنے امیرِ ضلع کے توسط سے افتتاحی اجلاس میں پیش کر سکتے ہیں۔ یہ ایسی تجویزیں ہونی چاہییں کہ پہلے کسی شوریٰ میں پیش نہ ہوئی ہوں یا حضرت خلیفۃ المسیح نے اُن کو مسترد نہ فرمادیا ہو۔ اس قسم کی دو تین تجویزوں کی گنجائش موجود ہے۔ ان پر غور کرنے کے لیے ایک نئی کمیٹی بنا دی جائے گی۔ اس دفعہ ایجنڈا میں بہت ہی کم تجاویز آئی ہیں۔ چنانچہ صدرِ مجلس نے 15 منٹ تک تجاویز پیش کرنے کے لئے توقف فرمایا۔ اس اثناء جو تجاویز پیش ہوئیں اُن کو صدرِ مجلس کی منظوری سے ایجنڈے کا حصہ بنایا گیا۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب، محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب اور محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت راولپنڈی نے انجام دیئے۔
تواریخ: یکم تا 3 اپریل 1988ء **مقام:** ایوانِ محمود 585 نمائندگان شامل ہوئے	☆مجلسِ مشاورت کے آغاز میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور حمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی نے حضورؒ کا پیغام پڑھ کر سنایا جو آپؒ نے مجلسِ مشاورت کے لیے تحریر فرما کر بھجوایا تھا۔"میری دُعا ہے کہ آپ اللہ کی حفاظت میں رہیں۔ آپ کے فیصلے اس کی رضا کے مطابق ہوں اور اُن پر احسن رنگ میں عمل درآمد کی بھی وہی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت کے سایہ میں رکھے۔ آپ کو اپنے پیار کی دائمی جنت نصیب کرے۔ جب آپ یہاں سے واپس جائیں تو ہر ایک چھوٹے بڑے کو میری طرف سے نہایت محبت بھرا اسلام پہنچادیں اور ان کو بتادیں	**نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ:** 1: **از طرف جماعتِ احمدیہ چک نمبر 55/2-L محمود پور ضلع اوکاڑہ:** "بیوت الذکر کی تعمیر میں تیزی پیدا کرنے کے لئے تجویز ہے کہ بیوت الذکر فنڈ ہر ضلع میں قائم کیے جائیں تا کہ ضلع کی جماعتیں اپنے اپنے ضلع میں مل کر ہر ایک جماعت کو بیوت الذکر قائم کرنے میں مدد دے سکیں۔ 2: **از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جنوری 1988ء کے خطبہ میں جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ "احباب جماعت نمازِ جمعہ کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں خواتین اور بچوں کو بھی شامل کیا کریں۔" حضور کے اس حکم پر عمل کرنے کے لیے تجویز ہے کہ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی جملہ جماعتوں کا جائزہ لیں اور جمعہ کی نماز میں خواتین اور بچوں کو شامل کرنے کی تحریک کریں۔ نیز اس بات کا بھی جائزہ لیں اور اہتمام فرمائیں کہ ہر جماعت میں بیت الذکر یا جہاں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے وہاں خواتین کے لئے مناسب باپردہ جگہ کا بندوبست ہو۔ 3: **از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7/ اگست 1987ء میں بیوت الذکر کی صفائی کے سلسلہ میں جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ احباب جماعت اور نظامِ جماعت کو اس بنیادی امر کو اہمیت دینی چاہیے۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لیے نظارت کی تجویز ہے کہ صفائی، بیوت الذکر کے انتظام کو بہتر اور باقاعدہ بنانے کے لیے ہر جماعت کے امیر اور صدر اپنی مجلس عاملہ میں سے سیکرٹری اصلاح وارشاد کو اس کام کا نگران مقرر کریں جو بیوت الذکر اور نماز سنٹر کی صفائی کے ذمہ دار ہوں۔ 4: **از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1966ء میں وقف عارضی کی تحریک فرماتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ جماعت ہائے پاکستان ہر	☆حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب اور محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب نے انجام دیئے۔ ☆اس سال مجلسِ مشاورت میں بجٹ کے لیے سب کمیٹی کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب نے جو صدرِ مجلس کی معاونت فرما رہے تھے، یہ اعلان کیا کہ " صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے بجٹ سال 89-1988ء کے بارہ میں غور کرنے کے لئے حضور کے ارشاد پر ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس کے صدر محترم ناظر صاحب اعلیٰ تھے اس میں بھی بجٹوں پر غور ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق یہ تجویز کیا گیا ہے کہ وہی غور جو کیا جا چکا ہے وہی کافی ہے اور زیادہ وسیع پیمانے پر غور کرنے

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	کہ نہ میرا ذہن ان کی یاد سے غافل ہے نہ دل اُن کو دعا میں بھولتا ہے۔"	سال کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی مہیا کریں۔ مگر اُس وقت سے اب تک لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود جس میں احباب کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1966ء کی نسبت بہت زیادہ ہو چکی ہے سال 1987ء میں بھی 5 ہزار کے مقابل پر کل 4309 احباب نے اپنے آپ کو وقف عارضی کے لیے پیش کیا ہے۔ یہ صورت حال سنجیدہ غور و فکر کی متقاضی ہے۔ مجلسِ شوریٰ اس کے لئے مؤثر لائحہ عمل تجویز کرے۔ **5: از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں جو مشکلات درپیش ہیں ان کے پیشِ نظر مجلسِ شوریٰ ان پر غور کرے اور سیکرٹریانِ رشتہ ناطہ اور مرکز میں قائم شعبہ رشتہ ناطہ کی راہنمائی فرماوے۔ **6: از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی ارشاد ہے کہ "ہر جماعت کی مجلسِ عاملہ ہر مہینہ میں ایک اجلاس نمازوں کے متعلق منعقد کرے اور حسبِ ضرورت مؤثر اصلاحی اقدامات کیے جائیں۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نظارت کی تجویز ہے کہ امرائے اضلاع ہر ماہ ضلعی عاملہ کا ایک اجلاس اس غرض کے لیے منعقد کیا کریں۔ نیز اس امر کی بھی نگرانی فرماویں کہ ان کے ضلع کی تمام مجالس ہائے عاملہ بھی ہر ماہ ایک ایک اجلاس اس غرض کے لیے وقف کریں اور اس میں جائزہ لیتے رہیں کہ احبابِ جماعت اور خواتین اور بچے نماز باجماعت کی پابندی کر رہے ہیں۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1: از طرف لجنہ اماءِ اللہ مرکزیہ:** جس طرح قادیان میں مختلف صنعتیں قائم تھیں۔ اس طرح ربوہ میں بھی قائم ہونی چاہئیں تاکہ بے روزگاروں کو روزگار کے مواقع مل سکیں۔ **2: از لجنہ اماءِ اللہ گوجرانوالہ بذریعہ لجنہ اماءِ اللہ مرکزیہ:** جس طرح افریقہ میں احمدیہ ہسپتال کھولے گئے ہیں اُس طرح اگر پاکستان میں بھی کھولے جائیں تو بہت مفید ثابت ہوں گے۔ **نظارت زراعت: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ عارف والہ ضلع ساہیوال:** پاکستان کے اکثر احبابِ جماعت زراعت کے پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں بھاری اکثریت چھوٹے زمینداروں کی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل امور میں نظارتِ زراعت زمینداروں کی عملی امداد فرمائے۔ (الف) ہر کاشتکار کو ترقی یافتہ اور معیاری بیج مہیا ہو سکیں (ب) کِرم کُش ادویات معیاری حالت میں میسر ہوں (ج) ہر نفع بخش فصل کے جدید طریق کار اور علوم سے واقف کرایا جائے۔ **نظامتِ دارالقضاء: از طرف لجنہ اماءِ اللہ ربوہ بذریعہ لجنہ اماءِ اللہ مرکزیہ:** قضاء کے فیصلے بہت لمبے نہ کیے جائیں بلکہ جلد نپٹا دیئے جائیں۔ **وکالتِ دیوان تحریکِ جدید: 1: از طرف وکالتِ دیوان:** سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ اپریل 1987ء میں احبابِ جماعت کو اپنی اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور تحفہ پیش کرنے کے لیے وقفِ نو کی تحریک فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے دینِ حق نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور خدا کے غلام ہوں۔ ہر ملک سے ہر طبقہ سے واقفین زندگی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ توجہ دلائی ہے کہ میں آپ کو بتادوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ تہیہ کر لیں کہ جس کو جو اولاد بھی نصیب ہو وہ خدا کے حضور پیش کر دے گا۔ لیکن ماں باپ کو مل کر یہ فیصلہ کرنا چاہیئے اور جن کو وقف کرنا ہے ان کی بچپن سے ہی اعلیٰ تربیت کریں۔ حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں مجلسِ مشاورت ایسا لائحہ عمل تجویز کرے جس سے حضور کے ارشادات کی باحسن تعمیل ہو اور سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ واقفین زندگی میسر آئیں۔ **مجلس نصرت جہاں تحریک جدید انجمن احمدیہ: 1: از طرف مجلس نصرت جہاں:** سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گیمبیا میں خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جنوری 1988ء میں افریقہ کے ممالک کی خدمت کے لئے نصرت جہاں تنظیمِ نو کی عظیم الشان تحریک کا اعلان فرمایا اور جماعت کو حسبِ ذیل ارشاد فرمایا کہ "میں تمام دُنیا کی احمدی جماعتوں کو سرِدست پہلی ہدایت یہ کرتا ہوں کہ وہ کمرِ ہمّت کسیں اور افریقہ کی ہر میدان میں پہلے سے بڑھ کر محض للہ خدمت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے احمدی ڈاکٹرز، اساتذہ، انجینئرز، صنعت کاروں، زرعی ماہرین اور دوسرے پیشوں میں مہارت رکھنے والے احباب کو اپنی خدمات تھوڑے یا لمبے عرصہ کے لیے پیش کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجلسِ مشاورت غور کر کے عملی اقدامات تجویز کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب اپنی خدمات اس بابرکت تحریک میں پیش کریں۔ **بجٹ سال 89-1988ء ہر سہ انجمن**	کی اس شوریٰ میں اب ضرورت نہیں۔ جو تجاویز فنانس کمیٹی نے پیش کی ہیں اور جن پر اس جائزہ کمیٹی نے بھی غور کیا ہے وہ تجاویز حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے بھیج دی جائیں گی اور اگر حضور اس میں کوئی تبدیلی فرمائیں گے تو بجٹ میں اس کے مطابق ردوبدل کر دیا جائے گا۔ تو اس لحاظ سے درحقیقت اس کی ہماری مجلسِ شوریٰ میں زیرِ بحث لانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لیے بجٹوں میں غور کرنے کے لیے اس دفعہ الگ طور پر کوئی سب کمیٹی مقرر نہیں کی جائے گی۔ ☆ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (صدرِ مجلس) نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر اپنے مختصر خطاب میں قیامِ نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا "دیر تو بہت ہو چکی ہے۔ کہنے کو تو میں کئی باتیں کہنا چاہتا تھا لیکن اب کہہ نہیں سکتا کیونکہ دیر بہت ہو گئی ہے۔ بہر صورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام اور حضور کی تصنیف میں سے نماز کے متعلق چند باتیں آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ 1906ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "رات کے تین بجے کے قریب جب کہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا الہام ہوا 'اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں' اس وقت ہمارا شغل یہی ہوگا کہ نمازیں پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں۔" یہ الہام موجودہ زمانے کے اوپر بھی لگتا ہے اور پھر حضور فرماتے ہیں کہ "نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ اور استغفار میں مصروف رہو اور نوع انسانی کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں، ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو، پاکبازی اور راستبازی اُن کو سکھاؤ۔ ......اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں نمازوں کی نہ صرف اعلیٰ توفیق بخشے بلکہ ہماری نسلوں کو بھی نماز کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ جب آپ واپس تشریف لے جائیں تو جماعتوں میں حضور ایدہ اللہ کا محبت بھرا سلام کہیں اور مرکز کے حالات سے باخبر کریں۔ اور انہیں پوری طرح نمازوں کی ادائیگی میں لگا دیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام پورا ہوتا ہوا دیکھیں۔ اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔" **ردشدہ تجاویز** 1: نظامِ بیت المال، نظامِ وصیت اور دیگر مالی حسابات رکھنے کے لیے مرکزِ سلسلہ میں اور جہاں تک ممکن ہو دیگر بڑی جماعتوں میں کمپیوٹر سے فائدہ اٹھایا جائے۔ 2: تزئین کمیٹی کا کام منصوبہ بندی کے تحت کیا جائے اور اوّلیت نظافت کو دی جائے۔ 3: وصیّت کا معاملہ جلد از جلد صاف کیا جائے۔ اگر وصیت نامنظور یا منسوخ کرنی ہو تو اس کی اطلاع موصی کو جلد سے جلد دی جائے۔ نیز قواعدِ وصیت ہر موصی کو مہیا کیے جائیں۔ 4: تزکیہ اموال، دین کا اہم رکن ہے۔ اس کی ادائیگی کی طرف بار بار توجہ دلائی جائے۔
تواریخ: 31 مارچ تا 2 اپریل 1989ء **مقام:** ایوانِ محمود	☆ مجلسِ مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نمائندگانِ شوریٰ کے نام پیغام ارسال فرمایا جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضورؒ نے اس پیغام میں فرمایا "ایک پہلو سے یہ مجلسِ شوریٰ مرکز میں منعقد ہونے کے باوجود جماعت	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ اسلام آباد:** موجودہ دور کے بدلے ہوئے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے قواعد صدر انجمن احمدیہ پر نظر ثانی کی جانی چاہیے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو جملہ قواعد پر نظر ثانی کے بعد ترامیم تجویز کر سکے اور مابعد منظور شدہ قواعد جماعتوں کی راہنمائی کے لئے مہیا کیے جاسکیں۔	☆ جماعتِ احمدیہ کی دوسری صدی کی یہ پہلی مجلسِ مشاورت تھی۔ ☆ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔

تاریخ انعقاد، مقام و حاضری

585 نمائندگان شامل ہوئے

خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی نمائندہ مجلس شوریٰ کہلانے کا پورا حق نہیں رکھتی کیونکہ اس مشاورت میں خلیفۃ المسیح شریک ہونے سے محروم ہے ہر چند کہ ربوہ سرِدست مرکزِ احمدیت کہلاتا ہے لیکن اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ پہلا اور دائمی مرکز احمدیت قادیان ہی ہے اور قادیان ہی رہے گا۔ پھر وہ کیا بات ہے جس نے یہ فرق کر دکھایا کہ جب بھی جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی کی باتیں کی جاتی ہیں تو قادیان میں رونما ہونے والے واقعات کے حوالے سے نہیں بلکہ ربوہ میں رونما ہونے والے واقعات کے حوالے سے کی جاتی ہیں۔ وہ بات اس کے سوا کچھ نہیں کہ اگرچہ اینٹ پتھر کا بنا ہوا دائمی مرکز تو جیسے پہلے قادیان تھا اب بھی وہی ہے مگر جب سے خلیفۂ وقت نے قادیان سے ہجرت کی اس کے جانے کے ساتھ ہی عملاً اور بالفعل مرکز قادیان سے پہلے لاہور اور پھر ربوہ منتقل ہو گیا۔ پس وہ جلسے جو مرکز میں ہوں مگر خلیفۂ وقت ان میں شرکت سے محروم ہو اور وہ مجالسِ شوریٰ جو مرکز میں ہوں اور خلیفۂ وقت ان میں شرکت سے محروم ہو عقلاً اور روح کے اعتبار سے نہ مرکزی جلسے کہلا سکتے ہیں نہ مرکزی مجالسِ شوریٰ قرار دی جاسکتی ہیں۔ پس اگرچہ ایک پہلو سے احمدیت کی یہ پہلی مجلسِ شوریٰ ہے جو نئی صدی میں منعقد ہو رہی ہے مگر ایک دوسرے پہلو سے وہ مجلسِ شوریٰ وہیں منعقد ہو گی جہاں بھی خدا تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ نے خلیفۂ وقت کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ میں شرکت کررہا ہو۔ یہ بات میں ہرگز آپ کو اس لئے نہیں سمجھا رہا کہ کسی رنگ میں آپ کی دل آزاری ہو اور اس انتہائی اہمیت رکھنے والی مجلس کی کسی رنگ میں تخفیف ہو بلکہ اس لئے یہ بات سمجھا رہا ہوں کہ آپ کی نظر ہمیشہ معاملات کے مغز اور روح کی طرف رہے اور ظواہر میں الجھ کر نہ رہ جائے۔“

نیز فرمایا” آپ لوگوں نے یعنی جماعت پاکستان نے جس غیر معمولی صبر اور عزم اور بلند حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے یہ تاریخ احمدیت کے سنہری حروف میں لکھے جانے والے ان مٹ باب ہیں جو بعد کے آنے والے زمانوں میں آج سے بھی بہت زیادہ بڑھ کر روشن دکھائی دیں گے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی عظیم سعادتیں حاصل کی ہیں جنہوں نے آپ کے مخدوش مقدر کو ہمیشہ کے لئے روشن کر دیا ہے۔ تکلیف کا یہ دور مجھے یقین ہے کہ نہ صرف عارضی ثابت ہو گا بلکہ اپنے آخری دموں پر ہے لیکن آپ کی راحت و طمانیت کا دور اور خدا کی بارگاہ میں عظیم اجر پانے کا دور ایک لافانی دور ہے جس کا فیض آپ اس دنیا میں بھی پاتے رہیں گے اور اُس دنیا میں بھی پاتے رہیں گے۔ آپ کی نسل بھی اس کا فیض پائے گی اور آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس کا فیض پائیں گی۔ تمام روئے زمین پر منعقد ہونے والی مجالسِ شوریٰ میں جو عظیم امتیاز آپ کی مجلسِ شوریٰ کو حاصل ہے اس کے ساتھ دنیا کی کسی اَور مجلسِ شوریٰ کو کوئی نسبت نہیں۔“

تجاویز شوریٰ

نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: 1: سفارشات کمیٹی رشتہ ناطہ (شوریٰ 1988ء) 2: ازطرف جماعت احمدیہ چک نمبر 2L/55 محمود پور ضلع اوکاڑہ: تمباکو نوشی ایک بہت ہی مضر اور نقصان دہ عادت ہے۔ کوشش کی جائے کہ جماعت احمدیہ کے افراد جو اس میں ملوث ہیں اس کو بالکل چھوڑ دیں۔

نظارتِ اصلاح وارشاد تعلیم القرآن: 1: ازطرف لجنہ اماء اللہ ربوہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ: دیہات میں قرآنِ مجید کی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے ربوہ میں باہر سے جو لوگ آتے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس طرف کتنی بے توجہگی برتی جارہی ہے۔

نظارتِ امور عامہ: 2: ازطرف جماعت احمدیہ چک نمبر 2L/55 محمود پور ضلع اوکاڑہ: بڑے بڑے شہروں میں (Technical Institute) ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کیے جائیں جن سے جماعت احمدیہ خاص طور پر اور غیر از جماعت افراد بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

وقفِ جدید انجمن احمدیہ: 1: ازطرف لجنہ اماء اللہ جہلم بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ: آئندہ صدی کے پیش نظر شعبہ وقفِ جدید کی ترقی اور کام میں توسیع کے لئے دیہاتوں میں معلمین کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ضروری ہے۔

بجٹ سال 90-1989ء ہر سہ انجمن

بقیہ ردشدہ تجاویز

8: لڑکوں کی تربیت کی طرف مردوں کی بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ باہر کا تو علم نہیں مگر ربوہ میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ عورتیں اپنے لڑکوں کو گھروں سے نماز باجماعت کیلئے بھجواتی ہیں مگر وہ بجائے بیت الذکر میں جانے کے ادھر ادھر پھر کر آجاتے ہیں۔ اگر مردوں کی نگاہیں ان پر پڑیں تو وہ ان کو بیت الذکر میں کیوں نہیں لے کر جاتے۔ اس کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ 9: نظامِ وصیت عالمگیر نوعیت کا دائمی نظام ہے۔ نئی صدی اور پھر غلبہ کے آغاز میں ہی یہ نظام بھی پھیلتا چلا جائے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس مبارک تحریک میں حصہ لینے والوں کو جنت کی بشارت دی۔ اس سلسلہ میں آپؑ نے بہشتی مقبرہ قادیان کی بنیاد ڈالی۔ تقسیم ملک کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے بہشتی مقبرہ قادیان کی طرز پر قبرستانِ موصیان ربوہ کی بنیاد ڈالی۔ یورپ افریقہ امریکہ اور ایشیا کے رہنے والے احمدیوں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مبارک تحریک پر لبیک کہا ہے۔

ان ممالک میں رہنے والے بہت سے موصیان کے ورثاء راستہ کی طوالت۔ سفر کی مشکلات قانونی پیچیدگیوں اور دفتر وصیت سے دوری کے باعث موصیان کی نعشوں کو قادیان یا ربوہ لانے میں بے شمار مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ پھر یہ امر بھی مشکل ہے کہ تمام دنیا کے کثیر وفات یافتہ موصیان کو ربوہ یا قادیان میں دفن کیا جاسکے۔

اس لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ حضور پر نور کی خدمت میں سفارش کی جائے کہ یورپ، افریقہ، امریکہ اور ایشیا کے بعض ممالک میں قادیان اور ربوہ کی طرز پر قبرستان موصیان قائم کیے جائیں۔ وہاں کا مقامی نظام جس کا رابطہ مرکز سے ہو موصیان کے مالی معاملات اور تدفین وغیرہ کی نگرانی کرے۔ اس سے نظام وصیت کے عملی نفاذ اور اس کی عالمگیر مقبولیت میں مدد ملے گی۔ 10: احمدی نوجوانوں بالخصوص ذہین طلباء میں تعلیم کو فروغ دینے اور اعلیٰ معیار مہیا کرنے کے لئے یہ ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی جانب سے احمدیہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا جائے تا ضرورت مند اور بالخصوص Genius طلباء کی اعلیٰ تعلیم کا حسب ضرورت غیر ممالک میں مناسب انتظام کیا جاسکے اور دنیا کے ممالک میں احمدی طالبعلم اپنی ذہانت اور کارکردگی کا جوہر دکھا سکیں۔ اس مقصد کے لیے مبلغ 50 لاکھ روپے یا اس سے زائد کا ایک initial fund قائم کیا جائے۔ جس کے لئے کچھ رقم بطور تبرک صد سالہ جوبلی فنڈ سے ادا کی جائے اور مزید رقم پاکستان اور جملہ غیر ممالک میں موجود ہر احمدی پڑھنے والے بچہ سے ماہانہ معینہ فنڈ ادا کرنے کے لئے کہا جائے۔ جس کے لئے مختلف standard کے طلباء سے مختلف فنڈ (رقم) کا تعین کیا جائے اور ہر ماہ یہ رقم وصول کی جائے اور اس فنڈ سے ضرورت مند اور قابل طلباء کو غیر ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف دئے جائیں۔

اس مقصد کے حصول کے لئے مجلسِ مشاورت کی ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے جو جملہ تفصیلات پر غور کر کے جلد مکمل لائحہ عمل پیش کرے۔ 11: پچھلے چند سالوں کے تجربہ کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ دیہاتی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے زیادہ تر احمدی طلباء میٹرک کے بعد تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے کیونکہ یونیورسٹیز اور کالجز کے ہوسٹلز کا نظام انتہائی خراب ہو گیا ہے اور احمدی طلباء نہ تو ان ہوسٹلز میں رہ کر اپنا معیار اور تشخص قائم رکھ سکتے ہیں بلکہ ان کی جانوں کا بھی اندیشہ قائم رہتا ہے خصوصاً سندھ سے تعلق رکھنے والے طلباء کو مقامی اور غیر مقامی ہونے کے ناطے سے شدید تعصب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے بعض مواقع پر اپنی جان بچانے کے لئے بھی ان کو بہت تگ ودو کرنی پڑتی ہے۔

اہم امور

☆ مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب، محترم چودھری حمید نصراللہ خان صاحب اور محترم مجیب الرحمان ایڈووکیٹ نے انجام دیئے۔

☆ امسال مجلسِ مشاورت میں ایک سب کمیٹی کا تقرر صدر انجمن احمدیہ قاعدہ نمبر 44 قواعد مجلسِ مشاورت ”حضرت خلیفۃ المسیح کے نذرانہ کا معاملہ ہر پانچ سال کے بعد شوریٰ میں زیرِ غور لایا جانا ضروری ہو گا۔“ کی تعمیل میں حضورؒ کی اجازت سے اس امر پر غور کرنے کے لیے ہوا۔

☆ امسال صدر انجمن، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے بجٹوں پر تفصیلی غور کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خود ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس نے حضورؒ کے ارشاد کے مطابق جملہ انجمنوں کے بجٹوں پر غور کیا اور اپنی سفارشات براہِ راست حضورؒ کی خدمت میں پیش کیں۔ اس کمیٹی کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب اور سیکرٹری اول و دوم علی الترتیب محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر بیت المال آمد و محترم چودھری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی تھے۔

ردشدہ تجاویز

1: واقفین زندگی جماعت کی جس طرح تربیتی اور تبلیغی امور میں مدد کرتے ہیں وہ قابلِ تحسین ہے خصوصاً تجربہ یافتہ واقفین جماعتی امور کی انجام دہی میں بڑے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ لہٰذا تجویز ہے کہ واقفین کی ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال میں ترمیم کی جائے اور 65 سال کر دی جائے تاکہ جماعتیں ان سے استفادہ کر سکیں۔ 2: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا منصب خلافت ایک پیشگوئی اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَّکَ کے تحت ہوا۔ یومِ مسیح موعودؑ و یومِ مصلح موعودؓ کی طرح خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا یادگار دن منانا بھی موجودہ نسل کے لئے تقویت ایمان اور تاریخ احمدیت سے روشناسی کا باعث ہو گا۔ 3: ربوہ میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ جماعت دینیات کلاسز کا اجراء کرے۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ دنیوی تعلیم اعلیٰ پیمانے تک حاصل کرنے کے باوجود لڑکیوں کو دینی تعلیم سے بالکل مس نہیں۔ 4: سنا گیا ہے کہ شادیوں کے موقع پر بڑی فراخ دلی سے لوکل بارات اور دوسرے لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور اس میں عہدیداران بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ 5: موجودہ دور میں داعی الی اللہ کے لیے کن حالات کا ہونا اور پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ 6: مقامی جماعتوں میں خدمتِ سلسلہ کے لیے آنے والے کارکنان اور مہمانوں کی سہولت کے لئے ”بیوت الحمد“ اور مراکز سے ملحق یا مناسب فاصلے پر مہمان خانوں کی تعمیر مفید ہے۔ ضلع کی مرکزی جماعتوں میں یہ ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقامی سطح خصوصاً ضلع کی مرکزی جماعتوں میں ایسے مہمان خانے بنائے جائیں۔ اگر جماعتیں مقامی ذرائع سے ایسی تعمیر کی استعداد نہ رکھتی ہوں تو مرکز اس سلسلہ میں ان کی مناسب مالی اعانت فرمائے۔ 7: رشتہ ناطہ کا دفتر اپنے کام کی طرف اتنی توجہ نہیں کر رہا جیسی کہ کرنی چاہیے۔ لڑکے اور لڑکی والے دونوں ہی رشتوں کی تلاش میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اگر ہر قابل شادی لڑکے اور لڑکی کے نام مع کوائف رجسٹروں میں درج ہوں تو پھر صحیح رشتوں کی نشان دہی کی جاسکتی ہے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
		لہٰذا تجویز ہے کہ بڑے شہروں میں احمدیہ ہاسٹلز بنائے جائیں۔ جس طرح پہلے لاہور میں احمدیہ ہوسٹل ہوتا تھا ان ہاسٹلز کے ذریعہ طلباء کی مکمل نگرانی رکھ کر ان کا دینی اور اخلاقی معیار بڑھایا جاسکتا ہے۔ نیز ان طلباء کی جان کی حفاظت بھی کی جاسکتی ہے۔ ابتداء میں ڈویژنل سطح پر اور بعدازاں ضلعی سطح پر ہاسٹلز قائم کیے جاسکتے ہیں۔ 12: فی زمانہ پبلک ریلیشن (Public Relations) کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا جو حقیقتاً ایک technical کام ہے۔ اکثر و بیشتر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جماعت کے پبلک ریلیشنز کے شعبہ کا قیام صحیح خطوط پر عمل میں لایا جانا ضروری ہے تاکہ رابطہ وغیرہ کے کام صحیح طور پر انجام دئے جاسکیں۔ لہٰذا تجویز ہے کہ اس شعبہ سے متعلق ایک cell قائم ہو جو بدلتے ہوئے ملکی حالات کے مطابق کام کرنے والوں کی مناسب رنگ میں راہنمائی کر سکے۔ 13: تحریکِ جدید میں ان احباب کو بھی شامل کیا جائے جو 1935ء (اس تحریک کے اجراء) سے قبل وفات پا چکے ہیں۔ اگر یہ احباب زندہ ہوتے تو یقیناً صف اوّل میں شامل ہونے والے ہوتے۔ ان کا حق ہے کہ ان کے ورثاء انہیں اس مبارک تحریک میں شامل کریں۔ 14: ربوہ میں خواتین کے لیے ایک پارک ہونا چاہیے جس میں بچوں کے لئے بھی کچھ تفریح کا سامان ہو۔ 15: نوجوان طبقہ کی بڑھتی ہوئی بیروزگاری کے پیشِ نظر صنعتوں کے قیام کے لئے مؤثر کارروائی کی ضرورت ہے۔ 16: ربوہ میں کمرشل اور انڈسٹریل اسکول کھولا جائے جس میں ٹائپنگ، شارٹ ہینڈ اور بک کیپنگ Book Keeping کا کام سکھایا جائے۔ اس کے ساتھ ہوسٹل کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔	دوسرے رشتوں کے بارے میں لوگوں کی ذہنیت بھی قرآن مجید احادیث، حضرت مسیح دوراں کے ارشادات اور خلفائے سلسلہ کے خطبات وغیرہ کی روشنی میں لانی چاہیے۔

☆مذکورہ بالا سال چونکہ صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن تشکر کا سال تھا چنانچہ آخری اجلاس میں محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس کے بعد کثرت سے نمائندگان نے پیغامِ تہنیت، تجدیدِ عہدِ وفا اور خلافت سے وابستگی کا سٹیج پر آکر اظہار کیا۔ قرارداد پر رائے شماری سے قبل ایک مرتبہ پھر یہ قرارداد محترم مجیب الرحمان صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اس تاریخی قرارداد کی تیاری میں محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے حصہ لیا۔ اس قرارداد کا متن ذیل میں درج ہے اور اس کا ایک ایک لفظ آج بھی ہر احمدی کی صدائے قلب و جاں ہے اور بالخصوص یہ قرارداد آج بھی پاکستان کے احمدیوں کے جذبات کی عکاس ہے۔ جن کے دل اب بھی خلافت احمدیہ کی جدائی میں اسی طرح مغموم و دلفگار ہیں اور جن کی نگاہیں ہر گھڑی اپنے محبوب آقا کی راہ تک رہی ہیں۔ وہ آقا جو ربوہ کی اس بستی کا والی و سرتاج ہے۔

قرارداد بر موقع مجلس مشاورت 1989ء

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی مجلس مشاورت منعقدہ 31 مارچ یکم و 2/ اپریل 1989ء میں شامل ہم خدام اس عہد آفریں موقع پر جماعت کی نمائندگی میں اپنے ربِ کریم کے بے پایاں احسانات پر حمد و شکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اید کم اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے محبت اور عقیدت کے جذبات کے ساتھ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے جماعت احمدیہ نے گزشتہ ایک سو سال میں ثبات قدم ایثار اور قربانی کے جو مینار قدم قدم پر روشن کیے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے ہم بصمیم قلب یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے بزرگوں کی قربانی کی ان مثالوں کو اپنی آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے کی جدوجہد کرتے رہیں گے اور شمع خلافت کے گرد پروانہ وار اپنی جانیں نثار کرنے کے لئے ہمیشہ اور ہر آن تیار رہیں گے۔ جماعت احمدیہ کو اپنی سو سالہ زندگی میں خلافت کی برکات سے جو استحکام اور تمکنت حاصل ہوئی ہے اُس کے شکرانے کے طور پر ہم تجدیدِ پیمانِ وفا کرتے ہوئے اپنی وفاؤں کے نذرانے حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ زمانے کے فاصلے ہماری منزلوں کو دھندلا نہ سکیں اور ہمارا خدا ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں سے ہمیں پاک کر دے اور ہم ایمان اور تقویٰ کی ان بلندیوں کو حاصل کرنے والے ہوں جو ایک صدی پہلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت اولین کرنے والے بزرگوں کو نصیب ہوئی۔

اے ہمارے آقا! اے ہمارے حبیب تیرے دلفگار مہجوروں کی آرزو تو یہ ہے کہ صدی کے موڑ پر اپنی اطاعت محبت اور جانثاری کا یہ تحفہ تیری موجودگی میں تیرے حضور نذر کریں۔ ہمارا قادر و توانا خدا اپنے عاجز بندوں کی اس دلی تمنا کو جلد پورا کرنے کے سامان فرمائے، جدائی کی یہ گھڑیاں کٹ جائیں، یہ دوریاں ختم ہوں یہ فاصلے سمٹ جائیں، ہمارے دلوں کی مرادیں ہمیں حاصل ہوں اور ہم جو روحانی طور پر ہمیشہ تجھے دلوں کے قریب پاتے ہیں تیرے جسمانی قرب سے بھی شادکام ہوں ہماری آنکھیں تیرے دیدار سے ٹھنڈی ہوں اور ہمارے کان تیرے کلمات سے براہ راست فیضیاب ہوں۔ اے ہمارے رحیم و کریم خدا! ہم تیرے عاجز بندے تیرے برگزیدہ مسیح کے الفاظ میں تجھ سے یہ التجا کرتے ہیں۔

اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا
ہر رنج سے بچانا دکھ درد سے چھڑانا
خود میرے کام کرنا یارب نہ آزمانا!

اے ہمارے رب تو ایسا ہی کر۔ اے ہمارے رب تو ایسا ہی کر۔ اے ہمارے رب تو ایسا ہی کر۔"

نمائندگان شوریٰ جب خلافت سے وفا کا اظہار اور قرارداد کو پاس کر چکے تو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پیغام کو اپنے دستخطوں سے بھجوا دوں؟ نمائندگان مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر مجلس شوریٰ کے دستخطوں کے ساتھ حضورؒ کی خدمتِ اقدس میں بھجوانے کے بارہ میں بھی صاد کیا۔

اس موقع پر صدر مجلس شوریٰ محترم صاحبزادہ صاحب نے خلیفۃ المسیح کی جماعت سے محبت و عشق کے تعلق میں بعض خطوط پڑھ کر سنائے جو آپ کے نام حضورؒ نے تحریر فرمائے ہوئے تھے۔ ذیل میں ان خطوط میں سے محض ایک نمونتاً درج ہے۔

"پیارے برادرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج صد سالہ جوبلی کے لوگو والا پیڈ (لوگو کہتے ہیں نشان کو) چھپ کر آیا ہے میں نے سوچا پہلا خط تو صدر انجمن احمدیہ کا حق ہے کہ انہیں لکھا جائے۔ نئی صدی چند قدم کے فاصلہ پر ہے میری طرف سے آپ کو، تمام ممبران صدر انجمن احمدیہ کو، جملہ کارکنانِ سلسلہ کو، تمام اہالیان ربوہ کو اور تمام افرادِ جماعتِ احمدیہ پاکستان کو نہایت محبت بھرا اسلام اور نئی صدی مبارک ہو۔

پیغام تو الفضل کے ذریعہ بھجوا ہی چکا ہوں مگر یہ پیغام اتنا پیارا ہے جی چاہتا ہے کہ بار بار دوں جیسے کسی پیارے کو خدا حافظ کہتے کہتے جی نہیں بھرتا اور انسان بار بار کہے جارہا ہوتا ہے اسی طرح تمام دنیا کے احمدیوں کو محبت بھرا اسلام اور نئی صدی کی مبارکباد دیتے ہوئے میری پیاس ہی نہیں بجھی۔ جیسے ایک خط پر ریکارڈ کی سوئی اٹک جاتی ہے میرے دل کی سوئی بھی اس فقرے پر اٹک گئی ہے لاکھوں کروڑوں بار محبت بھرا اسلام اور نئی صدی کی مبارکباد ہو۔

صدر انجمن احمدیہ کے تعلق کے جوش میں افسران اور ممبران اور کارکنان تحریک جدید و وقف جدید، مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو نہ بھول جاؤں وہ بھی تو میرے ہیں اور میں ان کا ہی تو ہوں۔"

حضورؒ نے مذکورہ بالا قرارداد کے جواب میں جو مکتوب گرامی تحریر فرمایا وہ 2005ء کی مجلس مشاورت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (جو اس وقت صدر مجلس مشاورت تھے) نے پڑھ کر سنایا۔ حضورؒ کا تحریر فرمودہ جوابی مکتوب ذیل میں درج ہے۔

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطاباتِ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td colspan="4">
"بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

5اپریل1989ء

پیارے مکرم ناظرِ اعلیٰ صاحب   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کی طرف سے مجھے وہ پیغام تہنیت اور تجدید عہد ملا جو نمائندگان نے شوریٰ کے آخری اجلاس میں منظور کر کے مجھے بھجوانے کے لئے آپ کے سپرد کیا تھا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
پیغام پڑھنے سے پہلے ہی آپ کا تمہیدی خط پڑھتے ہوئے میرے جذبات قابو میں نہ رہے اور گھبراہٹ میں کہ کہیں پرائیویٹ سیکرٹری مجھے اس حالت میں دیکھ نہ لیں افراتفری میں اسے تہہ کر کے ایک طرف رکھ دیا پھر اسے اوپر اپنے حجرے میں لے گیا اور اطمینان سے اُسی کیفیت میں اسے پڑھا جس کیفیت میں لکھا یا لکھوایا گیا تھا۔ اس سے زیادہ میں اب اور کیا لکھوں باقی باتیں میرے دل کی میرے رب سے ہوئیں۔
اللہ آپ سب کے ساتھ ہو ہمیشہ اپنی حفاظت اور رحمت کی آغوش میں رکھے۔ باغوں میں شمشاد کی طرح پھولیں، پھلیں اور بڑھیں اور پھیلیں اور شجرہائے سایہ دار بنیں۔ آپ کو دیکھ کر میری آنکھیں ہمیشہ تروتازہ اور ٹھنڈی رہیں۔ اور میری طرف سے آپ کو ہمیشہ آنکھوں کی تراوت نصیب ہو۔ آپ کی سب چھینی ہوئی آزادیاں آپ کو از سرِ نو نصیب ہوں اور آپ کے غصب شدہ حقوق آپ کو جلد تر واپس ملیں، اپنی سب مرادوں کو پائیں اور دشمن کی نامرادیاں دیکھیں۔ غلبہ میں عفو اور طاقت میں عاجزی کا خُلقِ کریمانہ عطا ہو۔ قدم قدم اور لحظہ لحظہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی نگاہیں آپ پر پڑیں۔ آپ کے سب غم خوشیوں میں بدل جائیں۔ ہر رنج راحت میں تبدیل ہو۔ سب فکریں طمانیتِ قلب میں ڈھل جائیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ رہے۔ اللہ آپ کا ہو جائے۔ خدا حافظ

والسلام

خاکسار۔ مرزا طاہر احمد"
یقیناً یقیناً اور یقیناً خلافت اور جماعت کے اس دوطرفہ عشق میں ہر روز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور یہ وہ محبت ہے جس کا اظہار کسی خوش بیاں اور فصیح اللساں مقرر کی زبان اور ماہر و مشاق انشاء پرداز کی قلم بھی نہیں کر سکتی۔
</td></tr>
<tr>
<td>
تواریخ:
23 تا25مارچ
1990ء
مقام:
ایوانِ محمود
567نمائندگان
شامل ہوئے
</td>
<td>
☆امسال مجلسِ مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جو پیغام بھجوایا وہ محترم صدر صاحب مجلسِ مشاورت نے شوریٰ کے اختتام پر نمائندگان کو پڑھ کر سنایا۔ حضورؒ نے اس پیغام میں فرمایا۔
"جیسا کہ میں نے بارہا پہلے بھی بیان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ جیسی چیز دنیا کی کسی اور تنظیم میں دکھائی نہیں دیتی۔ بڑے بڑے ممالک کے پارلیمنٹ بھی اپنے غور و فکر کی طرز میں جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ جس نظم وضبط کے ساتھ جس باہم دگر اعتماد اور وقار کے ساتھ، جس ادب اور لحاظ کے ساتھ محض للہ بے لوث مشورے جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کے ایوان میں کیے جاتے ہیں یہ ایک ایسا جماعت احمدیہ کا امتیاز ہے جو اور کسی جماعت کو نصیب نہیں۔
غالباً گزشتہ سے پیوستہ سال کے متعلق مجھے یہ شکایت ملی کہ میری عدم موجودگی میں مجلسِ شوریٰ کے ممبران اپنی آرا میں اس طرح ایک دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے اور ایک دوسرے کی رائے کو وقعت اور احترام کی نظر سے نہیں دیکھتے جس طرح مومنین کی جماعت میں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ناظر صاحبان بھی اپنے اختلافات کو اس طرز اور اس زبان میں اچھالتے ہیں جس سے گویا ایک دوسرے کی تخفیف پیش نظر ہو مجھے اس اطلاع سے بہت تکلیف ہوئی اور میں نے ہدایت کی کہ اس مجلس کی کاروائی کا ریکارڈ مجھے مہیا کیا جائے اور بڑے غور سے میں نے تمام کارروائی کو سنا لیکن اس اطلاع کو کلیۃً بے بنیاد نہیں تو انتہائی مبالغہ آمیز پایا۔ خلفاء کی موجودگی میں بھی بعض اوقات غیر ارادی طور پر بحثوں کے درمیان معمولی سی تلخی پیدا ہو جایا کرتی ہے اور معمولی سی توجہ دلانے پر بھی فوری طور پر مقررین اپنی طرز میں اصلاح کر لیتے ہیں اور ندامت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس عام معمولی بشری کمزوری کے سوا میں نے کوئی بات بھی ایسی نہیں دیکھی جو میرے لئے تکلیف یا تشویش کا موجب بنتی بلکہ جس وقار اور تقویٰ کے ساتھ محض للہ رائے دینے والوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا اس
</td>
<td>
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ
حضورؒ نے ہدایت فرمائی کہ مندرجہ ذیل امور مجلس مشاورت 1990ء میں غور کے لیے پیش کیے جائیں اور معین متوازن مشورہ دیا جائے۔ حسب ذیل باتوں کے درمیان توازن ضروری ہے:
1: خوشی کے موقع پر ضرورت سے زیادہ پابندیاں وقتی حالات اور تقاضوں کے مطابق تو ٹھیک کہلا سکتی ہیں لیکن مستقلاً انہیں گویا شریعت کا حصہ بنا لینا جائز نہیں۔ 2: جن حالات میں پابندیاں لگائی گئیں تھیں ان میں جو تبدیلی ہوئی ہے ان کے تقاضے کیا ہیں۔ 3: موجودہ دور میں غیروں کے ساتھ تعلقات کا مفاد۔ 4: عملاً اس وقت کیا ہو رہا ہے اور (رخصتانہ کے موقع پر مقامی احباب کے) کھانے اور نہ کھانے والے احمدیوں کے درمیان تفریق ایک اَور بدی تو نہیں پیدا کر رہی۔ یعنی حیلوں سے نظام کے اطلاق سے آزادی حاصل کرنا۔ 5: بڑے شہروں میں جہاں دور دور سے افراد آتے ہیں ان کے لیے بہت پہلے کھانا کھا کر آنا یا بہت دیر میں جا کر کھانا کھانا تکلیف کا موجب تو نہیں اور شادی میں شمولیت کہیں سزا تو نہیں بن جاتی۔ 6: غرباء کے لئے رسماً تکلیف اٹھانے اور بوجھ بڑھانے کا کوئی اور سدباب اور ازالہ۔ 7: جو بھی اقدامات تجویز ہوں ان کی حیثیت پُر زور مشورہ کی ہو گی یا ایسے فیصلہ جات کی جن کی پابندی نہ کرنا موجب تعزیر ہو گا۔ دوسری صورت میں تعزیر کیا ہو گی اور موجودہ حالات میں ایسے امور میں تعزیرات کو رواج دینا کہاں تک مناسب ہو گا۔ 8: بڑے اور چھوٹے قصبوں اور دیہات کو حسب حالات الگ الگ مشورے دینے کے حسن و قبح پر غور۔ 9: نظام جماعت کو بین الاقوامی سطح پر یکساں کرنے کی جو مہم چلائی جا رہی ہے اس پر ان فیصلہ جات کا کیا اثر پڑے گا اور کیا ساری دنیا میں ان کا یکساں اطلاق ممکن ہو گا۔ 10: بالعموم اخراجات کو کم کرنے سے متعلق مشورے۔ 11: اگر ایک طرف معاشرتی تقاضے کے مطابق ایسی بات کی دوبارہ اجازت دینے کا رجحان ہو جسے بدرسم قرار نہیں دیا جا سکتا تو دوسری طرف بیاہ شادی کے موقع پر رفتہ رفتہ بدرسوم کو اختیار کرنے کے رجحان کے قلع قمع کے بارہ میں اقدامات اور نئے ولولہ کے ساتھ ان رسوم کے خلاف مہم جاری کرنے پر غور
نظارتِ علیاء: 1: ازطرف جماعت احمدیہ خوشاب شہر: قواعد صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر 293 میں جز "ب" کا اس طرح اضافہ کیا جائے: "ب" کوئی شخص جو پنج وقتہ نمازوں کا پابند نہ ہو اسے کسی عہدہ پر مقرر نہیں کیا جائے گا"۔
اس تجویز کے متعلق نظارتِ علیاء اور صدر انجمن احمدیہ کی رائے ہے کہ قاعدہ نمبر 296 کی موجودگی میں قاعدہ نمبر 293 میں مزید کسی اضافہ کی ضرورت نہیں۔ (اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قاعدہ نمبر 296 شوریٰ میں پیش کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔)
قاعدہ نمبر 296 کے الفاظ درج ذیل ہیں: "ہر عہدہ کی اہمیت اور فرائض کے مناسب حال اس کے لیے عہدہ دار کا انتخاب ہونا چاہیئے اور دوستوں کو رائے دیتے ہوئے اہلیت کے سوال کو ہر صورت میں مقدم رکھنا چاہیے۔ محض نام کے طور پر عدیم الفرصت یا سست یا غیر مخلص یا نااہل یا کسی رنگ میں برا نمونہ رکھنے والے اشخاص کو منتخب نہیں کرنا چاہیے۔" **2: ازطرف جماعت احمدیہ خوشاب شہر:** قاعدہ نمبر 295 میں جز "و" کے بعد جز "ز" کا اس طرح اضافہ کیا جائے:۔ "ایسے افراد جو بالکل تارک الصلوٰۃ ہوں"۔
قاعدہ نمبر 295 کے الفاظ یہ ہیں:۔
</td>
<td>
☆حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔
☆امسال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے مجلسِ مشاورت میں مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے نمائندگی فرمائی۔ آپ اس سال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نائب صدر تھے۔
☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب اور محترم چودھری احمد مختار صاحب نے انجام دیئے۔
☆امسال صدر انجمن، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے بجٹوں پر تفصیلی غور کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ "یہ بجٹ شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ تینوں انجمنیں مشورہ سے ایک کمیٹی قائم کر دیں یہ سب کمیٹی شوریٰ بجٹ پر غور کر کے مجھے رپورٹ کرے۔ اگر مزید مشورہ کی ضرورت ہوئی تو میں خود اس غرض کے لیے مناسب افراد کو بلا کر مشورہ کر لوں گا۔ چنانچہ حضورؒ کے ارشاد پر اس سال سے آئندہ کے لیے بھی یہ طریق رائج کیا گیا۔
☆مجلسِ مشاورت کے تیسرے روز دوپہر، اختتام سے قبل صدر مجلسِ شوریٰ نے سال 1989ء میں مجلس انصاراللہ پاکستان اور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی مجالس کو حسنِ کارکردگی کے لحاظ سے علمِ انعامی اور اسنادِ خوشنودی تقسیم فرمائیں اور مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے جوبلی مرکزی امتحان کے علاوہ مقالہ نویسی کے مقابلے میں اول دوم اور سوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے۔ نیز آئندہ سے بھی مذکورہ انعامات مجلسِ مشاورت پر ہی دیئے جانے لگے۔ اس سے قبل یہ انعامات ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے موقع پر دیئے جاتے تھے تاہم پاکستان میں اجتماعات پر پابندی کے باعث باقاعدہ مجلسِ شوریٰ میں دیئے جانے کا آغاز ہوا۔ اس سے قبل ایک مرتبہ خلافتِ ثالثہ میں 1972ء کی شوریٰ کے موقع پر ذیلی تنظیموں (مجالس انصاراللہ و خدام الاحمدیہ) کو یہ انعامات دیئے گئے تھے۔
ردشدہ تجاویز
1: قواعد صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ میں ترمیم کر کے اس کی شق ب کو حذف کر دیا جائے اور اس طرح جماعتی انتخابات میں مستورات کو خواتین چندہ دہندگان کی نسبت سے نمائندگی دی
</td>
</tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	کو سن کر میرا دل خدا کے حضور حمد وشکر کے ساتھ جھک گیا۔اور بار بار ممبران مجلس شوریٰ کے لئے دل سے دعائیں اٹھتی رہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے صداقت کے نشانات میں سے ایک عظیم نشان ہماری مجلس بھی ہے۔میں امید رکھتا ہوں اور میری دعا یہ ہے کہ ہزاروں سال تک جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ ان نہایت اعلیٰ اخلاق اور اقدار کو قائم رکھے گی۔اور بدل و جان ان کی حفاظت فرمائے گی جو ایسی مجلس کو اس جیسی ہر دوسری مجلس سے کلیۃً ممتاز کرتی ہے۔“ نیز فرمایا”آپ سال گزشتہ کی طرح بے شک اپنی آخری دعاؤں میں خدا کے حضور خوب روئیں اور چلائیں اور دردناک دعاؤں سے شوریٰ کے اس ایوان میں کہرام مچا دیں۔لیکن یہ دعائیں شکووں کا رنگ نہ رکھتی ہوں بلکہ جذبات تشکر سے مغلوب ہو کر خدا کے حضور گریہ و زاری کریں۔اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی طرف سے ہمیشہ خوشیوں کی خبریں پہنچیں۔“ ☆مجلس مشاورت کی پہلے دن کی کارروائی کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بھجوائی گئی۔جس پر حضورؒ کی طرف سے جو ارشاد موصول ہوا وہ مکرم سیکرٹری صاحب مجلسِ مشاورت نے تیسرے روز کے اجلاس کے آغاز میں شوریٰ میں پڑھ کر سنایا۔حضورؒ نے اس رپورٹ پر فرمایا تھا”جزاکم اللہ تعالیٰ۔اللہ آپ کا حامی وناصر ہو اور ذہنی و قلبی صلاحیتوں کو جلا بخشے، تقویٰ کی روشنی میں تجاویز پر غور کرنے اور مشورے دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔“	”مندرجہ ذیل اشخاص کو انتخاب کے اجلاس میں حصہ لینے کا حق نہیں ہو گا۔**(الف)** ایسا شخص جس کے ذمہ حسبِ تشریح قاعدہ نمبر 293بقایا بغیر منظوری مرکز چلا آتا ہو۔اور وہ اسے ادا نہ کر رہا ہو(ب)مستورات(ج)اٹھارہ سال سے کم عمر بچے(د)جو افراد سلسلہ کی طرف سے زیر تعزیر ہوں(ہ) ایسے افراد جو اپنا مرکزی چندہ مقامی نظام جماعت کو توڑ کر علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوانے پر مُصِر ہوں۔(و)ایسے بالغ طالبعلم جن کے اخراجات کا انحصار اپنے والدین یا سرپرستوں پر ہو“۔3:**از طرف جماعت احمدیہ خوشاب شہر:** مقامی جماعتوں میں خصوصاً دیہاتی جماعتوں کے عہدیداران اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی کے طریق کار سے عدم واقفیت کی بناء پر مرکزی ہدایات کی کماحقہ تعمیل نہیں کر سکتے۔اس کمی کو دور کرنے کے لیے تجویز ہے کہ مقامی عہدیداران کا ایک مناسب ریفریشر کورس مقرر کیا جائے۔ **نظارتِ علیاء: 1: از طرف جماعت احمدیہ اوکاڑہ شہر:** ٹیلیویژن اور وی سی آر مفید ایجادات ہیں لیکن افسوس کہ معاشرتی بے راہ روی کے باعث ان کا منفی استعمال ہو رہا ہے۔نوجوان اور بچے اس کا شکار ہیں۔نتیجۃً بہت سی اخلاقی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں گلیوں اور محلوں میں کرایہ پر سہولت سے ملنے والی مخرّب الاخلاق اور لغو وڈیو فلمیں اس کا بڑا سبب ہیں۔احمدی معاشرہ کو اس غلط رجحان سے محفوظ رکھنے کے لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ جماعتی نظام کے تحت بچوں اور بڑوں کے لیے دلچسپ روحانی تعلیمی و تربیتی وڈیو کیسٹ بکثرت تیار کروانے اور اس کی موثر تقسیم کے لئے لائحہ عمل بنایا جائے۔ **بجٹ سال 91-1990ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 7:حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں کہ مجھے پروفیسر عبد السلام جیسے سینکڑوں سائنس دان چاہییں، مرکزِ سلسلہ ذہین نوجوانوں کو سائنسی علوم کے حصول کی ترغیب دلائے اور دنیا کے معروف سائنسی اداروں میں بھجوانے کے لیے ان کی انتظامی ومالی سرپرستی فرمائے۔8:پاکستان کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلباء کی رہائشی مشکلات متعصبانہ اور متشدّدانہ ماحول کے پیش نظر بڑی بڑی شہری جماعتیں مثلاً لاہور، ملتان، فیصل آباد، راولپنڈی، پشاور اور کراچی اپنے ہاں احمدیہ ہوسٹلز کے قیام کا انتظام کریں۔اس مقصد کے لیے زمین کی قیمت اور تعمیراتی اخراجات کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کرے۔9:احبابِ جماعت خصوصاً نوجوانوں میں مفید ایجادات کی رغبت پیدا کرنے کے لئے نمایاں انعامات کا اعلان کیا جائے۔نیز ایسے احباب جو ایجادات کے سلسلہ میں مالی مشکلات سے دوچار ہوں۔جائزہ کے بعد ان کی مناسب حال مالی اعانت کے ذریعہ ان کی سرپرستی کی جائے۔10:قواعد وصیت میں اس طور پر ترمیم کر دی جائے کہ حصہ جائیداد کی مالیت کا تعین ہو جانے کے بعد عرصہ دو سال میں حصہ جائیداد کی یکمشت یا بالاقساط ادائیگی کی سہولت میسر ہو سکے۔11:موصی احباب جو اپنی زندگی میں تمام چندہ جات اور حصہ جائیداد کی ادائیگی نہیں کرتے۔ان کی وفات پر تدفین کے لیے جب ورثاء مرکز میں آکر دفتر بہشتی مقبرہ سے رابطہ کرتے ہیں تو ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے حساب فہمی میں دیر لگ جاتی ہے۔جس کا غیر از جماعت رشتہ داروں پر جو تدفین کے لیے ہمراہ آئے ہوتے ہیں، پر برا اثر پڑتا ہے۔اس کے لیے تجویز ہے کہ تمام جماعتوں کو ہدایت ہونی چاہیے کہ جب تک موصی کے تمام چندہ جات کی ادائیگی نہ ہو۔اس وقت تک میت تدفین کے لیے مرکز میں نہ لائیں۔بلکہ اس وقت تک مقامی قبرستان میں امانتاً دفن کرنا چاہیے۔جب تک کہ پوری ادائیگی نہ ہو جائے۔12:کارکنانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بچوں کے لئے یک صد روپیہ ماہوار الاؤنس مقرر کیا جائے تا کہ ان کی تعلیم وتربیت میں آسانی پیدا ہو۔13:دارالذکر فنڈ امیر ضلع کی سطح پر اکٹھا کرنے کا اختیار دیا جائے اور اس وقت مرکز میں جو دارالذکر فنڈ جمع ہے وہ ضلع کی جماعتوں کی بنیاد پر تقسیم کر دیا جائے۔اس سے ہر ضلع میں ان شاء اللہ ایک رو چل پڑے گی اور اضلاع میں دارالذکر بنانے میں پیش رفت ہو گی۔14:(الف)واقفینِ نو بچیوں کے لیے جامعہ احمدیہ برائے خواتین قائم کیا جائے۔(ب)بچیوں کے لیے مدرسۃ الحفظ قائم کیا جائے۔	جائے۔2:اکثر دیکھا گیا ہے کہ مرکز کے مختلف دفاتر سے جماعتوں کے مختلف عہدیداران کو علیحدہ علیحدہ خطوط آتے ہیں۔جس سے ڈاک کا بہت زیادہ خرچ ہو جاتا ہے۔اس سلسلہ میں اگر مرکز کے تمام دفاتر کا ایک ڈسپیچ دفتر بنایا جائے جو کہ ہر جماعت کی ڈاک کا ایک ہی پیکٹ بنا کر بھجوا دیا کرے تو اس طرح ڈاک کے خرچ میں بہت زیادہ بچت ہو جائے گی۔اس طرح جماعتوں کے مختلف شعبے تمام ڈاک ڈسپیچ دفتر کو ایک ہی پیکٹ کی شکل میں بھجوائیں۔3:نظام سلسلہ کے کاموں میں سہولت کی خاطر اور کام کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے تجویز ہے کہ ہر سال مرکز کی راہنمائی امیر صاحب ضلع کی نگرانی میں ضلعی سطح پر یا اگر ممکن ہو تو مقامی سطح پر بھی ایسے ریفریشر کورس کا اہتمام کیا جائے جس میں ضلعی اور مقامی عہدیداران شریک ہوں۔اس ریفریشر کورس میں خدمت دین کی اہمیت، عزم واستقلال، رابطہ، خوش اخلاقی اور کام کے تکنیکی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔4:اگرچہ ہر جماعت کو اپنے لیے بیت الحمد، مربی ہاؤس اور دیگر ضروری جماعتی اجتماعات کے لیے مناسب جگہ خریدنے کی ضرورت ہے۔لیکن اگر ہر جماعت کے لیے ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم ضلعی مقامات پر ایسی جگہوں کے حصول کے لئے مرکز اس سلسلہ میں پالیسی وضع کرے۔-5:شادی بیاہ کے موقع پر مقامی بارات کو کھانا کھلانے پر جو پابندی عائد ہے۔اس پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا۔بعض دوست اس پابندی کے سلسلہ میں اپنے طور پر توجیہات کر لیتے ہیں کہ(الف)ہم لڑکی والوں کے گھر کے مہمان ہیں۔(ب) بعض لڑکی والے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں چائے یا مشروب وغیرہ ہر کھانے سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے وغیرہ۔6:ہمارے طلباء کی دنیوی تعلیم میں کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے۔مختلف امتحانات میں بہت کم احمدی طلباء Top grade حاصل کرتے ہیں۔اس کی وجوہات کا تعین کرنا چاہیے اور تعلیمی معیار بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔
تواریخ: 26تا28اپریل 1991ء **مقام:** ایوانِ محمود 574نمائندگان شامل ہوئے	☆امسال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجلسِ مشاورت کے نمائندگان کو جو پیغام تحریر کر کے ارسال فرمایا وہ ایک مفصل اور طویل پیغام تھا جو سال 1991ء کی رپورٹ مجلسِ مشاورت کے 40صفحات پر مشتمل ہے۔گزشتہ سال کی شوریٰ کے موقع پر حضورؒ نے نمائندگانِ شوریٰ سے بچیوں کے رخصتانہ کے موقع پر مقامی احباب کو کھانا کھلانے کے بارے میں رائے طلب	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف صدر صاحب قواعد کمیٹی:** مجلسِ مشاورت 1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل میں نمائندگان کی کل تعداد کی تعیین اور ان کی تقسیم کے لیے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کی رپورٹ پر بحث کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ "تین سال کے بعد ساری تجویز پر از سرنو غور کرنا ہے۔" چونکہ ابھی تک اس معاملہ (یعنی تعداد نمائندگان شوریٰ اور ان کی تقسیم) کو دوبارہ مجلس شوریٰ میں زیر غور نہیں لایا گیا حالانکہ اضلاع کی صورتِ حال بدل چکی ہے۔لہٰذا اب اسے مجلس شوریٰ میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔	☆حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب، محترم چودھری حمید نصراللہ خان صاحب اور محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ نے انجام دیئے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	فرمائی تھی۔ جس پر مجلسِ مشاورت میں بحث ہوئی اور نمائندگان نے آراء پیش کیں۔ اس پیغام میں حضورؒ نے تحریر فرمایا کہ شوریٰ کے بعد ایک نمائندہ نے آپؒ کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا جس میں ذکر تھا کہ حضورؒ نے جس امر کی بابت مشورہ طلب فرمایا تھا، انہوں نے بعض نمائندگان کی آراء سے یہ محسوس کیا کہ بعض نمائندگان نے کھلے یا دبے لفظوں میں خلیفۃ المسیح کی سوچ پر تنقید کی ہے۔ چنانچہ حضورؒ نے اس مجلس کی جملہ کارروائی کا ریکارڈ طلب فرمایا اور اسے سننے اور پڑھنے کے بعد جو نتیجہ اخذ فرمایا، اُس بارہ میں مذکورہ بالا مفصل پیغام امسال نمائندگانِ شوریٰ کو ارسال فرمایا۔ اس طویل پیغام کے بعض حصص ذیل میں درج ہیں۔	**نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف لجنہ اماء اللہ ربوہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** بے پردگی کی ذمہ داری عورتوں پر ڈالی جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک قوّام ہونے کے لحاظ سے مرد اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنے گھروں میں موجود عورتوں اور بچیوں کو صحیح طور پر پردہ کروائیں۔ اس طرح بے پردگی کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ **وکالتِ دیوان تحریک جدید: 1: از طرف لجنہ اماء اللہ نواب شاہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** موجودہ حالات میں دوسرے شہروں کے بچوں اور بچیوں کی جماعتی ماحول کے مطابق تربیت کرنے میں سخت دشواریاں پیش آرہی ہیں اس لئے کم ازکم واقفین نو بچوں کے لئے مرکز میں نرسری سے ایسا ادارہ قائم کیا جائے جس کے ساتھ ہاسٹل کی سہولت بھی ہو اور کم عمری سے ہی بچے اعلیٰ اور پاکیزہ ماحول میں تعلیم کے ساتھ تربیت بھی حاصل کرسکیں۔ **وکالتِ مال اوّل تحریک جدید: 1: از طرف جماعت احمدیہ پشاور شہر:** مطالبات تحریک جدید کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک مؤثر لائحہ عمل جماعت کے سامنے پیش کیا جائے۔ **بجٹ سال 92-1991ء ہرسہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 4: دارالذکر فنڈ ہر ضلع میں قائم کیا جائے تاکہ جن جماعتوں کے پاس دارالذکر نہیں لیکن ان کو ضرورت اور خواہش ہو تو ضلع کی تمام جماعتیں مل کر ان کی اس ضرورت کو پورا کریں۔ 5: اصلاحِ معاشرہ کمیٹی ہر شہر میں قائم ہو۔ جو اپنی سہ ماہی رپورٹ نظارتِ اصلاح وارشاد کو اور اس کی نقول لجنہ پاکستان کو بھجوائیں۔ 6: نظامِ وصیّت میں کچھ اُلجھنیں محسوس کی جاتی ہیں۔ خصوصاً وصیت کرنے والے کی مالی حیثیت کے متعلق۔ جس کی وجہ سے غریب لوگوں کے محروم رہ جانے کا اندیشہ ہے۔ مثلاً لاہور سے ایک میاں بیوی جو 1974ء میں احمدی ہوئے تھے۔ میاں ایک ہزار روپے تنخواہ لیتے ہیں اس کے علاوہ کم وبیش دو ہزار روپے سالانہ کسی جائیداد سے آمدنی ہوجاتی ہے۔ میاں کی وصیت تو منظور ہوگئی لیکن بیوی پریشان ہے جس نے وصیت کرنے کے لئے ایک سلائی مشین اور 50 روپے ماہوار جیب خرچ لکھا۔ پھر جیب خرچ 100 روپے لکھا مگر اس کو جواب دیا گیا کہ روحانی معیار تو ٹھیک ہے لیکن مالی معیار ٹھیک نہیں جبکہ وصیت کرنے کی اصل روح تو تقویٰ اور روحانیت ہی ہے۔ بوجہ غربت وہ وصیت نہ کر سکیں یہ بات ہر شخص کے لئے باعث پریشانی ہے۔ جس کے ذرائع آمد کم ہوں۔ 7: جو احمدی، احمدیت کی خاطر اپنی جان قربان کر کے شہادت کا رتبہ حاصل کرتا ہے اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جانا چاہیئے۔ 8: ربوہ کی عمومی صفائی کا خاص انتظام کیا جائے۔ اگرچہ یہ کام بلدیہ کے فرائض میں ہے۔ مگر اپنے مرکز کو صاف ستھرا رکھنے کا انتظام خود بھی کرلیا جائے تو اچھا ہے۔ کیونکہ مہمانوں کو جب ربوہ لے جایا جاتا ہے تو ان پر اچھا تاثر نہیں ہوتا جبکہ ربوہ کو صفائی کے لحاظ سے مثالی شہر ہونا چاہیے۔ 9: تزکیۂ اموال دینِ حق کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرض قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس کی وصولی کے لئے بھی جماعت اسی طرح کوشش کرے جس طرح دیگر چندہ جات کی وصولی کے لئے کی جاتی ہے۔ 10: (الف) مرکز کی طرف سے ہر بڑے ضلع میں یا جن اضلاع میں جماعتوں کی تعداد کم ہو وہاں دو اضلاع کو ملا کر ایک انسپکٹر مال مقرر کیا جائے تاکہ وصول شدہ چندہ جو سال ہا سال تک اکثر جماعتوں میں پڑا رہتا ہے بروقت داخل خزانہ ہوسکے۔ انسپکٹر صاحبان کم ازکم دو ماہ کے بعد ہر جماعت کا دورہ کریں اور سیکریٹریان مال کو چندہ کے سلسلہ میں صحیح طریق کار سے آگاہ کرتے رہیں۔ (ب) ضلع کی سطح پر سیکرٹریان مال کے ریفریشر کورس ہونے چاہییں۔ 11: نوجوانوں کے لیے ایک کتابچہ شائع کیا جائے جس میں جماعت کی مختصر تاریخ کے ساتھ حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ کے بیرون ملک جانے کی وجوہات اور تفصیل ہو تاکہ نوجوانوں کو صحیح حالات کا علم ہو سکے۔	☆امسال حضورؒ کا پیغام برائے نمائندگان مجلسِ مشاورت، شوریٰ کے دوسرے روز کی کارروائی سے قبل صبح سات بجے دو مختلف مقامات پر سنایا گیا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: جیسا کہ عہدیداران کے انتخاب کے وقت ہر ووٹ دہندہ کے لئے چندہ جات کی (باقاعدہ) ادائیگی لازمی شرط ہے۔ اسی طرح نماز کی اہمیت کے پیش نظر آئندہ انتخاب میں شمولیت کے لئے شہری جماعتوں کے ہر خواندہ ووٹ دہندہ کے لئے نماز باترجمہ جاننا بھی لازمی قرار دیا جائے 2: امیر مقامی، امیر ضلع اور امیر صوبائی کے عہدے ایک ہی فرد کے پاس نہ ہوں۔ بلکہ یہ عہدے مختلف افراد کے پاس ہوں۔ تاکہ جماعتی نظام بہتر رنگ میں کام کر سکے۔ 3: حضرت مسیح موعودؑ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہوا ہے کہ جماعت میں کثرت سے ایسے افراد موجود ہوں جنہیں حضور کے دعاوی، دلائل اور نشانات کا بخوبی علم ہو اور حسبِ ضرورت اپنا مؤقف صحیح طور پر پیش کرسکیں۔ علاوہ ازیں حضور نے ہر احمدی کو اپنی جملہ کتب کم ازکم تین بار پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ قادیان میں نظارت تعلیم وتربیت ہر سال حضور کی کتب کا امتحان لیا کرتی تھی مگر قیامِ پاکستان کے بعد ذیلی تنظیموں نے ایسے امتحانات کا دائرہ چھوٹی چھوٹی کتابوں تک محدود کردیا ہے۔ لہٰذا حضورؑ کے مندرجہ بالا ارشادات پر صحیح رنگ میں عمل پیرا ہونے اور جماعت کی عمومی تربیت نیز آئندہ پیش آنے والی جماعتی ضروریات کے پیشِ نظر صدر انجمن احمدیہ باقاعدگی سے حضور کی جملہ کتب کا امتحان لینے کا اہتمام کرے۔ جس کا دائرہ تمام افرادِ جماعت پر محیط ہو۔ امتحان کا نصاب اور طریق کار کا فیصلہ صدر انجمن خود کرے۔

ارشادات از پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ برائے مجلسِ مشاورت 1991ء

"مجھ سے حسبِ سابق اِس دفعہ بھی مجلس شوریٰ کے شرکاء کے لئے پیغام بھیجنے کی تمنا کی گئی تھی۔ اس سے پہلے گذشتہ مجلس شوریٰ 1990ء کے معاً بعد ایک ایسا واقعہ ہوا تھا جس کے نتیجہ میں مَیں نے یہ سوچ رکھا تھا کہ آئندہ جو بھی پیغام آپ کو دوں اس کو اس واقعہ کے تعلق میں ایسی نصیحتوں پر مشتمل پیغام دوں جو آپ کے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی کا موجب بن سکے۔

......اس ضمن میں مَیں آپ کو ایک اور نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ صرف اس تقریر کی بات نہیں اَور بھی تقریروں میں نام لئے بغیر تاثر یہ پیش کیا گیا ہے کہ گویا پہلی خلافت کے ارشادات زیادہ مبنی بر حکمت تھے۔ نہ صرف مبنی بر حکمت تھے (جو اکثر صورتوں میں ہو سکتے ہیں) بلکہ ایک ایسا دائمی رنگ رکھتے ہیں کہ جن میں گویا کسی دوسرے خلیفہ کو یہ بھی نہیں سوچنا چاہیے کہ ان میں کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ ایسا مشورہ مانگنا ہی بے محل اور بے معنی ہے کہ ان میں کیا تبدیلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے یہ طرز فکر مہلک ہے۔ قرآن کریم نے اس قسم کی سوچوں کو رد فرمایا ہے اور اس سے اَور بھی کئی قسم کی قباحتیں پیدا ہوسکتی ہیں اس لئے میں نصیحتاً آپ کے سامنے اُن قباحتوں کا ذکر کرتا ہوں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انبیاء کے متعلق جب قرآن کریم نے یہ فرمایا کہ سچے مومن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی متابعت میں یہ اقرار کرتے ہیں کہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ آیت:286) ہم خدا کے رسولوں میں تفریق نہیں کرتے تو اس اقرار کا کیا مطلب تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مراتب کے لحاظ سے فرق ہوگا لیکن جہاں تک احکام کے صادر کرنے کے اختیارات کا تعلق ہے اور واجب الاطاعت ہونے کا تعلق ہے ہم ہرگز خدا کے کسی نمائندہ کی کسی دوسرے نمائندہ کے ساتھ تفریق نہیں کریں گے۔ اس مضمون کو قرآن کریم نے ایک اَور جگہ اس رنگ میں بیان فرمایا کہ بعض ظالم، اللہ اور اس کے رسول کے درمیان تفریق کرتے ہیں یعنی یہ خدا کا حکم ہم مانیں گے اور یہ رسول کا حکم ہے یہ ہم نہیں مانیں گے یا اس میں گنجائش ہے اور یہ بات نہیں سوچتے کہ

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور

رسول کا حکم در حقیقت خدا ہی کے حکم کے تابع ہوتا ہے اور اسی کی تشریح کرنے والا ہوتا ہے۔ مثلاً یہ اہل قرآن کا جو فتنہ پھیلا ہے اس کی یہی مثال ہے کہ اللہ اور رسول کے فرمودات میں فرق کر کے یہ کہہ دیا گیا کہ ہمارے لئے تو صرف کتاب کافی ہے حالانکہ اگر کتاب کافی ہو تو خالی آسمان سے کتاب ہی اتار دی جائے اور اسی کتاب میں بار بار حضرت اقدس محمد رسول ﷺ کے احکامات کی کامل اطاعت کی تعلیم نہ ہو۔ یہ کہنے کی پھر کیا ضرورت ہے کہ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ (النساء آیت:70) اگر اللہ ہی کی اطاعت کافی ہے تو پھر رسول کی اطاعت کے کیا معنے ہیں۔ پس تفریق کا مضمون اگر نظر انداز کر دیا جائے تو بات آگے بڑھ جاتی ہے اور انسان سے اَور بھی کئی قسم کی خطرناک غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح یہ بات کہنا یا یہ بات کہے بغیر سوچنا کہ حضرت مصلح موعود کا بحیثیت مصلح موعود یہ حق تھا کہ وہ شریعت محمدیہ کے واضح احکامات اور مناہی جو مصلحتوں پر مبنی تقاضے پورے کرنے کے لئے ارشادات فرمائے ہیں وہ دائمی ہوں گے اور کسی دوسرے خلیفہ کو یہ حق نہیں ہو گا کہ وہ بدلتے ہوئے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کو تبدیل کرنا تو درکنار ان کے اوپر غور بھی کر سکے گا۔ یہ گہری مرض ہے جو بعض سوچوں کے پس پردہ مجھے محسوس ہوئی ہے اور بہت ہی خطرناک ہے۔ ایسا شخص جو اس قسم کی باتیں سوچتا ہے یا اس طرز پر کلام کرتا ہے وہ اپنے لیے بھی ہلاکت کا موجب ہے اور جماعت کو بھی ہلاکت کی راہیں دکھانے والا ہے۔

ایک خلیفہ ہو یا دوسرا خلیفہ کوئی اس کا مقام ہو یا کوئی اس کا مرتبہ ہو اعلیٰ درجہ کا ہو یا ادنیٰ درجہ کا۔ بہت عالم ہو یا میری طرح کا نسبتاً کم علم انسان۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس پر کوئی شاہد ہے تو خدا شاہد ہے اور خدا کا رسول شاہد ہے اور کوئی دوسرا خلیفہ اس پر شاہد نہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ نے جب بھی خلفاء سے اختلاف کیا تو پہلے خلیفہ کے نام پر اختلاف نہیں کیا بلکہ خدا اور اس کے رسول کے فرمودات کا حوالہ دے کر اور آپ ﷺ کی سنت کا حوالہ دے کر اختلاف کیا۔ جن لوگوں نے بدتمیزی سے اختلاف کیا ان لوگوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کیا۔ آج کل بعض جاہل اس معاملہ میں بھی حد سے تجاوز کرتے ہیں اور وہ حوالے دے کر کہتے ہیں کہ گویا انہوں نے بہت اچھا کیا اور آئندہ ہمیشہ کے لئے یہ سنت قائم کر دی کہ خلیفۂ وقت سے جس طرح چاہو جب چاہو جس معاملہ میں چاہو کسی آیت یا فرمودہ نبوی کے حوالہ سے اختلاف کرو اور کہو کہ ہمارے نزدیک جو بات ہے وہی درست ہے۔ یہ بالکل غلط بات ہے اور غلط استنباط ہے۔ جن لوگوں نے اُس زمانہ میں گستاخی سے بات کی انہوں نے قرآنی تعلیم کو سمجھا ہی نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق جو قرآنی تعلیم ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے سامنے اونچی بات بھی نہیں کرنی ورنہ تم اپنے آپ کو ہلاک کر لو گے۔ تمہیں اگر اپنا ایمان عزیز ہے تو ادب کے تقاضے پورے کرو۔ صرف آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی یہ نصیحت نہیں ہے بلکہ ہر نماز کے امام پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہنا ہے اور سختی سے اس کی غلطی کو نمایاں نہیں کرنا اسے ٹوکنا نہیں ہے اور اگر اس کے باوجود وہ غلطی پر اصرار کرتا ہے تو خواہ اس کا اصرار اس کی غلط فہمی کے نتیجہ میں ہوا ہو تب بھی تم نے سر تسلیم خم کرنا ہے اور اس کی غلطی کے ساتھ غلطی کو دہرانا ہے اور اس کے سجدہ سہو کے ساتھ سجدہ سہو کرنا ہے۔ پس جس نبی کامل نے ایسی کامل تعلیم دی ہو اور ایسا کامل اسوہ دکھایا ہو اس کے گہرے اور پر حکمت ارشاد کو سمجھے بغیر انسان کئی دفعہ ایسی باتیں کہہ جاتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی روح کے منافی ہوتی ہیں۔ پس اگر یہ باتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کسی نے کہیں یا کیں تو غلط کیا مگر ایک بات یاد رکھیں کہ بظاہر سختی سے بات کرنے والے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ ایسے بدوی تھے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور تیزی سے اور بدتمیزی سے پیش آتے تھے۔ کیا آپ ﷺ کا ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنا اس بات کی سند بن گیا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک ہر شخص کو اجازت تھی کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے سختی سے کلام کرے۔ ان کے متعلق قرآن کریم نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ جاہل اور ناسمجھ لوگ ہیں اور اپنی برائی کرنے والے ہیں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا کسی دوسرے خلیفہ کا ایسے سخت روی اختیار کرنے والوں کو تنبیہ نہ کرنا اور اپنی تکلیف کو خود اپنی ذات میں برداشت کر جانا ہرگز اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ آپ نے اس چیز کو پسند فرمایا۔

......پس خدا کا حوالہ رسول کو دینا جائز نہیں۔ رسول کا حوالہ خلفاء کو دینا جائز نہیں لیکن ادب کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے سبحان اللہ پڑھتے ہوئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی غلطی سے پاک ہے اور اس کے ساتھ اس عزم صمیم کے ساتھ کہ اگر یہ سننے کے باوجود خلیفۂ وقت کا فیصلہ ہمارے خلاف ہوا تو ہم خلیفۂ وقت کے فیصلے کو صحیح فیصلہ تصور کریں گے۔ یہ اسلامی روح ہے جس پر جماعت کو ہمیشہ قائم رہنا ہو گا اور اگر اس سے سرِ مو بھی انحراف کی طرف میلان پیدا ہوا تو ایسے لوگ خود بھی ہلاک ہوں گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرنے کا موجب بنیں گے۔

......میرا نام چاہے جتنا ادب سے لیں اگر میرے متعلق آپ کو یہی تصور ہے کہ میں چند لوگوں کی آراء کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہوں اور باقی احمدی دنیا سے کاٹا جا چکا ہوں تو عملاً آپ اپنے عہدِ بیعت کو منسوخ کرنے والے ہیں۔

......روحانی نظام میں انجمنیں نہیں چل سکتیں۔ روحانی نظام صرف خلافت سے وابستہ ہے ایک مرکز، مرکز توحید دنیا میں قائم ہو گا جس کے گرد موحّد اکٹھے ہوں گے اور ایک ہی خدا کی عبادت کی جائے گی اور اُسی خدا کے احکامات کی پیروی کی جائے گی۔ یہ وہ روح ہے جس کی خلافت، غلام ہے اور غلام رہے گی اور جس کی حفاظت پر خلافت کو غلامانہ مامور فرمایا گیا ہے۔ اور اس کی کمی لازماً کچھ نہ کچھ نقصانات پہنچاتی ہے۔ یعنی خلافت کی کمی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں نہیں لیکن خلافت سے بعض دفعہ عارضی دُوری بھی کچھ نقصان ایسے پہنچاتی ہے جیسے میں تو ایک عاجز غلام ہوں نبیوں سے میری برابری کا تعلق تو درکنار نبیوں کی غلامی پر بھی میں اگر سعی کر سکوں تو فخر کروں۔ لیکن دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کیسی مثال قرآن کریم میں رکھی ہے وہ چالیس دن کے لئے الگ ہوئے تھے اور قوم ابتلا کا شکار ہو گئی۔ خدا کرے معنوی لحاظ سے ہم کبھی ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں۔ خدا کرے 52 سال تک حضرت مصلح موعود نے جو باتیں گھوٹ گھوٹ کر آپ کے خون میں داخل کی تھیں۔ آپ کو ماں کے دودھ کی طرح پلائی تھیں۔ وہ ہمیشہ آپ کے وجود کا دائمی حصہ بنی رہیں۔ خدا کرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جس طرح اُنہی باتوں کی حفاظت فرمائی اور ان کو دُہرایا اور اُن کو جماعت میں رائج کرنے اور نافذ رکھنے کے لئے محنت کی۔ خدا کرے اُن کی محنت بھی بے کار نہ جائے۔ خدا کرے کہ یہ عاجز غلام بھی جس رُوح اور جذبہ کے ساتھ اُنہی دائمی نیکیوں کی حفاظت کے لئے مامور فرمایا گیا ہے جن دائمی نیکیوں کی حفاظت کے لئے تمام انبیاء کے خلفاء ہمیشہ سے مامور چلے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری ان کوششوں کو بھی ضائع نہ فرمائے۔"

صدرِ مجلس کی طرف سے نمائندگانِ شوریٰ کا اتفاقِ رائے سے پیش کردہ معذرت نامہ اور تجدید عہدِ وفا بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح

مجلسِ مشاورت کے تیسرے روز حضورؒ کے پیغام کے تناظر میں صدرِ مجلس نے ایک تحریک پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دوست اتفاق کریں تو سب کی طرف سے حضور کی خدمت میں پیش کر دی جائے۔ مجلسِ شوریٰ نے اس تحریک کو متفقہ طور پر پیش کرنے پر صاد کیا۔ یہ تحریک ذیل میں درج ہے۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیدی ہمارے پیارے آقا   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم حضور کے خطاکار غلام، نمائندگان مجلس شوریٰ اپنی خطاؤں کوتاہیوں اور گناہوں کے اقراری ہو کر زخمی دل اور بے چین اور دُکھی رُوح کے ساتھ حضور کے رُوبرو حاضر ہیں۔

ہم اپنے جُرم پر ندامت، اپنے گناہ پر پشیمانی اور اپنی خطاء پر شرمندگی کے احساس کے ساتھ اپنے امام کی خدمت میں یہ عاجزانہ التجاء کرتے ہیں کہ ہم پر عفو اور مہربانی کی نگاہ ڈالتے ہوئے اپنے رحمان اور رحیم اور غفور اور تواب مولا کے حضور دعا کریں کہ وہ ہم پر رحمت کے ساتھ رجوع فرمائے۔ ہمارے گناہ معاف کرے اور ہمارے جُرم کو اپنی ستاری کی چادر میں ڈھانپ لے اور ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی توبہ کی توفیق عطا کرے۔

اے ہمارے پیارے آقا اور اے ہمارے حبیب! ہمارے دل اس احساس سے خُون ہو رہے ہیں اور رُوح اس دکھ سے بوجھل ہے کہ ہماری خطائیں ہمارے امام کے دل کو زخمی کرنے اور ہمارے قصور ہمارے پیارے کو دُکھ پہنچانے کا موجب ہوئے۔ ہم اپنے رحیم وکریم رب کے حضور اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنے جُرم کی بخشش مانگتے ہوئے اس سے عاجزانہ التجاء کرتے ہیں کہ وہ ہمارے آقا کو ہماری طرف سے پہنچنے والے اس زخم کو مندمل فرمائے۔ اور ہماری طرف سے پہنچنے والی اس تکلیف کا آپ مداوا فرمائے اور ہم پر مہربانی فرمائے کہ آئندہ کبھی ہم اپنے امام کے لئے تکلیف یا دُکھ کا باعث نہ بنیں۔ ہماری طرف سے ہمارے محبوب تک پہنچنے والی ہر بات اس کے لئے خوشی اور راحت کا باعث بنے۔ اس کی آنکھیں ہمیشہ ہماری طرف سے ٹھنڈی رہیں اور اس کی نظریں پیار اور محبت کے ساتھ ہم پر پڑتی رہیں۔

اے ہمارے آقا اور اے ہمارے مُرشد! دُکھ کی اس گھڑی میں اور تکلیف کی اس ساعت میں بھی ہمارے دل اللہ کے احسان اور حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہیں کہ ہمارے مہربان خدا نے ہمیں محض اپنے فضل سے اور محض اپنی رحمت سے خلافت کی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے۔ اور ایک ایسا وجود ہمیں عطا فرمایا ہے جو ماں کی نرمی اور پیار کے ساتھ اور پاک فکر مندی اور حکمت کے ساتھ ہمارا نگران رہتا ہے۔ ہماری سوچ کی ہر کجی کو دُور کرتا اور خطرات سے ہمیں ہوشیار کر کے ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ ہماری راحت اور ہمارے آرام کے لئے اپنے دنوں کو پُر مشقت بناتا ہے اور ہمارے لئے خیر کا طالب ہو کر اپنی راتوں کو زندہ کرتا ہے۔

اے ہمارے امام اور اے ہمارے آقا! اللہ کی اس عظیم الشان اور بے پایاں نعمت کے شُکرانہ کے طور پر اور اپنے قصور کے اعتراف اور جُرم کے اقرار کے طور پر ہم اپنے رب کے عاجز بندے اور حضور کے مجبور اور حرمان نصیب غلام جن کے جدائی کے دن بہت لمبے اور فُرقت کی راتیں بہت طویل ہو چکی ہیں اور جو آج اس مجلس مشاورت 1991ء میں اکٹھے ہوئے ہیں، حضور کے مبارک ہاتھ پر ایک بار پھر عہدِ وفا و اطاعت کی تجدید کرتے ہیں۔ اور یہ عاجزانہ التماس کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لیے ہمارے عہدِ وفا اور اطاعت کو قبول فرما کر ہمیں عزت بخشیں اور اپنے اور ہمارے رب کے حضور دعا کریں کہ اللہ ہم پر اپنی رحمت کی نظر ڈالے اور ہمیں اپنی بخشش اور ستّاری اور عفو کی چادر میں لپیٹ لے۔

<table dir="rtl">
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td colspan="4">ہم اپنے رب کے حضور دردمندانہ التجا کرتے ہیں کہ
رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ (الاعراف:23) رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِيۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ (آل عمران:148) رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ (آل عمران:9) اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ ہم تیرے ناکارہ اور پُر معصیت اور پُر غفلت بندے تجھ سے عفو اور مغفرت کے خواستگار ہیں۔ تُو ہمارے گناہ بخش ہمارے جُرم پر پردہ ڈال اور اپنی رحمت کی نظریں ہم پر کر۔ آمین۔ اے ہمارے رب، اے ہمارے اللہ! مانا کہ بے عمل ہیں، نہیں قابل نظر ہیں خانہ زاد پھر مراعات چاہیے۔ آمین یارب العالمین
ہم ہیں حضور کے خطاکار غلام اور قصوروار مگر ہیں تو حضور کے غلام۔
نمائندگان مجلس مشاورت 1991ء</td></tr>
<tr><td>تاریخ:
29 سمبر 1991ء
مقام:
پہلا اجلاس جلسہ گاہ قادیان
دوسرا اجلاس: مسجدِ اقصیٰ قادیان
ہندوستان کی 97 جماعتوں کے 258 اور پاکستان و دیگر بیرونی ممالک کے 196 ممبران، مجموعی طور پر 558 نمائندگان شریک ہوئے۔</td><td>☆ابتداء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قرآن کریم اور سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم اور سنت اور خلفائے راشدین کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے شوریٰ کی اہمیت کو واضح فرمایا اور بھارت کی جماعتوں کو اس امر کی طرف متوجہ فرمایا کہ مرکز قادیان ہی سے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں شوریٰ کے انعقاد کا آغاز ہوا تھا لیکن تقسیمِ ملک کے بعد ہندوستان کی جماعتیں اس اہم ادارہ (Institution) سے ناواقف ہوتی چلی گئیں۔ اب پھر دو سال سے شوریٰ کا انعقاد شروع ہوا ہے۔ ابھی جماعتوں کو اس کی اہمیت اور روایات سے پوری طرح آگاہی نہیں ہے۔ جس کے سبب قبل از وقت تجاویز نہیں بھجوائی گئیں اور صدر انجمن احمدیہ اور متعلقہ صیغہ جات سے گزار کر انہیں باقاعدہ ایجنڈا پر نہیں لایا جاسکا۔ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے اور بروقت تجاویز بھجوائی جائیں اور جو تجاویز وقتِ مقررہ کے بعد موصول ہوں انہیں رد کر دیا جائے اور اگر کوئی تجویز موصول نہ ہو تو شوریٰ کے انعقاد کی ضرورت نہیں رہتی۔
☆نمائندگان کے اظہارِ خیال پر حضورؒ نے ساتھ کے ساتھ ممبرانِ شوریٰ کو زریں ہدایات سے نوازا۔</td><td>1: احبابِ جماعت ہندوستان کی تعلیمی طبقی اور اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کے لئے قادیان اور دیگر جماعتوں میں کالج اور سکول کے اجراء، شفاخانوں کے قیام اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کے قیام کے سلسلہ میں مجلسِ مشاورت غور کر کے ابتدائی رپورٹ پیش کرے۔ 2: قادیان میں ایک جدید تکنیک کے پرنٹنگ پریس کے قیام اور مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت اور اس کی نکاسی کے بارہ میں مجلسِ مشاورت غور کر کے رپورٹ پیش کرے۔
متفرق تجاویز:
1: قادیان میں جامعہ احمدیہ کو معیاری بنانے اور اس میں مختلف زبانوں کے سکھانے کے لیے ماہرین کو مقرر کرنے وغیرہ امور کا جائزہ لینے کے لیے حضورؒ نے انجمن تحریکِ جدید ربوہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ انٹر نیشنل سطح پر جائزہ لے کر اس بارہ میں رپورٹ پیش کرے۔
2: جماعت کانپور کی اس تجویز پر کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال یکم جنوری تا دسمبر ہونا چاہئے۔ حضورؒ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہدایت فرمائی کہ وہ جائزہ لے کر اس بارے میں رپورٹ پیش کرے۔
3: رشتہ ناطہ کے معاملات کو بہتر بنانے کے سلسلے میں حضورؒ نے فرمایا کہ چونکہ گزشتہ شوریٰ میں یہ تجویز پیش ہو کر میری ہدایات حاصل کی جاچکی ہیں اور ان پر کارروائی زیرِ عمل ہے اس لیے فی الحال اس تجویز پر مزید مشورہ کی ضرورت نہیں ہے۔
4: اس تجویز پر کہ انسپکٹرانِ مال کی طرح انسپکٹرانِ تربیت کے بھی جماعتوں میں دورے ہونے چاہئیں، حضورؒ نے فرمایا کہ ہندوستان کی جماعتوں کے فاصلوں کو محفوظ رکھتے ہوئے ایسے دورے نہ صرف بہت زیادہ اخراجات کے متقاضی ہیں بلکہ نتائج کے لحاظ سے بھی زیادہ سود مند نہ ہوں گے۔ اصل نظام جس پر ذمہ داری ہے وہ مقامی جماعتوں کا نظام ہے۔ پس سیکرٹریانِ مال کے علاوہ دیگر شعبہ جات اور ان کے سیکرٹریان کو بھی مستعد کرنے کی ضرورت ہے۔ البتہ وقتاً فوقتاً ناظر تعلیم وتربیت و دیگر ناظران کو جماعتوں کے دورے کرنے اور تربیتی امور کا جائزہ لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔
5: شوریٰ کے آخر میں حضورؒ نے قادیان میں نہ صرف آفسیٹ بلکہ کمپیوٹرائزڈ پریس کے قیام کے بارہ میں جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرنے کے لیے محترم ناظر صاحب اشاعت قادیان اور دیگر چھ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی کی منظوری عطا فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ تمام امور کا جائزہ لیکر تفصیلی رپورٹ 29 جنوری 1992ء تک تیار کر کے آپ کو بھجوادی جائے۔</td><td>☆اس مجلسِ مشاورت کے سیکرٹری محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب تھے۔
☆یہ مجلسِ مشاورت صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کے اختتام کے اگلے روز صبح سوا دس بجے منعقد ہوئی۔
☆تقسیمِ ہند کے بعد قادیان میں مجلسِ مشاورت کا باقاعدہ آغاز 1989ء میں شروع ہوچکا تھا لیکن تقسیمِ ملک کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی بابرکت موجودگی میں منعقد ہونے والی ہندوستان کی جماعت ہائے احمدیہ کی یہ اولین مشاورت تھی۔
☆اگرچہ یہ مشاورت ملکی نوعیت کی تھی لیکن حضورؒ نے از راہ شفقت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ناظران، وکلاء، ناظمین وافسران صیغہ جات، ایڈیشنل وکلاء لندن، پرائیویٹ سیکرٹری لندن و ربوہ، پاکستان کی جماعتوں اور ضلعوں کے امراء، بیرونی ممالک کے امراء، ذیلی تنظیموں کے ملکی صدران، پاکستان اور بیرونی ممالک کے مربیان اور بیرونی ممالک کی لجنہ اماء اللہ کی چیدہ چیدہ ممبرات کو بھی شامل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔
☆دورانِ مشاورت حضورؒ کی معاونت کے فرائض محترم محمد شفیع اللہ صاحب آف بنگلور صوبائی امیر کرناٹک، محترم عبد الباسط خان صاحب آف کٹک امیر صوبہ اڑیسہ اور محترم عبد الحمید صاحب ٹاک آف یاڑی امیر صوبہ کشمیر نے انجام دیئے۔
☆مجلسِ مشاورت کی کارروائی صبح سوا دس تا سوا ایک بجے دوپہر اور شام پونے پانچ تا پونے آٹھ بجے رات تک جاری رہی۔ اس دوران دوپہر ڈھائی بجے تا شام ساڑھے چار بجے تک دو سب کمیٹیوں کے اجلاسات بھی منعقد ہوئے۔</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
10 تا 12 اپریل 1992ء
مقام:
ایوانِ محمود
558 نمائندگان شامل ہوئے</td><td>☆مجلسِ شوریٰ کے پہلے روز کی کارروائی حضورؒ کی خدمتِ اقدس میں بھجوائی گئی۔ جس پر حضورؒ کا مکتوبِ گرامی موصول ہوا جو صدرِ مجلس نے تیسرے روز کے اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔ حضورؒ کا خط ذیل میں درج ہے۔
"پیارے مکرم صدر صاحب مجلسِ شُوریٰ پاکستان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مجلسِ شُوریٰ کی پہلے روز کی کاروائی کی رپورٹ موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی وناصر ہو۔ اپنے فضل سے سب فیصلوں میں برکت دے اور بہترین عمل کی توفیق بخشے۔ میری طرف سے سب نمائندگان شُوریٰ کو اور جملہ حاضرین کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچادیں۔
آپ سب کی طرف میرا دھیان رہتا ہے۔ آپ کے غم آپ کی خوشیاں آپ کے فکر سب میرے دل سے گُزرتے ہیں۔ میری دُعائیں آپ کے لئے ہیں۔ میں ہر</td><td>نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف لجنہ اماء اللہ پاکستان: 1942ء کی مجلسِ شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ لڑکی کے سسرال والے لڑکی والوں کے ہاں مہندی لے کر نہ جائیں۔ لڑکی والے خود ہی بچی کو مہندی لگا دیں۔ مہندی بچی کے رخصتانہ سے ایک دن قبل لگائی جاتی ہے۔ گھر میں شادی کے لیے مہمان اور رشتہ دار بھی آئے ہوتے ہیں کھانا بھی پکتا ہے۔ پوری دعوت ہو جاتی ہے۔ ایک غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے۔ اس پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ مہندی کی رسم کی ہے حالانکہ مہندی کی کوئی رسم نہیں کی جاتی۔ اس لیے اس سلسلہ میں وضاحت ہو جانی چاہیے کہ کس بات کو روکا جائے اور کس کو نہیں 2: از طرف جماعت احمدیہ راولپنڈی: دیکھنے میں آیا ہے کہ طلاق اور خلع کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے یہ صورتِ حال تربیت کی کمی اور رشتہ ناطہ کے بارے میں فریقین اور والدین کی طرف سے مناسب احتیاط اور قول سدید نہ ہونے کی وجہ سے پیش آرہی ہے۔ ضرورت ہے کہ مجلس شوریٰ اس بارہ میں مناسب اقدامات تجویز کرے۔
نظارتِ تعلیم صدر انجمن احمدیہ: 1: از طرف جماعتِ احمدیہ جھنگ صدر: مرکز سلسلہ میں تعلیمی ادارے قومیائے جانے کی وجہ سے احمدی بچے تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے بہت نقصان اُٹھا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ احمدی ماحول میں تعلیم اور تربیت کے لیے جماعتی نظام کے تحت ادارہ قائم کیا جائے جس میں احمدی بچے پہلے کی طرح تعلیم حاصل کر سکیں۔
وکالتِ تعلیم: 1: از طرف جماعت احمدیہ راولپنڈی: انفرادی علمی سطح بلند کرنے کی اشد ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یہ تجویز ہے کہ جس طرح یونیورسٹی پرائیویٹ امتحان لیتی ہے اور ڈگریاں دیتی ہے اسی طرح جامعہ احمدیہ بھی پرائیویٹ شاہد کی ڈگریاں دیا کرے۔ اس کے لیے مختلف درسی کتب</td><td>☆حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبائی وضلع سرگودھا نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔
☆امسال محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی، ناظرِ اعلیٰ وصدر صدر انجمن احمدیہ بیمار تھے۔
☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم رانا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر، محترم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب نائب امیر کراچی اور محترم مجیب الرحمان ایڈووکیٹ صاحب نے انجام دیئے۔
☆امسال مجلسِ مشاورت کے دوسرے روز ممبرانِ شوریٰ نے ایک قرارداد حضورؒ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے متفقہ طور پر پاس کی۔ یہ قرارداد حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات سے متعلق تھی۔
☆شوریٰ کے اختتام پر صدرِ مجلس نے اختتامی خطاب فرمایا۔
☆شوریٰ کے آخری اجلاس میں صدرِ مجلس کی ہدایت پر محترم ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت سے متعلق نمائندگان کو آگاہ کیا۔ حضرت میاں صاحب کو</td></tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	وقت آپ کی طرف سے خوشیوں کی خبر کا منتظر رہتا ہوں۔میرے دل کی گہرائیوں سے نکلاہوا محبت بھرا سلام قبول فرمائیں۔اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہے اور رہے گا۔" ☆مجلسِ مشاورت پاکستان 1992ء کی کارروائی کے متعلق محترم مرزاعبدالحق صاحب صدر مجلس شوریٰ کی مختصر رپورٹ جب حضورؒ کی خدمت میں پیش ہوئی تو حضور انورؒ نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ "پیارے مکرم ومحترم حضرت مرزاعبدالحق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مجلسِ شوریٰ 1992ء کی مختصر رپورٹ ملی۔الحمد للہ کہ مجلسِ مشاورت بخیر وخوبی اور کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔آپ کا اختتامی خطاب بہت پسند آیا۔آپ نے بہت نیک نصیحتیں فرمائی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔آپ کی صحت و عمر میں برکت دے اور بیش از بیش خدماتِ دینیہ کے بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔تمام احباب جماعت کو محبت بھرا سلام کہیں۔"	تحریر کروائی جائیں اور سلیبس مقرر کیا جائے۔اس طرح افراد جماعت کی دینی اور علمی سطح بلند ہو گی اوران میں دعوتِ الی اللہ کا شوق اور ولولہ پیدا ہو گا جو کہ علمی فقدان کی وجہ سے بیدار نہیں ہو پاتا۔ **وکالتِ دیوان: 1: از طرف جماعت احمدیہ پتوکی ضلع قصور:** (الف) عام احمدی بچیوں اور بالخصوص واقفاتِ نو کے لئے مدرسۃ الحفظ قائم کیا جائے تاکہ احمدی بچوں کی طرح احمدی بچیاں بھی قرآن پاک حفظ کر سکیں۔(ب) عام احمدی بچیوں اور بالخصوص واقفاتِ نو کے لیے بھی جامعہ احمدیہ کی طرز پر ادارہ قائم کیا جائے۔جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں عالمہ،علیمہ اور معلمہ تین سالہ کورس تھا تاکہ مردوں کے شانہ بشانہ دعوتِ الی اللہ اور تعلیم وتربیت کا کام کر سکیں۔ **بجٹ سال 1992-93ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 5:جماعتی مقدمات کے سلسلہ میں مشورہ اور تبادلۂ خیالات کے لیے احمدی ڈاکٹرز اور انجینئرز کی طرز پر احمدی وکلاء کی ایسوسی ایشن بھی بنائی جائے تاکہ باہمی رابطہ سے ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔6:دارالقضاء ربوہ میں زیرِ سماعت مقدمات میں بعض اوقات فیصلہ میں بہت لمبا عرصہ لگ جاتا ہے۔جس سے مال اور وقت کے نقصان کے علاوہ فریقین کو ذہنی پریشانی بھی اٹھانی پڑتی ہے ایسا طریق اختیار کیا جائے کہ فیصلہ جلد ہو۔7: قرآن،حدیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لیے ایک قانون ضابطہ (codeofprocedure) مدوّن کیا جائے تاکہ یہ اہم ادارہ مربوط طور پر اپنے مقاصد پورے کر سکے۔8:وقفِ نو کے بارہ میں حضور کے خطبات والدین اور اساتذہ کو بار بار سنانے کا انتظام کیا جائے۔اس طرح (خطبات) پمفلٹ کی شکل میں ان تک پہنچائے جائیں۔9:اس تجویز کے متعلق وکالتِ دیوان کی رپورٹ ہے کہ بفضلہ تعالیٰ وکالت دیوان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کتابچہ کی شکل میں شائع کرکے والدین واقفین نو تک پہنچا رہی ہے۔اس لیے شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تحریکِ جدید نے وکالتِ دیوان کی رپورٹ سے اتفاق کیا ہے۔10: تحریکِ جدید کی طرح وقفِ جدید کے لیے بھی معیاری وعدہ مقرر کیا جائے۔یہ وعدہ کم از کم ایک ماہ کی آمد کا 10/1 حصہ ہونا چاہیے۔11: مسیح موعود علیہ السلام نے باذنِ الٰہی نظام وصیت کا اجراء فرمایا۔اور اس سلسلہ میں بہشتی مقبرہ قادیان کی بنیاد رکھی۔حضرت مصلح موعودؓ نے نظامِ وصیت کو نظامِ نو کی بنیاد قرار دیا۔ تقسیمِ پاک وہند کے بعد امام جماعتِ احمدیہ کی پاکستان آمد کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان کی طرز پر قبرستان ربوہ قائم کیا گیا۔جماعت کی روز افزوں ترقی کے ساتھ ساتھ نظام وصیت بھی اکناف عالم میں پھیلتا رہا۔دور دراز کے ممالک کے موصیان کی وفات کی صورت میں ان کی میتوں کو تدفین کے لئے ربوہ لایا جاتا ہے۔یہ ایک مشکل امر ہے اور نظامِ وصیت کے عملی نفاذ میں ایک رکاوٹ بھی۔یوں بھی ایک ہی قبرستان میں دنیا بھر کے فوت شدہ موصیان کو دفن کرنا ممکن نہیں۔لہٰذا احباب کی سہولت اور نظام وصیت کے عالمگیر نفاذ کے لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ دنیا کے مختلف مناسبِ حال خطوں میں جائزہ کے بعد مقامی قوانین اوراحکام کی رعایت سے قبرستان موصیان اور ذیلی علاقائی دفاتر وصایا قائم کیے جائیں۔12:الفضل کی اشاعت بڑھانے کے لیے اس میں کم از کم ایک صفحہ انگریزی کا ہونا چاہیے۔	5،اپریل کو heart attack ہوا تھا اور وہ فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج تھے۔ اس سال کی تجویز کی تعمیل میں 17 مارچ 1993ء کو عائشہ دینیات کلاس لجنہ اماء اللہ پاکستان کے تعاون سے نظارتِ تعلیم کی نگرانی میں بچیوں کے مدرسۃ الحفظ کا آغاز ہوا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: مجلس شوریٰ میں منظور ہونے والی ایسی تجاویز جن کا تعلق عام افراد جماعت سے ہوتا ہے یا کسی خاص شعبہ کے عہدیداران سے ہوتا ہے اس کے متعلق یہ جائزہ لینا چاہیے، آیا وہ تجاویز تمام متعلق افراد جماعت تک پہنچ چکی ہیں اور یہ کہ ان پر عمل در آمد کروانے سے کیا نتائج پیدا ہوئے ہیں نیز اس سلسلہ میں عمل درآمد کروانے والے پہلے سے موجود نظام طریق کار میں کیا نقائص ہیں۔اور ان کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے۔2: مجلسِ شوریٰ اور دیگر اہم مرکزی اجتماعات کے موقع پر بیرونی شہروں کے سیکرٹریان رشتہ ناطہ اگر اپنے اپنے علاقوں کی فہرستیں برائے رشتہ ناطہ مع مختصر کوائف ساتھ لے آئیں اور آپس میں مل کر ان فہرستوں کا موازنہ اور تبادلہ خیال کریں تو اس سے رشتے طے کرنے میں سہولت ہو گی۔3:بورڈ اور یونیورسٹیوں کے امتحانات کے نتائج اور اگلے داخلوں کے انتظار میں طلباء عام طور پر کئی کئی ماہ فارغ رہتے ہیں۔اس عرصہ میں اگر نوجوانوں کی دینی تعلیم کا مرکز میں بندوبست ہو اور چند ماہ پر مشتمل کورسز کا انتظام کیا جائے (جس کا باقاعدہ امتحان بھی لیا جائے) تو اس سے نوجوانوں کی دینی تعلیم میں موجودہ کمی کا سدِباب ہو سکے گا۔اور وہ دعوت الی اللہ کا کام کرنے کے لیے بہتر طور پر تیار ہوں گے اور ان کے فارغ وقت کا بہترین مصرف ہو گا۔4:مرکز کی طرف سے تعلیم القرآن اور دوسرے جماعتی کاموں کے لیے ان احباب کی خدمات حاصل کی جائیں جو وقف بعد ریٹائرمنٹ کر چکے ہوں اور ابھی مرکز کی طرف سے ان کی کوئی ڈیوٹی نہیں لگائی گئی۔
تواریخ: 2 تا 4 اپریل 1993ء **مقام:** ایوانِ محمود 584 نمائندگان شامل ہوئے	☆امسال حضورؒ نے اپنے پیغام میں فرمایا: "الحمد للہ کہ اب مجلسِ شوریٰ کا نظام حقیقتاً عالمگیر بن چکا ہے اور کثرت کے ساتھ پاکستان کے علاوہ بھی مختلف ممالک میں یہ اہم نظام متعارف ہو چکا ہے اور بہت سی جگہ خدا کے فضل سے مستحکم ہو گیا ہے۔ الحمد للہ کہ ہر جگہ مجلسِ شوریٰ ان ہی اقدار کے مطابق چلائی جا رہی ہے جن اقدار کے آپ قادیان میں امین رہے اور اب ربوہ میں بھی امین ہیں۔اس پہلو سے یہ بات دن بدن نمایاں ہو کر سامنے آرہی ہے کہ اس صدی کی اہم ترین ضرورت مجلسِ شوریٰ کے نظام کو جماعت کی روایتی اعلیٰ قدروں کے مطابق دنیا کی ہر جماعت میں قائم کرنا تھی اور گزشتہ صدی کی طرف سے نئی صدی میں داخل ہونے والے مختلف ممالک کی جماعتوں کے لئے یہ ایک بہترین تحفہ ہے۔	**نظارتِ امورعامہ صدر انجمن احمدیہ: 1:از طرف جماعت احمدیہ پشاور:** پاکستان کے دُور افتادہ علاقوں میں علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے افریقہ کی طرز پر ڈسپنسریاں قائم کی جائیں۔**2:از طرف جماعت احمدیہ گجرات:** مرکز ربوہ میں رہائش کے خواہش مند افراد جماعت اپنے مکان کے لیے پلاٹ ربوہ کی اضافی کالونیوں میں خریدنے کے بعد بعض اوقات کئی مجبوریوں کے باعث جلدی مکان تعمیر نہیں کرسکتے نہ ہی اپنے پلاٹ کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اس دوران کچھ لوگ ان کے پلاٹوں پر ناجائز قابض ہو جاتے ہیں بلکہ مکان بھی تعمیر کر لیتے ہیں اور مقدمات تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔یہ امر بیرون ربوہ میں مقیم مالکان پلاٹ کے لیے بے حد دشوار ہے۔ایسے مالکانِ پلاٹ کے حقوق کے تحفظ کے لیے مرکزِ سلسلہ کوئی مناسب اقدام کرے۔ (حضورؒ نے اس تجویز سے متعلق تحریر فرمایا "یہ ایک اہم مسئلہ ہے جسے اس طرح سرسری طور پر سر سے ٹالنا مناسب نہیں۔مذکورہ کمیٹیوں کے باوجود تجویز میں مذکورہ تمام مسائل نہایت تکلیف دہ صورت میں موجود ہیں۔وقت کی اہم ضرورت ہے کہ مجلس شوریٰ غور کرے اور مناسب سمجھے تو ایک سب کمیٹی مقرر کر دے جو گہری چھان بین کے ساتھ مرض کی تشخیص اور علاج کی تجاویز پیش کرے۔") **وکالتِ تعلیم: 1:از طرف جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان:** قادیان میں مدرسہ احمدیہ قائم تھا۔جس میں پرائمری پاس طلباء داخل ہوتے تھے۔جو سات جماعتوں تک تعلیم کی تکمیل اور پھر جامعہ احمدیہ میں دوسال مزید تعلیم حاصل کرکے مولوی فاضل کا امتحان دیتے تھے اور اس کے بعد مبلغ کلاس کا۔اگر	☆حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔حضورؒ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی وجہ سے محترم میاں صاحب صدارت نہ فرماسکتے ہوں تو ان کے قائمقام کے طور پر محترم مرزا عبدالحق صاحب صدارت فرمائیں گے۔ ☆امسال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے مجلسِ مشاورت میں بطور نائب وکیل المال ثانی، تحریکِ جدید کی جانب سے نمائندگی فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر ضلع کراچی، محترم چودھری احمد مختار صاحب اور محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب نے انجام دیئے۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ **ردشدہ تجاویز**

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	......جن شدید مشکل حالات میں سازشوں میں گھرے ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ بہادری اور غیر متزلزل عزم کے ساتھ اس مقدس جھنڈے کو بلند رکھے ہوئے ہیں اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے۔ درحقیقت آپ کی شوریٰ کی کاروائی مجھے اصحاب کہف کی یاد دلاتی ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ ان کے مشورے بھی اسی طرح سرگوشیوں میں ہوا کرتے ہوں گے۔ باوجود اس کے کہ وہ مشورے ایسے ہیں جو سب سے زیادہ اس بات کے مستحق ہیں کہ بلند و بالا آواز کے ساتھ ایک صلاح عام کے طور پر سب دنیا کے سامنے پیش کیے جائیں کہ اگر تم اپنی فلاح اور بقا چاہتے ہو تو تم بھی ہماری تقلید کرو اور ہم سے سیکھو کہ کس طرح تقویٰ کی روح کے ساتھ سچے مشوروں کا حق ادا کیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ سننے کے کان ٹیڑھے ہیں اور پیغام کے مطالب نکالنے والی ذہنی کَلیں بگڑی ہوئی ہیں۔ جہاں حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق اور محبت کے گیت گائے جائیں وہاں بھی بل کھائی ہوئی سوچیں بے ادبی کا پہلو نکال لیتی ہیں۔ پس آپ کا دور بلاشبہ اصحابِ کہف کی یاد دلاتا ہے۔" ☆امسال حضرت خلیفہ المسیح الرابعؒ نے خطبۂ جمعہ 2/ اپریل کے موقع پر مجلسِ مشاورت پاکستان کا ذکر فرمایا۔ جس کا لنک درج ذیل ہے۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/1993-04-02	اب بھی اس طریق سے تعلیم دی جائے تو پرائمری کی تعلیم کے بعد خصوصاً وقفِ نو والے بچے اور دوسرے بچے بھی داخل ہوسکتے ہیں۔ اس طرح معیار تعلیم بھی بہتر ہو گا۔ **بجٹ سال 94-1993ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 5: بیرون ربوہ سے جو احباب اپنے بچوں کو ربوہ میں نصرت جہاں اکیڈمی وقف نو سکول وغیرہ میں تعلیم کے لیے بھجواتے ہیں۔ انہیں اپنے بچوں کے ساتھ خود بھی ربوہ میں کرایہ کے مکانوں میں رہنا پڑتا ہے جس سے اخراجات بہت بڑھ جاتے ہیں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ ایسے بچوں کے لیے تعلیمی اداروں کے ساتھ ہوسٹل کی سہولت ہونی چاہیے اس طرح والدین کے اخراجات میں کافی کمی آسکتی ہے۔ 6: دعوتِ الی اللہ کے سلسلہ میں ایسے احباب جماعت جو داعیان خصوصی کی صف میں شامل ہیں اُن کے لیے مرکزی سطح پر ہر سال ریفریشر کورس کروانے کا انتظام ہونا چاہیے اور داعیانِ خصوصی کو مرکز کی طرف سے کارڈ دیئے جائیں جو ان کے لیے بطور ثبوت رہیں۔ 7: ہر شہر میں بچوں کے لئے حافظ قرآن سنٹر کھولا جائے تاکہ جو بچے ربوہ نہیں جاسکتے وہ اس سنٹر میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر سکیں۔ 8: معاشرہ کو منشیات اور ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لیے جماعتِ احمدیہ بھی کوئی ادارہ قائم کرے۔ کیونکہ اپنی عالمگیریت کی وجہ سے جماعت احمدیہ دوسری تنظیموں کی نسبت زیادہ اچھے نتائج حاصل کرکے انسانیت کی بہتر خدمت کر سکتی ہے۔ 9: جماعت احمدیہ کے ذہنی و جسمانی معذور افراد کے لئے مرکز میں ایک ادارہ ہونا چاہیئے جس میں طبی سہولتوں کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت کا بھی بندوبست ہو۔ 10: غریب اور بیوہ بہنوں کے لئے احمدیہ سلائی سنٹر ہر شہر میں ہونا چاہیئے تا کہ جو ہماری بہنیں اور جوان بچیاں گھروں سے باہر جاتی ہیں اور فیکٹریوں میں کام کرتی ہیں ان کا مسئلہ حل ہو جائے۔ 11: جماعت کے نوجوانوں کے کاروبار یا سروس کے حصول کے لئے کوئی شعبہ بنایا جائے جس کے نمائندے مقامی اور ضلع کی جماعتوں اور مرکز میں بھی ہوں۔ 12: بچوں اور بچیوں کے لئے احمدیہ گراؤنڈز ہونی چاہییں جہاں ہمارے بچے اور بچیاں فارغ ٹائم میں گیمز کر سکیں۔ (اس تجویز کے بارہ میں حضورؒ نے ارشاد فرمایا کہ انتظامی معاملہ سے صدر انجمن احمدیہ کیا مراد لیتی ہے؟ یوں تو ہر مسئلہ کا کسی نہ کسی انتظام سے تعلق ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صدر انجمن پر واضح نہیں کہ وہی تجویزیں اس عذر پر ردّ ہوسکتی ہیں جو انتظام میں دخل اندازی پر مشتمل ہوں۔ مثلاً فلاں کارکن کو تبدیل کرکے فلاں جگہ لگا دیا جائے وغیرہ۔ اگر انجمن کے نزدیک ان کا عذر درست ہے تو سابقہ فیصلہ جات کی مثالیں دے کر مجھ پر یہ بات واضح کریں کہ کون سی تجویز انتظامی معاملہ پر عذر رکھ کر ردّ کی جاسکتی ہے اور کونسی نہیں۔)	1: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات درس قرآن اور تقاریر ڈش انٹینا کے علاوہ بی بی سی جیسے بڑے بڑے ریڈیو سٹیشنوں سے بھی نشر کیے جائیں تا کہ دنیا کے ہر حصہ کے لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ 2: مرکزِ سلسلہ میں بین الاقوامی معیار کا ایک ایسا سٹیڈیم بنایا جائے جس میں احمدی کھلاڑیوں کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تربیت کا بندوبست ہو تا کہ وہ کھیلوں کے بین الاقوامی مقابلوں میں حصہ لینے کے قابل ہو سکیں۔ 3: وقفِ نو کی تحریک میں جو بچے شامل ہوئے یا ہو رہے ہیں۔ وہ پرائمری کی تعلیم تک اپنے والدین اور ورثاء کے زیر تربیت رہیں۔ پرائمری کی تعلیم کے بعد مرکز یا مختلف مراکز قائم کرکے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام خلافت کے ماتحت کر دیا جائے۔ خلافت ان کی قابلیت اور رُجحان کے مطابق مختلف شعبہ ہائے زندگی کی تعلیم و تربیت کا اہتمام و انتظام کرے۔ تربیت مکمل ہونے کے بعد داعی الی اللہ کا کام ان کے سپرد کر دیا جائے۔ 4: (الف) واقفین نو کی تعلیم و تربیت کے لئے ضلعی سطح پر سکول یا مراکز قائم کیے جائیں۔ (ب) جس طرح ذیلی تنظیموں کے مقررہ مہینوں میں اجتماعات ہوتے ہیں اسی طرح واقفینِ نو کے لئے ٹائم ٹیبل ضلعی سطح پر بنائیں مرکزی منظوری اور نمائندگان کی نگرانی و صدارت میں کچھ روز کے لئے کلاسیں ہوں۔
تواریخ: 15تا17اپریل 1994ء **مقام:** ایوانِ محمود 603 نمائندگان شامل ہوئے	☆امسال حضورؒ نے 15/اپریل کو خطبہ جمعہ میں جماعتِ احمدیہ پاکستان کی مجلسِ مشاورت کا ذکر فرمایا۔ آپؒ نے فرمایا "سب سے پہلا پیغام میرا مجلسِ شوریٰ پاکستان کو اور دیگر مجالسِ شوریٰ کو یہی ہے کہ قرآنِ کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تالیفِ قلب کا اور ایک دوسرے سے اکٹھے ہو کر بھائیوں کی سی شکل اختیار کر جانے کا مجلسِ شوریٰ کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ آپس کی الفت نہ ہو تو مشورے بے معنی، بے حقیقت بلکہ بسا اوقات نقصان دہ ہو جاتے ہیں اور شوریٰ کا اعلیٰ مقصد ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ اس لئے ہر مجلسِ شوریٰ میں دنیا میں کہیں بھی منعقد ہو، خواہ وہ جماعت کی عمومی مجلسِ شوریٰ ہو یا ذیلی مجالس کی ہوں، اس نصیحت کو خوب پلے باندھ لینا چاہیے کہ شوریٰ کے دوران بھی کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے کسی بھائی کی دل شکنی ہو اور شوریٰ کے علاوہ بھی محبت کا ماحول قائم کرنا شوریٰ کے بابرکت ہونے کے لئے نہایت ضروری ہے ......جیسا کہ میں نے بارہا پہلے بھی ذکر کیا ہے میرے نزدیک جماعت کی زندگی دو چیزوں میں ہے ایک خلافت اور ایک شوریٰ۔ یہ دو ایسی چیزیں جن کے اندر جماعت کی بقا کا راز ہے۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے اس بات کو پیشِ نظر	**نظارتِ امور عامہ: 1: از لجنہ اماء اللہ ربوہ بذریعہ لجنہ اماءِ اللہ مرکزیہ پاکستان:** ربوہ میں جماعت کی بے سہارا خواتین (بیوہ، یتیم، مطلقہ) جن کے لیے سہارے کی کوئی جگہ نہ ہو۔ ایک ادارہ قائم ہونا چاہیے جہاں انہیں رہائش کی جگہ مل سکے۔ نیز وہاں انہیں کام وغیرہ کی تربیت بھی دی جائے۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن): 1: از طرف لجنہ اماء اللہ ربوہ بذریعہ لجنہ اماءِ اللہ مرکزیہ پاکستان:** جماعت میں منصوبہ بندی کے تحت ایسے انتظام کی ضرورت ہے کہ (الف) ہر احمدی ناظرہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو۔ (ب) ایسا اہتمام ہو کہ حتی الوسع ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکے۔ **بجٹ سال 95-1994ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 3: ضلع راجن پور اور ڈیرہ غازیخاں کے سینکڑوں میل پر پھیلے ہوئے وسیع پہاڑی علاقہ میں آباد لاکھوں افراد احمدیت کے پیغام سے آج تک محروم ہیں۔ اس سلسلہ میں تجویز ہے کہ ابتدائی طور پر اس پہاڑی علاقہ کے اہم مقامات پر فری ڈسپنسریاں قائم کی جائیں تا کہ وہاں کے لوگ احمدیت کی طرف راغب ہوں اور احمدیت کے نور سے منور ہوں۔ 4: صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ قواعد کے مطابق وہ کارکنان جو وقف بعد از ریٹائرمنٹ کے تحت خدمات سرانجام دیتے ہیں وہ فراغت کے بعد فضلِ عمر ہسپتال کی بلا معاوضہ طبّی سہولت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں تجویز ہے کہ ایسے تمام کارکنان جو وقف بعد از ریٹائرمنٹ کے طور پر 40سال کی عمر کے بعد بالمقطع گریڈ میں کم از کم دس سال لگاتار خدمت کی توفیق پالیتے ہیں۔ انہیں فراغت کے بعد دوسرے کارکنان کی طرح طبّی سہولت کی اجازت فرمائی جائے۔ 5: بہشتی مقبرہ کی خوبصورتی کے لیے قبروں میں یکسانیت ضروری ہے۔ اس لیے تجویز ہے کہ تمام قبروں پر بجری ڈلوائی جائے یا سب قبروں کو بغیر بجری کے رکھا جائے اور مجلس کارپرداز اس کی نگرانی کرے۔ 6: احمدیہ عالمی نشریات کی تیاری کے لئے جماعتی طور پر مختلف شعبہ جات سے منتخب افراد کی ٹریننگ کا فوری انتظام کروایا جائے تا کہ معیاری پروگرام تیار کرکے بھجوائے جاسکیں۔ 7: مرکز	☆حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔ ☆امسال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے مجلسِ مشاورت میں بطور نائب وکیل المال ثانی، تحریکِ جدید کی جانب سے نمائندگی فرمائی۔ ☆محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر مجلسِ شوریٰ نے مجلسِ مشاورت کے آغاز پر بعد از دعا مختصر خطاب فرمایا۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب اور محترم چودھری حمید نصراللہ خان صاحب نے انجام دیئے۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے مختصر اختتامی خطاب فرمایا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: (الف) امراء اضلاع کے انتخاب کے لئے ووٹ دہندگان کی تعداد بڑھائی جائے اس میں صدران کے علاوہ تنظیموں کے سربراہ اور کچھ مزید احباب کو شامل کیا جائے۔ (ب) امیر ضلع یا صدر کے انتخاب کے لئے زیادہ سے زیادہ دو ٹرم کی حد مقرر کی جائے۔ اس کے بعد وقفہ آنا ضروری ہے۔ سوائے اس کے کہ خاص ضرورت

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	رکھنا ضروری ہے، اپنے دلوں میں اس کو جاگزیں کرلیں، اپنی فطرتِ ثانیہ بنالیں کہ خلافت سے وابستگی اور مجلسِ شوریٰ سے اس کے تمام لوازمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے احترام اور ادب کا تعلق اور اس نظام کو تقویت دینا جماعت کی بقا کے لئے انتہائی ضروری ہے۔" اس خطاب کا لنک درج ذیل ہے۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/1994-04-15/	کی طرف سے ہر ضلعی جماعت کو روحانی خزائن کا سیٹ، تفسیرِ کبیر کا سیٹ اور تاریخِ احمدیت کا سیٹ فراہم کیا جائے۔ خصوصاً ان جماعتوں کو جو یہ سیٹ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتیں۔8: نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں ہوسٹل کی اشد ضرورت ہے تاکہ بیرون ربوہ سے آنے والے طلباء استفادہ کرسکیں۔ اسی طرح دیگر تعلیمی اداروں میں حصول تعلیم کے خواہش مند احمدی طلباء کے لئے بھی ایک احمدیہ ہوسٹل کا قیام ضروری ہے۔9: ربوہ میں لڑکیوں کا کالج نیشنلائز (Nationalize) ہونے کے بعد اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے کہ لڑکیوں کا جماعتی انتظام کے تحت ایک کالج قائم کیا جائے تاکہ جماعتی روایات کے مطابق نوجوان بچیوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی اور اصلاحی تربیت ہوسکے۔ کالج کے ساتھ لڑکیوں کی رہائش کے لئے ہاسٹل کا بھی انتظام ہو۔10: جن دیہاتی جماعتوں میں واقفینِ نو بچے تو ہیں لیکن حکومت کی طرف سے نہ وہاں اور نہ ہی قریب کوئی پرائمری سکول موجود ہے۔ وہاں جماعت سکول کا انتظام کرے تاکہ واقفین نو بچے تعلیم حاصل کرسکیں۔ اس سلسلہ میں متعلقہ شعبہ کوئی پالیسی وضع کرے۔	کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح یا ان کا مقرر کردہ نمائندہ ایسے افراد کو نامزد کردے۔ (ج) قواعد کے مطابق امراء اضلاع کے لئے صدران جماعت کے ہی نام پیش کیے جاسکتے ہیں۔ اس میں یہ لچک پیدا کی جائے کہ صدران کے علاوہ دیگر تنظیموں کے سربراہ یا کچھ دیگر افراد کے نام بھی پیش کیے جاسکیں۔2: احمدی بے روزگار حکومتی قرضہ جات سے بوجہ سودی نظام فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ لہٰذا امورِ عامہ اور عمومی شعبہ جات بے روزگار صاحبان کے لئے کاروبار یا صنعت سازی وغیرہ شروع کرنے کے لئے ایک مربوط پروگرام تشکیل دیں۔
تواریخ: 31 مارچ تا 2 اپریل 1995ء **مقام:** ایوانِ محمود 599 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 31 مارچ کو خطبہ جمعہ میں جماعتِ احمدیہ پاکستان کی مجلسِ مشاورت کا ذکر کرتے ہوئے شوریٰ کے حوالہ سے مفصل نصائح فرمائیں۔ آپؒ نے فرمایا۔ "آج پاکستان کی مجلسِ شوریٰ منعقد ہورہی ہے اور چونکہ میں خود وہاں ذاتی طور پر ایک عرصے سے شمولیت سے محروم رہا اس لئے انجمن کی ہمیشہ یہ خواہش رہی اور ناظر صاحب اعلیٰ مجھے یہ لکھتے رہے کہ ایسے موقع پر کوئی پیغام بھیج دیا کریں۔ تو پہلے تو پیغاموں پر ہی گزارہ تھا اب اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے کہ میں خود اب شوریٰ میں ان کے ساتھ شامل ہورہا ہوں اور اس خطبہ کے ذریعے ان سے ایسے خطاب کررہا ہوں جیسے ان کے سامنے کھڑا بول رہا ہوں۔ اگرچہ یہ وقت ایسا ہے کہ شاید وہ ایک جگہ سب اکٹھے نہ ہوسکے ہوں کیونکہ پاکستان کے وقت کے لحاظ سے شوریٰ کا اجلاس ختم ہوچکا ہوگا لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ بعض ٹولیوں کی صورت میں بعض جگہوں پر مجلسِ شوریٰ کے ممبران اکٹھے بیٹھ کر بھی اس خطاب کو سن رہے ہوں گے۔ ...... مجلس شوریٰ کا جو نظام جماعتِ احمدیہ میں اس طریق پر رائج ہے جو آج کل ہم دیکھ رہے ہیں اور اس کا آغاز دراصل حضرت مصلح موعودؓ نے 1922ء میں کیا۔ 1922ء میں پہلی بار باقاعدہ ایک Institution کے طور پر مجلسِ شوریٰ وجود میں آئی ہے اور بعد کے حالات نے ثابت کردیا کہ بحیثیت Institution اس کا وجود میں آنا انتہائی ضروری تھا کیونکہ مالی معاملات ایسی نوعیت اختیار کررہے تھے کہ جس کے نتیجے میں محض اتفاقاً بھی اس سے مشورہ کرلینا بھی کافی نہیں تھا بلکہ ساری جماعت کو جو چندہ دہندہ ہے اس کو اعتماد میں لینا اور ان امور پر فیصلوں میں ان کے مشورے طلب کرنا ضروری تھا۔" اس خطاب کا لنک درج ذیل ہے۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/1995-03-31/	**نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن):1: ازطرف لوکل انجمن احمدیہ ربوہ:** جماعتوں میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کے لئے باضابطہ، منظم اور موثر کوشش کی ضرورت ہے جس کے لئے تجویز ہے کہ (الف) ہر جماعت کی مقامی انتظامیہ احباب جماعت کو قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کی ذمہ دار قرار دی جائے۔ (ب) ایسے افراد جو قرآن کریم ناظرہ یا اُس کا ترجمہ نہیں جانتے ان کی کم ازکم 1/10 کی تعداد کے مطابق انتظامیہ ہر سال پڑھانے کی ذمہ دار ہو۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:1: ازطرف لوکل انجمن احمدیہ ربوہ:** حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک ہدایت کے تحت جماعتوں میں اصلاحی کمیٹیاں قائم ہیں۔ ان اصلاحی کمیٹیوں کو زیادہ فعال اور مؤثر بنانے کا معاملہ شوریٰ میں زیرِ غور لایا جائے۔ **نظارتِ اشاعت:1: ازطرف لجنہ اماء اللہ کوئٹہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** MTA کے پروگرام ہر ممبر تک پہنچانے کے لیے مؤثر تجاویز زیرِ غور لائی جائیں تاکہ جو گھرانے اب تک اس سے محروم ہیں وہ بھی فیض پاسکیں۔ **بجٹ سال 1995-96ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 3: (الف) تمام مربیان اور معلمینِ سلسلہ پاکستان کے لیے ان کے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں اچھی قسم کے سائیکل مہیا کیے جائیں جس سے ان کی خدمات کا حلقہ بہت بڑھ جائے گا۔ (ب) ہر ضلعی اور تحصیل ہیڈکوارٹر میں بھی ایک عدد سائیکل جماعتی کاموں کے لئے مہیا کیا جائے۔ (ج) ہر جماعت میں سلسلہ کی اہم کتب پر مشتمل لائبریری قائم کی جائے تاکہ جملہ افراد جماعت حضرت اقدسؑ کی اور دیگر جماعتی کتب سے استفادہ کرسکیں۔4: ربوہ کے بہت سے طالب علم سفر کی کوفت اور خرچ برداشت کرکے دوسرے شہروں میں ہومیو پیتھی کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خصوصاً خواتین کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ربوہ میں اعلیٰ معیار کا ہومیو پیتھی میڈیکل کالج کا قیام ہو۔5: جماعت ایک کیرئیر اینڈ ایجوکیشنل کونسل قائم کرے جو کہ دوران تعلیم طالب علموں کو مختلف پیشوں اور مختلف شعبہ جات میں تعلیمی افادیت سے بروقت مطلع کیا کرے تاکہ احمدی طلباء ملکی/وقتی ضروریات کے مطابق کیرئیر اور تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوں۔6: واقفینِ نو کے لیے مطبوعہ لٹریچر اور آڈیو اور ویڈیو کیسٹ (جو معلومات عامہ، جنگلات اور سمندری حیات سے متعلق ہیں) ہر ضلعی مرکز کو مہیا کی جائیں تاکہ جماعتوں میں حلقہ کے واقفین نو کو ان سے متعارف کرایا جاسکے۔	☆حضرت خلیفۃ المسیحؒ کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔ ☆امسال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے مجلسِ مشاورت میں بطور ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے نمائندگی فرمائی۔ ☆محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدرِ مجلس نے افتتاحی خطاب میں تین امور کی جانب توجہ دلائی۔ **الف:** شوریٰ کے اجلاس کے دوران اور علاوہ اوقات میں دعائیں کرتے رہیں۔ **ب:** سب کمیٹیوں اور شوریٰ کے عام اجلاس میں نرم زبان کا استعمال کریں۔ **ج:** المجالس بالامانة کا خیال رکھیں ☆مجلس مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب اور محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے انجام دیئے۔ **ردشدہ تجاویز** 1: ان خواتین کو جو بذریعہ جیب خرچ لازمی چندہ جات میں شامل ہوں۔ انہیں عہدیداران جماعت کے انتخاب میں ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔2: (الف) مرکزی لائبریری کے سلسلہ میں تجویز ہے کہ تعطیلات کے ایام میں بھی مناسب اوقات میں لائبریری کھلی رکھی جائے تاکہ باہر سے آنے والے احباب بھی حوالہ جات وغیرہ کے سلسلہ میں استفادہ کرسکیں۔ (ب) اسی طرح تعطیلات کے ایام میں دفتر اشاعت بھی کچھ وقت کے لیے کھلا رکھا جائے۔ (ج) چندہ جات کی وصولی کے لیے بھی تعطیلات کے ایام میں دارالضیافت میں انتظام کیا جائے۔ اکثر احباب کو جمعہ کے روز مرکز میں آنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ مگر اس دن وصولی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے کافی دقت پیش آتی ہے۔
تواریخ: 29 تا 31 مارچ 1996ء **مقام:** ایوانِ محمود	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 29 مارچ کو خطبہ جمعہ میں جماعتِ احمدیہ پاکستان کی مجلسِ مشاورت کا تفصیلی ذکر فرمایا اور نمائندگانِ شوریٰ کو اس حوالہ سے مفصل ہدایات ارشاد فرمائیں۔ آپؒ نے فرمایا۔ "ساری دنیا میں نظام جماعت کی بناء چونکہ شوریٰ پر رکھی گئی ہے اور شوریٰ کا خلیفۂ وقت سے وہ رابطہ ہے جو قرآن	**نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:1: ازطرف لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "پس مومنوں کو نومبائعین کی فکر کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ لگ کر ان کی کمزوریاں دور کرنے میں ان کی مدد کرنی چاہیے۔" لہٰذا تجویز ہے کہ نئے پھلوں کو سنبھالنے کے انتظامات میں کمی محسوس کی جارہی ہے اس کے لئے باقاعدہ شعبہ بنا کر پروگرام مرتب کیے جائیں۔	☆حضرت خلیفۃ المسیحؒ کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلسِ مشاورت کی صدارت فرمائی۔ یہ مجلسِ مشاورت میں حضرت میاں صاحب کی آخری شمولیت تھی۔ اگلے برس آپ بوجہ بیماری شرکت نہ فرماسکے اور 10 دسمبر 1997ء کو آپ کا انتقال ہوگیا۔ 1943ء میں آپ کی پہلی مرتبہ مجلسِ مشاورت میں بطور نمائندہ، شرکت کا ذکر ملتا ہے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
608 نمائندگان شامل ہوئے	نے محمد رسول اللہ ﷺ کا مومنوں کی جماعت سے قائم فرمایا تھا اور وہی رابطہ ہے جو زندہ رکھنے کے لائق ہے ورنہ کوئی رابطہ زندہ رکھنے کے لائق نہیں۔ اس رابطے کے نتیجے میں جماعت کو تقویت نصیب ہو گی، اس رابطے کے نتیجے میں جماعت کو وحدت نصیب ہو گی، اس رابطے کے نتیجے میں جماعت کو سرخروئی عطا ہو گی، اس رابطے کے نتیجے میں جماعت اپنے مسائل پر ایسے غور کرے گی کہ دنیا بھر کی بڑی سے بڑی طاقتیں بھی اس قسم کے پاکیزہ نور سے محروم ہوں گی جو اس چھوٹی سی جماعت کو اللہ تعالیٰ یہ سعادت نصیب فرمائے گا جیسا کہ ہمیشہ فرماتا رہا ہے۔ تو پہلا نکتہ حکمت کا یہ ہے کہ مشوروں سے پہلے اپنے دلوں میں نرمی پیدا کیا کریں اور رحمت کا نمونہ دکھائیں۔ ...... شوریٰ کے لئے دوسرا مشورہ یہ ہے اور بڑا اہم ہے کہ جو خدا کی خاطر قربانیاں دینے والے ہیں ان کو آگے لایا کریں اور اپنی سوچوں میں اس مضمون کو ہمیشہ داخل کریں کہ انتخاب کرتے وقت محض ظاہری طور پر اچھے، سمجھدار لوگ آپ کے پیشِ نظر نہ رہیں۔ یہ دیکھا کریں کہ ان میں ٹھوس خدمت کرنے والا، تقویٰ سے مشورہ دینے والا کون ہے اور کس کا سب کچھ خدا کے لئے حاضر رہتا ہے۔ وہ غریب ہو یا امیر ہو کالا ہو یا گورا ہو یہ بحثیں بالکل بے تعلق ہیں۔ پس جو خدا کو تحفے دیتا ہے جس کے التحیات للہ خدا کے حضور اس کا ایک تعلق قائم کرتے ہیں وہ زیادہ اہل ہے کہ وہ مشورے دے۔ پس مجلسِ شوریٰ میں انتخاب کے وقت جانی اور مالی قربانیاں دونوں ہی پیشِ نظر رہنی چاہییں۔" اس خطاب کا لنک درج ذیل ہے https://www.alislam.org/urdu/khutba/1996-03-29	**نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن): 1: از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن): (الف)** تعلیم القرآن منصوبہ جماعتوں کو بھجوا دیا ہے اس پر مؤثّر عمل درآمد کے لیے شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (ب) اس ضمن میں تعلیم وتربیت کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے پیشِ نظر نظارت کی طرف سے جماعتوں کو اپنی بالغ تجنید کے 20 فیصد افراد کو وقف عارضی کی تحریک میں شمولیت کے لئے جو تحریک کی گئی ہے اس میں جماعتیں بھرپور تعاون کریں اور فعّال کردار ادا کرنے کا پروگرام تجویز کریں۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1: از طرف لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** ربوہ میں بے روزگاری ختم کرنے کے لئے مردوں اور عورتوں کے مناسب حال چھوٹی چھوٹی صنعتیں قائم کی جائیں۔ **بجٹ سال 1996-97ء ہر سہ انجمن** **ردشدہ تجاویز** 1: حضرت مسیحِ موعودؑ اور بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سمجھنے کے لیے عربی کی تعلیم پر بہت زور دیا ہے۔ پاکستان کی جماعتوں میں عربی کی تعلیم وتدریس کے لئے کوئی مناسب انتظام (مثلاً عربی کورس بذریعہ خط وکتابت) مرکز کی طرف سے کیا جائے۔ 2: جماعتِ احمدیہ کے لوگوں کا تعلیمی معیار تیزی سے نیچے کی طرف آرہا ہے اور اتنی بڑی عالمی جماعت میں بار ایٹ لاء اور پی۔ ایچ۔ ڈی ڈاکٹر زنہ ہونے کے برابر ہیں۔ جماعتِ احمدیہ مرکزی طور پر ہر سال 5 لاء گریجوایٹ اور 5 ایم۔ اے / ایم ایس سی طالب علموں کو منتخب کر کے بار ایٹ لاء اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے امتحان پاس کروائے۔ اس طرح آنے والے چند سالوں میں جماعت کے پاس مرکزی طور پر تحقیقی کام کے سلسلہ میں کئی بار ایٹ لاء اور ریسرچ سکالرز موجود ہوں گے اور یہ سلسلہ مستقل طور پر جاری رہے تو ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ جماعت کے پاس سینکڑوں اسکالرز موجود ہوں گے اور آگے چل کر ان ہی اسکالرز میں سے اِن شاء اللہ نوبل انعام یافتہ لوگ پیدا ہوں گے۔ 3: ربوہ میں احمدی طلباء کے لیے ہوسٹل کا کوئی انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے بچوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لیے تجویز ہے کہ ربوہ میں احمدی طلباء کے لئے جلد از جلد ہوسٹل تعمیر کروایا جائے۔ 4: تزکیہ اموال دین حق کا بنیادی رکن ہے اور قرآن مجید میں تقریباً ہر مقام پر جہاں نماز کا حکم ہے۔ وہاں تزکیہ اموال کا حکم بھی موجود ہے۔ جماعت احمدیہ خالصۃً الٰہی جماعت ہے اور دین حق کی حقیقی نمائندہ ہے۔ لازمی اور طوعی چندہ جات کے مرکز میں باقاعدہ شعبہ جات موجود ہیں۔ اسی طرح تزکیہ اموال کا شعبہ بھی کسی نہ کسی طور قائم ہے۔ تاہم جس طرح چندہ جات کی وصولی کے لئے تحریکات تحریراً اور نمائندگان (انسپکٹر صاحبان وغیرہ) کے ذریعہ باقاعدگی کے ساتھ کی جاتی ہیں۔ لیکن تزکیہ اموال کے سلسلہ میں مساعی اس کے مقابلہ میں بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ نظام تزکیہ اموال یعنی اس کی وصولی وغیرہ کو چندہ جات کی طرح یا اس سے بڑھ کر مربوط اور مضبوط بنایا جائے تاکہ احباب کماحقہ اس اہم فریضہ میں شامل ہو سکیں۔ 5: ہر سال نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد وقف کے جذبے کے ساتھ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے خود کو پیش کرتی ہے۔ ان میں اکثریت ایسے نوجوانوں کی ہوتی ہے جن کو والدین پیدائش سے ہی ذہنی طور پر وقف کے لئے تیار کرتے ہیں۔ لیکن ایک محدود تعداد کو میرٹ کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی جماعتی ضروریات اور ایسے نوجوانوں کے جذبہ وقف کو دیکھتے ہوئے تجویز کیا جاتا ہے کہ ((الف) ایسے تمام نوجوانوں کو (سوائے چند مستثنیات کے) بطور واقف رجسٹر کیا جائے۔ (ب) جامعہ احمدیہ میں شاہد کی ڈگری کے علاوہ ڈپلومہ کورس شروع کیا جائے جس میں میرٹ کی بنیاد پر داخلہ دیا جائے۔ (ج) ذاتی استعدادوں اور رجحانات کی بنیاد پر مختلف شعبہ جات میں خدمت کے لیے تربیت کا اہتمام اور سرپرستی کی جائے مثلاً تدریس، language، کمپیوٹر، میڈیسن وغیرہ۔	☆امسال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے مجلسِ مشاورت میں بطور ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے نمائندگی فرمائی۔ ☆محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدرِ مجلس نے افتتاحی خطاب میں نمائندگان کو ان کی ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چودھری احمد مختار صاحب اور محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب نے انجام دیئے۔ ☆ردشدہ تجویز نمبر 2 چونکہ حقائق پر مبنی نہ تھی لہٰذا صدر انجمن احمدیہ کی سفارش اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ناظر تعلیم نے دوسرے اجلاس میں اس بابت ایک تفصیلی رپورٹ شوریٰ میں پیش کی۔ ☆ربوہ میں طلباء کے لیے ہوسٹل کے قیام کے متعلق تجویز چند سالوں سے آرہی تھی تاہم چونکہ یہ انتظامی معاملہ تھا اور بعض دیگر وجوہات کی بناء پر مجلسِ مشاورت کا حصہ نہ بن سکی تھی۔ لہٰذا اس ضرورت کے پیشِ نظر اس سال کے آغاز میں ربوہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ناظر تعلیم کے زیرِ انتظام ہوسٹل کا آغاز ہوا۔ ☆امسال قاعدہ نمبر 44 قواعد مشاورت کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح کے نذرانہ کے معاملہ پر غور کرنے کے لیے مجلسِ شوریٰ نے بیس اراکین پر مشتمل سب کمیٹی مقرر کی تھی۔ سب کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی کہ موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ قاعدہ نمبر 44 کے تحت نذرانہ خلافت کا معاملہ 5 احباب پر مشتمل کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور ان کی سفارش مجلسِ شوریٰ کی سفارش سمجھی جائے اور یہ کمیٹی اپنی سفارش صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں پیش کرے۔ اس پر مجلسِ مشاورت نے سب کمیٹی کی سفارش کو بالاتفاق منظور کیے جانے کے حق میں رائے دی۔ ☆امسال حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے مجلسِ شوریٰ نے متفقہ طور پر مجلسِ مشاورت کے اختتام ایک قرارداد پاس کی جس کا ذیل میں ذکر ہے۔

نمائندگانِ مجلسِ مشاورت کی جانب سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں قرارداد

مجلسِ مشاورت کے تیسرے روز محترم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مجلسِ مشاورت کے سامنے ممبرانِ شوریٰ کی طرف سے ان کے جذبات کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک قرارداد پیش کی جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوانی مقصود تھی۔ یہ قرارداد حسبِ ذیل تھی۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیّدنا وامامنا ایدکم اللہ بنصرہ العزیز   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان سے حضور کے بابرکت ہاتھوں ایم ٹی اے کی چوبیس گھنٹے کی عالمی سروس کا اجراء ہو رہا ہے۔ اِس تاریخی اور تاریخ ساز موڑ پر جس نے گویا ہمیں اشرقت الارض بنور ربّھا کا نظارہ دکھا دیا ہے۔

ہم نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان جو آج سترویں سالانہ مجلس مشاورت کے سلسلے میں ربوہ میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ حمد اور شکر کے جذبات سے بھرے دلوں کے ساتھ اپنے رب کے حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں عرض کرتے ہیں۔

کیوں کر ہو شکر تیرا، تیرا ہے جو ہے میرا   تُو نے ہر اِک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا   یہ روز کر مبارک سبحان من یّرانی

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
اور دعا کرتے ہیں کہ ہمارا قادر خدا اس عالمی سروس کو بہت بابرکت بنائے اور اس کے ذریعے کرّہ ارض کے وہ حصے جو ابھی تک آنحضور ﷺ کے پیغام سے بے خبر ہیں اُن تک بھی آنحضور ﷺ کا نور پہنچے اور ساری دنیا حضور ﷺ کے جاں بخش اور طمانیت بخش سایہ تلے آجائے۔ اے ہمارے خدا تو ایسا ہی کر آمین! سیدنا وامامنا اس مبارک اور سعید موقع پر ہم پاکستان کے احمدی حضور کی خدمت میں اور عالمگیر جماعت احمدیہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کرتے ہیں اور ایک بار پھر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم پاکستان کے احمدی دامے درمے سخنے ہر دم اور ہر آن اپنی ہر کوشش اس بات کے لیے وقف رکھیں گے کہ ایم ٹی اے کا انقلاب آفریں پروگرام ہمیشہ جاری رہے اور قومیں اس سے برکت پاتی رہیں۔ اللہ ہمیں توفیق بخشے۔ اللّٰھم ایدنا بروح القدس! ہم ہیں حضور کے خدام۔ نمائندگان مجلس مشاورت 1996ء، جماعت ہائے احمدیہ پاکستان دستخط مرزا منصور احمد 1996-03-31" (مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر اس قراردادِ تہنیت کو منظور کیا اور حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوانے کے حق میں رائے دی۔)			
تواریخ: 28 تا 30 مارچ 1997ء **مقام:** ایوانِ محمود 607 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 28 مارچ کو خطبہ جمعہ میں جماعتِ احمدیہ پاکستان کی مجلسِ مشاورت کا مفصل ذکر فرمایا اور نمائندگانِ شوریٰ کو اس حوالہ سے ہدایات فرمائیں۔ آپؒ نے فرمایا۔ "ایک یہ بات بھی سمجھانی ضروری ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظامِ شوریٰ اتنا پھیل چکا ہے اور مختلف ممالک میں مجالسِ شوریٰ قائم کی جاچکی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ان کی مجالس جماعتی روایات کے مطابق بیٹھتی اور دعاؤں کے ساتھ شروع ہوتی، دعاؤں کے ساتھ ختم ہوتی ہیں لیکن میرے لئے اب ممکن نہیں رہا کہ ہر مجلسِ شوریٰ میں اس طرح شامل ہوں جس طرح میں آج شامل ہو رہا ہوں۔ مطالبے آتے ہیں اور مطالبوں میں تو کوئی حرج نہیں، نیکی کی بات ہے مگر ممکن نہیں کہ ہر مجلسِ شوریٰ کو اسی طرح اتنی ہی اہمیت دی جائے جتنی پاکستان میں ہونے والی مجلسِ شوریٰ کو ہے۔ اس کی اہمیت کے پیشِ نظر بعض دفعہ میں شامل ہو بھی سکتا ہوں اور ہو جایا کروں گا اگر خدا نے توفیق دی۔ مگر اکثر صورتوں میں ممکن نہیں ہو گا۔ پاکستان کی مجلسِ شوریٰ کو جو غیر معمولی فوقیت حاصل ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس میں کسی کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں۔ وہ جماعتِ احمدیہ کے تربیت یافتہ بزرگ جنہوں نے حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ سے تربیت پائی اور پھر ان کے بعد آنے والے تابعین جنہوں نے صحابہ سے سیکھا ان کو ایک اپنا الگ مقام اور ایک مرتبہ، ایک فضیلت حاصل ہے جس میں کسی حسد کا سوال نہیں۔ رشک کا بھی اسی حد تک سوال ہے کہ ان کے لئے دعائیں کی جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مقام انہیں عطا فرمایا ہے اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق بخشے مگر ویسے لوگ، جیسا اجتماع ان لوگوں کا ہوتا ہے اور پھر ان کا جو اول تابعین سے تربیت پا کر ساتھ اکٹھے ہوئے ہیں دنیا میں دوسری جگہ ممکن ہی نہیں ہے۔ ......پس جماعتِ احمدیہ پاکستان کی شوریٰ کو اس وقت جو غیر معمولی فضل عطا ہے اس کی وجہ میں نے آپ کے سامنے بیان کر دی ہے اس لئے ہر سال ہونے والی مجالسِ شوریٰ اس خطاب کو اپنا خطاب بنالیا کریں اور یہ خطاب جو میں مجلسِ شوریٰ پاکستان سے کر رہا ہوں اس میں نصائح ہیں، ان سب کے لئے ہیں جو مختلف ممالک میں مجالسِ شوریٰ اس سال منعقد ہوں گی۔ ویسے مجالسِ شوریٰ سے تعلق میں جو خطبات ہیں ان کا تعلق کسی ایک سال سے نہیں بلکہ ہمیشہ رہنے والی دائمی ضرورتوں سے ہے۔"	**نظارتِ اشاعت (شعبہ سمعی وبصری): 1: از طرف لجنہ اماء اللہ اسلام آباد بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** ڈش انٹینا کے استعمال کے متعلق بعض شکایات بھی سامنے آرہی ہیں۔ M.T.A کے پروگراموں سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے موثر اقدامات اور تجاویز پر غور کرنا چاہیے۔ **وکالتِ وقف نو: 1: از طرف وکالتِ وقف نو:** حضور انور نے انٹرنیشنل شوریٰ 1995ء اور 1996ء میں خصوصی طور جماعتوں کو واقفین نو بچوں کو مختلف زبانیں سکھانے کے لیے حتی المقدور لینگویج انسٹی ٹیوٹس قائم کرنے کی ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ اس لیے تجویز ہے کہ مجلسِ شوریٰ حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں جماعتوں کے لیے اس قسم کے انسٹی ٹیوٹس کے قیام کے سلسلہ میں لائحہ عمل تیار کرے اور ان کی راہنمائی کرے۔ **بجٹ سال 98-1997ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 5: شادی بیاہ کے موقع پر ایک بات جو سختی سے منع ہونی چاہیے وہ ہے کپڑوں کا لین دین۔ لڑکی والے تو مجبور ہوتے ہیں اور نہ چاہتے ہوئے بھی ان کو جوڑے دینے پڑتے ہیں لڑکے والوں کو سختی سے روکنا چاہیے اور نکاح کے وقت ان کو اس بات کا پابند کرنا چاہیے کہ آپ لوگوں نے لڑکی والوں سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرنا اگر وہ دیں تو تب بھی انہیں ہر گز نہیں لینا چاہیے تاکہ وہ آئندہ ایسی حرکت نہ کریں۔ جب لڑکی والے دیں تو انہیں اس وقت واپس کر دینے چاہئیں۔ اس طرح ہم ان بد رسوم سے بچ سکتے ہیں۔ 6: احمدی بے روزگار نوجوانوں کو ملازمتیں فراہم کرنے اور صاحبِ حیثیت احمدی احباب کو سرمایہ کاری کے نت نئے مواقع فراہم کرنے کے لئے تجویز پیش کی جاتی ہے کہ احمدیہ چیمبر آف کامرس کی شکل میں ادارہ تشکیل دیا جائے تا ملکی سطح پر صنعت وحرفت سے متعلق احمدی احباب کو باہم روابط قائم کرنے اور مل بیٹھنے کے لئے ایک فورم مہیا کیا جاسکے۔ 7: ربوہ میں ایسی سواری کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے جس کے کرائے مناسب ہوں۔ اس لیے تجویز ہے کہ ربوہ میں عوام الناس کے لیے کسی سستی سواری مثلاً ویگن وغیرہ چلانے کا انتظام کیا جائے۔ 8: وہ بچے جو کسی وجہ سے معذور ہوتے ہیں، یعنی بولنے اور سننے وغیرہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ پانچ سات سال بعد خصوصاً جب بچیاں بڑی ہو جاتی ہیں تو ان کے کئی مسائل سامنے آتے ہیں۔ اگر مرکز میں ان کے لیے کوئی اسکول یا ادارہ ہو جس میں ایسے بچے مصروف رہیں اور بوتیک وغیرہ قسم کا کام کر کے اپنے اور والدین کے مسائل کو کم کر سکیں۔ اس مسئلہ پر غور کی ضرورت ہے۔ 9: ربوہ میں ہومیوپیتھک اسکول کھولا جائے۔ چونکہ ہومیوپیتھک سستا اور مجرب طریقہ علاج ہے۔ اس لئے بچے اور بچیاں یہاں آکر اس کی تعلیم حاصل کریں۔ احمدی نوجوان تعلیم یافتہ یہ ڈگری حاصل کر کے برسرِ روزگار بھی ہوں گے اور ساتھ ساتھ بچیاں بھی یہ کلاس پڑھ لیں تو وہ بھی برسرِ روزگار ہو سکتی ہیں اور اس طرح دکھی انسانیت کی خدمت بھی ہو گی۔ 10: جماعتِ احمدیہ پاکستان میں ملک گیر سطح پر بفضلہ تعالیٰ احمدی انجینئرز اور احمدی ڈاکٹرز ایسوسی ایشنز قائم ہیں۔ اس پس منظر میں تجویز ہے کہ سائنس کے دیگر شعبوں سے متعلق احمدی سائنس دانوں کی ایک تنظیم قائم کی جائے جو دیگر تحقیقی کاموں کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی تحقیقات کو بھی آگے بڑھانے کا بیڑہ اُٹھائے۔ 11: دورانِ سال تعلیم القرآن (ناظرہ، حافظہ، ترجمہ، تفسیر) سب سے زیادہ کرنے والی ضلعی جماعت کو ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر یا اس کے متبادل مجلس مشاورت کے موقع پر علم انعامی عطا فرمایا جایا کرے۔ 12: (الف) جامعہ احمدیہ کے طلبا چھٹیوں کے دو ماہ دیہاتی جماعتوں کی تعلیم القرآن صحتِ تلفظ اور تجوید القرآن کے لیے وقف کریں۔ ہمارے دیہات اس سلسلہ میں بہت پیچھے ہیں۔ بچوں کے لیے کوئی خاص انتظام نہیں ہوتا۔ (ب) اگر وقفِ عارضی کے تحت ہفتہ میں دو دن شہری مجالس اپنے نمائندے بھیجیں تو بہت بڑا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ 13: بہشتی مقبرہ ربوہ میں ماسوائے قطعہ خاص کے تمام قبروں پر لگائے گئے کتبہ جات مختلف نوعیت کے ہیں۔ کوئی سنگ مرمر کے تیار شدہ ہیں۔ کوئی معمولی سیمنٹ کی تختیوں پر تیار شدہ ہیں۔ بعض قبروں پر سفید بجری ڈالی جاتی ہے اور بعض پر سیاہ بجری ڈال دی جاتی ہے۔ آئندہ ایسا ضابطہ بنائے جانے کی ضرورت ہے کہ تمام قبروں کی تیاری	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وصدر، صدر انجمن احمدیہ نے کرنا تھی لیکن آپ کی طبیعت علیل ہو گئی اس لیے حضورؒ کی منظوری سے اُن کی عدم موجودگی میں شوریٰ کے اجلاسات کی صدارت محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ وصدر مجلس تحریک جدید نے فرمائی۔ ☆امسال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے مجلسِ مشاورت میں بطور ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے نمائندگی فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبد الحق صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کراچی اور محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب نے انجام دیئے۔ **ردشدہ تجاویز** 1: ربوہ میں عورتوں کی جسمانی صحت کی بہتری وکھیل اور تفریح کے لئے جگہیں مہیا کی جائیں۔ نیز بچوں کے لیے پارک وغیرہ قائم کیے جائیں۔ اسی طرح عورتوں کے لیے علیحدہ کورڈ (Covered) سوئمنگ پول بھی قائم کیا جائے۔ 2: موجودہ کمپیوٹر کے دور اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی کو مدّ نظر رکھتے ہوئے دعوتِ الی اللہ کے لیے اس سہولت کا فائدہ اُٹھایا جانا ضروری ہے۔ اس پروگرام میں جماعتِ احمدیہ کا تعارف عقائد اور اختلافی مسائل جس میں کتب وتحریرات حضرت مسیحِ موعودؑ اور دیگر بزرگانِ سلف کے حوالہ جات ہوں، کو کمپیوٹر ڈسک پر ڈھال دیا جاوے تاکہ یہ انڈیکس اور انٹرنیٹ (INTERNET) پر بوقت ضرورت تمام ممالک میں استعمال کیا جاسکے اور ان کا پرنٹ آؤٹ بھی نکالا جاسکے۔ 3: گاؤں کے وہ نومبائعین جو کہ بالکل اَن پڑھ ہوں اور دور دور تک کوئی پرانا احمدی بھی وہاں نہ ہو۔ ان کی تربیت کے لیے ایک مستقل آدمی کی ضرورت ہے جو ان کے پاس رہے اور ان کو نمازیں سکھائے اور باجماعت نمازیں پڑھائے اور دیگر مسائل اچھی طرح سکھائے۔ یہ کام لجنہ کے بس میں نہیں۔ اس لیے ایک تربیت یافتہ آدمی، جو تجربہ کار اور متحمل مزاج ہو، کی ضرورت ہے۔ 4: (الف) شادی بیاہ کے موقع پر غیر از جماعت افراد بلائے جاتے ہیں اور احمدی مستورات بھی شامل ہوتی ہیں لیکن پردے کا انتظام ٹھیک نہیں ہوتا۔ (الف) جو اصل مقصد بچی کو رخصت کرنے کے وقت دعا کا ہوتا ہے وہ آج کل شادیوں میں فوت ہو جاتا ہے کیونکہ رخصتی میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ سب افراد چلے جاتے ہیں اور صرف اور صرف گھر کے افراد رہ جاتے ہیں۔ (ج) ربوہ میں رخصتی کے وقت تلاوت، نظم وغیرہ ہوتی ہے لیکن باہر شہروں میں بھی یہ کام ضرور کیا جائے تاکہ جو غیر از جماعت شادی میں شریک ہوتے ہیں۔ وہ یہ چیز دیکھیں۔ اس لیے پہلے دعا کروائی جائے اور بعد میں

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	اس خطاب کا لنک درج ذیل ہے۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/1997-03-28/	اور کتبہ جات کا نصب کیا جانا متوازی معیار پر مبنی ہونا چاہیے بلکہ بہتر ہو گا کہ مجلس کارپرداز ہی خود کتبہ جات نصب کرنے کی پابند ہو۔ بعض اوقات موصی کے وارثان کو خود کتبہ لگانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ **14:** تزکیہ اموال کے نظام کو فعّال اور مؤثر بنانے کے لیے صاحبِ نصاب حضرات کو نظامِ جماعت کے تحت پابند کرواتے ہوئے تزکیہ اموال کی رقوم کی ادائیگی اور تقسیم کے نظام کو باقاعدہ بنانے کے لیے قواعد وضوابط تشکیل دیئے جانے ضروری ہیں۔	کھانا کھلایا جائے۔ کیونکہ افراد کھانا کھاتے ہی فوراً چلے جاتے ہیں اور دلہن کو رخصت کرتے کرتے اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ نمازیں بھی قضاء ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اب شادیاں اکثر میرج ہال میں ہوتی ہیں۔
1997ء	اس سال کو اس لحاظ سے مجلسِ مشاورت کے حوالہ سے تاریخی اہمیت حاصل ہے کہ امسال پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایم ٹی اے کی وساطت سے کسی بھی ملک کی مجلسِ شوریٰ سے براہِ راست خطاب فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی مجلسِ مشاورت کے نمائندگان سے محمود ہال لندن میں تشریف فرما ہو کر براہِ راست خطاب فرمایا۔ یہ چند منٹ پر مشتمل ایک informal خطاب تھا جسے دنیا بھر کے مختلف ممالک کے احمدیوں نے براہِ راست سنا۔ حضورؒ کے اس تاریخی خطاب کا لنک درج ہے۔ https://www.youtube.com/watch?v=Ca3i1eoO3zc		
تواریخ: 27 تا 29 مارچ 1998ء **مقام:** ایوانِ محمود 611 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 27 مارچ کو خطبہ جمعہ میں جماعتِ احمدیہ پاکستان کی مجلسِ مشاورت کا مفصل ذکر فرمایا اور نمائندگانِ شوریٰ کو اس حوالہ سے ہدایات فرمائیں۔ آپؒ نے فرمایا۔ "فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اب یہ عزم کا پہلو رسول اللہ ﷺ سے جیسے تعلق رکھتا تھا وہ آپ سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ جب ایک فیصلہ کن نتیجے تک پہنچیں اور جماعتی طور پر مرکز کی منظوری کے بعد یہ طے ہو جائے کہ ہم نے یہ کرنا ہے پھر عزم کے ساتھ کرنا ہے۔ عزم کا مطلب ہے ایسا ریزولیوشن، ایسا قوی ارادہ کہ جس کو ٹالا نہ جاسکے۔ اٹھنا، بیٹھنا اور برخواست ہونا ہماری مجلسِ شوریٰ کا کام نہیں۔ ایسی مجالس شوریٰ دیکھنی ہیں تو باہر دنیا میں نکل کے دیکھ لیں۔ ہماری مجالسِ شوریٰ کا کام یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں آپ کے جیسا پختہ عزم اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ وہ عزم ایسا تھا کہ ناممکن تھا کہ وہ ٹل جائے اور وجہ اس کی بیان ہو گئی فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ جس عزم میں کسی عظیم اور طاقتور ہستی پہ توکل ہو جو اس کی پشت پناہی کر رہی ہو تو وہ عزم متزلزل ہو ہی نہیں سکتے۔ ...... ہمارے عزائم میں جتنا تقویٰ ہو گا اتنا ہی توکل علی اللہ کا عنصر بڑھے گا۔ اگر عزائم تقوی سے خالی ہوں تو توکل علی اللہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پس جو فیصلہ کرنا ہے وہ تقویٰ کی روح کے ساتھ کرنا ہے۔ جو مشورہ دینا ہے وہ تقویٰ کی روح کے ساتھ دینا ہے۔ پھر جب اس کو اپنا لیں گے تو توکل کا مضمون شروع ہو گا اور پھر آپ کے پیچھے ہٹنے کا کوئی سوال نہیں۔" اس خطاب کا لنک درج ذیل ہے۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/1998-03-27	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف جماعت احمدیہ نوشہرہ دولت پور ضلع سیالکوٹ:** ربوہ میں قبرستان عام کی زمین بہت تنگ ہو رہی ہے اور دفتر کی طرف سے بیرونی لوگوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ اشد مجبوری کے علاوہ جنازہ ربوہ نہ لایا جائے۔ اس کے لیے تجویز ہے کہ ربوہ کے محلہ جات بھی دور دور پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لیے کوشش کی جاوے کہ اول تو ہر محلہ میں قبرستان کا قطعہ ہوا گر نا ممکن ہو تو دو تین محلہ جات میں ہی اس غرض کے لیے اراضی مخصوص کی جاوے تاکہ محلہ جات کو آسانی ہو۔ **نظارتِ اصلاح ارشاد مرکزیہ: 1: از طرف ایڈیشنل نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن ووقف عارضی)** حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات 4/جولائی اور 11/جولائی 1997ء میں تحریک فرمائی ہے کہ تمام احباب جماعت: (الف) **باقاعدگی سے روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں۔** (ب) قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں۔ (ج) قرآن کریم کا عرفان حاصل کریں۔ (نمائندگان مجلسِ مشاورت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں مؤثر لائحہ عمل تجویز کریں) **2: از طرف ایڈیشنل نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن ووقف عارضی):** جماعت میں رشتہ ناطہ کے بارہ میں گوناگوں مشکلات اور مسائل درپیش ہیں۔ جن میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں شعبہ رشتہ ناطہ کا موجودہ نظام غیر مکتفی ثابت ہو رہا ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ مرکز میں باقاعدہ نظارت رشتہ ناطہ کا قیام عمل میں لایا جائے اور اس کے تحت انسپکٹران کا نظام قائم کیا جائے جو رشتہ ناطہ کے مسائل ومشکلات کے سلسلہ میں خصوصی توجہ کرے۔ **بجٹ سال 99-1998ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **3:** موجودہ قواعد کی رو سے امیر اور صدر جماعت اور مجلس عاملہ کا انتخاب تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ بوقتِ انتخاب شرط صرف یہ بتائی جاتی ہے کہ انتخاب میں حصہ لینے والے دوست بقایا دار نہ ہوں۔ اس ضمن میں تجویز ہے کہ (الف) امیر اور صدر جماعت کا انتخاب دو سال کے لیے ہو۔ (ب) امیر/صدر جماعت اپنی منظوری آنے پر مجلسِ عاملہ تجویز کرکے متعلقہ نظارت کو بغرض منظوری بھجوائے۔ (ج) بقایا دار کی باقاعدہ وضاحت ہو کہ کتنے عرصہ کا نادہندبقایا دار تصور ہو گا۔ نیز انتخاب عہدیداران جماعت سے متعلق جملہ ہدایات کا واضح اندراج فارم کی پشت پر ہونا چاہیے تاکہ انتخاب کروانے والا ان ہدایات کی روشنی میں انتخاب کروا سکے۔ **1: (الف)** 21ویں صدی میں داخل ہونے کے لیے "منشورِ احمدی" کے نام سے ایک مؤثر اور جامع پروگرام تشکیل دیا جائے۔ جس میں تمام افرادِ جماعت کے لیے نمازِ فجر کے بعد ترجمہ نماز سیکھنے، تلاوت اور قرآن مجید باترجمہ پڑھنے اور باقاعدگی سے پنج وقتہ نماز پڑھنے، عالمگیر غلبہ دین حق کے لئے دردِ دل سے دعائیں مانگنے۔ باشرح چندہ جات ادا کرنے اور دعوت الی اللہ کی تحریک میں کماحقہ حصہ لینے جیسے امور شامل ہوں۔ (ب) مرکز کی طرح جماعتوں میں بھی موسمِ گرما کی تعطیلات کے دوران پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوا کرے جس میں مرکزی طرز پر لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیموں کی بنیاد پر کورس ہو اور اسی طرح کے انتظامات وسہولیات مہیا ہوں۔ **1: الف)** وہ ذہین طلباء جن کا کالج اور یونیورسٹی کا ریکارڈ Out Standing ہو جماعت ان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سرپرستی اور مناسب نگرانی کرے تاکہ مزید ڈاکٹر عبدالسلام حاصل ہو سکیں۔ (ب) کالجز اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے طلباء کو ایک عرصہ سے عام ہوسٹلز میں رہائش کی دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ دارالحمد لاہور کی طرز پر احمدی طلباء کے لئے ہوسٹل کی سہولت مہیا کرنے کا انتظام ہونا چاہیے جہاں جماعتی تربیت بھی احسن طریق پر ہوتی رہے۔	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے فرمائی۔ ☆امسال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے مجلسِ مشاورت میں بطور ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نمائندگی فرمائی۔ ☆ محترم صدر صاحب مجلس نے مختصر افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا۔ ☆ مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)، محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ، محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد اور محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے انجام دیئے۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** مرکزی صیغہ جات اکثر افراد جماعت کو اپنے چندہ جات کو معیاری بنانے کی یا خصوصی معاون بنانے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدم ترقی کی طرف ہے۔ مگر صیغہ جات سے ہماری گزارش ہے کہ وہ اخراجات کی مد پر بھی نظر ڈالیں۔ اس میں بھی آج کل بہت گنجائش ہے۔ مثلاً اسٹیشنری پر کنٹرول، ڈاک پر کنٹرول، افرادی قوت کا کم سے کم کرنا اور کام زیادہ سے زیادہ لینا۔ یہ ایسی پاکٹ ہیں کہ ان سے سلسلہ کا بہت سا روپیہ بچا کر دوسری ضروریات پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے تجاویز لے کر غور کرنا چاہیے۔ کیونکہ بعض جگہ کمپیوٹر بھی ہیں اور افرادی قوت بھی اسی زور شور سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ **2:** جماعتی ترقی کے ساتھ ساتھ جماعتی تعمیرات میں بھی ترقی ہو رہی ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ مرکز میں ایک تعمیراتی ادارہ قائم کیا جائے جو نہ صرف ڈیزائن وغیرہ تیار کرے بلکہ زیرِ تعمیر جماعتی عمارات کی ربوہ سے باہر بھی نگرانی کرے۔ اس طرح نہ صرف اخراجات میں بچت ہو گی بلکہ عمارت بھی خوبصورت اور بہتر تعمیر ہو گی۔
تواریخ: 19 تا 21 مارچ 1999ء	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 19 مارچ کو خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعتِ احمدیہ پاکستان کی مجلسِ مشاورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "اب مجلسِ مشاورت سے متعلق	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف نظارتِ علیاء صدر انجمن احمدیہ:** پاکستان کے بڑے شہروں کی جماعتیں اتنی وسعت اختیار کر چکی ہیں کہ بعض جماعتوں کے حلقہ جات کی تعداد 30 سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ جمعہ بھی ایک سے زیادہ جگہوں پر ادا کیا جاتا ہے۔ اس وسعت کے نتیجہ میں مجلسِ انتخاب میں شامل ہونے	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمائی۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
مقام: ایوانِ محمود 605 نمائندگان شامل ہوئے	مختصراً میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلی مجلس مشاورت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے زمانے میں بلائی گئی تھی۔ کوئی بھی ایسا بنیادی کام نہیں ہے جس کو بعد میں پروان چڑھایا گیا، جس کا آغاز حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں سے نہ ہوا ہو۔ اس زمانے کی تمام ضرورتوں کے لئے جتنے بھی نظام قائم ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے زمانے میں ہو چکا تھا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کو یہ عظیم توفیق ملی کہ 1922ء میں آپؓ نے با قاعدہ مجلسِ شوریٰ کے نظام کو دوبارہ جماعت میں جاری کر کے ایک بہت بڑا احسان کیا۔ بحیثیت مصلح موعود آپؓ نے ہم پر احسان کیا اور یہ اللہ کا آپ پر احسان تھا کہ آپؓ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی۔ مختلف وقتوں میں یہ مجلسِ شوریٰ جاری رہی۔ ......اب تو یہ نظام ملکوں ملکوں میں عام ہو چکا ہے اور اس کثرت سے پھیل گیا ہے کہ اس کا شمار ہی ممکن نہیں اس لئے اب اس کو 77 ویں مجلسِ شوریٰ کہنا اس پہلو سے تو درست ہے کہ تسلسل میں یہ 77 ویں یا 79 ویں کہلائے گی لیکن عملاً تو تمام دنیا میں مجالسِ شوریٰ بعینہٖ اسی طرز پر قائم کی جا رہی ہیں جس طرز پر ہم نے ورثہ میں پائی تھیں اور یہ ایک بہت ہی اہم اور بنیادی نظام ہے۔“ ☆صدرِ مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے اختتامی خطاب میں فرمایا ”آپ لوگ جو شوریٰ میں شرکت کے لئے تشریف لائے آپ کو آپ کی جماعت نے دراصل اپنی جماعت کی نمائندگی کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں واپس جا کر اس شوریٰ کی کارروائی سے انہیں آگاہ کریں۔ اس میں کی جانے والی سفارشات کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں اور اس میں آپ کے سپرد ہونے والی ذمہ داریوں میں تمام لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کریں۔ ......جن لوگوں نے نوٹ لکھے ہوئے ہوں وہ ان نوٹوں سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور جنہوں نے کارروائی کو نوٹ نہیں کیا وہ اپنے ذہن میں جس قدر باتیں محفوظ رکھ سکے ہوں وہ دوستوں کو سنا دیں اور آئندہ کے لئے نوٹ کر لیں کہ چونکہ انہوں نے ہمیشہ یہاں کی کارروائی دوستوں کو سنانی ہوتی ہے اس لئے وہ اپنی نوٹ بکوں میں ضروری باتیں لکھتے رہا کریں۔ یہ ایک نہایت ضروری امر ہے جس کی طرف جماعت کے تمام دوستوں کو توجہ کرنی چاہیے۔“	والے افراد کو ایک جگہ جمع ہونے میں عملی مشکلات ہیں اور مجالسِ انتخاب میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ اس لیے قاعدہ نمبر 307 اور نمبر 308 کو از سرِ نو زیرِ غور لا کر موجودہ قواعدِ انتخاب میں ایسی تبدیلی کی جائے جس کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ افراد کی شمولیت ممکن ہو سکے۔ موجودہ قاعدہ نمبر 307 کے الفاظ درج ذیل ہیں: "امارت کے انتخاب کے لئے یہ قاعدہ ہو گا کہ جہاں چالیس (40) یا اس سے زیادہ چندہ دہندہ ممبر ہوں وہاں کی جماعت کے امیر، سیکرٹریان، محاسب، آڈیٹر اور امین کا انتخاب بلاواسطہ نہ ہو گا بلکہ ایک مجلس انتخاب کے ذریعہ سے ہو گا جس کے ممبران کو چندہ دہندگان حسبِ قواعد منتخب کیا کریں گے۔ علاوہ ان ممبران مجلسِ انتخاب کے تمام مقامی (صحابہ) اور تمام چندہ دہندگان مقامی ممبر جن کی عمر 60 سال سے زائد ہو اس انتخاب میں حصہ لینے کے حقدار ہوں گے۔" موجودہ قاعدہ نمبر 308 کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں: "حلقہ امارت میں 40 سے 100 تک چندہ دہندگان ہوں وہاں کی مجلسِ انتخاب کے منتخب شدہ ممبران کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبران کے جن کا ذکر قاعدہ نمبر 307 میں ہے) گیارہ ہو گی۔ اس کے بعد ہر 25 یا 25 کی کسر کے لیے ایک۔" 2: **از طرف نظارتِ علیاء صدر انجمن احمدیہ:** مجلسِ مشاورت 1993ء میں نمائندگان کی تعداد کا جائزہ لینے کے بعد کمیٹی نے 550 جماعتوں کے نمائندگان اور 110 مرکزی نمائندگان کی جو سفارش کی تھی اور اسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ فیصلہ بھی ہوا تھا کہ آئندہ 5 سال بعد نمائندگان کی تعداد کے متعلق پھر جائزہ لے لیا جائے۔ اس فیصلہ کی تعمیل میں نمائندگان کی تعداد کا معاملہ برائے جائزہ پیش ہے۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** 1: **از طرف لجنہ اماء اللہ لاہور بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان:** (الف) دیہات میں رہنے والے نومبائعین کی تربیت کے لیے مرکز میں کلاسز کا انتظام کیا جائے جو تربیت حاصل کرنے کے بعد واپس جا کر دوسروں کی تربیت کر سکیں۔ (ب) جن دیہات میں نومبائعین کی تعداد زیادہ ہو وہاں ان کی تربیت کے لئے معلمین بھجوائے جائیں۔ 2: **از طرف لجنہ اماء اللہ لاہور بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان:** بے پردگی کا رحجان آہستہ آہستہ ہماری نئی نسل پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس کی روک تھام کے لیے اجتماعی کوشش اور ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ **بجٹ سال 2000-1999ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 11: پنجاب میں کم از کم ایک معیاری ٹیکنیکل ادارہ قائم کیا جائے جو اتنا معیاری ہو کہ اندرون ملک ہی نہیں بیرون ملک بھی اس ادارہ کے تربیت یافتہ احباب کو نسبتاً ترجیحی طور پر روزگار مل سکے۔ نیز اس سے کم پڑھے لکھے احمدی احباب کو بھی حصول روزگار میں مشکل پیش نہیں آئے گی۔ 12: ملک (کے بدلے ہوئے حالات) میں جس سطح تک اور جہاں بھی جماعت تعلیمی ادارے قائم کر سکتی ہے وہ کیے جائیں۔ 13: مرکز کے زیرِ انتظام ایک ڈیری فارم قائم کیا جائے جو پہلے مرحلہ میں دارالضیافت کی (دودھ کی) ضروریات پوری کرے جہاں معزز مہمانوں کو خالص دودھ بھی مہیا کیا جایا کرے۔ آگے چل کر یہ ڈیری فارم اہل ربوہ کی دودھ کی ضروریات پوری کرے اور اچھی نسل کے دودھ دینے والے جانوروں کی افزائش نسل کرے۔ 14: چونکہ واقفینِ نو بچوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہے اور جماعت کو بھی آئندہ زندگی کے ہر شعبہ کے لئے ماہرین کی ضرورت ہو گی اس لیے ہر بچے کو پرائمری پاس کرنے کے بعد ماہرینِ نفسیات کے مشورہ سے اس کے ذہن اور رحجان کے مطابق مزید تعلیم دلائی جائے تا کہ واقفین نو بچوں کی خداداد صلاحیتوں کے مطابق ان کی تعلیم وتربیت کی تکمیل کا انتظام ہو سکے۔ اگر کسی بچے میں ڈاکٹر بننے کی صلاحیت ہے تو اسے اکاؤنٹنٹ یا مربی ہی نہ بنایا جائے۔ 15: واقفینِ نو کی خصوصی تعلیم وتربیت کے لیے جہاں جہاں ممکن ہو ادارے قائم کیے جائیں کیونکہ عمومی طور پر جماعتوں کا اس طرف کماحقہ توجہ دینا ممکن نہیں ہے۔ 16: مرکزی اور ضلعی سطح پر واقفین نو کے سکولوں کا اجراء کیا جائے تا کہ واقفین نو کی صحیح تعلیم وتربیت کی جا سکے۔	☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم فضل الرحمان خان صاحب امیر جماعت ضلع راولپنڈی، محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب اور محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب نے انجام دیے۔ **ردشدہ تجاویز** 1: ہر ضلع میں جماعتی (پھیلے ہوئے) کاموں کے لیے کثرت سے دورہ جات کی ضرورت ہے اس لیے ہر ضلع کو ایک عدد جیپ فراہم کی جائے۔ 2: تزئین ربوہ کمیٹی کی طرز پر ایک مرکزی نظام بھی قائم کیا جائے جو انہی مقاصد کو جہاں تک ممکن ہو جماعت کی احمدی آبادیوں میں بھی پورا کرنے کی کوشش کرے۔ 3: رشتہ ناطہ کے متعلق شوریٰ میں تجاویز پیش ہوتی رہتی ہیں۔ یہ مسائل بدستور قائم ہیں اس سلسلہ میں جائزہ لیا جائے کہ ان مسائل کے حل کے لئے کیا کوششیں کی گئی ہیں۔ مرکزی طور پر بعض علاقہ جات پر کوئی توجہ نہیں دی گئی جس کی وجہ سے والدین کی پریشانیاں اسی طرح چل رہی ہیں۔ 4: ایم ٹی اے کے تمام تر پروگرام ریڈیو پر بھی نشر کیے جانے کا بندوبست ہونا چاہیے کہ اس طرح ہر علاقہ اور طبقہ کے لوگ اس سے مستفیذ ہو سکیں گے۔ 5: احمدیہ انٹرنیشنل ریڈیو کا قیام عمل میں لایا جائے۔ 6: حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں بیان فرمودہ اصطلاحات و مشکل الفاظ کے معانی پر مشتمل فرہنگ (Glossary) کی تیاری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ 7: ہر بڑے شہر میں آڈیو، ویڈیو کیسٹ لائبریری قائم کی جائے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور دیگر اہم MTA کے پروگراموں کی کیسٹس موجود ہوں ایسی لائبریریاں باقاعدہ مروّجہ نظام کے تحت قائم ہوں تا کہ بوقت ضرورت ممبران جماعت ان لائبریریوں سے (مطابق قواعد) مقررہ معاوضہ پر مطلوبہ کیسٹ حاصل کر سکیں۔ 8: قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تراجم فردِ واحد کے ذمہ لگانے کی بجائے تراجم کمیٹیاں تشکیل دی جائیں تا یہ اہم ترین نوعیت کا کام مزید درست، معیاری اور تسلی بخش ہوا کرے 9: ہمارے ملک میں خواندگی کی شرح بہت کم ہے جب کہ جماعت احمدیہ کے افراد کا تعلیمی معیار خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بلند ہے اس لئے تعلیمی معیار کی شرح میں مزید اضافہ کے لئے مناسب اقدامات کیے جائیں اور جماعت کا ہر فرد کم از کم ایک ناخواندہ کو خواندہ بنانے کی کوشش کرے۔ 10: جماعتی نظام کے تحت ایک ایسا بین الاقوامی سائنسی ریسرچ سینٹر قائم ہونا چاہیے جس میں بلا امتیاز مذہب وملت تمام دنیا کے سائنسدانوں کو استفادہ کرنے کے مواقع میسر ہوں۔ اگرچہ یہ مالی طور پر مشکل اور مہنگا منصوبہ ہے تاہم جماعت کی ہر کامیابی خدا تعالیٰ کے فضلوں کی مرہون منت ہے۔ ایسا ریسرچ سنٹر خواہ پاکستان میں ہو یا دنیا کے کسی بھی ملک میں جہاں ممکن ہو اس کا قیام عمل میں لا کر آہستہ آہستہ یہ ریسرچ سنٹر ہر شعبہ ہائے زندگی تک وسیع کر دیا جائے جہاں سے Ph.D کی ڈگریاں بھی جاری ہو سکیں۔
تواریخ: 24 تا 26 مارچ 2000ء **مقام:**	☆ صدرِ مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے افتتاحی خطاب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعض ہدایات شوریٰ کی کارروائی سے متعلق نمائندگانِ شوریٰ	**نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** 1: **از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ”میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو“ (خطبہ جمعہ 4 جولائی 1997ء) حضور انور کے اس ارشاد پر عملدرآمد کے لئے مؤثر طریق کار وضع کیا جائے۔	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمائی۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطاباتِ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
ایوانِ محمود 611 نمائندگان شامل ہوئے	کو سنائیں۔ نیز فرمایا"ضمناً میں یہ بھی عرض کر دوں کہ یہاں آکر اپنی آرا اور مشورے دیں تو اس وقت الفاظ کا استعمال ذرا احتیاط سے کریں بلکہ بعض جو پابندیاں ہیں ان کا پوری طرح خیال رکھیں۔اسی طرح شوریٰ کی کارروائی کے دوران حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ ان پر عمل کریں اور یہ بھی درخواست ہے کہ جیسا کہ حضور نے دعا پر زور دیا ہے۔ان تین دن دعاؤں کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔اللہ تعالیٰ جلد ہماری مجلس شوریٰ کو وہی پرانی رونقیں عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔آمین" ☆ صدرِ مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے اختتامی خطاب میں فرمایا"یہ بات مدنظر رہے کہ صرف اس شوریٰ کے بعد نمائندگی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اگلے سال تک کے لئے یہ نمائندگی قائم ہے۔اس لحاظ سے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے اور ان کی ادائیگی میں پوری کوشش کرنی چاہیے۔"	**نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی): 1: از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی):** وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک (جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے 1966ء میں جاری فرمائی تھی) پر جماعت کے ہر طبقہ نے لبیک کہا تھا اور تاجر، وکلاء، اساتذہ و طلبہ وغیرہ نے اس تحریک میں شامل ہو کر خود بھی استفادہ کیا اور جماعتی تربیت (تعلیم القرآن) کے سلسلہ میں خدمات انجام دیں۔آج کل ایسے معیاری واقفین عارضی حسب ضرورت میسر نہیں آرہے۔اس سلسلہ میں مؤثر لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ **نظارتِ تعلیم: 1: از طرف نظارت تعلیم:** سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تحریک فرمائی تھی کہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک اور بچی کم از کم مڈل تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔ابھی تک جماعت میں یہ ہدف حاصل نہیں ہوا۔شوریٰ اس سلسلہ میں لائحہ عمل تجویز کرے۔ **نظارتِ امور عامہ: 1: از طرف جماعت احمدیہ رحیم یار خان: (الف)** احباب جماعت کو مالی طور پر مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسے ادارے کا قیام عمل میں لایا جائے جس کے ممبران تجربہ کار اکانومسٹ، تجار اور انڈسٹریز سے متعلق ہوں۔یہ ادارہ عالمی، ملکی اور علاقائی رجحانات کو پیش نظر رکھ کر خواہشمند احمدی احباب کو تجارت یا انڈسٹری کے متعلق مناسب راہنمائی کرے۔(ب) یہ ادارہ خواہش مند جینیئس (Genius) فارغ التحصیل احمدی طلباء کو مناسب اداروں میں عملی ٹریننگ کے لئے بھی معاون و مددگار ہو۔ **بجٹ سال 2001-2000ء ہر سہ انجمن**	☆ مجلس مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب اور فضل الرحمان خان صاحب، امیر جماعت ضلع راولپنڈی نے انجام دیئے۔ **ردشدہ تجاویز** 1: ایسے اضلاع جن میں زیادہ چھوٹی جماعتیں ہیں۔وہاں صحیح طور پر جماعتی ذمہ داریاں سرانجام دینے والے تجربہ کار عہدیداران کی کمی ہے۔اگر ان کی راہنمائی کے لیے تمام شعبہ جات کے لائحہ عمل پر مشتمل کتابچہ مرتب کر کے مہیا کر دیا جائے تو تجربہ نہ رکھنے والے احباب جماعت کو بھی کام کرنے میں سہولت ہو گی اور کارکردگی بہتر ہو سکے گی۔2: پاکستان میں پرائیویٹ ٹی وی سٹیشن اور براڈ کاسٹنگ سٹیشنز کی اجازت دی جارہی ہے۔اس سلسلہ میں تجویز ہے کہ جماعت احمدیہ بھی ایک ریڈیو سٹیشن کے قیام پر غور کرے تا ایم ٹی اے کی طرح جماعتی نشریات گھر گھر پہنچائی جاسکیں۔3: جس طرح مغربی افریقہ کے گاؤں میں ہسپتال کھولے ہوئے ہیں اُسی طرح پاکستان کی دیہاتی جماعتوں میں بھی ہسپتال کھولے جائیں۔4: ہر شہر میں رشتہ ناطہ کا شعبہ مؤثر اور فعال ہونا چاہیے۔نومبائعین کے حوالہ سے اس کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔
تواریخ: 23 تا 24 مارچ 2001ء **مقام:** ایوانِ محمود 621 نمائندگان شامل ہوئے	☆ صدرِ مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے افتتاحی خطاب میں فرمایا"یہ 82ویں مجلس شوریٰ اکیسویں صدی کی پہلی مجلس مشاورت ہے۔جس طرح پچھلی صدی میں ہمارے اسلاف نے شوریٰ کے ادارے کی برکات اور فیضِ تربیت سے حصہ پایا اس صدی میں ہماری نسلیں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اس فیض سے حصہ پاتی چلی جائیں گی۔اس کے لئے لازم ہے کہ ہم شوریٰ کے مقام اور فیض کو سمجھنے والے بنیں۔" ☆ صدرِ مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے اختتامی خطاب میں فرمایا"خلیفۃ المسیح نے ہمیں امسال مختصر ایجنڈے کی منظوری دیتے ہوئے اور دیگر تجاویز رد کرتے ہوئے سابقہ ارشادات اور فیصلہ جات کی تعمیل کی طرف توجہ دلائی ہے۔اس لحاظ سے ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے اور جائزہ لینا بھی بہت ضروری ہے۔"چنانچہ آپ نے گزشتہ تین سال میں مجلس مشاورت کے فیصلہ جات اور ان کی تعمیل سے متعلق جائزہ نمائندگانِ شوریٰ کے سامنے رکھا۔	**وقفِ جدید انجمن احمدیہ: 1: از طرف صدر لجنہ اماء اللہ لاہور بذریعہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان:** دیہاتی جماعتوں کی تربیت کے لئے معلّمین کا اضافہ ایک دیرینہ اور ناگزیر ضرورت ہے۔حالات کا تقاضا ہے کہ پاکستان کی دیہاتی جماعتوں میں معلّمین کی تعداد بڑھائی جائے اور اس طرف بھرپور توجہ دے کر فوری مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ **بجٹ سال 2002-2001ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 3: جس طرح ربوہ میں فوتیدگی کے موقعوں پر اہلِ خانہ کو دارالضیافت سے تین دن کھانا مہیا کیا جاتا ہے۔اسی طرح گاؤں یا دیہاتوں میں بھی جہاں ایک یا دو گھر ہوں وہاں بذریعہ امیر صاحب ضلع اس کا انتظام کیا جائے تا کہ اس موقع پر یہ ضرورت پوری ہو سکے۔4: ہزارہ ڈویژن کے وہ طلباء جو تعلیم کی غرض سے بڑے بڑے شہروں میں قیام کرتے ہیں انہیں رہائشی سہولتیں میسر نہیں ہوتیں اور وہ مالی طور پر اتنے مستحکم نہیں ہوتے کہ اپنی رہائش کے لیے کرایہ پر جگہ کا انتظام کر سکیں۔لہٰذا اگر ایسا انتظام جماعت کی طرف سے ہو کہ بڑے شہروں میں جہاں کالجز اور یونیورسٹیاں موجود ہوتی ہیں وہاں رہائش کے لیے کوئی موزوں مکان کرایہ پر لے کر مقامی جماعت کی نگرانی میں ان طلباء کو ہوسٹل مہیا کیا جائے اور اس کے اخراجات ان طلباء پر تقسیم کر دیئے جائیں۔تو اس طرح رہائشی مسائل حل ہونے کے علاوہ طلباء کی تربیت اور نگرانی بھی ہوتی رہے گی اور جماعت پہ کوئی بوجھ بھی نہیں پڑے گا۔5: (الف) مستقبل کے رجحانات اور ضروریات کے پیشِ نظر نظارت تعلیم کے تحت ایک معیاری ادارہ کمپیوٹر سے متعلقہ تعلیم کے لئے ربوہ میں بنایا جائے۔(ب) اس ادارہ میں ایک مخصوص کوٹہ غریب طلباء اور پسماندہ علاقوں کے طلباء کے لیے ہونا چاہیے۔6: آج کل کے زمانہ میں I.T (انفارمیشن ٹیکنالوجی) کی اہمیت دن بدن زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ہمارے پیارے امام کا بھی ارشاد ہے کہ نوجوان بیرون ملک آنے سے قبل کوئی ہنر حاصل کر کے آئیں کیوں کہ وہاں بھی اس قسم کے تربیت یافتہ افراد کی افادیت مسلمہ ہے۔اس لیے جماعت کو بھی انسٹی ٹیوٹ (Institute) قائم کرنا چاہیے جہاں احمدی نوجوانوں کو I.T کی تربیت دی جاسکے۔	☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق مجلس مشاورت کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمائی۔ ☆ مجلس مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم فضل الرحمان خان صاحب امیر جماعت ضلع راولپنڈی اور محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب نے انجام دیئے۔ ☆ امسال ایجنڈا مختصر ہونے کی وجہ سے دوسرے دن شام کو شوریٰ کی کارروائی ختم ہو گئی۔ **ردشدہ تجاویز** 1: آج کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ رشتہ ناطہ کی طرف ہے۔حضور انور کی اس خواہش اور تحریک کے بہتر نتائج کے حصول اور کامیابی کے لئے معین اور مؤثر لائحہ عمل وضع کرنے کی ضرورت ہے۔2: گو جماعت احمدیہ عالمگیر میں بفضل ربی (پاکستان میں) مقامی اصلاحی کمیٹیاں قائم ہیں تاہم مزید اور یقینی بہتری کے لئے تجویز ہے کہ جماعتوں میں باہمی رنجشوں اور تنازعات کے مستقل اور متواتر حل کے لیے نظارتِ اصلاح وارشاد کے تحت ایک سیل (Cell) قائم کیا جائے جو تمام معمولی یا بڑے جھگڑوں رنجشوں کا قلع قمع کرنے کا فعال کردار ادا کرے اور یوں جماعت میں ''رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ'' کا عملی نمونہ دیکھنے میں آئے۔
تواریخ: 29 تا 31 مارچ 2002ء **مقام:** ایوانِ محمود	☆ صدرِ مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات کی روشنی میں شوریٰ کے مقام کی اہمیت اور نمائندگانِ شوریٰ کے مقام کی اہمیت کے بارہ میں نصائح فرمائیں۔	**نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: 1: از طرف لجنہ اماء اللہ لاہور بذریعہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** شادی بیاہ کے موقع پر احمدی گھرانوں میں بے جا اسراف، رسموں اور بے پردگی کی طرف رجحان بڑھتا جارہا ہے۔اس کے سدباب کے لئے فوری اقدام ہونا چاہیے۔**2: از طرف جماعت احمدیہ اٹک شہر:** جماعتِ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد اور پھیلاؤ کے پیشِ نظر رشتہ ناطہ کے نظام کو زیادہ مؤثر بنانے اور مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔بروقت مناسب رشتے نہ ملنے کی وجہ سے کئی لڑکیاں شادی کی عمر سے تجاوز کر جاتی ہیں اور اسی طرح کئی مرد بھی اور ایسے مرد و زن ساری عمر شادی کے بغیر گزار دیتے ہیں۔	☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق مجلس مشاورت کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمائی۔ ☆ مجلس مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم فضل الرحمان خان

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
617نمائندگان شامل ہوئے	☆ صدرِ مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے اختتامی خطاب میں حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں نمائندگان کو نصائح فرمائیں۔	اسی طرح بعض نظام جماعت کی پابندی نہیں کر پاتے اور احمدی بچیوں کے رشتے غیر احمدیوں میں کر دیتے ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ نئی نسل کے لڑکے اپنی قریبی رشتہ دار لڑکیوں کے ساتھ رشتہ کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میڈیکل سائنس کی رُو سے قریبی رشتہ داروں میں شادیوں سے موروثی بیماریوں کا احتمال ہوتا ہے۔ نیز جو لوگ پاکستان سے باہر چلے گئے ہیں ان میں سے بعض کے معاشی آسودگی کے بعد رجحانات بدل جاتے ہیں۔ اس لئے ان سب الجھنوں کا تدارک کرنے کے لئے مناسب اقدام سوچنے کی ضرورت ہے۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن): 1: از طرف محلہ دارالفضل شرقی بذریعہ صدر صاحب عمومی ربوہ:** حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن مجید صحتِ تلفّظ سے سیکھ جائے مگر ابھی اس کے لئے بہت سا کام کرنا باقی ہے کیونکہ ربوہ میں بہت سے محلوں میں قرآن مجید صحت تلفّظ سے سکھانے کا کوئی خاص انتظام نہ ہے۔ ربوہ میں بہت سے مربی صاحبان رہائش پذیر ہیں۔ ہر محلہ میں قرآن صحتِ تلفّظ سے سکھانے کے لئے کلاس لگائی جائے۔ یہ کلاس نماز عصر یا مغرب کے بعد کسی مربی صاحب کو لینی چاہیے اور یہ سلسلہ تسلسل سے جاری رہنا چاہیے۔ خواہ مربی صاحبان تبدیل ہوتے رہیں۔ اس طرح نئی نسل قرآن مجید کا صحت تلفّظ کے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی سیکھ سکے گی۔ **بجٹ سال 2003-2002ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 11: ربوہ جماعت احمدیہ کا بین الاقوامی مرکز ہے۔ جماعتی مہمانوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی کثیر تعداد میں اس کی زیارت کے لیے آتے رہتے ہیں۔ ربوہ کی ظاہری صفائی کے لئے صدر خدام الاحمدیہ پاکستان خصوصی طور پر دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ربوہ کی مزید صفائی کے لئے ربوہ میں سیوریج سسٹم کی اشد ضرورت ہے۔ گندے گٹرز کی وجہ سے زیرِ زمین پانی بھی گندا ہو چکا ہے۔ احمدیہ انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن باقاعدہ پلاننگ اور منصوبہ بندی کرے۔ اس سلسلہ میں کافی اخراجات درکار ہوں گے۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی وساطت سے گورنمنٹ سے فنڈ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اہالیان ربوہ اور جماعت بھی مناسب مالی امداد کریں تاکہ ہمارا مرکز ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے صاف ستھرا اور خوبصورت مثالی شہر بن جائے۔ 12: دیہی علاقوں سے ربوہ نقل مکانی کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے۔ اکثریت معاشی دباؤ کی بناء پر ربوہ کا رُخ کرتی ہے۔ یہ خاندان تربیتی لحاظ سے بہت کمزور ہوتے ہیں جس کی بناء پر بہت سے معاشرتی اور تربیتی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے مرکز کا وقار بھی متاثر ہو رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسباب کا جائزہ لے کر اس رجحان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ 13: ربوہ میں اور اسی طرح باقی جماعتوں میں بھی بیوہ اور مطلّقہ عورتیں، یتیم بچیاں اور وہ بچیاں جو پڑھائی کر کے فارغ ہوں ان کے لیے جماعتی نظام کے تحت دست کاری مثلاً کڑھائی، سلائی، کشیدہ کاری اور ننگ وغیرہ کے کام سکھانے کے لیے خاطر خواہ انتظام ہونا ضروری ہے تاکہ خواتین میں جو مرکز کی طرف ایک سالانہ انداز میں مدد کے لیے آئے دن درخواستیں دیتی رہتی ہیں اُن میں کمی واقع ہو۔ دوسرے ہر گھرانہ جو ضرورت مند ہے وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔ لڑکیاں محنت کر کے اپنی شادی کے لیے اپنا جہیز خود بنا سکیں۔ دوسرے جماعتی احباب کے بیرون ملک جانے سے اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کے اموال کو بڑھایا ہے تو وہ گھرانے جن کا کوئی فرد بیرون ملک نہیں وہ ایک احساس کمتری کا شکار ہیں خاص طور پر جب بچیاں اپنے ماحول میں اپنی ہم عمر بچیوں کا طرز رہائش دیکھتی ہیں تو وہ والدین کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہیں۔ اگر انہیں کچھ ہنر سکھائے جائیں تو بہت سارے مسائل کا حل نکل آئے گا۔ 14: مرکزِ سلسلہ میں رہائش کے لیے لیز کے پلاٹوں کے علاوہ جو کالونیاں بن رہی ہیں ان کے بارہ میں بڑے مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر ڈیلر احباب کا رویہ نامناسب ہوتا ہے۔ خریدار کو اصل مالک سے الگ رکھتے ہیں کئی باتیں چھپا لیتے ہیں جو بعد میں پتہ لگتی ہیں اور ایسے کیس مرکز میں آجاتے ہیں۔ ایک پلاٹ کئی بار مختلف آدمیوں کو بک جاتا ہے۔ اگر مرکز کے انتظام کے تحت خرید و فروخت کا سلسلہ ہو تو ایسی شکایات پیدا نہیں ہوں گی۔ ضرورت ہے کہ جماعتی نظام کے تحت ربوہ سے ملحقہ جگہ خرید کر کالونی یا محلہ بنایا جائے جس کا باقاعدہ نقشہ اور گلیاں وغیرہ ہوں تاکہ خریدنے والوں کو مناسب قیمت پر جگہ مل سکے خاص طور پر ایسے احباب جو بیرون ربوہ یا بیرون ملک سے پلاٹ خریدنے کے خواہش مند ہوں وہ بلاخوف اور اطمینان سے پلاٹ خرید سکیں۔ 15: لاہور میں لڑکوں کے لئے ایک احمدیہ ہوسٹل ہے۔ ضرورت ہے کہ اسی طرح بڑے شہروں میں بھی لڑکوں اور لڑکیوں کے احمدیہ ہوسٹلز کا انتظام کیا جائے۔ 16: صوبہ سندھ کے دیہاتی علاقوں میں خصوصیت کے ساتھ اور پاکستان کے دیگر دیہی علاقوں میں عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ احمدی نوجوانوں کا تعلیمی معیار روبہ زوال ہے جس کا نقصان عمومی دنیاوی امور میں برتری میں کمی کے ساتھ ساتھ دینی طور پر بھی ہو رہا ہے۔ جامعہ احمدیہ میں اندرون سندھ سے آنے والے طلباء کی تعداد، دن بدن کم ہو رہی ہے۔ اسی طرح سے ایک واقفِ زندگی کی ذات اور تعلیم کا جو فیض کسی خاندان کو پہنچتا ہے اس میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ اسی طرح اندرون سندھ کے سینکڑوں واقفینِ نو بچوں اور بچیوں کی مناسب تعلیم کا کوئی بہتر انتظام نہیں جس سے ان بچوں کے ضائع	صاحب اور محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب نے انجام دیے۔ ☆امسال قواعد مشاورت کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح کے نذرانہ کے معاملہ پر غور کرنے کے لیے مجلسِ شوریٰ کی متفقہ رائے سے سات اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی تجویز ہوئی۔ اس کمیٹی کے صدر محترم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب تھے۔ **ردشدہ تجاویز** 1: اس وقت مرکز میں مشاورت کے لیے نمائندگان کا چناؤ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تجویز ہے کہ کچھ ایسے افراد کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزدگی بھی کی جائے جو احباب دینی علوم کے علاوہ دوسرے امور مثلاً سیاست، معاشیات، اقتصادیات، تعلیم، صحافت، انڈسٹری اور ایسے دوسرے علوم میں دسترس رکھتے ہوں یا ان سے منسلک ہوں۔ کیونکہ موجودہ طریقہ کار کے ذریعہ ضروری نہیں کہ ایسے احباب آگے آسکیں۔ 2: اس وقت مشاورت کے قواعد میں ضروری ہے کہ 25 فیصد احباب 30 سال سے کم عمر کے ہوں۔ ساتھ ہی دوسری طرف احباب کے نام اجلاسِ عام میں پیش ہو کر کثرتِ رائے سے منظوری کے لیے بھجوائے جاتے ہیں۔ ان دونوں قوانین میں تضاد ہے کیونکہ یا تو امیر ضلع جماعتوں کو پابند کرے کہ وہ 30 سال سے کم عمر والوں کو منتخب کرے ورنہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہو گا۔ اس لیے تجویز کی جاتی ہے کہ یہ حق خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو دیا جائے جو اپنی جماعت کے سائز کے مطابق ایک یا دو نمائندگان کا انتخاب کرے۔ 3: حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء کے مطابق آپؑ کی کتب پڑھنے پڑھانے کے لیے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں نظارتِ تعلیم یا تعلیم القرآن کے تابع موٴثر لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ 4: عائلی جھگڑے غیر معمولی طور پر بڑھ رہے ہیں۔ طلاق اور خلع کی شرح تشویشناک حد تک زیادہ ہو چکی ہے۔ اِس سلسلہ میں اگر شہروں میں ایسی فعّال مصالحتی کمیٹیاں قائم کی جائیں جو قضاء کی نوبت آنے سے پہلے فریقین سے رابطہ کر کے اس سلسلہ میں موٴثر کردار ادا کر سکیں تو شاید حالات میں مثبت تبدیلی آسکے۔ 5: نو مبائعین اور ان کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے آسان لفظوں میں احمدیت کے عقائد تعلیم القرآن، اقامتِ صلوٰۃ اور مالی و جانی قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے جامع اور مانع نصاب مرتب کر کے شائع کرنا ضروری ہے تاکہ نئی پود کی بہتر رنگ میں آبیاری ہو سکے۔ 6: نظارتِ اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی اس تجویز کے متعلق رپورٹ ہے کہ منصوبہ بندی کے تحت پہلے سے شائع شدہ تربیتی نصاب موجود ہے جو ان ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا کی رائے میں کسی نئے نصاب کے بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ 7: خطبات کی ویڈیو کیسٹوں کا کوئی بہتر انتظام مرکز کی طرف سے ہونا چاہیے۔ سنانے کے لیے کیسٹس بہت مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں۔ 8: قواعد وصیت کے قاعدہ نمبر 82 کے ساتھ یہ اضافہ ہونا چاہیے۔ ’’مجلس کارپرداز توجہ دلاتی رہے کہ ہر وفات یافتہ موصی کے ورثاء حتی الامکان موصی کے کام اور نمایاں وصف کو مرکز کی ہدایت اور رہنمائی میں ممکنہ معاونت سے تا قیامت جاری رکھیں تاکہ بالفعل ہمیشہ کے لئے متوفیٰ کے کارنامے ظاہر ہوتے رہیں۔‘‘ 9: حفظانِ صحت کے پیشِ نظر اہالیان ربوہ کو اپنی مدد آپ کے تحت پابند کیا جائے کہ وہ تمام محلہ جات میں اپنے اپنے مکانوں کے سامنے پکی نالیاں بنائیں۔ اس سے ربوہ کی صفائی میں

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
		ہونے کا اندیشہ ہے جو ایک بہت بڑا قومی نقصان ہو گا۔ اس لیے شوریٰ میں اس پر غور فرما لیا جائے اور اندرونِ سندھ تعلیم کے لیے مناسب کارروائی کی جائے۔ **17:** مرکز میں جماعت کی طرف سے ایک معیاری سکول کا اجراء کیا جائے جو اردو اور انگریزی میڈیم کے لیے ہو جس کا مقصد یہ ہو کہ کم آمدنی والے احباب بھی دینی ماحول میں اپنے بچوں کی مناسب تعلیم کا انتظام کر سکیں۔ اس وقت مرکز میں صرف ایک نصرت جہاں اکیڈمی معیاری ادارہ ہے جس میں کم آمدنی والے احباب کے لئے اپنے بچوں کو بھیجنا ممکن نہیں۔ **18:(الف)** مربیانِ سلسلہ کی ایک بڑی تعداد مرکز میں رہائش پذیر ہے جن میں ایسے مربیان بھی ہیں جو اندرون ملک اور بیرون ملک تعینات ہیں۔ ایسے مربیان کے بچوں کے لیے نصرت جہاں اکیڈمی کے معیار کا سکول کھولا جائے جس کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس بھی ہو تو مرکز سے باہر پوسٹنگ کی صورت میں مربیان کے بچے تسلسل کے ساتھ اپنی معیاری تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔ **(ب)** اگر ایسے سکول کا انتظام ہو جائے تو خاص حالات کے علاوہ تمام مربیان کے لیے واجب ہو کہ وہ اپنی فیملی کے ساتھ ڈیوٹی کے مقام پر رہائش رکھیں کیونکہ جماعتوں میں پوسٹنگ کے دوران تربیتی نقطہ نگاہ سے مربیان کی فیملی کا ان کے ساتھ رہائش پذیر ہونا جماعت کے مفاد میں ہے۔ **19:** کمپیوٹر کی تعلیم کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر ذہین احمدی طلباء اور طالبات میں اس کی تعلیم کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کی تعلیم کے مستند ادارے بڑے شہروں میں قائم ہیں اور ان کی فیس بہت زیادہ ہے جس کی ایک درمیانے درجہ کی مالی حیثیت رکھنے والی فیملی متحمل نہیں ہو سکتی۔ مزید برآں ان اداروں میں مخلوط تعلیم کا نظام رائج ہے۔ شہروں میں طالبات کی رہائش کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ربوہ میں ابتدائی کمپیوٹر ٹریننگ کے ادارے تو قائم ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جماعت کی سطح پر کمپیوٹر ڈگری کے اجراء کا ادارہ کھولا جائے۔ **20:** بہشتی مقبرہ میں دعا کے لیے جائیں تو قبروں کو دیکھ کر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ امیر آدمی کی قبر ہے یا غریب آدمی کی۔ جب کہ چند سال پہلے ایسا نہ تھا۔ سب کی قبریں ایک جیسی اور کتبے بھی ایک جیسے ہوتے تھے۔ مگر اب کتبے قیمتی پتھر کے اور مختلف ڈیزائن کے ہوتے ہیں اور کسی قبر پر بجری ہوتی ہے براہ مہربانی سب قبروں کو ایک جیسا رکھا جائے۔ کسی قسم کا فرق نہیں ہونا چاہیے۔	ایک نمایاں فرق پڑے گا۔ اس سے یہاں گندگی کم ہو گی، مکھی اور مچھر کم پیدا ہوں گے تو پھر بیماریاں بھی کم جنم لیں گی اور ہمارا شہر کم از کم پاکستان میں ایک مثالی شہر نظر آئے گا۔ ہمارے شہر میں پکی نالیاں بنائی جائیں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ **10:** پاکستان میں روز افزوں مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے احبابِ جماعت کی مالی حالت دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ جماعت اپنے وسائل سے مقدور بھر خاندانوں کی کفالت کر رہی ہے۔ لیکن معاشی مسائل، وسائل سے بڑھ رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے احباب اور خاندانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلہ میں تجویز ہے کہ Co-operative طرز پر ایک ریزرو فنڈ قائم کیا جائے جس کے لئے احباب جماعت سے اس میں حسب استطاعت حصہ لینے کی تحریک کی جائے اور اس فنڈ سے چھوٹے کاروبار اور بیرون ملک ملازمت کے حصول کے خواہش مند افراد کو قرضہ مہیا کیا جائے جو دو تین سال کے اندر قابل واپسی ہو۔
تواریخ: 21 تا 23 مارچ 2003ء **مقام:** ایوانِ محمود 627 نمائندگان شامل ہوئے		**نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: 1: از طرف نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ:** تربیتی جائزوں کے دوران بڑی شدّت کے ساتھ یہ ضرورت سامنے آئی ہے کہ نمازوں کے قیام کے سلسلہ میں بہت زیادہ بیداری کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں ایسا لائحہ عمل تجویز کیا جائے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق "ہر احمدی گھرانہ نمازیوں سے بھر جائے۔" **2: از طرف جماعت احمدیہ اٹک شہر:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور آپ کے خلفاء نے بھی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود پر بہت زور دیا ہے۔ فرمایا: "وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔" (سیرت المہدی) اس مقصد کے حصول کے لیے کوئی قابلِ عمل ذرائع تجویز کیے جائیں تا کہ ہر احمدی مرد وزن عام طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو زندگی میں کم از کم تین بار ضرور پڑھ لے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواہش فرمائی۔ علاوہ ازیں پاکستان میں عموماً لوگ اردو پڑھ لیتے ہیں لیکن فارسی اور عربی بہت کم لوگوں کو آتی ہے۔ اس لیے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں فارسی اور عربی تحریرات کا اردو ترجمہ شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ **نظارتِ بہشتی مقبرہ: 1: از طرف جماعت احمدیہ رحیم یار خان:** نظامِ وصیّتِ ایک الٰہی نظام ہے جس کا اجراء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے مطابق اس نظام میں بکثرت احمدیوں کو شامل کرنے کی مؤثر منصوبہ بندی کی جائے۔ **نظارتِ امورِ عامہ: 1: از طرف جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان:** احمدی نوجوانوں کی بے روزگاری ختم کرنے کے لیے مرکزی طور پر کوئی لائحہ عمل تجویز کیا جائے جس سے ہر طرح کے بے روزگاروں کو روزگار مل سکے۔ **بجٹ سال 2003-2004ء ہر سہ انجمن**	☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق شوریٰ کے اجلاسات کی صدارت محترم مرزا عبدالحق صاحب نے فرمائی۔ ☆ امسال حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے مجلسِ مشاورت میں بطور ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نمائندگی فرمائی۔ پاکستان کی مجلسِ مشاورت میں آپ کی تاحال یہ آخری بابرکت شرکت ہے۔ خدا تعالیٰ جلد وہ وقت لائے کہ ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بنفسِ نفیس اپنے مبارک وجود کے ساتھ جماعتِ احمدیہ پاکستان کی شوریٰ میں شرکت فرماتے دیکھ لیں۔ اللّٰھم اٰمین ☆ مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم فضل الرحمان خان صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب، محترم ارشاد احمد خان صاحب از پشاور اور محترم منیر احمد فرخ صاحب نے انجام دیے۔

انٹرنیشنل مجالسِ شوریٰ کا انعقاد

☆ حضرت خلیفہ المسیح الرابعؒ نے ربوہ سے لندن ہجرت فرمانے کے بعد جلسہ سالانہ لندن کے موقع پر انٹرنیشنل مجالسِ شوریٰ کا انعقاد فرمایا۔ یہ مجالسِ شوریٰ 1999ء تک جاری رہیں۔ ان مجالسِ شوریٰ کے میسر مختصر کوائف ذیل میں درج ہیں۔

1988ء	**تجاویز: 1:** مبلغینِ سلسلہ (بالخصوص وہ جو مغربی افریقہ کے ممالک کے میں تعینات ہیں) کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ عربی اور فرانسیسی زبان میں مزید مہارت حاصل کریں تا کہ تبلیغی سرگرمیوں کو زیادہ مؤثر طور پر انجام دے سکیں۔ **2:** درِّ ثمین کا مرکزی سطح پر منظوم انگریزی ترجمہ کیا جائے۔ **3:** تمام جامعات احمدیہ میں نصابِ تعلیم یکساں ہونا چاہیے۔ **4:** افریقہ میں کم از کم ایک جامعہ احمدیہ ضرور ہو جو تمام افریقی ممالک بالخصوص مغربی افریقہ کے خطہ کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہو۔ **5:(الف)** ایک ایسا نصاب تمام احمدی بچوں کے لیے تیار کیا جانا چاہیے جسے تمام دنیا کی جماعتوں میں یکساں طور پر رائج کیا جا سکے۔ **(ب)** جہاں مقامی جماعتیں ان کتب کے حصول کی استطاعت نہ رکھتی ہوں، مرکز ان کو یہ کتب مہیا کرنے کا انتظام کرے۔ **6:** جامعہ احمدیہ ربوہ میں طلباء کو پڑھانے کے لیے شعبہ "سوشیالوجی" اور "انٹرنیشنل ریلیشنز" کے نام سے قائم کیا جائے تا کہ فارغ التحصیل طلباء کے اندر بین الاقوامی نقطۂ نظر کو سمجھنے کی روح پیدا ہو سکے۔ **7:** امرائے ممالک، مشنری

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطاباتِ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td></td><td colspan="3">انچارج صاحبان اور صدور کے behaviour کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک مرکزی نظام وضع کیا جائے تا کہ ان میں سے کسی کی جانب سے بھی اپنے منصب کے غلط استعمال کو روکا جاسکے۔8: تمام ممالک میں کثیر ذخیرہ کتب پر مشتمل اسٹینڈرڈ احمدیہ لائبریریاں قائم کی جائیں۔ کم از کم ہر ملک کے مرکزی مشن ہاؤس میں ان لائبریریوں کا قیام ضرور ہو۔</td></tr>
<tr><td>1989ء</td><td colspan="3">تجاویز: 1: مجلس عاملہ کے لیے جماعت کو standing orders وضع کرنے چاہئیں۔2: پاکستان میں قائمقام امراء کے نظام کی طرح E.E.C ممالک میں بھی امراء ہونے چاہئیں۔3: جماعتِ احمدیہ کو ایک international job placement programme جاری کرنا چاہیے جس کے ذریعہ تمام دنیا کے مختلف ممالک میں موجود بے روزگار احمدیوں کو روزگار دلانے میں مدد کی جاسکے۔4: جامعہ احمدیہ کے نصاب میں پبلک ریلیشنز کا مضمون شامل کیا جائے۔5: جماعت اپنا ایک ریڈیو براڈ کاسٹنگ اسٹیشن قائم کرے جہاں سے اسلامی فلسفہ پر مشتمل پروگرام نیز خلیفۃ المسیح کے خطباتِ جمعہ نشر کیے جائیں۔</td></tr>
<tr><td>1990ء</td><td colspan="3">تجاویز: 1: خدا تعالیٰ کے فضل سے یورپ کے Eastern Block کے ممالک کے دروازے اسلام کے پیغام کے پھیلانے کے لیے کھل چکے ہیں۔ اس بھاری ذمہ داری کو مؤثر اور منظّم طور پر ادا کرنے کے لیے غور کیا جانا چاہیے کہ کس طرح ان ممالک کے لوگوں کی مذہبی ضروریات کو پورا کیا جاسکتا ہے۔2: جماعتِ احمدیہ کو رواں سال بطور Holy Quran Literacy Year منانا چاہیے۔3: سالِ گذشتہ کی انٹرنیشنل مجلسِ مشاورت کی کارروائی کو کتابچہ کی صورت میں شائع کر کے جملہ ممالک میں تقسیم کیا جانا چاہیے۔4: جو کارکنانِ سلسلہ ریٹائر ہو جاتے ہیں اُن کی خدمات کو بطور مشیر وغیرہ جاری رکھا جائے۔5: شادی بیاہ کے مواقع پر جماعتی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی صورت میں کس قسم کی تعزیرات کا نفوذ کیا جائے۔6: مختلف ممالک میں بہت سی جماعتیں اپنے کاموں میں سہولت پیدا کرنے کی خاطر پہلے ہی کمپیوٹر کا استعمال بالخصوص اکاؤنٹس کے شعبہ میں کر رہی ہیں۔ جماعتی ضروریات پوری کرنے کے لیے standard software تیار کیا جانا چاہیے۔7: صد سالہ جشنِ تشکر کے غیر معمولی اثرات جو بین الاقوامی طور پر ظاہر ہوئے، اُن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس طرح کی تقریبات ہر دہائی کے آخر پر منعقد کی جانی چاہئیں۔ جس میں اس عرصہ کے دوران ہونے والی کامیابیوں کو نمایاں کیا جائے۔</td></tr>
<tr><td>1992ء</td><td colspan="3">تجاویز: 1: جماعتِ احمدیہ کی جانب سے ایک پروفیشنل کوالٹی کی تعلیمی ڈاکومنٹری وڈیو حضرت عیسیٰؑ، ان کی مشرق کی طرف ہجرت، کشمیر میں وفات، ان کی آمدِ ثانی اور جماعتِ احمدیہ کے عقائد کے متعلق تیار کی جائے۔ اور اسے تمام پبلک ٹیلی ویژن چینلز پر دیا جائے۔2: 1994ء میں نشانِ کسوف وخسوف کے سو سال پورے ہونے پر جماعت کو اس سے متعلقہ تمام تفاصیل پر مشتمل ایک کتاب یا کتابچہ شائع کیا جائے اور اس کی بین الاقوامی سطح پر اشاعت کی جائے۔3: بہشتی مقبرہ کا قیام ہر ملک میں ہونا چاہیے۔</td></tr>
<tr><td>1993ء</td><td colspan="3">☆اس مجلس شوریٰ میں جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دنیا کے کسی ملک کے پارلیمنٹ کے دو احمدی ممبرز شریک ہوئے۔ یہ ممبرانِ پارلیمنٹ برکینا فاسو سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی طرح آئیوری کوسٹ کے ایک احمدی میئر بھی شامل ہوئے۔
تجاویز: 1: حوالہ جاتی کتب کی عدم دستیابی تبلیغ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ کے طور پر نظر آتی ہے۔ بین الاقوامی جماعتی مرکز کو چاہیے کہ وہ ایسی تمام حوالہ جاتی اور نایاب کتب یا ان کی فوٹو کاپیوں کو دنیا بھر میں ان کی ضرورت کے مطابق فراہمی کو ممکن بنائے۔2: فقہ احمدیہ پر نظر ثانی 3: دنیا کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی اقدار کی بہتری اور انسانیت کی بھلائی کے لیے نظام جماعت کی مساعی کو اجاگر کرنے کی خاطر یہ تجویز دی جاتی ہے کہ متواتر مرکز یعنی لندن سے انگریزی زبان میں ایک news letter شائع کر کے تمام دنیا کے میڈیا، پریس، ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ کو بھجوایا جائے۔4: حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ایک پروفیشنل کوالٹی کی وڈیو ڈاکومنٹری تیار کی جائے اور یہ ڈاکومینٹری تمام پبلک ٹیلی ویژن چینلز پر موجود ہو۔5: علمائے سلسلہ کے ذریعہ تبلیغی وڈیوز کے پروگرامز تیار کروائے جائیں اور یہ پروگرامز مختلف زبانوں کے subtitles کے ساتھ ٹی وی چینلز پر چلائے جائیں۔6: دسمبر 1996ء میں "جلسہ مذاہبِ عالم" کے سو سال پورے ہونے پر بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔7: واقفینِ نو کے لیے کیسٹس اور لٹریچر تیار کر کے بھجوایا جائے۔8: تمام احمدی بچوں کے لیے بالعموم اور واقفینِ نو کے لیے بالخصوص ایک کتابچہ تیار کیا جائے جس کے ذریعہ احمدی بچے اردو اور عربی سیکھ سکیں۔9: بیوگان اور مطلقہ خواتین کے رشتے کروائے جائیں۔</td></tr>
<tr><td>1994ء</td><td colspan="3">تجاویز: 1: اسلام احمدیت کی آگاہی کی غرض سے عربی زبان اور اسلامی تعلیمات تمام دنیا کے احمدیوں کو سکھانے کے لیے ایک کورس تشکیل دیا جائے۔2: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تبلیغ کے طریقوں پر بہت اہم اور عملی ہدایات دی ہیں۔ ان کو انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں جمع کر کے ایک کتابچہ کی صورت میں شائع کیا جائے۔3: ایک انٹرنیشنل یوتھ ایکسچینج پروگرام بنایا جائے تا کہ عالمی طور پر جماعت کے متعلق آگاہی اور معلوماتِ عامہ میں اضافہ ہو۔4: ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے تمام پروگراموں کے زیادہ سے زیادہ زبانوں میں رواں ترجمہ کو ممکن بنانے کے لیے جس حد تک ممکن ہو سکے کوشش کیجائے اور اس کے لیے plan کیا جائے۔5: حضرت خلیفۃ المسیح کی براہِ راست نگرانی میں ایک ٹیم تشکیل دی جائے جو اسلام کی مستند تاریخ پر ایک تفصیلی ڈاکومنٹری تیار کرے جو اسلام کے تمام تاریخی مقامات کا احاطہ کیے ہوئے ہو اور اسلامی تاریخ کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے والی ہو۔</td></tr>
<tr><td>1995ء</td><td colspan="3">تجاویز: 1: تبلیغی مساعی کے لیے ہمہ گیر ذرائع اور طریق اختیار کیے جائیں تا کہ تمام جماعتیں یکساں رفتار سے تبلیغی سرگرمیوں کی دوڑ میں شامل ہو سکیں۔2: آئندہ تبلیغی سال (96-1995ء) کو تمام ممالک کے دار لحکومتوں کے دل جیتنے کا سال قرار دیا جانا چاہیے۔3: ایم ٹی اے کے تبلیغی پروگرامز کو مزید مؤثر بنانے کے لیے ایک لائحہ عمل ترتیب دیا جانا چاہیے۔ جس کے تحت متفرق وڈیو پروگرامز کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کیا جائے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کے مختلف پروگرامز مثلاً خطابات، خطباتِ جمعہ، مجالسِ سوال وجواب اور احباب کے ساتھ ملاقاتوں کے متفرق پروگرامز وغیرہ کا بھی ترجمہ کیا جانا چاہیے۔4: نو مبائعین کی تربیت کے لیے ٹھوس تربیتی کوششوں کی ضرورت ہے تا کہ تبلیغی سرگرمیوں کو وسیع کیا جاسکے۔ مجلس شوریٰ کو ایک مفصل پروگرام بنانا چاہیے جس کے تحت نو مبائعین کو روحانی، اخلاقی اور انتظامی سرگرمیوں مثلاً تبلیغ وتربیت، مجلسِ شوریٰ، مالی قربانیوں اور خدمتِ خلق وغیرہ میں شامل کرنا۔</td></tr>
<tr><td>1996ء</td><td colspan="3">تجاویز: 1: عیسائی سال 2000ء کو حضرت عیسیٰؑ کے سال کے طور پر منا رہے ہیں لہٰذا اس موقع کو استعمال کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ سے متعلق اسلامی تعلیمات اجاگر کی جائیں جو حضرت مسیحِ موعودؑ نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی پا کر دنیا کے سامنے پیش کی ہیں۔ اس مقصد کے تحت "Jesus in India" کے نام سے کانفرنسز منعقد کی جائیں۔2: بیرونِ ملک سے مزید افرادِ جماعت (مبلغین، بزنس مین، رضاکار ڈاکٹرز واساتذہ وغیرہ) کو پاپوانیوگنی آنا چاہیے۔3: جملہ کتب حضرت مسیحِ موعودؑ کو آڈیو اور وڈیو کیسٹس میں اصل زبان میں ریکارڈ کیا جانا چاہیے۔</td></tr>
<tr><td>1997ء</td><td colspan="3">1: تمام دنیا میں جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرز پر ہر ملک کے حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ادارے کھولے جائیں۔2: جامعہ احمدیہ کی طرز پر یورپ کے واقفینِ نو بچوں کے لیے سپین میں ادارہ کھولا جائے۔3: حضرت مسیحِ موعودؑ کی کتب کے تراجم کے لیے مترجمین اور نظرِ ثانی کرنے والے علماء کے پینل ترتیب دیے جائیں جن کی مرکزی طور پر تعیناتی ہو۔4: حضرت مسیحِ موعودؑ کی خواہش کے مطابق عرب ممالک میں احمدیت کی تبلیغ کے لیے حضرت مسیحِ موعودؑ کی جملہ عربی کتب اور خطوط کو شائع کر کے عرب ممالک میں پھیلایا جائے۔5: حضرت خلیفۃ المسیح ایم ٹی اے پر تبلیغی، تربیتی و دیگر اہم امور سے متعلق جو ہدایات ارشاد فرماتے ہیں انہیں سہ ماہی بنیاد پر شائع کیا جائے۔6: شعبہ رشتہ ناطہ تمام ممالک میں موجود ہے، اس شعبہ کا ایک مرکزی نظام کے تحت آپس میں رابطہ ہونا چاہیے۔</td></tr>
<tr><td>1998ء</td><td colspan="3">☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ابتداء میں فرمایا کہ اس سال مجلس شوریٰ کا باقاعدہ کوئی ایجنڈا نہیں ہے۔ لہٰذا مختصر مجلسِ شوریٰ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ کیونکہ بہت سے ممالک کو بعض ٹارگٹس دیے گئے تھے لیکن وہ مرکز کی خواہش کے مطابق اسے پورا نہ کر سکے۔ ☆محترم چودھری حمید اللہ صاحب نے ابتدا میں حضورؒ کے ارشاد پر رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے ان جماعتوں کے نام پڑھ کر سنائے جنہوں نے رشتہ ناطہ کے مسائل حل کر کے رپورٹ بجھوائی ہے۔ ☆اس تجویز کی بابت کہ ایک مرکزی تربیتی کلاس لندن میں منعقد ہو، حضورؒ نے فرمایا کہ ایسا ہونا ممکن نہیں اور اس کی وجوہات بیان فرمائیں۔ ☆گیمبیا کی جماعت کے نمائندہ نے تجویز پیش کی کہ جماعت کا بینکنگ کا اپنا نظام ہو۔ حضورؒ نے اسے ناقابلِ عمل قرار دیا۔ ☆حضورؒ نے جماعت کو ہدایت فرمائی کہ MTA کے لیے عمدہ کوالٹی میں پروگرامز تیار کر کے بجھوائیں۔ ☆ایک تجویز پر حضورؒ نے فرمایا کہ عالمی بیعت کے موقع پر پوری دنیا میں جب افرادِ جماعت مختلف مقامات پر اکٹھے ہوتے ہیں، اُس وقت کی وڈیو بنا کر بجھوائیں۔ ☆تجویز پیش ہوئی کہ یورپ میں کسی ایک جگہ خدام الاحمدیہ کے مشترکہ اجتماع کا انعقاد ہوا کرے۔ حضورؒ نے اسے یہ کہتے ہوئے مسترد فرمایا کہ ایسا ممکن نہیں۔ ☆حضورؒ نے جملہ نمائندگان بالخصوص آئیوری کوسٹ کو فرمایا کہ لوکل سطح پر جلسوں اور جلسہ سالانہ کا انعقاد کریں۔</td></tr>
<tr><td>1999ء</td><td colspan="3">☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تجاویز کے بعد ابتدائی خطاب میں ذکر فرمایا کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ناظرِ اعلیٰ ربوہ نے گذشتہ دنوں مجھے میرے ایک خواب کے متعلق یاد کروایا، جس کا 1984ء میں مَیں نے ایک خطاب میں ذکر کیا تھا کہ میں خواب میں کہہ رہا ہوں کہ ”آج یہ وقت نہیں رہا کہ پچاس فٹ یا ساٹھ فٹ روزانہ کھدائی کی جائے۔ آج وقت آگیا ہے کہ ہزاروں فٹ روزانہ کھدائی کی جائے۔“ چنانچہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے یہ اظہار کیا کہ آج جماعتِ احمدیہ میں ہونے والی بیعتوں کی تعداد روزانہ 30 ہزار تک جا پہنچی ہے۔</td></tr>
</table>

خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور کی مجالسِ مشاورت

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 26 تا 28 مارچ 2004ء **مقام:** ایوانِ محمود 640 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگانِ شوریٰ کے نام پیغام ارسال فرمایا۔ حضور نے اس پیغام میں تحریر فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اس مجلس شوریٰ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جس مقصد کے لئے آپ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اُس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ یہ اعزاز جو آپ کو بحیثیت ممبر مجلس شوریٰ کے ملا ہے۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے اس کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ آپ ایک انتہائی مقدس ادارہ کے نمائندہ بن کر یہاں آئے ہیں۔ یاد رکھیں کہ خلافت کے مقام کے بعد اگر کسی ادارے کا تقدس ہے تو وہ مجلس شوریٰ کا ہے۔ اس لئے آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو نہایت نیک نیّتی سے اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے نبھانا چاہئے۔ اجلاس کے دوران آپ کی مکمل توجہ صرف اور صرف مجلس کی کارروائی پر ہو تاکہ جماعت کی معاشرتی اور روحانی ترقی کے لئے معاملات کو گہری سوچ، تدبر اور غور کر کے پھر اپنی تجویز دے سکیں۔“ ☆حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ افریقہ سے قبل 12/ مارچ 2004ء کو مشاورت سے متعلق ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضورِ انور نے اس خطبہ میں فرمایا: ”نظامِ خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے۔ اور جب خلیفۂ وقت اس لئے بلا رہا ہو اور احبابِ جماعت بھی لوگوں کو اپنے میں سے منتخب کر کے اس لئے بھیج رہے ہوں کہ جاؤ اللہ تعالیٰ کی تعلیم دنیا میں پھیلانے، احبابِ جماعت کی تربیت اور دوسرے مسائل حل کرنے اور خدمتِ انسانیت کرنے کے لئے خلیفۂ وقت نے مشوروں کے لئے بلایا ہے اس کو مشورے دو تو کس قدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ ......خلیفۂ وقت یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ ممبران نے بڑے غور سے سوچ سمجھ کر کسی معاملے میں رائے قائم کی ہو گی اور عموماً مجلس شوریٰ کی رائے کو اس وجہ سے من و عن قبول کر لیا جاتا ہے، اسی صورت میں قبول کر لیا جاتا ہے۔ سوائے بعض ایسے معاملات کے جہاں خلیفۂ وقت کو معین علم ہو کہ شوریٰ کا یہ فیصلہ ماننے پر جماعت کو نقصان ہو سکتا ہے اور یہ بات ایسی نہیں ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے یا اس سے ہٹ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہوئی ہے۔“ ☆حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا لنک درج ذیل ہے۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2004-03-12	**نظارتِ علیاء: 1: از طرف جماعت احمدیہ راولپنڈی:** قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے قاعدہ نمبر 313 ہے کہ: "قورم کا تعین شامل بجٹ کل افراد کی تعداد میں سے مستورات اور طالب علموں کی تعداد منہا کرنے کے بعد باقی ماندہ چندہ دہندگان بشمول بقایاداران کی کل تعداد سے ہو گا۔" اس میں ترمیم کر کے قاعدہ مذکورہ کے درج ذیل الفاظ رکھے جائیں۔ مجوزہ ترمیم شدہ قاعدہ نمبر 313 "قورم کا تعین کل تعداد چندہ دہندگان بمطابق قاعدہ نمبر 341 میں سے مستورات اور طلباء کی تعداد منہا کرنے کے بعد باقی ماندہ چندہ دہندگان کی تعداد سے ہو گا۔" **تشریحی نوٹ:** **الف:** قاعدہ نمبر 341: "چندہ دہندگان سے مراد وہ احباب ہیں جو اپنا چندہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جن کے ذمہ چندہ عام وچندہ حصہ آمد کا چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا نہ ہو اور چندہ جلسہ سالانہ کا ایک سال سے زائد کا بقایا نہ ہو یہی شرط رفقاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی عائد ہو گی۔" **ب:** سارے انتخابی عمل میں نادہند اور بقایاداران کے کسی قسم کے حصہ لینے کی مختلف قواعد میں پورے طور پر نفی کی گئی ہے۔ لیکن قاعدہ نمبر 313 میں نادہند اور بقایاداران کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ قورم جو انتخابی عمل کا ایک اہم جزو ہے، میں رائے دہندگان کا حصہ نہ ہونے کے باوجود اُن کی تعداد پر بھی قورم پورا کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے گویا رائے دہندگان (چندہ دہندگان) پر لازم ہو گا کہ ان کے حصہ کا قورم بھی پورا کریں۔ 3۔ قاعدہ نمبر 313 نے موجودہ شکل میں انتخابی عمل کو پیچیدہ اور عملی لحاظ سے مشکل بنا دیا ہے۔ لہٰذا مجوزہ ترمیم ضروری اور مناسب ہے۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: 1: از طرف نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ:** الیکٹرانکس کی جدید ایجادات جہاں بہت مفید ہیں وہاں ان کے منفی پہلو بھی ہیں۔ ضرورت ہے کہ جماعت ایسے ذرائع اختیار کرے کہ ان ایجادات کے مضر اثرات سے افراد جماعت کو بچایا جا سکے اور ان کے مفید پہلوؤں سے فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ **2: از طرف جماعت احمدیہ باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال:** جماعت میں رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں ایسے معیار قائم ہو رہے ہیں جو جماعت کی تعلیم کے مطابق نہیں ہیں۔ مثلاً ذات پات، مقامی اور مہاجر کی تمیز وغیرہ۔ جس کی وجہ سے رشتہ ناطہ کرنے میں بڑی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ایسے غلط نظریات کے سدِّباب کے لئے خصوصی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ **3: از طرف لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** جماعتِ احمدیہ میں غیر از جماعت میں رشتہ کرنا منع ہے۔ اس لئے نومبائعین کے لئے رشتہ ناطہ کے بہت مسائل پیدا ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر اوقات وہ اپنے غیر از جماعت عزیزوں میں رشتے طے کر لیتے ہیں جو بعض اوقات نو احمدی لڑکے اور لڑکیاں واپس اپنے ماحول میں ہی چلے جاتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ جماعتی طور پر شعبہ رشتہ ناطہ ان کے لئے مناسب انتظام کرے۔ **4: از طرف لجنہ اماء اللہ پاکستان: (الف)** سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک مکتوب مؤرخہ 2/ نومبر 2003ء میں لجنہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ بڑے بڑے کاموں سے زیادہ ان باتوں پر دھیان دیں۔ (i) نمازوں کی عادت (ii) پردہ کی پابندی (iii) اولاد کی تربیت (iv) فیشن کی اندھادھند تقلید سے بچنا۔ (ان امور کے متعلق جہاں لجنہ اپنے طور پر کوشش کرے گی وہاں نظارتِ اصلاح وارشاد بھی ایک معین لائحہ عمل تجویز کرے جو ذیلی تنظیموں کے تعاون سے بروئے کار لایا جائے تا کہ گھر کی خواتین اور مرد مل کر صحیح معاشرے کے قیام کے لئے کوشش کریں۔) **(ب)** پردے کے موضوع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبات ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر پردہ کے متعلق جہاں عورتوں کو توجہ دلانے اور عمل کروانے کی ضرورت ہے وہاں گھر کے مَردوں کو بھی توجہ دلائی جائے کہ وہ پردہ قائم کروانے میں تعاون کریں خصوصاً شادی بیاہ پر جو بے پردگی ہوتی ہے۔ وڈیو وغیرہ بنوانا نیز بیروں کے ذریعہ کھانا Serve کرانا وغیرہ ان امور کو مرد کنٹرول کریں۔ **بجٹ سال 2004-2005ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **7: (الف)** تزکیہ اموال بنیادی ارکان میں سے ہے۔ احبابِ جماعت کو اس کی اہمیت و فرضیت سے آگاہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے لئے موثر منصوبہ بندی کی جائے۔ **(الف)** تزکیہ اموال کی اہمیت کے پیش نظر نظارت مال آمد میں ایک علیحدہ شعبہ اس غرض سے بنایا جائے۔ **8:** مختلف صدقات یعنی (1) فضل عمر ہسپتال (علاج معالجہ) (2) امداد طلباء (3) کفالت یکصد یتامیٰ (4) بیوت الحمد (5) مریم شادی فنڈ کو یکجا کر کے ایک بہبود	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ ☆پہلے اجلاس کے آخر میں حضرت صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ (والدہ ماجدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی صحتیابی کے لیے دعا کا اعلان کیا گیا۔ آپ رحمہا اللہ تعالیٰ کے پتّے کا اپریشن ہوا تھا۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم فضل الرحمان خان صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب، محترم مرزا عبدالحق صاحب اور محترم چودھری حمید نصراللہ خان صاحب نے انجام دیے۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** دارالضیافت کی برانچیں لاہور اور راولپنڈی میں بھی ہونی چاہئیں۔ **2:** جدید دور کے تقاضوں کے عین مطابق ہمیں روایتی شعبوں کے علاوہ غیر معروف مگر اہم شعبوں کی طرف توجہ کرنی چاہیے مثلاً Hoteling,Cooking اور لانڈری وغیرہ۔ اس مقصد کے لئے مرکز میں ایک ویب سائٹ قائم کی جائے جو ان شعبوں کے بارہ میں ضروری معلومات مہیا کرے۔ اسی طرح ویب سائٹ میں بیرون ممالک مثلاً آسٹریلیا، کینیڈا، برطانیہ وغیرہ کے لئے امیگریشن کی رہنمائی بھی میسر ہو جہاں کے قواعد آج کل بہت آسان بنا دیئے گئے ہیں۔ اس طرح پیشہ ور ایجنٹ حضرات سے چھٹکارا مل سکے گا اور روزگار بھی میسر ہو سکے گا۔ **3:** بے روزگاری دور کرنے کے لیے نظارتِ صنعت وتجارت کے تحت دارالصنعت کا جائزہ لیا جائے اور ایسے کورسز فراہم کیے جائیں جو اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اور انفرادی کاروبار شروع کرنے کے تقاضے پورے کر سکیں۔ **4:** شعبہ رشتہ ناطہ کے قاعدہ میں یہ شامل فرمایا جائے کہ مرد، مزید نکاح (دوسرا، تیسرا اور چوتھا) کرنے سے پیشتر موجود بیوی یا مطلقہ کے واجبات ازقسم حق مہر، رضاعت اور بچے کا خرچ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ اس طرح طرفین کی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ **5:** تعلیم القرآن کلاسز کے لیے (مرکز سے) ٹیچر اضلاع میں بھجوائے جائیں جو ایک یا دو ماہ کا عرصہ وہاں رہ کر کلاسز کا اجراء کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ ٹیچر تیار ہو سکیں۔ **6:** پاکستان میں لوگ عام طور پر اردو تو جانتے ہیں لیکن فارسی اور عربی کا ادراک بہت کم لوگوں کو ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب عام طور پر تو اردو میں ہیں لیکن بعض عربی اور فارسی عبارتیں اور اشعار درمیان میں آتے ہیں جن کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض کتب پوری کی پوری عربی میں ہیں اور کئی اردو الفاظ بھی بہت مشکل ہیں۔ مطالعہ کتب

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
		فنڈ بنایاجائے۔اوراس کوطوعی چندہ قرار دیاجائے۔اورجوچندہ وصول ہوان کوبالترتیب فضل عمر ہسپتال،امداد طلباء اور کفالت یتامیٰ کو تیس، تیس فیصداورباقی کوپانچ،پانچ فیصد حصہ دیاجائے۔9:وصیت کی تحریک حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ایک انتہائی بابرکت تحریک ہے۔جس کا اجراء1905ء میں ہوا تھا۔اس تحریک سے نظامِ نوکا اجراء ہونا ہے۔اوراس میں شامل احباب کے لیے بڑی بڑی بشارتیں ہیں۔اس بابرکت تحریک کے سوسال پورے ہونے پر2005ء کے سال کواجتماعی طورپر منایاجائے اوراس میں بڑی تعداد میں رسالہ الوصیت شائع کیاجائے اوراس مبارک نظام میں شامل ہونے کے لئے احباب جماعت کو تحریک کی جائے اوررسالہ الوصیت کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی جائے اوردیگر ذرائع سے اس کی اہمیت کواُجاگر کیاجائے۔	حضرت مسیح موعودؑ کے کام کو آسان بنانے کے لیے ایک تواردو کے مشکل الفاظ کے حل لغات تیار کرنے کی ضرورت ہے اوردوسرے عربی اورفارسی عبارتوں اوراشعار کے اردوتراجم فراہم کرنے کی اہم ضرورت ہے۔اس کے لیے شوریٰ کوئی ممکنہ لائحہ عمل تجویز کرے۔
تواریخ: 25تا27مارچ 2005ء **مقام:** ایوانِ محمود 626نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگانِ شوریٰ کے نام پیغام میں تحریر فرمایا کہ ’’اس موقع پر میں کوئی لمبا چوڑاپیغام آپ کو نہیں دیناچاہتا صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ مجلسِ شوریٰ پاکستان تجربے اور تاریخ کے لحاظ سے دنیا کے مختلف ممالک میں جہاں مجالسِ شوریٰ منعقد ہوتی ہیں قدیم ترین ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ حضرت مصلح موعودؓ جنہوں نے شوریٰ کے نظام کو مضبوط بنیادوں پر قائم فرمایا تھا سے براہِ راست فیض اٹھانے والی مجلسِ مشاورت ہے اور آپ کی یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ اس وقت بھی جب آپ یہ شوریٰ منعقد کر رہے ہیں آپ میں سے بعض ایسے ممبران شوریٰ بھی اس مجلس میں شامل ہیں جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے کی مجالس شوریٰ attend کی ہوئی ہیں۔ پھر بہت سے ایسے(دوست) ہیں جنہوں نے خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ کے زمانے میں مجلسِ شوریٰ کا ممبر ہونے کی توفیق پائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک یہ توفیق پاتے چلے آرہے ہیں۔ یہ خلفاء شوریٰ کے تینوں دنوں میں ہمہ وقت شوریٰ کی کارروائی کے دوران موجود رہتے رہے اور بحثوں اور فیصلوں کے دوران ممبرانِ شوریٰ کی رہنمائی فرماتے رہے اور اس لحاظ سے خلفاء کی موجودگی کی وجہ سے آپ کی مجلسِ شوریٰ مرکزی مجلس شوریٰ کہلاتی رہی۔ جس نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کی منصوبہ بندیاں کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان منصوبوں اور مشوروں کو جنہیں خلفائے احمدیت نے منظور فرمایااورلاگو فرمایابے انتہاء برکت ڈالی اور آج دنیاکے ہر کونے میں ان کی عاجزانہ دعاؤں سے پُر منصوبوں کے پھل ہمیں نظر آرہے ہیں اور آج تمام عالمِ احمدیت میں اس کی تتبع میں شوریٰ کانظام رائج ہوچکاہے۔الحمدللہ‘‘ ☆حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے25مارچ کو نظامِ شوریٰ پر ایک مفصل خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا جس کا لنک درج ذیل ہے۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2005-03-25/	**نظارتِ اصلاح وارشادمرکزیہ: 1:ازطرف جماعتِ احمدیہ رحیم یارخاں:** زیارتِ مرکزاور صحبتِ صالحین تربیت کے موثّرترین ذرائع ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دُوری، جلسوں اور اجتماعات کے منعقد نہ ہونے کے باعث زیارتِ مرکز کا سلسلہ بہت کم ہوگیاہے۔ موجودہ نسل کے بہت سارے افراد نے شاید ربوہ دیکھا ہی نہیں۔ اس کے متعلق مناسب لائحہ عمل تجویز کیاجائے۔**2:ازطرف لجنہ اماءاللہ مقامی ربوہ بذریعہ لجنہ اماءاللہ پاکستان:** محسوس کیا جارہاہے کہ افرادِ جماعت میں قرآنِ کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ کم ہے۔ خصوصاً نئی نسل کو قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی ترغیب دلائی جائے اور مناسب مواقع بھی مہیاکرنے کی کوشش کی جائے۔**3:ازطرف لجنہ اماءاللہ لاہور بذریعہ لجنہ اماءاللہ پاکستان:** ایسے احمدی گھرانے جو تنظیموں سے لاتعلق ہیں اور ان کا طرز معاشرت عام احمدیوں سے مختلف ہے ان میں غیر از جماعت میں شادیوں کا رجحان بڑھ رہاہے۔ ان خاندانوں پر خصوصی توجہ دے کر ان کے مسائل حل کیے جائیں۔**4:ازطرف لجنہ اماءاللہ لاہور بذریعہ لجنہ اماءاللہ پاکستان:** غیر از جماعت میں رشتے کرنے پر کئی خاندانوں کا اخراج از نظام جماعت ہو رہاہے۔ کئی خاندانوں کا ایسی شادیوں میں شمولیت کی وجہ سے بھی اخراج ہوا ہے۔اس مسئلہ کو ہر تنظیم کی سطح پر جماعتوں کوروشناس کرایاجائے تاکہ لاعلمی کی وجہ سے ایسے حالات سے دوچار نہ ہو جائیں۔ **وقفِ جدید انجمن احمدیہ: 1:ازطرف جماعتِ احمدیہ پشاور:** حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک وقفِ جدید جاری کرتے ہوئے فرمایاتھا کہ "اس وقف سے میری غرض یہ ہے کہ پشاور سے کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیاجائے۔۔۔۔۔ مگر بہرحال ابتداء 10 واقفین سے کی جائے گی اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ہزاروں تک ان کی تعداد پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔" لہٰذا تجویز ہے کہ چونکہ اس ہدف پر عمل کے لیے یہ ایک بہترین وقت ہے اس لیے اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک مربوط لائحہ عمل تیار کیاجائے۔ **بجٹ سال2005-2006ءہرسہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 6:حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرۃ النبیﷺ پر ایک بے مثال کتاب "سیرۃ خاتم النّبیّین" قلمبند فرمائی جو بوجوہ نامکمل رہ گئی تھی (گو ایک بہت بڑا حصہ اس کا بفضلِ خدا مکمل ہو چکاہے) عرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک نگرانی میں ایک کمیٹی مقرر فرمائی جاوے جو اس مبارک امر کو آپ کے انداز وطریق پر تکمیل تک پہنچائے7: حضرت مسیح موعودؑ نے موصیان کی چند شرائط بیان فرمائیں جن میں شرط نمبر3 ہے کہ "اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو، سچا اور صاف مسلمان ہو۔" تجویز ہے کہ چونکہ تقویٰ پر عمل اور شرک وبدعت سے بیزاری بہت ہی باریک تربیت اور توجہ کے متقاضی امور ہیں اس لیے موصیان کو اس معیار تک پہنچانے اور ان پر ان کے قیام کے لیے مرکزی سطح پر ایک موثر نظام تشکیل دیاجائے۔7:معذور بچوں کے لیے بھی جماعتی طور پر کوئی تعلیمی ادارہ کھولا جائے۔8:اکثر دیہاتوں سے نوجوان بڑے شہروں میں تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ اور مختلف جگہوں پر قیام کرتے ہیں۔ اس لیے کم از کم ضلعی ہیڈکوارٹرز اور بڑے شہروں میں ہوسٹلز کا قیام کیاجائے۔ تاکہ نوجوانوں کی تربیت مناسب رنگ میں ہو سکے۔9:بعض مالی لحاظ سے کمزور افراد میں مانگنے کا رجحان بڑھ گیا ہے۔ ان افراد جماعت میں عزت نفس اور محنت کی عظمت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز ان کے لیے روزگار کے مواقع بھی پیدا کیے جائیں۔9:دیکھنے میں آیاہے کہ دعوتِ الی اللہ کے سلسلہ میں خدمتِ خلق ایک مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے لیے بڑے اضلاع میں افریقہ کی طرز پر اسکول اور چھوٹے چھوٹے ہسپتال قائم کریں تو مفید ثابت ہو سکتاہے۔	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزاخورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم منیر احمد فرخ صاحب، محترم نواب مودوداحمد خان صاحب، محترم فضل الرحمان خان صاحب اور محترم چودھری حمید نصراللہ صاحب نے انجام دیے۔ ☆صدرِ اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے افتتاحی واختتامی خطاب فرمایا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: مجلسِ مشاورت1999ء میں نمائندگانِ شوریٰ کی تعداد کا جائزہ لینے کے لیے تجویز پیش ہوکر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں صدرانجمن احمدیہ نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کمیٹی کی جو سفارشات فروری 2001ء میں حضور نے منظور فرمائی تھیں۔ ان میں یہ فیصلہ بھی ہوا تھا کہ آئندہ 5سال بعد اس پر دوبارہ غور کرلیاجائے۔اس فیصلہ کی تعمیل میں نمائندگان کی تعداد کا معاملہ برائے جائزہ پیش ہے۔2:تربیت کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر ضروری ہے کہ جملہ عہدیدارانِ جماعت وذیلی تنظیموں کے عہدیداران کو بھی مزید فعال کرکے ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف موثر توجہ دلائی جائے۔ نیز ان کے فرائض کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً ضلعی ومرکزی سطح پر ریفریشر کورس منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔3:(الف)میڈیا اور انٹرنیٹ کی وجہ سے پیدا شدہ تربیتی مسائل۔(ب)لڑائی جھگڑے، بدخلقی، بدرسوم، باہمی لین دین کے مسائل سے نمٹنے کے لئے گھروں کا جائزہ لے کر موٴاخات کا نظام قائم کرکے ایک اعلیٰ اقدار رکھنے والے گھر کے ذمہ چار چار کمزور گھرانے لگا کر مذکورہ مسائل پر قابو پانے کی کوشش کی جائے4: بے پردگی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے مرد عہدیداران کو بھی پابند کیا جائے کہ ان کے گھروں میں سب سے پہلے صحیح نمونہ دیکھنے کو ملے۔ تاکہ ان کے اہل خانہ دوسروں کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔
تاریخ: 29دسمبر 2005ء **مقام:** مسجد اقصیٰ قادیان	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت کے دوران مجلسِ مشاورت کا بابرکت انعقاد ہوا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیرِ صدارت مجلسِ شوریٰ کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ آپ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا۔ "آج آپ لوگ جماعتِ احمدیہ بھارت کی مجلسِ شوریٰ منعقد کر رہے ہیں۔ آپ میں سے بہت سارے ممبران کافی تعداد میں ایسے بھی ہوں گے جو شوریٰ اٹینڈ کرتے رہے ہیں لیکن شاید کچھ ایسے بھی ہوں جو بالکل نئے آئے ہوئے ہیں۔ بعض دفعہ شوریٰ میں یہ دیکھنے میں آیاہے کہ پرانے ممبران بھی جب بحث شروع ہوتی ہے تو بلاوجہ اپنی رائے دینے پر زور دیتے ہیں اور بحث برائے بحث شروع ہوجاتی ہے۔ حالانکہ وہی بات ان سے پہلے آئے ہوئے ایک شخص نے کر دی ہوتی ہے جس کو دوبارہ دہرایا جاتاہے۔		

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور

ہمارا شوریٰ کا جو نظام ہے وہ ایسا ہے اور ایسا ہونا چاہیے کہ جس میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ذہن میں رکھا جائے کہ ہم یہاں جو اکٹھے ہوئے ہیں اور ہمیں رائے دینے کے لئے بلایا گیا ہے، خدا تعالیٰ کے حکم سے بلایا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہم اکٹھے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا مقصد خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہے اور اس کی خاطر ہم نے منصوبہ بندی کرنی ہے اور کرتے ہیں۔ تو جو رائے دینی ہے وہ نہایت ایماندارانہ طور پر اور سوچ سمجھ کر دلائل کے ساتھ دی جائے اور اگر سمجھیں کہ یہ بات میرے سے پہلے کسی رائے دینے والے نے دے دی ہے تو پھر کھڑے ہو کر صرف کہہ دیں کہ ٹھیک ہے میں نے بحث کے لئے نام لکھوایا ہوا تھا لیکن چونکہ اس بارہ میں رائے کا اظہار ہو چکا ہے اس لئے میں اپنا نام واپس لیتا ہوں۔ اس طرح بلاوجہ شوریٰ کا وقت ضائع نہیں ہوتا اور وہی وقت بہتر کام میں استعمال ہو سکتا ہے۔

شوریٰ کا نظام ہمارا کوئی پارلیمنٹ کا نظام اس لحاظ سے نہیں ہے کہ ایک ہم نے رائے دے دی، اُس پر ووٹنگ ہو گئی او رکسی رائے کے حق میں زیادہ ووٹ ہوں تو ضروری ہے کہ وہ قابلِ قبول بھی ہو۔ ہماری شوریٰ فیصلہ کرنے والی شوریٰ نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مشورہ ہے جو آپ خلیفۂ وقت کو پیش کر رہے ہیں۔ اس لئے ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنی رائے دیں اور بحث کرتے ہوئے یاد رکھیں کہ ضرور اپنی بات منوانے کے لئے بات نہیں کرنی بلکہ دلیل سے بات کرنی ہے۔ تا کہ اگر میری رائے میں کوئی وزن ہو تو دوسرے اس کے حق میں اپنی رائے استعمال کر سکیں۔

بعض رائے دینے والے ایسے بھی آتے ہیں بعض تو مقررین ہوتے ہیں جو تقریر زیادہ کرتے ہیں رائے اُس میں کم ہوتی ہے۔ تو اس سے بھی بچنے کی کوشش کریں کہ تقریر نہ ہو بلکہ مختصر الفاظ میں ٹھوس دلیل کے ساتھ جو آپ مشورہ دینا چاہتے ہیں وہ دیں۔ اور اگر اس سے پہلے کوئی مقرر اپنی رائے اور مشورے کے حق میں دلیل کے ساتھ بات کر چکا ہے تو پھر جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے بلاوجہ کج بحثی میں نہیں پڑنا چاہیے۔ دوسرے کی رائے کو بھی اہمیت دینی چاہیے۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہمارے وسائل کم ہیں۔ لیکن ان وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے جو منصوبہ بندی ہم نے کرنی ہے اس لحاظ سے رائے دیا کریں اور میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ آپ رائے دے رہے ہیں خلیفۂ وقت کو، کہ یہ ہماری رائے ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ کثریت کی رائے جو ہے وہ بھی یا بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ پورے کا پورا ایوان جو ہے شوریٰ کا اس کی بھی ایک رائے ہوتی ہے لیکن دونوں صورتوں میں خلیفۂ وقت کو یہ اختیار ہے کہ آپ کی رائے کو رد کر دے۔ آپ کے مشورہ کو رد کر دے کیونکہ یہ مشورہ ہے فیصلہ نہیں ہے۔ تو اس لحاظ سے بھی نئے آنے والوں کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ شوریٰ کا مقصد مشورہ دینا ہے۔

آپ شوریٰ کے نمائندے ہیں جماعت کی طرف سے، جماعت نے منتخب کر کے آپ کو بھجوایا ہے شوریٰ کے ممبر کی حیثیت سے آپ کا یہ عہدہ پورے ایک سال کے لیے ہے۔ اس لیے جو بھی فیصلے آپ شوریٰ میں کرتے ہیں ان کو آپ نے جماعتوں میں رائج بھی کرنا ہے لاگو بھی کروانا ہے۔ لیکن خود نہیں بلکہ جو بھی جماعتی نظام ہے اس کے تحت کام کرنا ہے۔ امیر جماعت ہے یا صدر جماعت ہے یا دوسری انتظامیہ ہے اس کو بتاتے رہنا ہے کہ شوریٰ میں یہ فیصلے ہوئے تھے اور اس کے مطابق اس طرح کارروائی ہونی چاہیے۔

تربیت کے لیے جائزے لیتے رہنا چاہیے اور جیسا کہ میں نے کہا وہ جائزے اسی صورت میں لے سکتے ہیں جب آپ خود اپنے نمونے دکھا رہے ہوں گے، اپنے نمونے قائم کر رہے ہوں گے۔ تو صرف یہ نہ سمجھیں کہ آپ کو شوریٰ کی نمائندگی کا ایک اعزاز مل گیا ہے اور بس کام ختم ہو گیا۔ یہ آپ پر ایک ذمہ داری ڈالی گئی ہے جس سے آپ کی خود اپنی بھی اصلاح ہونی چاہیے اور دورانِ سال آپ کو جماعت کی ترقی کے لیے جو بھی منصوبے یہاں بنائے گئے ہیں ان پر عملدرآمد کروانے کے لئے مقامی جماعتی نظام کی مدد بھی کرنی چاہیے۔" (الفضل انٹر نیشنل 17/ فروری 2006ء صفحہ 15 و 11)

☆حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد شوریٰ کی کارروائی آپ کی زیرِ صدارت سوا گیارہ بجے تک جاری رہی۔ ازاں بعد ایجنڈا کی ایک تجویز پر قائم ہونے والی سب کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا جو ایک بجے تک جاری رہا۔

تواریخ:

24 تا 26/ مارچ 2006ء

مقام:

ایوانِ محمود

635 نمائندگان شامل ہوئے

☆حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 24/ مارچ کو نظامِ شوریٰ پر ایک مفصل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے مجلسِ مشاورت کی اہمیت اور نمائندگانِ شوریٰ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا "جیسا کہ ہم جانتے ہیں جماعت میں مجلس شوریٰ کا ادارہ نظام جماعت اور نظام خلافت کے کاموں کی مدد کے لئے انتہائی اہم ادارہ ہے۔ اور حضرت عمرؓ کا یہ قول اس سلسلہ میں بڑا اہم ہے کہ لَا خِلَافَةَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَة کہ بغیر مشورے کے خلافت نہیں ہے۔ اور یہ قول قرآن کریم کی ہدایت اور آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کے عین مطابق ہے۔ آپ ﷺ صحابہ سے ہر اہم کام میں مشورہ لیا کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ آیت سے واضح ہے مشورہ لینے کا حکم تو ہے لیکن یہ حکم نہیں کہ جو اکثریت رائے کا مشورہ ہو اُسے قبول بھی کرنا ہے۔ اس لئے وضاحت فرما دی کہ مشورہ کے بعد مشورہ کے مطابق یا اُسے ردّ کرتے ہوئے، اقلیت کا فیصلہ مانتے ہوئے یا اکثریت کا فیصلہ مانتے ہوئے جب ایک فیصلہ کر لو، کیونکہ بعض دفعہ حالات کا ہر ایک کو پتہ نہیں ہوتا اس لئے مشورہ ردّ بھی کرنا پڑتا ہے۔ تو پھر یہ ڈرنے یا سوچنے کی ضرورت نہیں کہ ایسا نہ ہو جائے، ویسا نہ ہو جائے۔ پھر اللہ پر توکل کرو اور جس بات کا فیصلہ کر لیا اس پر عمل کرو۔

... یہ بڑا مقدس ادارہ ہے اور نظام خلافت کے بعد نظام شوریٰ کا ایک تقدس ہے۔ اس لئے بظاہر سمجھدار اور نیک لوگ جو عبادت کرنے والے اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں اُن کو منتخب کرنا چاہئے اور جب

نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف لجنہ اماء اللہ ملتان بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان: جماعت کے بعض گھرانوں میں لڑکیوں کو وراثت کے حق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اس بارے میں قرآن کریم، احادیث، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں تربیت ضروری ہے اس بارہ میں کوئی لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ **2: از طرف جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر:** مورخہ 3 اگست 2005ء کو محمود ہال مسجد الفضل لندن میں حضور انور نے فرمایا "2008ء خلافت جوبلی تک گذشتہ 10 سال یا اس کے زائد عرصہ کے نومبائعین کے ساتھ 70 فیصد رابطہ زندہ کرنا ہے اور یہ لوگ ہمیں نظر آنے چاہئیں۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں تجویز ہے کہ نومبائعین سے رابطے اور ان کو جماعت کا مفید رکن بنانے کے لئے جماعتوں کی رہنمائی کے لیے شوریٰ مناسب لائحہ عمل تجویز کرے۔

بجٹ سال 2006-2007ء ہر سہ انجمن

بقیہ ردشدہ تجاویز

9: آجکل کمپیوٹر کا دور دورہ ہے۔ خصوصاً نوجوان طبقہ اس میں خصوصی دلچسپی لے رہا ہے اور اس دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے کمپیوٹر کی معمولی باتوں کو سمجھ نہیں پاتے جبکہ یہی بچے اپنی روٹین کی تعلیم میں انتہائی پیچھے ہوتے ہوئے بھی کمپیوٹر کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں۔ کمپیوٹر کے اس طرح کے استعمال اور نوجوانوں کی دلچسپی اور ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت اپنے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے کمپیوٹر کے ایسے سافٹ ویئر (پروگرام) بنوائے جس میں قرآنی تراجم (اگلے مراحل میں دیگر علوم بھی) سکھائے جا سکیں۔ جس میں دلچسپ قسم کے طریقہ کار سے اول (یعنی چھوٹے یا آسان لیول سے) آسان آسان الفاظ اور پھر مشکل الفاظ کی طرف جایا جائے۔ ساتھ ساتھ اسی پروگرام کے اندر کوئز اور گیمز ہوں اور سکورنگ کا بھی بندوبست ہو اور یہ پروگرام ایک نہ ہو بلکہ اس میں تنوّع سے کام لیتے ہوئے بعد میں مزید ڈیویلپمنٹ کی جائے۔ 10: ایک مبتدی کے نقطۂ نظر سے قرآن کریم کا لفظی ترجمہ عربی گرامر کے ساتھ ایم ٹی اے پر روزانہ سبقاً پڑھانے کا انتظام کیا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ افرادِ جماعت فائدہ اٹھا کر ترجمہ سیکھ سکیں۔ 11: وصیت کی پراپرٹی کے حوالہ سے ہے کہ جن افراد کی جائیداد نہیں ہوتی ان میں سے بعض افراد کی مالی کمی یا پراپرٹی کی کمی کی وجہ سے وصیت منظور نہیں کی جاتی۔ اس طرح کا ہماری جماعت میں واقعہ ہو چکا ہے جب کہ وصیت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے روحانی پہلو کو مد نظر رکھا ہے اور تقویٰ کے معیار کو اول درجہ پر رکھا ہے۔

کیا جس کے پاس دنیاوی مال نہ ہو اور تقویٰ و طہارت میں اعلیٰ معیار پر ہو اس کی وصیت منظور نہیں ہونی چاہیے۔؟ حالانکہ طلباء جن کی کوئی آمد نہ ہے اور نہ ہی جائیداد ہے ان کی وصیت منظور کر لی جاتی ہے۔ اور عمر رسیدہ یا تھوڑا مال رکھنے والوں کی وصیت منظور نہیں کی جاتی جب کہ وصیت کرنے والے افراد بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے اور بہشتی زندگی پانے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ 12: حضور کی خواہش ہے کہ "2008ء میں جب قیامِ خلافت پر سو

☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔

☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم نواب مودود احمد خان صاحب، محترم چودھری حمید نصراللہ صاحب، محترم منیر احمد فرخ صاحب اور محترم فضل الرحمان خان صاحب نے انجام دیے۔

☆امسال محترم مرزا عبدالحق صاحب نے مجلسِ مشاورت میں آخری مرتبہ شرکت فرمائی۔ آپ 26/ اگست 2006ء کو وفات پا گئے۔ آپ 1922ء سے مجلسِ مشاورت کی نمائندگی فرما رہے تھے نیز خلافتِ ثانیہ، خلافتِ ثالثہ اور خلافتِ رابعہ میں آپ نے مجلسِ مشاورت کے اجلاسات کی صدارت بھی فرمائی۔

ردشدہ تجاویز

1: جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے داعیان کی سیکنڈ ایکٹو لائن تیار کرنے کی بابت ارشاد فرمایا ہے اسی طرح جماعت کے ہر سطح کے عہدیداران کو ایسا فعّال اور ٹرینڈ کیا جائے کہ اُن کے ساتھ ساتھ ایک مزید ایکٹو لائن بھی تیار ہوتی رہے۔ 2: اس وقت جماعت میں ضرورت مندوں کی امداد مختلف تنظیموں اور نظارتوں اور اداروں کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ موجودہ حالات میں یہ امداد کا نظام اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ اس میں امداد کے غلط استعمال کا امکان ہو سکتا ہے۔ لہذا تجویز ہے کہ "ہر قسم کی امداد کے لیے ایک علیحدہ دفتر قائم ہو جس کے انتظام کے تحت امداد دی جائے۔ یہ دفتر دی ہوئی امداد کو وقتاً فوقتاً مانیٹر کرتا رہے اور امداد کا نظام صرف رقم کی ادائیگی تک محدود نہ ہو بلکہ یہ ادارہ ان

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	ایسے لوگ چنو گے تبھی تم رحمت کے وارث بنو گے ورنہ دنیادار لوگ تو پھر ویسے ہی اخلاق دکھائیں گے جیسے ایک دنیا دار دنیاوی اسمبلیوں میں، پارلیمنٹوں میں دکھاتے ہیں۔ پس افراد جماعت کی طرف سے اس امانت کا حق جو اُن کے سپرد کی گئی ہے اس وقت ادا ہو گا جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے شوریٰ کے نمائندے منتخب کریں گے۔ پاکستان میں تو اب جماعتوں کی طرف سے اس ادائیگی امانت کا وقت گزر چکا ہے۔ کیونکہ نمائندے منتخب کر لئے ہیں آج شوریٰ ہو رہی ہے۔ لیکن جن ملکوں میں ابھی نمائندے چنے جانے ہیں ان کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا(النساء:59) کہ امانتوں کو ان کے مستحقوں کے سپرد کرو کیونکہ وہ نمائندے خلیفۂ وقت کو مشورہ دینے کے لئے چنے جاتے ہیں۔ آپ اپنی جماعتوں سے نمائندے چن کے اس لئے بھیج رہے ہیں کہ خلیفۂ وقت کو مشورہ دیں۔ اس لحاظ سے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ جو لوگ کھلی آنکھ سے ظاہراً نااہل نظر آ رہے ہوں ان کو اگر آپ چنیں گے تو وہ پھر شوریٰ کی نمائندگی کا حق بھی ادا نہیں کر سکتے۔ یا ایسے لوگ جو بلاوجہ اپنی ذات کو ابھار کر سامنے آنے کا شوق رکھتے ہیں وہ بھی جب شوریٰ میں آتے ہیں تو مشوروں سے زیادہ اپنی علمیت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ تو جماعتیں جب انتخاب کرتی ہیں تو اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگوں کو نہ چنیں۔ ...اگر بالفرض بعض ایسے نمائندگان بھی آ گئے ہیں جو ذاتی تعلق کی وجہ سے منتخب ہوئے ہیں تو مَیں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے نمائندگان کو سمجھ بوجھ کے ساتھ تقویٰ پر چلتے ہوئے مشورے دینے والا بنائے اور کبھی مجھے ایسے مشیر نہ ملیں جو دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتے ہوئے مشورے دینے والے ہوں۔ تو مَیں کہہ یہ رہا تھا کہ اگر بعض نمائندگان اس معیار کو مدنظر رکھے بغیر بھی چنے گئے ہیں وہ بھی اب میری یہ بات سن کر استغفار کرتے ہوئے اپنے آپ کو تقویٰ پر چلاتے ہوئے اس امانت کی ادائیگی کا اہل بنانے کی کوشش کریں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے اس پر چلتے ہوئے اگر آپ عمل کریں گے تو اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہوں گے۔ ...اس اعزاز کو کسی تفاخر کا ذریعہ نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے اور بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر باوجود توجہ دلانے کے پھر بھی مجلس عاملہ یا عہدیداران توجہ نہیں دیتے اور اپنے دوسرے پروگراموں کو زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور شوریٰ کے فیصلوں کو درازوں میں بند کیا ہوا ہے، فائلوں میں رکھا ہوا ہے تو پھر نمائندگان شوریٰ کا یہ کام ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ اگر مجھے اطلاع نہیں دیتے تو پھر بھی	سال ہو جائیں تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔"(خطاب یکم اگست 2004ء) اس حوالہ سے تجویز ہے کہ مجلسِ مشاورت اس سلسلہ میں لائحہ عمل تجویز کرے کہ زیادہ سے زیادہ کمانے والے افراد کو نظامِ وصیت میں شامل کیا جائے۔ 13: ہماری جماعت میں مدرسۃ الحفظ کی گنجائش بہت کم ہے بلکہ جماعت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہر سال حفظ کے لیے جو بچے جاتے ہیں ان میں سے چوتھا حصہ رکھا جاتا ہے اور باقی تین حصے بچے واپس بھجوا دیے جاتے ہیں۔ جماعت میں معیار کو بلند کرنے کی طرف توجہ ہے مگر اضافے میں تاحال شاید اتنی توجہ نہیں جتنی ہونی چاہیے۔ ازراہِ شفقت اس مدرسہ کو وسیع کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ بچے حافظ بن سکیں۔ یا پھر مرکز میں کیونکہ حفاظ کی کافی تعداد ہے ان کی زیرِ نگرانی بیوت الذکر میں حفظ کروانے کا انتظام کیا جائے کیونکہ بعض بچوں کے تو مرکز میں گھر ہیں اور بعض بچوں کے قریبی عزیز مرکز میں ہیں وہ ان کے ہاں رہ کر حفظ کر سکتے ہیں۔ نوٹ: دفتر وقفِ نو کی طرف سے رپورٹ شروع سے لے کر والدین لکھ رہے ہوتے ہیں کہ بچے کو حفظ کروانا ہے مگر وقت آنے پر مرکز والے واپس بھیج دیتے ہیں۔ 14: صحیفہ آسمانی قرآن کریم کو پڑھنا، پڑھانا اور جاننا احمدیوں کے ایمان کا جزو لاینفک ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اور اس کی اشاعت کے ذریعے جماعت احمدیہ غلبۂ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ حفظِ قرآن کے ذریعے اسے محفوظ کرنا اور مؤثر رنگ میں تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ ہر سال احمدی بچوں کی کثیر تعداد مدرسۃ الحفظ ربوہ میں داخل ہونے آتی ہے مگر محدود سیٹوں کی بناء پر مایوس ہو کر واپس چلی جاتی ہے کہ داخلہ نہیں ملا۔ ضرورت ہے کہ جماعتی نظام کے تحت مربوط سکیم بنا کر بڑے شہروں اور جماعتوں میں "مدرسۃ الحفظ" کھولے جائیں خصوصاً اس تعلیم کو وقف نو بچوں میں عام کیا جا سکتا ہے۔ نیز آئندہ جامعہ میں زندگی وقف کرنے والے نوجوان بہتر مربی سلسلہ ثابت ہو سکتے ہیں اور دیگر حفّاظ صاحبان مؤثر دعوتِ الی اللہ کا فریضہ بھی ادا کر سکیں گے۔ 15: مدرسۃ الحفظ ربوہ، جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا نہیں کر رہا۔ لہٰذا مجلسِ مشاورت اس بارہ میں کوئی لائحہ عمل تجویز کرے جس سے بچوں کے حفظ کلاس میں داخلہ کی گنجائش میں اضافہ ہو سکے۔ 16: آجکل کثرت سے احمدی بچے اور بچیاں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بڑے شہروں میں جاتے ہیں اور وہاں ان کی رہائش کا مسئلہ ہوتا ہے۔ خصوصاً لڑکیوں کے لئے یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ بچوں کو موجودہ دور کے آزاد اور ناپسندیدہ ماحول سے بچانے کے لیے ضرورت ہے کہ نظارتِ تعلیم کی نگرانی میں احمدیہ گرلز ہوسٹل قائم کیے جائیں۔ 17: لاہور میں بڑے بڑے تعلیمی اداروں کی کثرت کی وجہ سے مختلف اضلاع سے احمدی طلباء و طالبات تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں اور ان کو رہائشی مشکلات درپیش ہوتی ہیں جب کہ لاہور میں ایک ہی احمدیہ ہوسٹل "دارالحمد" کے نام سے زیرِ انتظام نظارت تعلیم موجود ہے۔ جس کی گنجائش بہت کم ہے اور موجودہ ضرورت کو پورا نہیں کرتا۔ لہٰذا تجویز یہ ہے کہ "طلباء و طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہوسٹل مذکورہ بالا کی توسیع کی جاوے یا مرکز بذریعہ نظارت تعلیم ایک وسیع اور معیاری ہوسٹل قائم کرے۔" 18: اس وقت ربوہ میں باہر سے آئے ہوئے بچوں کے لیے صرف ایک نصرت جہاں اکیڈمی ہے جس کا خرچ محدود آمدن والے برداشت نہیں کر سکتے اور ایسے افراد جن کی رہائش ربوہ میں ہے لیکن ملازمت باہر ہے یا ایسے افراد جن کے بچوں کے لئے ماحول یا حالات کی تنگی کی وجہ سے تعلیم کے مواقع نہیں۔ اس کے لیے تجویز ہے کہ "ربوہ میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی طرز پر جماعت کی ترقی کے ساتھ مناسبت رکھتے ہوئے ایسے سکول ہوں جو بچوں کو دینی ماحول اور تعلیم کے علاوہ مناسب خرچ پر دنیاوی تعلیم بھی دے سکیں ایسے اسکول اور ان کے انتظام کا بندوبست کیا جائے۔" 19: اس وقت بچوں کی تکنیکی تعلیم ایف۔ اے کے بعد صرف بڑے شہروں تک محدود ہے۔ آجکل کے ماحول میں بہت سارے اداروں میں ہوسٹل کی سہولت موجود نہیں اس لئے بچوں کو ذاتی بندوبست پر یا پرائیویٹ ہوسٹلوں میں رہنا پڑتا ہے جس سے بچے والدین کے زیر سایہ نہ ہونے کی وجہ سے جماعت اور والدین سے رابطہ نہیں رکھ سکتے۔ اور یہی جوانی کی عمر ہوتی ہے جب بچے ماحول کا اثر قبول کر رہے ہوتے ہیں لہٰذا تجویز ہے کہ "بڑے شہروں میں احمدیہ ہوسٹل قائم کیے جائیں یا جہاں قائم ہیں وہاں ان کی گنجائش کو بڑھایا جائے تا بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر بھی نظر رکھی جا سکے۔" 20: قومی ترقی میں نوجوانوں کے لیے تعلیمی فروغ کو بڑی اہمیت حاصل ہے لیکن جماعتِ احمدیہ کی موجود الوقت نوجوان نسل کی تعلیمی حالت کسی لحاظ سے بھی اطمینان بخش نہیں ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ احمدی نوجوانوں کی مختلف علمی شعبہ جات میں نمایاں ترقی کے لئے عالمی معیار کا کوئی تعلیمی ادارہ قائم کیا جائے جہاں علمی اور سائنسی علوم کے ماہرین تیار ہوں جو نئے سے نئے چیلنج کا مقابلہ کر سکیں۔ 21: سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مجلسِ موصیان کو تحریک فرمائی تھی کہ وہ تعلیم القرآن کا ذمہ اٹھائیں لیکن تاحال یا تو اس طرف زیادہ توجہ نہیں یا یہ کام موصیان کی حد تک منظّم نہیں۔ لہٰذا تجویز ہے کہ "کم از کم ضلعی سطح پر سیکرٹریان وصایا کے ذمہ اس کا انتظام کیا جائے اور باقاعدہ ماہوار کارگزاری کی رپورٹ لی جائے۔" 22: جماعت میں رشتہ ناطہ کے متعلق جو مسائل ہیں یا پیدا ہوتے ہیں ان میں سے بیشتر علاقائی سطح کے	احباب کی بحالی اور ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے مناسب انتظام کرے۔ اس ادارے کے زیرِ انتظام ایسے سوشل ورکرز ہوں جو دورانِ سال ان احباب کے حالات کا جائزہ لیتے رہیں اور وقتاً فوقتاً اپنے دفتر کو اس بارہ میں مطلع رکھیں۔" 3: اس وقت امراء کے انتخاب کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور ایک امیر جب تک اُس کا انتخاب ہوتا رہے اپنے عہدہ پر قائم رہ سکتا ہے جب کہ تنظیمی طور پر انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کے لئے دو یا تین terms کی حد مقرر ہے۔ جماعتی کام میں زیادہ افراد کو ضم کرنے کے لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ "امراء کے لیے بھی ایک ایسی حد مقرر کی جائے جس میں کچھ ٹرمز کے بعد امیر کا نام انتخاب کے لیے پیش نہ کیا جا سکے تاہم جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں خلیفۂ وقت کی اجازت سے اس میں توسیع کی جا سکے۔ ریٹائر ہونے والے امراء مجلسِ عاملہ کے ممبر رہیں اور نئے امیر جہاں مناسب سمجھیں انہیں مشورہ میں شامل کریں۔ اس طرح ایک دورانیہ کے بعد عاملہ میں مشاورت کا معیار بہت سے تجربہ کار افراد کے ہونے کی وجہ سے بڑھ جائے گا اور نئے افراد بھی آگے آتے رہیں گے۔" 4: رسالہ الوصیت صفحہ نمبر 27 کا حوالہ ہے کہ "انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہو گا اس کو اختیار نہیں ہو گا کہ بجز اغراضِ سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہو گی اور جائز ہو گا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ ترقی دے۔" اس بابت تجویز ہے کہ جماعت میں بہت سے ایسے ہنر مند مگر بے روزگار نوجوان ہیں جن کو ملکی حالات یا مالی مشکلات کے باعث بے روزگاری کا سامنا ہے۔ ایسے افراد کے لیے اگر حصہ جائیداد اور حصہ آمد میں سے کچھ حصہ مختص کر کے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے مطابق انجمن کی اتفاق رائے سے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ ترقی دے کر اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے جس کے لیے شعبہ صنعت و تجارت کی باقاعدہ نگرانی میں ہنر مند افراد کو جماعتی کارکنان کی حیثیت سے ملازمت کے مواقع مہیا ہوں گے۔ مثلاً اس کے لیے چھوٹے پیمانے پر ڈیپارٹمنٹل اسٹور، یوٹیلیٹی سٹور، ہول سیل میڈیکل سٹور اور دیگر کاروباری فرمیں بن سکتی ہیں۔ 5: معاشرہ میں بڑھتی ہوئی اخلاقی کمزوریوں اور بے پردگی کا سدِّباب عورتوں کے ساتھ ساتھ گھر کے سربراہ مردوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ بحیثیت قوم اس ذمہ داری کا احساس دلانے کے لئے مؤثر تجاویز زیر غور لائی جائیں۔ 6: شادی بیاہ کے موقع پر ذرائع ابلاغ اور ملکی معاشرہ سے متاثر ہو کر نمود و نمائش اور دلہن کی تیاری میں بے جا اسراف کیا جاتا ہے۔ اس رجحان کو ختم کرنے کے لیے ٹھوس اقدام کی ضرورت ہے۔ 7: حکومتی سطح پر بعض ادارے اور وزارتیں ہیومن ریسورسز اور اوورسیز ایمپلائمنٹ کے لیے کام کر رہی ہیں اور اس سلسلہ میں ماضی قریب میں پاکستان کی حکومت نے بھی خاطر خواہ خدمات انجام دی ہیں۔ اسی طرح مجلسِ شوریٰ میں کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے جس سے مختلف ممالک میں مقیم احباب جماعت

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	امانت کا حق ادا کرنے والے نہیں ہیں، بلکہ اس وجہ سے مجرم بھی ہیں۔ ☆حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا لنک درج ذیل ہے۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2006-03-24/	ہوتے ہیں۔ لہٰذا تجویز ہے کہ "ضلعی سطح پر ایک مجلس رشتہ ناطہ کا قیام ہو جس میں تینوں ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور مربی ضلع کے علاوہ دو مزید نمائندے لجنہ سے اور ایک ایک مزید نمائندہ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ سے ہو۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ ضلع اس مجلس کا صدر ہو۔ ہر ماہ کم از کم دو مرتبہ اس مجلس کا اجلاس ہو جس میں ضلع میں رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں صورت حال کا جائزہ لیا جایا کرے۔ یہ مجلس مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان کو بھی ان کی ذمہ داری کے متعلق بار بار یاددہانیاں کروائے۔ ہر ماہ مجلس کی کارگزاری کی باقاعدہ تفصیلی رپورٹ نظارت رشتہ ناطہ کو ارسال کی جایا کرے۔"23: جماعت احمدیہ کے ذریعے دنیا میں غلبہ اسلام کے لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے وقفِ نو کی تحریک 1987ء میں جاری فرمائی جس میں اب تک انیتس (29) ہزار سے زائد بچے اور بچیاں شامل ہو چکے ہیں۔ ان سب کی دینی تربیت کے لئے مرکز نے عمر کے لحاظ سے نصاب مقرر فرمایا جو کہ بچوں کی تربیت کا موثر ذریعہ بنا ہے۔ 1986ء یا اس کے بعد پیدا ہونے والے بچے اب کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ایسے بچوں کی بہت محدود تعداد جامعہ میں داخل ہو سکی ہے۔ جبکہ باقی خدام اور ناصرات دیگر شعبوں میں خدمات کے لئے متفکّر ہیں۔ ان کی خدمات کو جماعتی کاموں میں لانے کے لیے منصوبہ بندی کے ساتھ آئندہ کا مربوط لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہے تاکہ جماعت کے مستقبل کے منصوبوں پر عمل درآمد موثر بنایا جا سکے۔24: واقفینِ نو اور اطفال کی تنظیموں کو مزید فعال کرنے کی ضرورت ہے۔	کے ذریعے احمدی ہنر مندوں کے لئے روزگار کے حصول میں ان کی مدد کی جائے۔8: احمدیت کا پیغام، اس کے اغراض و مقاصد اور تاریخ کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ڈاکیومنٹری کی صورت میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے نظارتِ اشاعت کی زیر نگرانی ایسی ڈاکیومنٹری بنائی جائے اور تمام جماعتوں میں اس کو دکھانے کا اہتمام کیا جائے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 23 تا25/مارچ 2007ء **مقام:** ایوانِ محمود 639 نمائندگان شامل ہوئے	☆حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگانِ شوریٰ کے نام پیغام میں تحریر فرمایا "پاکستان کی شوریٰ دنیائے احمدیت کی سب سے قدیمی مجلسِ شوریٰ ہے جو ایک لمبا عرصہ براہِ راست خلفاء سے اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ہدایات لے کر استفادہ کرتی رہی اور ہر سال ایک بڑی تعداد ایسے پرانے ممبران کی اس میں شامل ہوتی رہی جو اپنے تجربات سے شوریٰ کے دوران بھی فائدہ پہنچاتے رہے۔ اس لحاظ سے یہی تصور کیا جاتا ہے کہ آپ لوگ اس تعلق میں تربیت یافتہ ہیں اور ہونے چاہئیں۔ ....بحیثیت ممبر مجلسِ شوریٰ، دورانِ مجلس بھی اور بعد میں بھی اس پہلو کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی خاطر ہے اور ہم اس کے لئے اس کے حضور جوابدہ ہیں۔ ہم پر ہر لحہ اس کی نظر ہے اور وہ ہمارے ہر فعل کو اور ہر مشورے کو اور ہر رائے کو دیکھ اور سن رہا ہے۔ اس لیے ہماری ہر رائے اور مشورہ اور تجویز ہر قسم کے ذاتی مفاد سے بالا ہو کر ہونی چاہیے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی تائید اور اس کا فضل چاہیے جو اس کے حضور جھکنے سے ہی حاصل ہو گا۔ اس لیے ان دنوں میں دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اس کی مدد چاہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر کام میں برکت عطا فرماتے ہوئے ہمیں ان ترقیات سے نوازے اور ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ ترقیات دیکھنی نصیب کرے جن کا اس نے حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اب وقت بڑی تیزی سے اس منزل کے قریب آرہا ہے۔ جہاں پہنچ کر ہم نے ان شاء اللہ اسلام اور احمدیت کا عظیم الشان غلبہ دنیا میں دیکھنا ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں وہی اسلوب اور طریقے اختیار کرنے ہوں گے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے سامنے اپنا اسوۂ حسنہ قائم فرماتے ہوئے رکھے۔ جس کا بنیادی اور مرکزی نکتہ دعا، دعا اور صرف دعا تھی۔ اُس فانی فی اللہ کی وہ دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں انقلاب پیدا کیا اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ نے یہی نسخہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ پس اگر آپ احمدیت کی ترقی اپنی زندگیوں میں ہی دیکھنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھنا چاہتے ہیں تو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن جلد دکھائے جب پاکستان کا احمدی بھی پہلے کی طرح اللہ اور اس کے رسول کا نام بلند آواز سے دنیا کو سنا سکے اور اس کو دیکھ کر دنیا یہ گواہی دے رہی ہو کہ یہ ہیں وہ حقیقی مسلمان جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام کو بلند کرنے والے اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔"	**نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: 1: از طرف نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ:** آئندہ سال خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں تمام احباب جماعت کو عبادات بالخصوص قیام نماز اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں ایسا موثر لائحہ عمل تجویز کیا جائے جس کے ذریعہ پرانے احمدی خاندانوں سے کمزور رابطے مضبوط کر کے انہیں بھی اس روحانی پروگرام میں شامل کیا جائے۔ **2: از طرف نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ:** موجودہ دور میں احمدیوں کے اعلیٰ اخلاقی معیار قائم اور بلند کرنے کے لیے ایک مہم چلانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے ایسا تربیتی پروگرام تشکیل دیا جائے جس کے ذریعہ عائلی معاملات وتنازعات اور لین دین کی شکایات کا سدّباب ہو اور سچائی، دیانت، صلہ رحمی وباہم حسن سلوک کے اخلاق سے مزیّن ہو کر ہم خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منانے والے ہوں۔ **3: از طرف جماعت احمدیہ مردان:** آج کل بیوت الذکر اور نماز سینٹرز میں نمازیوں کی حاضری بہت کم ہو رہی ہے (ممکن ہے بعض جگہ صورتحال اس کے برعکس ہو) اور ساتھ ہی نمازوں میں باقاعدہ نہ آنے والوں کو ہم نظرانداز کر رہے ہیں۔ مجلسِ شوریٰ سے درخواست ہے کہ کوئی مناسب لائحہ عمل تجویز کرے کہ بیوت الذکر اور نماز سینٹرز میں حاضری بھی بہتر ہو اور زیادہ سے زیادہ بے قاعدہ بھائیوں کو بھی باقاعدہ نمازی بنایا جاسکے۔ **بجٹ سال 2008-2007ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 6: مرکز میں نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کے تحت سالانہ دو چودہ (14) روزہ کلاسیں جاری ہیں۔ جن میں قرآنی تراجم، تفاسیر، گرائمر اور دیگر علوم ان کلاسوں میں شامل احباب کو بتائے جاتے ہیں۔ اگر اس کلاس کے اساتذہ کرام کو ان ایام کے علاوہ بھی اضلاع میں بھجوایا جائے تا کہ مقامی طور پر لگائی جانے والی کلاسوں میں عام احباب کے لئے بھی قرآنی علوم سے استفادہ میں آسانی پیدا ہو سکے۔ 7: امداد مانگنے کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔ نوجوانوں میں بھی اب یہ عادت پیدا ہو رہی ہے کہ نہ وہ پڑھتے ہیں نہ ہی کوئی کام کرتے ہیں۔ اس طرح مانگنے کی عادت پختہ ہوتی جارہی ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لئے لائحہ عمل تجویز کرنے کی ضرورت ہے۔ 8: بعض تعلیم یافتہ اور ہنرمند نوجوان اعلیٰ صلاحیتوں کے باوجود مناسب ماحول میسر نہ آنے کے باعث اپنی صلاحیتوں سے صحیح استفادہ کرنے اور ترقی کے ذرائع سے محروم رہ جاتے ہیں جب کہ ایسے کئی نوجوان مناسب مواقع ملنے پر نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے خاندان، ملک اور جماعت کے لئے بھی ایک اہم وجود ثابت ہوئے ہیں۔ شوریٰ سے درخواست ہے کہ جماعتی وسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسا پروگرام تجویز کرے کہ ہمارے ایسے نوجوانوں کے لئے بیرون پاکستان مواقع پیدا ہوں۔ 9: جماعتی سطح پر کوئی ایسا صنعتی منصوبہ شروع کیا جائے جہاں جماعت کے دوست رقم لگا سکیں۔ نیز روزگار کے مسائل حل ہو سکیں۔ 10: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق خواندگی کی شرح لڑکے ایف اے اور لڑکیاں میٹرک سو فیصد ہوں۔ 11: میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے۔ 12: تحریک وقفِ نو میں شامل بچوں کے بارہ میں تجویز ہے کہ ان کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی صورت میں اگر ان کی عمر کسی وجہ سے مقررہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو ان کو کیس ٹو کیس کی سطح پر زیرِ غور لایا جائے اگر وہ باقی شرائط پوری کر رہے ہوں تو عمر کی حد میں کچھ رعایت دینی چاہیے کیونکہ بچپن سے ہی ان بچوں کے ذہن میں جامعہ میں تعلیم کا رجحان پایا جاتا ہے۔ 13: کچھ عرصہ سے دیکھنے میں آرہا ہے کہ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے والے نئے مربیان جب میدانِ عمل میں آتے ہیں تو ان کے اندر میدانِ عمل کے تقاضوں سے ہم آہنگی کا فقدان پایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں نت نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں جو باعث تشویش ہیں۔ اس کی ایک بڑی اور بنیادی وجہ جامعہ احمدیہ میں ایسے اساتذہ کی بہتات ہے جنہیں خود میدانِ عمل کا کوئی تجربہ نہیں۔ لہذا تجویز یہ ہے کہ: 1۔ جامعہ احمدیہ میں استاد ہونے کے لئے ایک خاص مدت تک میدان عمل کے تجربے کی شرط رکھی جائے۔ 2۔ یہ مدت کم از کم اتنی ہو کہ اس کے بیچ (Batch) کے تمام طلباء فارغ التحصیل ہو چکے ہوں۔ 3۔ میدانِ عمل کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے آخری تین سالوں کے طلباء کی تعلیمی مصروفیات نسبتاً کم کر کے ربوہ کے محلوں میں ان کی باقاعدہ ڈیوٹیاں لگائی جائیں اور کارکردگی کا جائزہ بھی لیا جائے۔ 14: جماعت کے نوجوانوں میں الحمدللہ بہت اہلیت اور صلاحیت ہونے کے ساتھ معلّم بننے کا شوق بھی ہے جبکہ معلّمین کی بہت ضرورت بھی ہے۔ مگر بعض نامساعد حالات اور مجبوریوں کے تحت اکثر نوجوانوں کے لیے مرکز میں آکر باقاعدہ معلّم کورس کرنا دشوار ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کی آسانی کے لیے فاصلاتی نظامِ تعلیم یا اس سے ملتا جلتا کوئی نظام متعارف کروا کر انہیں معلّم بننے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق شوریٰ کے اجلاسات کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم منیر احمد فرخ صاحب، محترم شیخ مظفر احمد صاحب، محترم چودھری حمید نصراللہ صاحب اور محترم نواب مودود احمد خان صاحب نے انجام دیے۔ ☆امسال قواعدِ مشاورت کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح کے نذرانہ کے معاملہ پر غور کرنے کے لیے گزشتہ مرتبہ کے طریق کے مطابق مجلسِ شوریٰ کی متفقہ رائے سے سات اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی تجویز ہوئی۔ ☆صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر خطاب فرمایا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: کفالت یکصد یتامیٰ کمیٹی کے زیر انتظام جماعت کے یتامیٰ کی پرورش پر لاکھوں روپے ماہوار خرچ ہو رہے ہیں۔ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے تجویز ہے کہ مجلس شوریٰ ایسا لائحہ عمل تیار کرے تا یہ کمیٹی مالی بحران کا شکار نہ ہو۔ اس تجویز کے متعلق صدر صاحب کفالت یکصد یتامیٰ کمیٹی اور نظارت علیاء کی رپورٹ ہے کہ یہ انتظامی معاملہ ہے۔ شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ 2: بڑی جماعتوں کے چندہ کے نظام کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے تو بہت فائدہ مند ہو گا۔ چندہ جات اور وصایا کی ادائیگیوں کا ریکارڈ CDs پر منگوالیا جائے تو موصیان کے بڑھتی ہوئی تعداد کی پیشِ نظر دفتر وصیت و دیگر ادارہ جات اور دفاتر کا بوجھ کافی حد تک ہلکا ہو سکتا ہے۔ 3: کئی پرانے احمدی خاندان جو جلسے نہ ہونے کے باعث پیچھے ہٹ گئے ہیں یا ان کا تعلق جماعت سے کٹ گیا ہے ان کو تلاش کیا جائے اور ان سے خصوصی رابطہ قائم کر کے ان کو قریب لایا جائے۔ 4: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 نومبر 2006ء (بابت عائلی زندگی) میں ارشاد فرمایا ہے: "جائزے کے مطابق اگر ایک معاملے میں ایک لڑکی کا قصور ہے تو تقریباً تین معاملات میں لڑکا قصوروار ہے یعنی زیادہ مسائل لڑکوں کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔" عائلی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے نوجوان لڑکوں کے لئے تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔ 5: دنیا بھر میں ایک احمدی کی شناخت اس کا اعلیٰ خُلق ہے۔ لیکن اب اس اعلیٰ اخلاقی معیار مثلاً خوش خلقی، سچائی، دیانتداری میں کمی محسوس کی جارہی ہے۔ نیز تجارتی طبقہ میں ناجائز منافع خوری کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس کے بروقت سدّباب کے لئے موثر تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 28 تا30مارچ 2008ء **مقام:** ایوانِ محمود 632 نمائندگان شامل ہوئے	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کے نام پیغام میں تحریر فرمایا "جماعت احمدیہ عالمگیر میں پاکستان کی جماعتوں کو پرانی اور منظم جماعتیں ہونے کا جو اعزاز حاصل ہے اس کی وجہ سے آپ کی ذمہ داریاں بھی سب سے زیادہ ہیں۔ آپ کو براہِ راست خلفاء کی نگرانی میں پروان چڑھنے اور صحابہ کی پاک صحبت سے فیضیاب ہونے کی توفیق ملی ہے اور اس طرح آپ کو تنظیم اور تعلیم و تربیت کے زیادہ مواقع ملے۔ خدا کرے کہ وہ دن پھر جلد لوٹ آئیں جب خلیفۂ وقت آپ کے اندر موجود ہوں اور آمنے سامنے بیٹھ کر دینی مہمات کی انجام دہی کے لیے نئے سے نئے منصوبے اور سکیمیں بنا سکیں۔ ....دنیا میں حکومتیں اور تنظیمیں اپنے دنیاوی کاموں کے لیے مختلف ناموں کے ساتھ مجالس مشاورت منعقد کرتی ہیں لیکن جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ قرآن کریم کے حکم شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (سورۃ آل عمران:160) کی تعمیل میں منعقد کی جاتی ہے۔ یہ ادارہ خلافتِ احمدیہ کے لیے سلطانِ نصیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے بھی اشارہ ملتا ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ لَا خِلَافَةَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَةِ پس مشاورت ہماری جماعت کے نظام کا ایک لازمی حصہ ہے۔ اور جزو لاینفک ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ اگر آپ اس کی بنیاد تقویٰ پر استوار کریں گے تو تبھی اس کی برکتوں اور بھلائیوں سے فیضیاب ہو سکیں گے۔ پس ہمارے باہمی مشوروں میں تقویٰ کی شرط کا لزوم وہ ایک خصوصی انفرادیت اور امتیاز ہے جو ہم پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ ہمارا کوئی مشورہ کبھی بھی تقویٰ سے عاری نہیں ہونا چاہیے اور یہ تبھی ممکن ہے جب مشورہ دیتے وقت ہم اپنی سوچوں اور خیالات کو دعائیں مانگتے ہوئے نیکی اور پاکیزگی سے مملو رکھنے کی کوشش کریں گے۔ ....جماعت میں مجلس شوریٰ کا ادارہ نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت کے کاموں کی مدد کے لئے انتہائی اہم ادارہ ہے۔"	**نظارتِ اصلاح وارشاد** **1: از طرف جماعت احمدیہ راولپنڈی:** شادی کے بعد بعض گھرانوں میں ناچاقی اور لڑائی جھگڑے کا رجحان بڑھ رہا ہے اور اختلافات سلجھانے میں جماعت کا بہت سا قیمتی وقت صرف ہوتا ہے۔ اکثر اوقات نوبت قضاء تک پہنچتی ہے اور بدقسمتی سے علیحدگی پر منتج ہوتی ہے۔ قضاء کے فیصلے کی تنفیذ میں عدم تعاون کی وجہ سے بعض کو تعزیر ہوتی ہے۔ شادی کے نتیجہ میں اگر بچے بھی ہوں تو ان کے مستقبل کے لیے تکلیف دہ مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔ تجویز ہے کہ اصلاح احوال کے لیے مجلسِ شوریٰ اس معاشرتی برائی کے سدباب کے لیے موثر لائحہ عمل تجویز کرے۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)** **1: از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن):** حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7مارچ 2008ء میں ارشاد فرمایا ہے کہ "اس بات کی ضرورت ہے کہ ترجمہ قرآن کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ ذیلی تنظیمیں بھی کام کریں۔ جماعتی نظام بھی کرے۔" حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ضروری ہے کہ ایک مہم کی صورت میں اس کام کو شروع کیا جائے۔ اس کے لیے مناسب لائحہ عمل تجویز کرنے کے لیے یہ معاملہ مجلسِ مشاورت میں پیش ہے تاکہ ہم میں سے ہر احمدی قرآنی احکام سے واقفیت حاصل کرکے اُن پر عمل پیرا ہو سکے اور قرآن کریم پر تدبر اور تفکر اور غور کرنے کے قابل ہو سکے اور یہی تلاوت قرآن کریم کا حق ادا کرنا ہے۔ **بجٹ سال 2008-2009ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **5:** موجودہ حالات کے پیش نظر احباب جماعت کی تعلیم و تربیت خاص طور پر نوجوان نسل کی تربیت کے لئے جامع لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ **6:** مقامی جماعتوں کے مربیان سلسلہ کے ساتھ تمام مرکزی دفاتر کا براہ راست رابطہ ہو اور ہر دفتر اپنا کام مقامی مربیان سے ہی لے تاکہ کسی بھی دفتر کو فیلڈ میں الگ مربیان بھیجنے کی ضرورت نہ رہے۔ **7:** جماعتِ احمدیہ اس وقت ایک تاریخی دور یعنی خلافت کی دو صدیوں کے سنگم سے گذر رہی ہے۔ اس موقع پر ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ سوئی ہوئی یا مردہ دنیا کو زندہ خدا سے روشناس کرائیں جس کا آسان طریق قرآن اور قرآنی علوم کا جاننا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت بہت ہی بابرکت کام ہے لیکن اس کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ عربی قرآن مجید کی زبان ہے اور شریعت کے متعلق علوم وکتب کا ایک بہت بڑا حصہ عربی زبان میں ہے۔ قرآن کو سمجھنے کے لئے قرآن کا مطلب اور تفسیر جاننا بہت ضروری ہے۔ حضرتِ مسیح موعودؑ نے عربی کو ام الالسنہ یعنی زبانوں کی ماں قرار دیا ہے۔ ابھی تک عام احمدی زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کے عام معنی سیکھنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اگر معین اعداد و شمار لئے جائیں تو یہ اعداد شاید مزید فکر انگیز ہوں جبکہ عربی علوم کے سیکھنے کی اس سے پہلے اتنی ضرورت نہ تھی جتنی اب ہے۔ بلکہ یہ ضرورت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ بعض امور جو کہ غیر شرعی ہوتے ہیں صرف عربی نہ سمجھنے کی وجہ سے سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ مجلسِ شوریٰ کوئی ایسا پروگرام تشکیل دے کہ حصول علوم عربیہ نہ صرف مربیان یا چند ایک احباب تک محدود ہوں بلکہ عام احمدیوں میں بھی ایک بڑا حصہ عربی جاننے والا ہو۔ **8:** جماعت میں ڈاکٹروں کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ایک ایسا نظام تشکیل دیا جائے جس کے ذریعہ تسلسل کے ساتھ یہ ضرورت پوری ہوتی رہے۔ اس سلسلہ میں جماعت کی طرف سے بیرون ملک جہاں مناسب ہو (مثلاً چین) کسی کی نگرانی میں ایک سینٹر قائم کیا جائے۔ جہاں ہر سال طلباء کی ایک مقررہ تعداد کو میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جماعت کی طرف سے بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ اس میں واقفینِ نو کو ترجیح دی جائے اور اس کے اخراجات پاکستان کی جماعتیں برداشت کریں۔	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم چودھری حمید نصراللہ صاحب، محترم منیر احمد فرخ صاحب، محترم شیخ مظفر احمد صاحب اور محترم نواب مودود احمد خان صاحب نے انجام دیے۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** جماعتِ احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جس کے ہر فرد کا وقت نہایت قیمتی ہے۔ آج کل شادیوں پر وقت کی پابندی نہ کرنے کے سبب کئی کئی گھنٹے انتظار میں گزر جاتے ہیں جس کی وجہ سے روحانی اور جسمانی صحت دونوں متاثر ہوتی ہیں۔ جماعتی طور پر اس طرف فوری توجہ دے کر اس کا تدارک کیا جانا چاہیے۔ **2:** آجکل ایسے واقعات دیکھنے میں آرہے ہیں کہ شادی کے تھوڑا عرصہ بعد ہی لڑکیاں تنازعات کی وجہ سے اپنے والدین کے گھر واپس آجاتی ہیں۔ اس کے سدِباب کے لیے تجویز ہے کہ خاندان کے بزرگوں کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اس ضمن میں اپنا کردار ادا کریں اور اپنے فہم و فراست اور ذمہ داری سے ان جھگڑوں کو گھر کے اندر ہی سلجھانے کی کوشش کریں تاکہ گھر آباد ہو سکیں۔ اسی طرح پردہ کی پابندی کروانے میں بھی بزرگ اپنا کردار ادا کریں اور اپنے گھر کی عورتوں سے خدا اور رسول کے حکم کی پابندی کروائیں۔ **3:** نوجوانوں میں بلکہ بڑوں میں بھی کتب پڑھنے کی طرف توجہ کم ہوتی جارہی ہے۔ سرسری علم تو سن کر بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن کم لوگ ہیں جو تقریر وغیرہ سنتے ہوئے اس کے نوٹس بنا رہے ہوں۔ پختہ علم حاصل کرنے کے لیے کتب کا پڑھنا اور ان پر غور کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لیے یہ تحریک ہونی چاہیے کہ "جماعتیں انتظام کریں کہ تمام ذیلی تنظیمیں ایسے پروگرام بنائیں جن کے ذریعہ مطالعہ کتب کی طرف توجہ ہو۔" **4:** دورِ حاضر میں عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے افراد کے تقویٰ اور تعلیم و تربیت کے معیار کو بلند کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔ اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ الی اللہ کی طرز پر ماہانہ/سہ ماہی جائزہ اور مساعی کے لئے مربوط مرکزی نظام شروع (induct) کیا جائے۔

☆مذکورہ بالا سال صد سالہ خلافت جوبلی کا سال تھا لہٰذا آخری اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان نے ایک تحریک پیش کی۔ اس تحریک کے الفاظ ذیل میں درج ہیں۔

قرارداد بر موقع مجلسِ مشاورت 2008ء

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

26 مئی 1908ء منگل کا دن ایک اداس دن تھا جس کے لئے خدا تعالیٰ ایک لمبے عرصے سے جماعت کے دلوں کو تیار کر رہا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے بار بار ہونے والی وحی کے باوجود احباب کے دل اس پر یقین کرنے کو آمادہ نہ تھے جب وہ دن آیا تو یوں محسوس ہوا گویا وہ اچانک آیا ہے اُس روز خدا کی تقدیر نے اپنی ایک مجسم قدرت کو اپنے پاس بلا لیا اور آنحضرت ﷺ کی پیش خبریوں کے مطابق دین محمدی کی تجدید اور شریعت محمدی کے قیام کے لئے مبعوث ہونے والے مسیح ومہدی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مفوضہ کام کی تکمیل کے بعد اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اور اس طرح جماعت کے احباب کے دل جو جاننے کے باوجود یقین کرنے پر آمادہ نہ تھے ایک گہری اداسی میں ڈوب گئے اور خدا تعالیٰ کی وہ بات پوری ہوئی کہ

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن سب پر اداسی چھا جائے گی قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ (تذکرہ صفحہ 492-491)

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور

جماعتِ احمدیہ اور جماعت کے احباب بظاہر بے سہارا اور یتیم رہ گئے غم نے انہیں از خود رفتہ بنادیا اور دنیا ان کی نظر میں اندھیر ہوگئی مگر جیسا کہ خدائے قادر و مقتدر نے اپنے مسیح کو پہلے سے ہی خبر دے دی تھی۔ 27 مئی یعنی حضور کے وصال کے اگلے ہی روز غم زدگان کا قافلہ درد مند دلوں کے ساتھ اپنی متاع عزیز کو کاندھوں پر لئے قادیان پہنچا اور اسی روز شام کے وقت قادیان کی مقدس بستی میں خدا تعالیٰ کی دوسری قدرت کا ظہور ہوا اور جماعتِ احمدیہ کے افراد نے حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کے مبارک ہاتھ میں اپنے ہاتھ دے کر اطاعت، فرماں برداری اور وفاداری کا عہد کیا اور خدا کی قدرت کے ہاتھ نے بے قرار دلوں کو قرار بخشا، غم زدوں کے دلوں پر سکینت اور اطمینان اور تسلی کا مرہم رکھا اور جماعت ایک نئے حوصلہ، نئے ولولہ اور نئے عزم اور ارادے کے ساتھ اپنے راستہ پر گامزن ہوگئی۔

ہم افرادِ جماعت احمدیہ پاکستان اس بات کے گواہ ہیں کہ اس روز سے آج کے دن تک خدا تعالیٰ نے اپنی غالب قدرت کے ساتھ اس پودے کی حفاظت اور آبیاری کی جسے اس نے 27 مئی 1908ء کو اپنے ہاتھ سے قادیان میں لگایا تھا۔

ہم اس بات کے بھی گواہ ہیں کہ گزرنے والی صدی کے ہر لحہ اور ہر آن یہ پودا پروان چڑھتا رہا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے وہی پودا ایک عظیم الشان اور تناور درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں قادیان سے باہر دنیا کے پونے دوصد سے زائد ممالک پر سایہ فگن ہیں جن کے راحت بخش سائے میں کروڑوں روحیں آرام پارہی ہیں۔

ہم پاکستان کے احمدی اس بات کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ گذشتہ ایک صدی میں جماعت اور افراد جماعت پر نہایت خطرناک اور خوفناک لمحات بھی آئے جب یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا جماعت کا وجود ہی خطرے میں ہے لیکن ہر ایسے موقع پر خدا تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کے مظاہر کی عدیم المثال قیادت اور راہ نمائی اور ان کی خدا تعالیٰ کے حضور درد مند دعاؤں کے طفیل نہ صرف یہ کہ جماعت ان مراحل سے بخیر وخوبی گزری بلکہ پہلے سے بڑھ کر کامیاب اور سرخرو ہو کر ابھری۔

خدا تعالیٰ کی اِس بے مثال نعمت اور عظیم الشان انعام پر ہمارے دل جہاں اپنے رب کے لیے شکر اور حمد کے جذبات سے لبریز ہو کر ہر آن اس کے حضور سجدہ ریز ہیں وہاں ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ ہم خلافت احمدیہ کی پہلی صدی کی تکمیل کے اس پُر مسرت اور تاریخی موقع پر قدرت ثانیہ کے مظہر خامس کے حضور بھی اپنے دل کی اس کیفیت اور جذبات محبت وعقیدت پیش کرتے ہوئے ہدیۂ تبریک پیش کریں اور یہاں جمع ہونے والے نمائندگان اپنے اپنے علاقہ کی جماعت کے افراد مرد، عورت، بچے، جوان اور بوڑھے کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اُس عہدِ اطاعت وفرمانبرداری اور صدق ووفا کی تجدید کریں جو ہمارے بزرگوں نے 27 مئی 1908ء کے دن قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل سے کیا تھا۔"

اس تحریک کے بعد نمائندگان نے خلافت سے وابستگی وعشق کا اسٹیج پر آکر اپنے اپنے الفاظ میں والہانہ اظہار کیا۔ آخر میں صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ "خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تجدیدِ عہدِ وفا اور مبارک باد کا ایک عریضہ تیار کیا ہے۔ خاکسار اس کو آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہے۔ اگر آپ سب اس سے متفق ہوں تو وہ ہم سب کی طرف سے حضور کی خدمت میں بھیج دیا جائے۔" یہ معروضہ ذیل میں درج ہے۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیّدنا و امامنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم جملہ نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان جو 2008ء کی اس تاریخی مجلسِ مشاورت کے لیے ربوہ میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ حضور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ بابرکت میں خلافتِ احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے تاریخی، تاریخ ساز اور عہد آفریں موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور پاکستان کے تمام احمدیوں کی طرف سے بارگاہِ خلافت میں مبارک باد عرض کرتے ہیں۔

امامنا! ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جاری ہونے والی خلافت قرآن کریم میں مذکور خدائی وعدہ:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور آیت:56) کے مطابق قائم ہوئی ہے۔

اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان سچا اور برحق ہے کہ اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔

سیدنا! اس پُر مسرت اور بابرکت موقع پر ہم خلافت احمدیہ کے قدیمی جاں نثار اور حضور کے خدام پاکستان کے احمدی اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے سو سالہ ماضی کی طرح آئندہ بھی خلافت احمدیہ کے وفادار اور فرماں بردار رہیں گے اور خلافتِ احمدیہ کی طرف سے جاری ہونے والے ہر حکم اور ہر فرمان کی اطاعت کرنا اپنے لئے ایک سعادت یقین کریں گے اور ہم اپنی آنے والی نسلوں کو بھی اس بارہ میں ہمیشہ تلقین کرتے رہیں گے۔

سیدنا! اس مبارک موقع پر ہم حضور ایدکم اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ حضور ہم میں سے ہر ایک کو مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا جوان یا بوڑھا، خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے اور اس کے استحکام اور اس کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار اور آمادہ پائیں گے۔ ان شاء اللہ

سیّدنا! ہم پاکستان کے احمدی دنیا کے تمام لوگوں بلکہ دنیا کے تمام احمدیوں سے بھی زیادہ خوش قسمت، زیادہ خوش بخت اور زیادہ اقبال مند ہیں کہ ہم قدرتِ ثانیہ کے مظاہر کی ذاتی، براہ راست اور بلاواسطہ نگرانی میں پروان چڑھے ہیں۔ ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے اس بے پایاں احسان پر شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر اس کے حضور سجدہ ریز ہیں۔

امامنا! جہاں ہم اپنی اس خوش بختی پر شاداں اور فرحاں ہیں وہاں ہمیں اس بات کا بھی احساس ہے کہ اس خوش بختی کے نتیجہ میں ہم پر استحکامِ خلافت کے سلسلے میں ساری دنیا کے احمدیوں سے زیادہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے اور ہم اس کے لیے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر اسی سے مدد کے طالب ہیں کہ وہ ہمیں اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیں خلافتِ احمدیہ کے ساتھ غیر مشروط وفا کرنے اور ہر فرمانِ خلافت کی تعمیل کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔

اے ہمارے رب! ہم کمزور اور ناتواں ہیں لیکن تیرے رسول ﷺ کے دین کی ترویج اور اشاعت کے لیے آنے والے مسیح ومہدی علیہ السلام کے غلام اور جاںنثار ہیں۔ اے ہمارے رب اپنے رسول ﷺ اور اپنے مسیح اور مہدی علیہ السلام کے صدقے میں ہم پر رحم فرما اور ہمیں اپنے اس عہدِ وفاداری کو پورا کرنے کے لیے قوت اور طاقت عطا فرما۔ آمین یا ارحم الراحمین آمین۔

سیّدنا و مرشدنا! خوشی کے اس موقع پر ہم اپنے دلوں میں خوشی اور مسرت کے ساتھ ساتھ غم کی ایک لہر بھی پاتے ہیں۔ حضور! ہم پاکستان کے احمدیوں نے خلافت کے زیرِ سایہ پرورش پائی ہے اور ہمارا بچپن خلافتِ احمدیہ کی گود میں گزرا ہے اور ہم ہر وقت اپنے سروں پر خلافت کی بلاواسطہ نگرانی کے عادی اور خلافت کے فیضان سے براہِ راست فیض یاب ہونے کے خوگر ہیں جبکہ گذشتہ تقریباً ربع صدی سے ہم خلافتِ احمدیہ کی اپنے درمیان موجودگی سے محروم ہیں۔ اس محرومی پر ہمارے دل دردمند اور ہماری آنکھیں گریاں ہیں اور ہمارے دل ہمہ وقت خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کناں ہیں کہ خدائے قادر و مقتدر لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ کے وعدے کو پورا فرماتے ہوئے ہمارے امام ہمارے مرشد اور ہمارے محبوب کو دوبارہ ہمارے درمیان لائے اور ہماری آنکھیں اس کو اپنے درمیان دیکھ کر ٹھنڈی ہوں اور ہمارے دل اس کے دیدار سے فرحت پائیں۔

اے ہمارے رب کریم! ہم دُور افتادگان پر رحم فرما۔ ہم مہجوروں کی فریاد کو سن اور ہم فرقت زدوں کو وصلِ محبوب سے شادکام کر۔ آمین

سیّدنا و امامنا! حضور سے دوری کی وجہ سے ہم اداس تو ضرور ہیں مگر مایوس نہیں، ہم غم زدہ اور دل گرفتہ بھی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی ہمارے دل اس یقین سے پر بھی ہیں کہ ان شاء اللہ جلد ہمارا رب ایسا نشان دکھلائے گا جس سے مخالفین کی نظریں جھک جائیں اور مکذّبین خوار ہو جائیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ وقت بہت نزدیک ہے جب ہمارا قادر اور قدیر خدا اپنی قدرت کا ایسا کرشمہ دکھلائے گا جس سے ہمارا وطن جو ہمارے محبوب کی عدم موجودگی کے باعث ہمارے لئے دشت خار ہے دوبارہ گلشن وگلزار ہو جائے گا اور ہم اپنے محبوب کو اپنے درمیان پائیں گے۔

ہم ہیں خلافت احمدیہ کے قدیمی جاں نثار۔ حضور کے غلام۔ نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان"

محترم صدرِ مجلس نے استفسار فرمایا کہ اگر نمائندگان کو اس سے اتفاق ہو تو یہ حضور کی خدمت میں بھجوا دیا جائے۔

مجلسِ مشاورت کے تمام نمائندگان نے کھڑے ہو کر بڑے پُرجوش اور والہانہ انداز میں اس تاریخی تجدیدِ عہدِ وفا اور مبارک باد کی عرضداشت کی تائید کی۔

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td>تواریخ:
20دسمبر
2008ء
مقام:
بیت السبوح جرمنی</td><td colspan="3">☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی کے دوران مجلسِ مشاورت کا بابرکت انعقاد ہوا۔ مجلسِ مشاورت کا یہ انعقاد حضورِ انور کی خصوصی ہدایت پر بلایا گیا تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیرِ صدارت مجلسِ شوریٰ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ دعا کے بعد آپ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا۔
"آپ لوگ ممبرانِ شوریٰ صرف اس لیے نہیں بنائے گئے کہ سال میں ایک شوریٰ ہوئی، اس کے لیے آپ کو منتخب کیا گیا یہاں آئے آپ نے تجاویز دیں اور دو دن یا ایک دن کے بعد یہ اجلاس برخواست ہوا اور آپ گھر جا کر بیٹھ گئے۔ بلکہ جو بھی یہاں تجاویز دی جاتی ہیں، ان پر بحث ہوتی ہے، ان پر عمل درآمد کرنے کے لئے ایک عمل بنایا جاتا ہے، اس کو Implement کرنے کے لیے ان پر عمل درآمد کروانے کے لیے آپ لوگ بھی اسی طرح ذمہ دار ہیں جس طرح متعلقہ عہدیدار یا متعلقہ جماعت کے اس شعبہ کے سیکرٹری ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ آپ کا یہ شوریٰ کا ایک ممبر ہونا ایک عہدہ ہے جو ایک سال کے لئے قائم رہتا ہے جب تک کہ نئے سال کا انتخاب نہیں ہو جاتا۔ اس لیے جماعت کے اندر ہر برائی کو جب بھی آپ محسوس کرتے ہیں تو اس کے سدّباب کے لئے آپ لوگوں پر بھی اتنا ہی فرض ہے جتنا ایک عاملہ کے ممبر پر فرض ہے۔ آپ لوگوں کا یہ کام ہے کہ مقامی عاملہ کی جہاں جہاں آپ رہتے ہیں اور اگر مرکزی طور پر کوئی چیز دیکھتے ہیں تو مرکزی عاملہ کی، اس بارے میں ان باتوں پر عمل درآمد کروانے کے لیے مدد کریں جن کے متعلق آپ فیصلہ کر چکے ہیں۔ اپنا بھرپور تعاون پیش کریں اور اپنے آپ کو اسی طرح ذمہ دار سمجھیں جس طرح متعلقہ عہدیداران ....
چونکہ جماعت میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ آپ لوگ عہدیدار اس طرح نہیں ہیں جس طرح تین سال کے لیے منتخب شدہ عہدیداران ہیں اس لیے بہت ساری باتیں ممبرانِ شوریٰ کے سامنے لوگ آزادی سے کر دیتے ہیں۔ پھر آپ لوگوں میں سے مختلف طبقات کے ہیں نوجوانوں میں سے بھی ایک کچھ فیصد یا کچھ شرح سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ عہدیداران کے علاوہ بہت سارے ایسے ہوتے ہیں جو شوریٰ کے ممبران منتخب کیے جاتے ہیں آپ کے سامنے بہت ساری باتیں آجاتی ہیں لوگ بعض دفعہ کر بھی لیتے ہیں یہ خیال کر کے کہ آپ عہدیدار نہیں ہیں اور چلو ان کو بھی بیچ میں اپنے کام میں شامل کر لو اگر تو وہ جماعت کی بہتری کا کام ہے تو بڑی اچھی بات ہے شامل ہو کر اس تجویز کو آگے پہنچانا چاہیے۔ لیکن اگر آپ یہ دیکھیں کہ کہیں بھی وہ بات جماعت کے لئے فتنہ کا باعث بن سکتی ہے یا ہم اس طرف جا رہے ہیں کہ جہاں جماعت کی بدنامی ہو گی یا جماعت کی ترقی میں روک پیدا ہو سکتی ہے۔ تو اگر آپ کے پاس اتنی جرات ہے کہ اس کا سدِّباب کر سکیں تو وہیں بات کو سمجھا کر اس کو ختم کر دینا چاہیے سختی سے نہیں۔ اور اگر سمجھیں کہ یہ معاملہ اب آگے بڑھ گیا ہے تو پھر نیشنل امیر تک اور اگر سمجھیں کہ نیشنل امارت میں ایسی باتیں ہو رہی ہیں تو جیسا کہ میں نے کہا مجھ تک پہنچائیں۔ یہ آپ لوگوں کا فرض ہے اور ایک سال کے لیے آپ لوگوں کی یہ ڈیوٹی ہے۔
اس تصور کو قائم رکھنے کے لیے میرا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ میں دوبارہ آپ کو یہاں بلاؤں تا کہ احساس پیدا ہو کہ آپ منتخب شدہ عہدیدار پورے سال کے لئے ہیں ....
شوریٰ کے ممبران اپنے اپنے جائزے لیں اور اپنے نمونے قائم کریں۔ جب آپ نمونے قائم کریں گے، عبادت کی طرف توجہ ہو گی۔ نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی ہو گی، آپ کے تقویٰ کے معیار بڑھیں گے، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو گا۔ اور جب یہ چیزیں ہوں گی تو پھر واپس وہیں بات لوٹتی ہے کہ امانت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ آپ کے جو فرائض ہیں ان کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو گی ....
وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ (الشوریٰ:38) کہ آپس میں مشورے کر کے بات کرنی ہے یہ بھی ایک بہت ضروری چیز ہے چاہے وہ مقامی سطح پر ہو یا نیشنل سطح پر ہو۔ آپ کے تمام فیصلے جو ہیں وہ مشاورت پر ہونے چاہئیں۔ اگر جماعت احمدیہ میں یا اسلام میں کسی کو کسی بھی فیصلہ کو Overrule کرنے کی اجازت ہے تو وہ خلیفۂ وقت کو ہے۔ اس کے علاوہ کسی بڑے سے بڑے عہدے دار کا بھی چاہے وہ نیشنل سطح پر ہے یا مقامی سطح پر، کسی اکثریتی فیصلہ کو رد کرنے کا حق نہیں ہے۔ اور اگر اختلاف ہے تو اس کے لئے جماعت میں ایک نظام ہے۔ اس کے لیے لکھنا چاہیے کہ یہ ہماری شوریٰ کی اکثریت کی رائے ہے۔ یا یہ ہماری عاملہ کی اکثریت کی رائے ہے لیکن امیر کو یا مقامی امیر یا ریجنل امیر یا نیشنل امیر کو اس سے اختلاف ہے اور یہ ہماری رائے ہے۔ یا کسی بھی شخص کو اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس کی اختلافی رائے بھی ساتھ آسکتی ہے اور آتی ہے اور آنی چاہیے۔ لیکن اس کو چاہے وہ نیشنل امیر ہے کسی بھی حکم کو Impose کرنے کی اجازت نہیں ....
صبح میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے ذکر کیا تھا کہ شوریٰ کے بغیر خلافت نہیں ہے مشورے کا بے شک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو بھی حکم ہے۔ 'شَاوِرۡهُمۡ فِي الۡاَمۡرِ' کا حکم آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا ہے ....
خلیفۂ وقت کا آپ سے کوئی بلند مقام نہیں، کہ وہ مشورہ کرے۔ یا مقامی طور پر کسی بھی عہدیدار کا چاہے وہ مقامی امیر ہے یا لوکل امیر ہے یا نیشنل لیول پر کوئی عہدیدار یا امیر ہے اس کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ مشورہ کرے ....
مشورہ کرنا ضروری ہے اور پھر جو ملکوں کی مجالسِ شوریٰ میں جو بھی وہ مشورہ دیتی ہیں وہ وہاں فائنل نہیں ہو جاتا۔ وہ تو خلیفۂ وقت کو مشورہ دے رہی ہوتی ہیں جو خلیفۂ وقت تک پہنچتا ہے اور وہاں سے آخری فیصلہ ہو کر آتا ہے اور خلیفۂ وقت کو اس فیصلے کا اختیار ہے کہ چاہے وہ بدل دے یا من و عن اسی طرح قبول کر لے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے 'شَاوِرۡهُمۡ فِي الۡاَمۡرِ' کے بعد نہیں فرمایا کہ ضرور ان کی بات ماننی ہے۔ پھر فرمایا 'فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ' کہ جب فیصلہ کر لیا ہے۔ چاہے اس مشورہ کے حق میں کیا یا اس مشورہ کے خلاف کیا تو پھر اللہ پر توکل کرو یہی حکم آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو ہے، یہی خلفاءِ راشدین نے طریقہ اختیار کیا اور یہی حضرت مسیح موعودؑ کا طریقہ تھا اور آگے آپ کی خلافت کا طریقہ ہے۔ اس لئے بعض دفعہ یہ اعتراض بھی بعض جگہ سے اٹھ جاتا ہے کہ ہم نے تو یہ رائے دی تھی فیصلہ یہ ہو گیا۔ جو بھی آپ نے رائے دی تھی وہ رائے تھی وہ فیصلہ نہیں تھا فیصلہ کا آخر میں اختیار، صوابدیدی اختیار discretionary اختیار خلیفۂ وقت کو ہے۔ جو بھی وہ فیصلہ کرے تو اس کو خوشی سے قبول کرنا چاہیے گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ایسی مخلص ہے کہ ذرا بھی چوں چراں نہیں کرتی۔ لیکن بعض ایسے دماغ ہوتے ہیں یا بعض نوجوانوں کی تربیت نہیں ہوتی یا بعض فتنہ انگیز لوگ، بیچ میں فتنہ پرداز ہوتے ہیں جو غلط باتیں کر جاتے ہیں خاموشی سے اور بغیر کسی کو ایسا تاثر دیئے کہ جس طرح وہ کوئی فتنہ پھیلانا چاہتے ہیں گویا معمولی سی بات ہوتی ہے۔ تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب فیصلہ خلیفۂ وقت کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے فیصلہ کر رہا ہوتا ہے اور اس کی پابندی کرنا پھر ہر ایک کا فرض بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جماعت کی خاطر، حضرت مسیح موعودؑ کی خاطر، آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، خلیفۂ وقت کا اگر کوئی فیصلہ بظاہر غلط بھی لگ رہا ہو گا تو اس کے نتائج کبھی بھی اللہ تعالیٰ غلط نہیں ہونے دے گا۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کو اپنے سامنے رکھیں۔"
☆جماعتِ احمدیہ جرمنی کی یہ مجلسِ شوریٰ شام پونے چھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اس مشاورت کے دو اجلاسات ہوئے۔ پہلا اجلاس صبح گیارہ بج کر دس منٹ سے پونے تین بجے تک جاری رہا جبکہ دوسرا اجلاس شام چار تا پونے چھ بجے تک منعقد ہوا۔ ہر دو اجلاسات کی صدارت حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی۔ (الفضل انٹرنیشنل 19/فروری صفحہ 16و10، الفضل انٹرنیشنل 26/فروری صفحہ 16و10)</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
20تا22مارچ
2009ء
مقام:
ایوانِ محمود
655نمائندگان
شامل ہوئے</td><td>☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کے نام پیغام میں تحریر فرمایا"
مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مجلسِ مشاورت پر پیغام کے لئے آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی مجلسِ شوریٰ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ تمام ممبران کو اپنی حفاظت میں رکھے اور انہیں احسن رنگ میں اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی آرا اور مشورے پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین
آجکل کے مخصوص حالات کی وجہ سے جو پاکستان میں ہر جگہ نظر آرہے ہیں۔ کسی شہری کی بھی جان، مال اور عزت محفوظ نہیں ہے۔ لیکن احمدی تو خاص طور پر</td><td>نظارتِ اصلاح وارشاد: 1: از طرف لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان: بڑے شہروں میں شادیوں کے مواقع پر جماعتی روایات واقدار کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ تجویز ہے کہ جماعت کی طرف سے شادی کے ہر موقع سے پہلے جماعتی روایات کی پاسداری کرنے کی یاددہانی ہر گھر میں کروائی جانی چاہیے تاکہ افراد و خواتین شادیوں پر اس کا خیال رکھیں اور شادی کے صحیح نمونے جماعت میں نظر آئیں۔ 2: از طرف جماعتِ احمدیہ خوشاب شہر: آج کل کے جدید علوم اور طرزِ تعلیم کے جہاں کئی مثبت نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور زمانے میں ترقیات کا دور دورہ ہے وہیں پر ایک بہت بڑا نقصان یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ موجودہ دور کے نوجوانوں کے اندر دینی علوم کے حصول کا شوق ماند پڑتا جا رہا ہے۔ جو کہ حدیثِ مبارکہ طلب العلم فریضة کے سراسر منافی ہے لہٰذا اس صورت حال میں احمدیت کی نئی نسل کے اندر دینی علوم کے حصول کا شوق بیدار کرنے اور اسے بڑھانے کے لیے ایک ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرنے کی اشد اور فوری ضرورت ہے۔
نظارتِ تعلیم: 1: از طرف وکالتِ وقفِ نو: پاکستان کے تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کی گرتی ہوئی صورتِ حال کا اثر احمدی بچوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے لا محالہ واقفینِ نو بچے بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اندریں حالات تجویز ہے کہ احمدی طلباء کی راہنمائی کے لیے ایک مربوط تعلیمی پالیسی وضع کی جائے۔ تاکہ وہ خلفائے احمدیت کی</td><td>☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔
☆ مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم منیر احمد فرخ صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب اور محترم شیخ مظفر احمد صاحب نے انجام دیے۔
☆ صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر خطاب فرمایا۔
ردشدہ تجاویز
1: لجنہ اماء اللہ پردہ اور بدرسومات سے اجتناب کے سلسلہ میں اپنی پوری جدوجہد کر کے اس کے قیام کی کوشش کر رہی</td></tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری

خطاباتِ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

بالکل غیر محفوظ ہیں۔ عہدیداران کو خصوصاً اور احباب جماعت کو عموماً اس طرف توجہ دلائیں کہ اپنی حفاظت کے جو ظاہری اسباب ہیں وہ ضرور بروئے کار لائیں اور اسی طرح جماعتی مراکز (بیوت الذکر) اور عمارات کی بھی خاص طور پر حفاظت پر توجہ دی جائے۔

گو ہمارے دعوتِ الی اللہ کے کام تو کبھی بند نہیں ہونے لیکن اس میں مزید حکمت اختیار کریں اور ہر علاقے میں حالات کے مطابق اس کام کو سر انجام دیں۔

عہدیداران احبابِ جماعت کے ساتھ پیار اور محبت کے سلوک پر پہلے سے زیادہ توجہ دیں۔ خلافت سے دوری اور محرومی کا جو احساس افرادِ جماعت میں ہے، عہدیداران اس میں کمی کرنے میں اگر اپنا کردار ادا نہیں کریں گے تو خلافت کی طرف سے تفویض کردہ فرائض میں کوتاہی کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس فرض کو بھی احسن رنگ میں ادائیگی کی ہر عہدیدار کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی اور خاص طور پر ہر عہدیدار کی کہ جماعتی ترقی اور حالات کی بہتری کے لیے بہت دعائیں کریں۔ نہ صرف اپنی فرض عبادتوں کے معیار بلند کریں بلکہ نوافل سے بھی انہیں سجائیں۔

مالی قربانی میں تو ماشاء اللہ پاکستان کے احمدیوں نے دنیا کی تمام جماعتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے لیکن (مساجد) کی آبادی کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں بھی آپ کو صفِ اول میں کھڑا کر دے۔

اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ آپ کی طرف سے خیر کی خبریں پہنچائے اور ہر فردِ جماعت کو میرے لئے قرۃ العین بنائے۔ مجھے بھی آپ سب کے لیے پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی توفیق دے۔ آمین"

تجاویز شوریٰ

طرف سے وقتاً فوقتاً ملنے والی ہدایات کی روشنی میں تعلیمی میدان میں بہترین نتائج حاصل کر کے جماعت کے لئے مفید وجود بن سکیں۔

وقفِ جدید انجمن احمدیہ: 1: از طرف جماعت احمدیہ مردان: موجودہ حالات میں روپے کی قدر بہت زیادہ گر گئی ہے۔ مہنگائی بھی بڑھی ہے لیکن لوگوں کا معیار زندگی (lifestyle) بھی ساتھ ساتھ بلند ہوا ہے۔ ان باتوں کو اگر مد نظر رکھا جائے تو وقفِ جدید دفتر اطفال کے ننھے مجاہد کا معیار جو کہ سو روپے ہے، کو بھی بڑھایا جائے۔ تا کہ بچوں کو بھی روحانی طور پر ترقیات حاصل کرنے کی دوڑ میں ترغیب مل سکے۔

بجٹ سال 2009-2010ء ہر سہ انجمن

بقیہ ردشدہ تجاویز

7: موبائل فون اور اس طرح کی دیگر الیکٹرونک ایجادات ہمارے لیے عطایا خداوندی ہیں۔ ان کے بے شمار فوائد ہیں لیکن حدیث نبوی ﷺ کے مطابق "ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان بھی لگا ہوا ہوتا ہے"۔ لہٰذا ان ایجادات سے بھی فوائد کی نسبت نقصانات کا زیادہ احتمال پیدا ہو رہا ہے۔ جن میں وقت اور پیسے کے ضیاع کے ساتھ ساتھ اخلاق بھی بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ مجلس شوریٰ ان ایجادات کے مضر اثرات سے احبابِ جماعت خصوصاً نوجوان نسل کو بچانے کے لیے کوئی مناسب اور ٹھوس لائحہ عمل بنائے۔ 8: خلفائے احمدیت نے جماعت کے بچوں کی تعلیم پر بہت زور دیا ہے اور کم از کم میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کی تاکید فرمائی ہے جبکہ آجکل یہ بات سامنے آرہی ہے کہ خصوصاً لڑکوں میں تعلیم حاصل کرنے کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ اکثر بچے فارغ رہ کر وقت ضائع کرتے ہیں تجویز ہے کہ تمام احمدی بچوں سے تعلیم حاصل کرنے کی پابندی کروائی جائے۔ وہ چھوٹے بچے جو کم مائیگی کی وجہ سے کام کرنے پر مجبور ہیں ان کے لیے شام کے وقت تعلیم حاصل کرنے کا انتظام کیا جائے تا کہ کوئی احمدی بچہ اَن پڑھ رہ کر معاشرتی ترقی کی دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائے۔ 9: کاروباری حضرات کو سودی قرضوں کے ذریعے اپنی تجارتی اغراض پورے کرنے پڑتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے سودی کاروبار اور قرضوں سے بچنے کے لیے ایک ایسے mutual فنڈ کے قیام کا تصور پیش فرمایا ہے جس سے کاروباری اغراض کے لیے قرضے حاصل ہوں اور میعاد مقررہ پر ادا ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد یہ ہے "مسلمان اتفاق کرتے اور کوئی فنڈ جمع کر کے تجارتی طور سے اسے فروغ دیتے تا کہ کسی بھائی کو سود پر قرضہ لینے کی حاجت نہ ہوتی بلکہ اسی مجلس سے ہر صاحبِ ضرورت اپنی حاجت روائی کر لیتا اور میعاد مقررہ پر واپس دے دیتا" (ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 435)

تجویز ہے کہ جماعت کے اندر ایسے فنڈ کا قیام کیا جائے اور جدید تقاضوں پر اس کو استوار کر کے سودی قرضوں سے بچنے کا ذریعہ بنایا جائے۔ 10: تزکیۂ اموال دینِ حق کا ایک بنیادی رکن ہے جس کی طرف بعض جماعتوں کی کماحقہ توجہ نہیں ہے نظارت مال کی زیر نگرانی ایک الگ شعبہ کا قیام ضروری معلوم ہوتا ہے جو کہ تزکیہ اموال جیسے اہم بنیادی فرض کی طرف توجہ دلاتا رہے اور اس کی تحریک کے لئے انسپکٹر مال اور مربی تربیت مقرر فرمائے جائیں جو گھروں میں موجود زیورات اور اموال پر مقررہ نصاب کے مطابق عائد ہونے والی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے رہیں اور اس بارہ میں مسائل سے آگاہ کرتے رہیں۔ 11: فی الوقت تحریک جدید اور وقفِ جدید کے چندوں کی ماہوار وصولی کے انفرادی کھاتے مقامی جماعتوں اور مرکز دونوں میں رکھے جاتے ہیں اور اس غرض کے لیے ہر ماہ ملک بھر کی تمام جماعتیں ان دونوں تحریکوں کے چندوں کی انفرادی وصولیات کی فہرست ہر ماہ مرکز میں بھجواتی ہیں یہ طریقہ کار محض ایک duplication ہے اور جماعت کے سینکڑوں کارکنان کے قیمتی وقت کا ضیاع ہے جس کی تصحیح کی ضرورت ہے۔

درج ذیل تجویز میں مطلوبہ مقصد کے حصول (یعنی انفرادی وصولیات کا ریکارڈ مقامی جماعت کے علاوہ مرکز میں بھی مہیا ہونا) پر سمجھوتا کیے بغیر قیمتی وقت کے ضیاع سے بچا جا سکتا ہے لہٰذا تجویز ہے

(الف) مقامی جماعتیں شروع سال میں موجودہ طریقہ کار کے مطابق انفرادی وعدہ جات کی فہرست مرکز بھجوایا کریں۔

(ب) مقامی جماعتیں ماہوار چندہ مرکز کو بھجواتے وقت ان دونوں مدات میں وصولیات کی صرف کل وصولی کا ذکر کریں انفرادی تفصیل نہ بھجوائیں۔

(ج) ماہوار وصولیات کے انفرادی کھاتے صرف مقامی جماعتیں رکھیں۔

(د) سال کے اختتام پر مقامی جماعتیں سال بھر کی مجموعی انفرادی وصولیات کی فہرست بالمقابل ان کے وعدہ جات کے مرکز کو بھجوائیں۔

اس طریقہ کار سے وقت کا بے جا استعمال بچے گا اور مقامی جماعت اور مرکز دونوں میں ہر فرد کا مکمل ریکارڈ رکھا جا سکے گا۔

اہم امور

ہے۔ تاہم اس سلسلہ میں مردوں کا تعاون بھی ضروری ہے خاطر خواہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے مرد حضرات اپنے اپنے گھروں میں پردے کی اہمیت اجاگر کر کے پابندی کروائیں اور شادی بیاہ کے مواقع پر کوشش کر کے رسومات نہ ہونے دیں تو بہتر نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں۔ 2: بعض احمدی گھرانوں کے جماعتی رابطے کمزور ہیں اور جماعت سے تعلق نہ رکھنے کے نتیجہ میں ان میں بہت سی کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں۔ لجنہ جب ان گھروں سے رابطہ رکھنے کی کوشش کرتی ہے تو ان کے مرد اس کو پسند نہیں کرتے اس لئے اگر عہدیداران اور مرد حضرات ایسے کمزور گھروں سے رابطے بڑھائیں تو بہتری کی صورت پیدا ہو سکتی ہے اور ان کی سستیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ 3: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرنے کا ارشاد فرمایا ہے آجکل یہ بات سامنے آرہی ہے کہ بزرگ والدین کی عزت و توقیر میں کمی آگئی ہے اور ان کے حقوق کی کماحقہ ادائیگی نہیں کی جاتی۔ نوجوان نسل کو والدین کا احترام کرنے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ 4: عورتوں کی وصیّت کروانے کے سلسلہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض خواتین اس وجہ سے وصیّت کرنے سے ہچکچاتی ہیں کہ ان کو اپنے خاوندوں کی طرف سے مہر نہیں ملتا یا اس کے ملنے کی امید نہیں ہوتی جبکہ وصیّت کرتے وقت عورتوں کا مہر ان کی جائیداد متصور ہوتا ہے اس لیے خاوندوں کو اپنی بیویوں کے حق مہر کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ 5: موجودہ حالات میں جبکہ تنظیموں کے مرکزی اجتماعات اور سالانہ جلسہ ہائے جماعت کا انعقاد نہیں ہو رہا۔ نئی نسلیں پوری طرح سے دینی تقاضوں سے آگاہی نہیں پا رہی ہیں اور ان کی خدمتِ دین کی طرف وقت کے ساتھ ساتھ رغبت کم ہوتی جا رہی ہے اور وقت کی قربانی دینے والے لوگ بتدریج کم ہو رہے ہیں۔ جماعتوں میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے تا خلافت کی دوسری صدی میں خدمت دین کے تقاضوں کو احسن طور پر پورا کیا جا سکے۔

6: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور خواہش کی تعمیل میں وصایا میں بفضلِ خدا کثرت سے اضافہ ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ تعداد اسی طرح بڑھتی رہے گی۔ ہر موصی کے لیے لازم ہے کہ وہ نیک، پابند احکام شریعت، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا، سچا اور پاک و صاف مخلص احمدی ہو۔ یہ مقام حاصل کرنے کے لیے ہر موصی کو اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ان موصیان میں خاصی تعداد نوجوان نسل کی بھی ہے۔ تمام موصیان و موصیات کی تعلیم و تربیت کے لئے مجلس شوریٰ مناسب لائحہ عمل تجویز کرے۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 26تا28/مارچ 2010ء **مقام:** ایوانِ محمود 648 نمائندگان شامل ہوئے	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کے نام پیغام میں تحریر فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس مجلسِ شوریٰ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جس مقصد کے لیے آپ یہاں اکٹھے ہوئے اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ یہ اعزاز جو آپ کو بحیثیت ممبر مجلس شوریٰ کے ملا ہے یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ اس کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ آپ ایک انتہائی مقدس ادارہ کے نمائندہ بن کر یہاں آئے ہیں۔ یادرکھیں کہ خلافت کے مقام کے بعد اگر کسی ادارے کا تقدس ہے تو وہ مجلس شوریٰ کا ہے۔ اس لیے آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو نہایت نیک نیتی سے اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے نبھانا چاہیے۔ اجلاس کے دوران آپ کی مکمل توجہ صرف اور صرف مجلس کی کارروائی پر ہو تاکہ جماعت کی معاشرتی اور روحانی ترقی کے لئے معاملات کو گہری سوچ، تدّبر اور غور کر کے پھر اپنی تجویز دے سکیں۔ رائے اس نیت سے دیں کہ اگر یہ منظور ہو جاتی ہے تو آپ بھی اسی طرح اس فیصلہ پر عمل درآمد کروانے کے ذمہ دار ہیں جس طرح باقی عہدیداران۔ بعض دفعہ بعض افراد سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ صرف تقریر کرنے کے لئے آئے ہیں اس لئے صرف تقریر کا شوق پورا کرنے کے لئے سٹیج پر نہ آئیں بلکہ ٹھوس اور معیّن رائے کے ساتھ اظہار خیال کریں۔ پھر قرآنی آیات کا جب حوالہ دیں تو معین طور پر پڑھ کر بتائیں، اصل متن یا ترجمہ میں کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔ اسی طرح احادیث، حضرت مسیح موعودؑ یا خلفاء کے حوالے دیں تو وہ بھی معیّن طور پر پیش کریں اور اگر آپ کو معین حوالہ میسر نہیں تو ایسی صورت میں پھر صرف اپنی بات ہی کریں۔ اسی طرح وہ نمائندگان جو سٹیج پر آکر رائے نہیں دیتے انہیں جب معاملہ زیر غور پر رائے دینے کے لیے کھڑا کیا جائے تو وہ واضح ذہن کے ساتھ اپنی رائے دیں کیونکہ آپ کی رائے خلیفۂ وقت کے سامنے پیش ہو رہی ہے۔ اس لیے اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو مشورے آپ برائے منظوری یا فیصلہ خلیفۂ وقت کو بھیجتے ہیں اور وہ منظور ہو جاتے ہیں تو ان پر عمل درآمد کروانے کے لیے آپ کا جماعت کی مجلس عاملہ سے مکمل تعاون ہونا چاہیے۔ بعض فیصلوں کی طرف جماعت کی کوئی توجہ نہیں ہوتی یا جس طرح توجہ کا حق ہے وہ پوری طرح ادا نہیں کیا جاتا مثلاً گزشتہ سالوں میں کئی دفعہ وقفِ عارضی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ جماعتوں نے اس پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گو اس سال شاید یہ تجویز نہیں ہے لیکن میری ممبرانِ	**نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: 1:از طرف لجنہ اماء اللہ ربوہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** انٹرنیٹ، موبائل اور جدید ایجادات کے ذریعہ جو خرابیاں معاشرہ میں پیدا ہو رہی ہیں اور بعض منفی پہلو سامنے آرہے ہیں ان کے سدِّباب کے لئے قابلِ عمل تجاویز سوچی جائیں۔ **2:از طرف لجنہ اماء اللہ ربوہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** گھروں میں اور نجی مجالس میں نظامِ جماعت اور جماعتی اداروں اور عہدیداران پر اعتراض کے رنگ میں ارادۃً یا غیر ارادۃً عام گفتگو کے رجحان کے قلع قمع کے لئے کوشش کی جائے۔ **نظارتِ اصلاح وارشاد (رشتہ ناطہ): 1:از طرف لجنہ اماء اللہ ضلع اوکاڑہ و میرپور (آزاد کشمیر) بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان:** رشتہ ناطہ کے شعبہ کو زیادہ فعال اور موثر بنانے کی ضرورت ہے وقت پر شادیاں نہ ہونا اور رشتوں کی تلاش میں ظاہری حسن اور روپیہ پیسہ کو ترجیح دینا بہت سے مسائل پیدا کر رہا ہے۔ اس کے تدارک کے لئے تجاویز سوچنے کی ضرورت ہے۔ **بجٹ سال 2011-2010ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 5: خاوندوں کی طرف سے حق مہر کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی لجنات نظامِ وصیت میں شامل ہونے سے محروم رہ جاتی ہیں عورتوں کے اس حق کو دلوانے کے سلسلہ میں موئثر تجاویز سوچی جائیں۔ 6: معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے چینی اور پریشانیوں کی وجہ سے باہمی تعلق میں بھی کمی آرہی ہے اس سلسلہ میں درخواست ہے کہ قرآنِ کریم، سنتِ نبوی ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں سال 2010ء کو اخوت اور بھائی چارے کے طور پر منایا جائے اور اس سلسلے میں مجلسِ مشاورت ایک لائحہ عمل مرتب کرے۔ اس ضمن میں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔" (روحانی خزائن جلد نمبر 19 کشتی نوح 12) "تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔" (روحانی خزائن جلد نمبر 19 کشتی نوح صفحہ 12-13) 7: اس زمانہ میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل واحسان سے اکنافِ عالم میں پھیل رہی ہے اور ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھنے والی ہیں اور پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق جماعت کے تمام افراد کا تربیتی معیار اعلیٰ ترین ہونا چاہیے۔ اب اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ تمام احمدی آپس میں ہر طرح کے لڑائی جھگڑوں اور رنجشوں وغیرہ کو ختم کر کے صلح کریں اور ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر مؤاخات کا نظارہ دکھائیں اور دوسروں کے لیے نمونہ بنیں۔ اسی طرح غیبت، بدظنی اور تجسّس سے پرہیز کریں۔ 8: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کو اپنے ایک مراسلہ مورخہ 22/ جنوری 2010ء میں فرمایا ہے کہ حضور انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ جنوری 2010ء میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے ان کی پابندی کروائیں............ اور ہر حال میں بدعات اور رسومات سے بچنے کے لئے جماعتی روایات کی مکمل پابندی کروائی جائے۔" تجویز ہے کہ حضور انور کے اس خطبہ اور مراسلہ میں بیان فرمودہ تمام امور پر عمل درآمد کروانے کے لئے شوریٰ ایک مربوط لائحہ عمل تیار کرے۔ 9: جماعت ہائے عالمگیر کی تعلیم و تربیت اور دیگر عمومی امور اس دور کے جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اگرچہ خلیفۂ وقت کی براہ راست نگرانی میں ہیں تاہم خلیفۃ المسیح کی طرف سے اور مرکز سلسلہ کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور اُن پر عمل درآمد کی رپورٹس جملہ نظارتوں کو ارسال کرنی ہوتی ہیں۔ مگر عہدیداران کی ذاتی اور معاشی مصروفیات کی وجہ سے اس سلسلہ میں سستی کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے۔ تجویز ہے کہ ہر ایک مقامی جماعت میں ایک کل وقتی کارکن کا تقرر ہونا چاہیے جس کا معقول مشاہرہ مقرر کر دیا جائے تاکہ جملہ ذمہ داریوں کی انجام دہی بروقت ممکن ہو سکے۔ 10: دارالقضاء میں مقدمات کی بہتات کے پیش نظر مقدمات نمٹانے میں ماضی کے برعکس زیادہ عرصہ لگتا ہے جو کہ فریقین کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ تجویز ہے کہ دارالقضاء کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ضلعی یا صوبائی سطح پر اس کے بنچ مقرر کیے جائیں۔ 11: ملک میں امنِ عامہ کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال میں احمدیوں کو بطورِ خاص مخالفانہ کارروائیوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ موجودہ نازک اور غیر یقینی صورتِ حال میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو بھی جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے۔ جس کے خطرناک نتائج پیدا ہورہے ہیں۔ ان حالات کے تناظر میں جماعت میں سیکیورٹی کے حوالہ سے ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرنے کی	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض چودھری حمید نصراللہ خان صاحب، محترم منیر احمد فرخ صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب اور محترم منیر احمد شیخ صاحب امیر ضلع لاہور نے انجام دیئے۔ ☆صدرِ مجلس نے دوسرے اجلاس میں نمائندگان سے ایک مختصر خطاب فرمایا جس میں آپ نے 1922ء کی مجلس شوریٰ میں حضرت مصلح موعودؓ نے ممبرانِ شوریٰ کو مشورہ دینے کے بارہ میں جو ہدایات مرحمت فرمائی تھیں وہ بطور یاددہانی پیش فرمائیں۔ ☆صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر خطاب فرمایا جس میں آپ نے نمائندگان کو سفارشاتِ شوریٰ کی تعمیل کی جانب توجہ دلائی۔ **ردشدہ تجاویز** 1: پاکستان کے موجودہ حالات دیکھ کر ہر محبِّ وطن پریشان ہے۔ "حب الوطن من الایمان" کا تقاضا ہے کہ ان حالات میں ہم اپنے لیے کوئی کردار متعین کریں اور بالخصوص حضور انور کے جلسہ سالانہ قادیان کے درج ذیل ارشاد پر ہر احمدی سے عمل درآمد کرانے کے لئے مؤثر لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ حضور کا ارشاد ہے "یہ یقینی بات ہے کہ آپ کی دعائیں ہی ہیں جنہوں نے پاکستان کی قسمت بھی بدلنی ہے اور دنیا کی قسمت بھی بدلنی ہے۔ پس نہ صرف جلسے پر آئے ہوئے پاکستانی احمدی بلکہ ہر پاکستانی احمدی اگر وہ اپنے حالات میں تبدیلی چاہتا ہے تو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے کیا نظارے دکھاتا ہے۔" 2: سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ "ضروری ہے کہ بار بار کشتی نوح پڑھو اور اس کے موافق عمل کرو۔" (ملفوظات جلد2 ص401) نیز فرمایا "ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہا کرو تاکہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرتے رہا کرو۔" (ملفوظات جلد2 ص502) بگڑتے ہوئے معاشرتی حالات کے اثرات سے جماعت احمدیہ بھی متاثر ہو رہی ہے۔ جس میں سب سے برے اثرات عام زندگی میں آپس کے لین دین کی خرابیاں، اخلاقی کمزوریاں، حقوق وفرائض کی ادائیگیوں میں غفلتیں اور قرآن وسنت کی راہوں سے ہٹنا وغیرہ شامل ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف کشتی نوح اس سلسلہ میں ایک بڑی معاون کتاب ثابت ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں مجلسِ شوریٰ جماعت کے لیے ایسا لائحہ عمل بنائے کہ احبابِ جماعت نہ صرف حضرت مسیح پاکؑ کی اس پاکیزہ تصنیف کو پڑھیں بلکہ اس کی تعلیم پر عمل پیرا بھی ہوں۔ 3: دینی تعلیم

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	شوریٰ سے یہ درخواست ہے کہ یہ ارادہ کر کے جائیں کہ اس سال ہم نے ربوہ کے علاوہ باہر سے پانچ ہزار واقفین عارضی مہیا کرنے ہیں جو وفود کی شکل میں مختلف جماعتوں میں جائیں۔ ان شاء اللہ ان وفود کی اپنی تربیت بھی ہوگی اور جماعت کی تربیت میں بھی مدد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔ آمین ۔۔۔۔۔دعا کریں اور بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہجرت کے یہ دن جلد ختم فرمائے جو کچھ ملنا ہے اسی کے فضل سے ملنا ہے نہ کہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے۔ وہ محض اور محض اپنے فضل سے فتح و ظفر کے نظارے دکھائے۔ آمین"	اشد ضرورت ہے۔ **12:** مختلف وجوہات کی بناء پر جماعت احمدیہ کے کچھ اراکین کو تعزیر کی سزا ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات سزا پانے والوں کا موٴقف ہوتا ہے کہ انہیں معلوم نہ تھا کہ متعلقہ فعل جماعتی نظام کے تحت قابل تعزیر ہے نیز اس سے قبل کسی نے انہیں اس فعل سے باز رہنے کی تلقین کی اور نہ ہی اِس کی سنگین نوعیت سے آگاہ کیا۔ مجلسِ شوریٰ اس بارہ میں ایسا لائحہ عمل تجویز کرے جس سے احبابِ جماعت کو اِن معاملات کی پوری آگاہی ہوتی رہے اور انہیں بروقت ایسے افعال سے روکنے اور سمجھانے کی سعی کی جاسکے تاکہ غلطی سرزد ہونے سے قبل اس کا سدباب ہوسکے۔ **13:** بے روزگاری اور نوجوانوں میں تعلیم کی کمی بہت سے مسائل کا باعث ہو رہی ہے اس لئے بے روزگاری کی بڑھتی ہوئی شرح کو روکنے کے لئے چھوٹی چھوٹی صنعتیں لگائی جائیں تاکہ بے کار نوجوان بری عادتوں کا شکار ہونے سے محفوظ رہیں اور معاشرے پر بوجھ بھی نہ بنیں۔ **14:** اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو "سلطان القلم" کے آسمانی خطاب سے نوازا ہے۔ اور آپ کے قلم کو "ذوالفقار" قرار دیا ہے۔ آپ کی تحریرات کے مطالعہ کی اہمیت آپ کے اپنے فرمودات سے واضح ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں "اور وہ جو خدا کے مامور کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا ہلاک نہ ہو جاؤ۔" (نزول المسیح رُوحانی خزائن جلد 18 ص 403) لہٰذا ان روحانی خزائن سے مستفید ہونے کے لئے تجویز ہے کہ حضورؑ کی کتب کے مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور معانی، فارسی اشعار اور عبارات کا اُردو ترجمہ لکھا جائے اور عربی آیات وعبارات پر اعراب لگائے جائیں اور ترجمہ درج کیا جائے۔ لغت کا یہ حصہ پہلے سے شائع کتب کے لئے علیحدہ جلدوں کی شکل میں شائع کیا جائے۔ آئندہ ہر نئی شائع ہونے والی کتاب کے آخر پر بطور ضمیمہ لگا دیا جائے۔	کے لیے سب سے موٴثر ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کی قیمتی تحریرات ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ آپ کی تحریرات کو کم از کم تین دفعہ پڑھا جائے اس لیے تجویز ہے کہ **(الف)** حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی کتاب ہر سال جماعتی انتظام کے تحت پڑھائی جائے جیسا کہ گزشتہ سال حقیقۃ الوحی پڑھائی گئی تھی۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح، برکات الدعا وغیرہ بھی رکھی جاسکتی ہیں۔ **(ب)** اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے ان جگہوں پر جہاں کوئی پڑھانے والا نہیں اور استفادہ مشکل ہے اس کے لیے MTA سے مدد لی جائے اور علماء باقاعدہ ان کتب کو سبقاً پڑھائیں۔ **4:** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ 15 جنوری / 2010ء کی تعمیل میں شادیوں پر بے جا اسراف اور دکھاوے کے بڑھتے ہوئے رجحان کے سدباب کے لئے مساعی بروئے کار لائی جائیں۔
تواریخ: 25 تا 26 / مارچ 2011ء **مقام:** ہال دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان 637 نمائندگان شامل ہوئے	☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کے نام پیغام میں تحریر فرمایا: "پاکستان کی جماعتیں ملکی اور جماعتی حالات کی وجہ سے جن پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کر رہی ہیں وہ ہر وقت مجھے متفکر رکھتی ہیں۔ یہ حالات جن میں سے آپ لوگ گزر رہے ہیں ہر وقت فکر میں ڈالے رکھتے ہیں اور 28 / مئی 2010 کے واقعہ کے بعد جس میں جماعت نے ایک بہت بڑی اجتماعی قربانی اور وفا کی تاریخ رقم کی اس نے تو ان فکروں کو اَور بھی بڑھا دیا ہے۔ ہر جمعہ کا دن جب تک آپ کی طرف سے خیر کی خبر نہ آجائے بے چین گزرتا ہے۔ اس بے چینی کو دور کرنے کا ہمارے پاس اس کے سوا کوئی حل نہیں کہ دعا اور صدقات سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگیں۔ جس کے لئے میں کوشش کرتا ہوں اور اللہ سے بھیک مانگتا ہوں کہ اگر میری دعاؤں میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو صرفِ نظر فرما اور میرے پیاروں کو اپنی پناہ میں لے لے۔ اس عافیت کے حصار میں لے لے جس تک کوئی دشمن نہ پہنچ سکے۔ دشمن کا ہر مکر اِن پر اُلٹا دے اور یہی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ بحیثیت ممبر شوریٰ اور عہدیدار آپ کا فرض دوسروں سے بڑھ کر ہے کہ دعاؤں پر زور دیں کہ ہماری کامیابی کا مدار دعاؤں پر ہے۔ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں، اسی سے مانگیں۔ ایک پیار کرنے والے ماں باپ کی طرح افراد جماعت کے ہمدرد بن جائیں۔ ان میں یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہو جائے کہ عہدیدار ہمارے ہمدرد، ہماری بھلائی چاہنے والے اور ہم سے پیار کرنے والے ہیں۔ افرادِ جماعت میں یہ احساس پیدا کر دیں کہ جماعت ایک بنیانِ مرصوص ہے جس کو بڑے سے بڑا طاقتور دشمن بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا ....اجتماعی شہادتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے جس طرح اخلاص ووفا اور ثباتِ قدمی کا نمونہ دکھایا ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ مساجد اور جماعتی	**نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ: 1: از طرف لجنہ اماء اللہ ربوہ بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان** نوجوان نسل میں بالعموم، خصوصاً نوجوان لڑکوں میں نمازوں کی ادائیگی میں سستی نظر آرہی ہے۔ اس کمزوری کے سدِّباب کے لئے موٴثر تربیتی پروگرام بنایا جائے۔ **بجٹ سال 2012-2011ء ہر سہ انجمن** **مکتوب از طرف سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** محترم صدر مجلسِ شوریٰ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے شوریٰ کے اختتام سے قبل حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک مکتوبِ گرامی نمائندگانِ شوریٰ کو پڑھ کر سنایا۔ آپ نے اس مکتوب سے متعلق فرمایا کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے، جب یہ ایجنڈا مجلسِ شوریٰ کی تجاویز کا بن چکا تھا، اور حضور کی طرف سے منظوری آچکی تھی، اس کے بعد حضور کی طرف سے خاکسار کے نام ایک خط آیا۔ اگر وہ خط پہلے آجاتا تو میں حضور کی اجازت سے اس کو ایجنڈا میں شامل کر لیتا تاکہ اس پر بحث بھی ہو جائے۔ لیکن چونکہ وہ موقع گزر چکا تھا۔ اس لیے خاکسار اب یہی کر سکتا تھا کہ آپ کے سامنے وہ خط سنا دے تاکہ آپ، حضور نے جو کچھ اس میں فرمایا ہے، اس کے جو مندرجات ہیں، اس کی طرف توجہ کریں اور اس کے Follow Up کے طور پر خاکسار وہ خط جماعتوں میں بھی بھجوا دے گا اور اس سلسلہ میں جو ہمیں کام کرنا چاہیے اس کی طرف بھی آپ کی توجہ دلائے گا اور آپ اپنے اپنے حالات اور اپنے اپنے حلقہ میں، جو مناسب طریق ہو، اس کو اس بارہ میں اختیار کریں۔ یہ بھی حضور نے ایک تربیتی امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضورِ انور نے مذکورہ خط میں تحریر فرمایا "مجھے آج کل اس قسم کی شکایات بھی آرہی ہیں کہ ہمارے کچھ احباب غیر از جماعت دوستوں کے گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ جہاں بے پردگی کی انتہا ہوتی ہے۔ اپنی جوان بیٹیوں اور بیویوں کو اپنے دوستوں کے ہاں پورے میک اپ کے ساتھ بے پردہ لے کر جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ وہ میرا بھائی بنا ہوا ہے، وہ میری بیٹی بنی ہوئی ہے اور اس طرح ان پر اپنے گھروں میں آزادانہ آنے جانے میں بھی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ آپ نے اپنے ماحول میں تو پابندیاں لگائی ہوئی ہیں، لیکن غیر احمدی دوستوں یا عزیزوں کے گھروں میں شادی بیاہ کے مواقع پر یا دیگر تقاریب میں اس طرح آزادانہ آنے جانے کا جو رجحان بڑھ رہا ہے اس کی طرف آپ کی توجہ ہی کوئی نہیں۔ یہ تو بالکل غلط طریقہ ہے کہ ہمارے احمدی احباب وخواتین دوسرے لوگوں کے گھروں میں اس طرح پردہ اتار کر اور بے حجاب ہو کر جائیں، اور وہاں اس طرح محفلوں میں گھل مل کر بیٹھیں کہ محرم اور غیر محرم کی تمیز ہی نہ رہے۔ اس رجحان کی روک تھام کے لیے بھی تربیت کا کوئی انتظام کریں اور فوری طور پر اس کی طرف توجہ دیں ایسی فیملیوں کے جائزے لے کر انہیں سمجھائیں اور جو نہ سمجھیں اور اپنے اس طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی لانے کے لیے تیار نہ ہوں تو ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔ اللہ سب کو سمجھ دے۔ آمین" **بقیہ ردشدہ تجاویز**	☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ ☆ مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم شیخ مظفر احمد صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب اور محترم محترم ملک طاہر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے انجام دیئے۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** پاکستان آج کل طلاق اور خلع کے واقعات بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اس اہم مسئلہ کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کیے جانے چاہییں۔ **2:** احمدی لڑکوں میں آج کل یہ رجحان فروغ پا رہا ہے کہ دفاتر میں ساتھ کام کرنے والی لڑکیوں سے دوستی ہو جاتی ہے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ لڑکیاں جماعت میں شامل ہو جاتی ہیں اور پھر نکاح ہو جاتا ہے اس طرح شمولیت کا مقصد ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کا رجحان جماعت کی طرف نہیں ہوتا۔ جب کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی کتاب برکاتِ خلافت میں تحریر فرمایا ہے کہ "ایسے نکاح بھی کبھی سکھ کا باعث نہیں ہوتے کیونکہ ان میں نیّت درست نہیں ہوتی اور جو شخص نکاح کی خاطر سلسلہ میں داخل ہوتا ہے نہ تو خدا تعالیٰ کو اس کی ضرورت ہے اور نہ وہ اپنی بیعت پر قائم ہی رہتا ہے"۔ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 208 برکاتِ خلافت) اس ارشاد کی روشنی میں اس بڑھتے ہوئے رجحان کو کم کرنے کے لیے لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ **3:** حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری تعلیم ہر فردِ جماعت تک کماحقہ پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کشتیِ نوح (تقویۃ الایمان) کا وہ حصہ جو "ہماری تعلیم" کے عنوان سے خود حضرت اقدسؑ نے بیان فرمایا ہے اُسے نہ صرف جماعت کے ہر گھر اور ہر فرد تک پہنچایا جائے بلکہ یاد کروانے کا بندوبست بھی کیا جائے تاکہ دن بدن بڑھتی ہوئی روحانی اور اخلاقی کمزوریوں

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	مراکز کی حفاظت کا جس طرح انتظام سنبھالا ہے اس پر بے اختیار اپنے پیار کرنے والے خدا کی تسبیح اور تحمید کے جذبات دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان عملی نمونوں میں مزید نکھار پیدا کرتا چلا جائے۔ تقویٰ میں بڑھتے چلے جائیں عبادتوں میں طاق ہوتے چلے جائیں۔ یہی وہ عمل ہے جو ہم میں اور دوسروں میں امتیاز پیدا کرتا ہے اور یہی تبدیلی ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے غلبہ کی ضمانت ہے۔ آج دنیائے احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسعت اختیار کر چکی ہے اور ایک جسم کی مانند ہے۔ ایک کی تکلیف دوسرے کی تکلیف بن جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیدا کیا۔ جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں مل سکتی۔ میں ان جذبات کو پڑھ کر حیران ہوتا ہوں کہ کس طرح دُوردراز کے رہنے والے احمدی جو مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ آپ کی تکلیف پر بے چین ہوتے ہیں۔ بعض خطوط تو آنکھوں کو نم کر جاتے ہیں۔ پس اے مسیح پاک کے پیارو! یہ نہ سمجھو کہ تم اکیلے ہو بلکہ ایک دنیا کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ آج اگر قربانیوں کے لئے تمہیں خدا تعالیٰ نے چنا ہے تو انعامات کے بھی تم ہی مورد بننے والے ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو سب سے زیادہ پورا کرنے والا ہے"	5:(الف) جماعتی عہدیداران کے انتخاب کے لیے یہ قاعدہ بنایا جائے کہ ایسے دوست جن کی ماہوار آمد بجٹ میں اتنی درج ہے جس پر ایک فرد کا گزارہ ممکن نہیں وہ نہ تو عہدیدار بن سکتا ہے اور نہ ہی ووٹ دینے کا حق دار ہوگا۔ (ب) عہدیدار کے لیے موصی ہونا لازمی قرار دیا جائے۔ 6: موجودہ حالات میں ہمارے احمدیوں کو ملازمتوں سے فارغ کیا جا رہا ہے اور بہت سے گھرانے شدید مشکلات میں ہیں ایسے لوگوں کی رہنمائی کے لیے جماعتی طور پر ایک رابطہ cell ہونا چاہیے۔ 7: جماعت میں امداد مانگنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جس سے انسان کی عزتِ نفس بھی مجروح ہوتی ہے، ضرورت ہے کہ جماعت ایک ایسا لائحہ عمل بنائے کہ وظائف دینے کی بجائے ایسے افراد کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ محنت کی عادت پڑے اور عزتِ نفس بھی قائم رہے۔ 8: بعض احمدی گھرانے حالات سے تنگ آکر بغیر سوچے سمجھے اپنے تمام اثاثے ختم کرکے ہجرت کر رہے ہیں جس سے بعد میں وہ مشکلات میں پھنس جاتے ہیں۔ ایسے خاندانوں کے لئے بھی جماعتی طور پر counselling اور رہنمائی کے لئے ایک cell قائم کیا جائے۔ 9: ملک میں مہنگائی اور بیروزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے جس سے احمدی احباب بھی متاثر ہو رہے ہیں، احباب جماعت خصوصاً نوجوانوں میں بیروزگاری کے خاتمہ کے لیے مجلسِ شوریٰ ٹھوس لائحہ عمل تجویز کرے۔ 10: جماعتِ احمدیہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ مروّجہ دنیوی علومِ جدیدہ کے حصول پر بھی توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ لیکن جب سے ملک میں تعلیمی اداروں کی حالت ناگفتہ بہ ہوئی ہے خاص طور پر دیہی علاقوں میں ہمارے بچے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں ضرورت ہے کہ احبابِ جماعت کو بھرپور توجہ دلائی جائے کہ ہمارے بچے تعلیمی میدان میں اعلیٰ مقام حاصل کرکے حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کو پورا کرنے والے بن جائیں۔ 11: جماعت میں متوسط طبقہ کے بعض گھرانوں میں لڑکے تعلیم چھوڑ کر فارغ بیٹھے ہیں اور کوئی کام سیکھنے کا رجحان بھی کم ہے۔ جماعتی طور پر تربیت، نگرانی اور رہنمائی کی ضرورت ہے تاکہ ہر لڑکا کم از کم F.A کرے اور پڑھائی چھوڑنے کی صورت میں کوئی Technical لائن اختیار کرے جس سے معاشی حالت بہتر بنائی جاسکے۔	پر قابو پایا جاسکے۔ 4: جس طرح وقفِ جدید کے معلّمین باقاعدہ تیار کیے جاتے ہیں، اسی ترتیب سے تدریجی معیار کے ساتھ ایک ایسا بنیادی سلیبس تیار کیا جائے جو چھٹی کلاس سے دسویں تک ہر احمدی طالبعلم کے لیے ہو اور جب ایک احمدی طالبعلم میٹرک کرکے نکلے تو وہ مکمل معلّم ہو، اور اسی طرح پرائیویٹ یونیورسٹی کی طرز پر طلباء کے باقاعدہ ششماہی اور سالانہ امتحان منعقد ہوں اور ہر احمدی طالب علم جہاں بھی رہتا ہو اور جس ادارے سے بھی دنیاوی تعلیم حاصل کرے، چھٹی جماعت کے داخلہ کے ساتھ ہی وہ جماعتی نظام کے تحت اس کورس میں داخلہ لے اس کورس کو جو بھی نام دیا جائے مثلاً معرفتِ قرآن کورس یا معلّم قرآن کورس۔ اس میں داخلہ کے ساتھ ساتھ مرکزی نظام کے تحت کورس کا مقررہ سلیبس طالبعلم کو دیا جائے اور کورس میں رہنمائی کے لئے آڈیو، ویڈیو کیسٹس بھی تیار کی جائیں اور کورس کے نصاب میں یسرنا القرآن، ترتیل القرآن، ناظرہ، تلفّظ باتجوید، صرف ونحو، ترجمہ، تفاسیر وغیرہ شامل ہوں اوراس کے ساتھ بنیادی فقہی مسائل اور مختلف اعتراضات کے جوابات بھی نصاب میں شامل کیے جائیں۔
تواریخ: 23 تا24 مارچ 2012ء **مقام:** ہال دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان 654 نمائندگان شامل ہوئے	☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے نام تحریر فرمودہ مکتوب میں نمائندگانِ شوریٰ کے لیے پیغام تحریر فرمایا جو ذیل میں درج ہے۔ "آپ کی طرف سے خط موصول ہوا کہ ان شاء اللہ 23/مارچ 2012ء کو جماعتِ احمدیہ پاکستان کی مجلسِ شوریٰ منعقد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ تمام شامل ہونے والوں کو احسن رنگ میں اپنی آراپیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین آجکل پاکستان میں جو حالات ہیں ان کی طرف میں وقتاً فوقتاً توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ یہ حالات اس بات کا بہت شدت سے تقاضا کرتے ہیں کہ تمام افراد جماعت خالص ہوکر عبادات کی طرف توجہ پیدا کریں۔ صدقات کی طرف توجہ پیدا کریں اور آپس میں محبت اور پیار سے رہنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ مجلس شوریٰ کے ممبران اور عہدیداران اس بات کے زیادہ پابند ہونے چاہئیں کہ اپنی حالتوں میں دوسروں سے بڑھ کر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں تاکہ دوسروں کے لئے نمونہ بن سکیں۔ کچھ عرصہ پہلے میں نے اپنے خطبہ میں اپنی ایک پرانی خواب کے حوالے سے حالات کے بدلنے کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ہر سطح کے عہدیداران اور ہر تنظیم کے عہدیداران اور شوریٰ کے نمائندگان اس طرف بہت توجہ دیں۔ مجھے یہ کہنے کہ ضرورت نہیں ہے کہ اس میں بھرپور توجہ دی جا رہی ہے کہ نہیں یہ تو ہر	**نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ:** 1: ازطرف لجنہ اماء اللہ ضلع میرپور خاص بذریعہ لجنہ اماء اللہ پاکستان: بیرونی معاشرے میں جن منفی رجحانات کا اضافہ ہو رہا ہے ان میں سے ایک نشہ آور اشیاء کا استعمال بھی ہے۔ احمدی نوجوانوں کو اس سے محفوظ رکھنے کے لئے بروقت احتیاطی تدابیر تجویز کی جائیں۔ 2: ازطرف جماعت احمدیہ رحیم یارخان: لین دین اور مالی معاملات میں بعض جگہوں پر کمزوری اور عدم توجہ کی صورت ابھر رہی ہے۔ اس بارہ میں دینی احکامات کی پابندی کرتے ہوئے خاص طور پر قولِ سدید، ایفائے عہد اور امانت اور دیانت میں بہترین نمونہ قائم رکھنا ضروری ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ احبابِ جماعت کو معاملات میں قرآنی احکامات پر کماحقہ کاربند کرنے کے لیے ایک تربیتی لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ **بجٹ سال 2012-2013ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 9: نئی نسل میں جماعتِ احمدیہ کے عقائد، تعلیمات جاننے اور دیگر تربیتی امور سرانجام دینے میں کسی حد تک کمی کا رجحان پایا جا رہا ہے، نئی نسل میں ان کمیوں کو پورا کرنے اور انہیں جماعت کا فعال اور مفید وجود بنانے کے لیے شوریٰ ٹھوس لائحہ عمل تجویز کرے۔ 10: احبابِ جماعت کے گھر دور ہونے کے باعث بیت الذکر تک رسائی ممکن نہیں رہتی، لہٰذا بعض جگہوں پر احباب جماعت نے اپنے بچوں کی تعلیم القرآن کے لیے غیر از جماعت قاری وغیرہ کا بندوبست کر لیا ہوتا ہے۔ اس طرح روحانی Nurishment کا احساس غیر از جماعت سے ہی وابستہ ہونے لگتا ہے۔ اس بارہ میں مناسب منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ 11: قرآنِ مجید میں کل الفاظ کی تعداد قریباً 85000 ہے جو نماز ہم پڑھتے ہیں اور آخری دس سورتوں کے الفاظ قرآن میں قریباً 40000 مرتبہ آئے ہیں۔ یعنی اگر نماز باترجمہ سیکھ لی جائے تو نہ صرف نماز کی سمجھ آجائے گی بلکہ آدھے قرآن کے مطالب بھی سیکھ لیے جائیں گے۔ شوریٰ ایسا منصوبہ بنائے کہ آئندہ سال میں جماعت میں شامل تنظیموں کے سو فیصد ممبران کو نماز باترجمہ اور آخری دس سورتوں کا ترجمہ سکھایا جائے۔ 12: ہر نوبیاہتا جوڑے کو شادی کے بندھن سے قبل ایک ریفریشر کورس سے جماعتی طور پر گزارنے کی ضرورت ہے جس کا اہتمام مرکزی سطح پر ہو۔ اس ریفریشر کورس میں شرعی حقوق وفرائض ایسے انداز میں سکھائے جائیں کہ انہیں ازبر ہوجائیں اگر مناسب ہو تو امتحان لے کر سند بھی جاری کی جائے۔ ایسے ریفریشر کورسوں کی ریکارڈنگ کرکے ایم ٹی اے کے علاوہ سی ڈیز بھی ہر جماعت میں فراہم کی جائیں۔ ان تعلیمات کو اس قدر عام کیا جائے کہ ہر خاص وعام کو آگاہی میسر آجائے۔ شادی سے قبل ہر جوڑے کے والدین کو مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد دورہ کرکے ان کے کردار کے مطابق ان کو شریعت کی تعلیم سے آگاہی دیں تاکہ وہ بھی نوبیاہتے جوڑے کو جوڑنے کا موجب بن سکیں۔ 13: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں وصیّت کا نظام کافی وسعت اختیار کر چکا ہے اور جماعت میں	☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ ☆ مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم شیخ مظفر احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب امیر ضلع پشاور نے انجام دیئے۔ ☆ صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر دوبارہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ عہدیدار کمزور افرادِ جماعت پر بے جا تنقید کرتے ہیں اور ان کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں اور بااثر افراد کی غلطیوں پر ان کا رویہ مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے تجویز ہے کہ نئی نسل کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ عہدیداران خدا اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق ہر ایک سے مساوی سلوک کیا کریں اور دوسروں کی ٹوہ میں لگے رہنے کی بجائے پردہ پوشی کرتے ہوئے اصلاح کی طرف توجہ دیں تو ان کا یہ فعل اگلی نسل کی تربیت کا باعث ہوگا۔ 2: خدا کے فضل سے جماعت کی طرف سے اور افرادِ جماعت کی طرف سے انفرادی طور پر بھی ضرورت مند افراد کی غیر معمولی مدد کی جاتی ہے۔ اگر اس سلسلے میں باقاعدہ پلاننگ کی جائے اور ضرورت مند افراد کی اس طرح مدد کی جائے کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں اور دوسروں پر انحصار نہ کریں۔ 3: گھریلو اور عائلی مسائل کی بہتری کے لیے گھر کے سربراہ مردوں کو اپنا فاضل وقت

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	کوئی اپنا اپنا جائزہ لے کر ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حالات تو بدلنے ہیں اور جماعت نے ترقی بھی کرنی ہے جو کہ ہو بھی رہی ہے اور جو عارضی روکیں ہیں وہ بھی انشاء اللہ دور ہونی ہیں لیکن ان عارضی روکوں کے جلد تر دور ہونے کے لئے ہمارا خالص ہو کر عبادتوں کی طرف توجہ دینا اور حقوق العباد کی طرف توجہ دینا انتہائی ضروری ہے۔ پس مجلسِ شوریٰ کے ممبران سے بھی میری درخواست ہے کہ اس طرف بہت توجہ کریں اور اپنی جماعتوں کو بھی اس طرف بہت زیادہ توجہ دلانے کی کوشش کریں تا کہ جلد تر ہم احمدیت کی فتح و نصرت کے نظارے پاکستان میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ ہر آن آپ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہمیشہ خوشی کی خبریں مجھے آپ کی طرف سے ملتی رہیں۔ آمین"	موصیان کی خاصی تعداد ہے۔ مرکز سے مربیانِ تربیت نومبائعین، مربیانِ اصلاح وارشاد اور وقفِ نو تشریف لاتے ہیں۔ موصیان کی تربیت کے لئے بھی مرکز کی طرف سے تربیت کا ایک پروگرام مربیان کے دورہ جات کے ساتھ ہو۔ جس میں مربیان کرام موصی حضرات سے ملاقات کریں تا کہ مالی قربانی اور وصیت کے دوسرے معاملات میں بھی ان کی تربیت ہو۔ 14: جماعتوں کے اندر جماعتی تاریخ کو محفوظ کرنے کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے جس وجہ سے نہ تو جماعتوں میں یہ تاریخ محفوظ کی جا رہی ہے اور نہ ہی مرکزی سطح پر شعبہ تاریخ احمدیت کو باقاعدہ ایسا کوئی مواد مہیا کیا جا رہا ہے جو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ کیا جاسکے۔ مناسب ہو گا کہ مجلسِ شوریٰ ایک ایسا ٹھوس لائحہ عمل تجویز کرے کہ جس کی روشنی میں جماعتیں اپنی تاریخ کو محفوظ کرنے کا منظّم اور مسلسل انتظام کریں اور اسی طرح مرکزی شعبہ کو بھی اس مواد کی نقول بھجواتی رہیں تا کہ "تاریخ احمدیت" ہر دور میں جماعتی حالات اور ترقیات کی بہترین عکاسی کر سکے۔ 15: مدرسۃ الحفظ کی محدود رہائش اور وسائل میں وسعت پیدا کی جائے، تا کہ انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والا کوئی بھی بچہ صرف رہائش اور گنجائش کی کمی کی وجہ سے محروم نہ رہے۔ 16: ملک کی گرتی ہوئی تعلیمی صورتحال کے تحت احمدی بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے جو بچے سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا جگہ جگہ کھلے ہوئے پرائیویٹ اسکولوں میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کی تعلیمی حالت بہت خراب ہے۔ خاص طور پر ان بچوں کی جن کے والدین غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ اس طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ تا کہ جماعت کے یہ بچے بہتر تعلیم حاصل کر کے مفید وجود بن سکیں۔ 17: مرکز ربوہ میں مختلف تعلیمی اداروں اور Health Departments مثلاً فضل عمر ہسپتال اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے Advertisement آتی ہے کہ متعلقہ شعبہ جات میں پروفیشنل ڈگری ہولڈر احباب یا Lower Staff کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں اور پھر جب حسبِ ضرورت متعلقہ اداروں میں بھرتی کیا جاتا ہے تو بیرون ربوہ سے تعلق رکھنے والے بچوں اور بچیوں کی رہائش کا مسئلہ قائم رہتا ہے ان حالات میں خواہ کسی نوجوان کی خواہش محض خدمت کا جذبہ ہی کیوں نہ ہو وہ اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے جماعتی سطح پر Male اور Female کے لئے الگ الگ رہائشی بلڈنگز کا تیار کرنا ضروری ہے تا کہ مرکز میں سائنس وریسرچ کے مزید جدید اداروں کا قیام ممکن ہو سکے۔ 18: احمدی بچوں کو قرآنِ مجید حفظ کروانے کے لیے پاکستان میں صرف دو مدارس ربوہ اور کراچی میں واقع ہیں۔ ان مدارس میں نشستوں کی تعداد محدود ہونے کے باعث نیز بعض دوستوں کی دیگر مجبوریوں کے باعث بہت سے بچے ان مدارس میں داخلہ لینے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس ضمن میں تجویز ہے کہ پاکستان کے تمام بڑے اضلاع جہاں احمدی کثیر تعداد میں ہیں مدرسۃ الحفظ قائم کیے جائیں۔ نیز حفظ قرآن میں دلچسپی بڑھانے کے لیے مرکز کی سطح پر مربوط پروگرام بنائے جائیں۔ 19: جماعت میں الحمدللہ واقفینِ نو کی ایک بڑی تعداد ہے جو کہ تمام کے تمام اچھے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی ابتدائی تربیت کی طرف والدین اور جماعت بھرپور توجہ دیتے ہیں اور اس کا نتیجہ بھی تسلی بخش ہے۔ لیکن جب یہ بچے نویں دسویں کلاس میں پہنچ جاتے ہیں اور اپنے مستقبل کے بارہ میں خود فیصلہ کرنا شروع کر دیتے ہیں تو آلودہ ماحول کی وجہ سے ان کی ترجیحات میں دینی تعلیمات اور دینی خدمات کم رہ جاتی ہیں۔ اکثریت ڈاکٹر، انجینئر، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ وغیرہ بننے کے چکروں میں پڑ جاتے ہیں۔ اگرچہ جماعت کو ان لوگوں کی بھی اشد ضرورت ہے۔ لیکن اگر یہ لوگ ہمارے پاس کم ہوں یا نہ ہوں تو غیر از جماعت پروفیشنلز کو پیسے دے کر Hire کیا جاسکتا ہے جبکہ مربیان کو Hire کرنا ہمارے لیے ناممکن ہے۔ جماعت میں تربیت کا ذمہ مربیان کے سپرد ہے اور جامعہ ایک ایسا ادارہ ہے جو جماعت کو مربیان تیار کر کے دے رہا ہے۔ الحمدللہ یہ ادارہ اپنی موجودہ دنیاوی سہولتوں کی نسبت بہت اچھے نتائج دے رہا ہے۔ جامعہ کا معیار بہتر بنانے کے لیے یہ تجویز ہے کہ جامعہ احمدیہ میں میٹرک کی بجائے طلباء کو چھٹی یا ساتویں جماعت میں داخل کیا جائے یا پھر جامعہ کے ساتھ ایک اعلیٰ درجے کا مدرسہ اس مقصد کے لیے بنایا جائے جس میں ہونہار طلبہ بشمول واقفین نو اور غیر واقفینِ نو کو داخل کر کے جامعہ کے لیے تیار کیا جائے۔ کیونکہ نو تا بارہ سال کی عمر میں ان کو بہت اچھے طریقے سے دینی اور جماعتی روح میں ڈھالا جاسکتا ہے اور یوں اس کے ذریعے جماعتی تربیت اور مربیان کا سلسلہ مزید بہتر ہونے کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔ 20: وقفِ جدید کے چندہ جات میں خاطر خواہ اضافہ کے لیے تجویز ہے کہ تحریکِ جدید کے نہج پر ضلعی اور مقامی جماعتوں کے مابین مقابلے کے طریق کار کو اپنایا جائے۔	اپنے گھروں میں بیوی بچوں کے ساتھ صرف کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے نیز معاشرہ کی اخلاقی خرابیوں کے سدِّباب کے لئے قابل عمل تجاویز سوچی جائیں۔ 4: موجودہ حالات میں بہت سے معاشرتی مسائل کا سامنا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مردوں کو قوّام بنایا ہے اس لحاظ سے اگر گھر کے سربراہ مرد اپنے اپنے گھروں کی ذمہ داریوں کی طرف پوری توجہ دیں تو بہت سے مسائل ختم ہو سکتے ہیں۔ اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ 5: دیکھا جا رہا ہے کہ باپردہ رہنے والی بچی شادی کے بعد خاوند کے کہنے پر پردہ یا تو اتار دیتی ہے یا پھر پردہ اتنا ڈھیلا ہو جاتا ہے کہ وہ بے پردگی میں ہی آتا ہے۔ اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کیے جانے کی درخواست ہے۔ 6: شادی بیاہ کے موقعہ پر کھانے کے دوران بیرے زنانہ ہال میں آتے ہیں اور بے پردگی ہوتی ہے۔ اس بارہ میں لجنہ سے استفسار کرنے پر یہ کہا جاتا ہے کہ مرد حضرات ہوٹل کے ساتھ سارے معاملات طے کرتے ہیں لہٰذا وہ ذمہ دار ہیں، ہم عورتیں اس معاملہ میں کہہ تو سکتی ہیں کچھ کر نہیں سکتیں ہمارے زیادہ کہنے پہ گھروں میں بدمزگی اور بے سکونی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ اس کے سدباب کے لئے مرد حضرات کو پابند کیا جائے کہ وہ بے پردگی کو روکنے کے سلسلے میں مناسب اقدام کریں۔ 7: آجکل معاشرہ میں ہر طرح کی برائی اور دینی کاموں سے غفلت نظر آتی ہے۔ لہٰذا اس کے سدباب کے لئے احباب جماعت میں ہستی باری تعالیٰ پر یقین محکم کے لئے درس وتدریس اور معلومات بڑھانے کا انتظام کیا جائے۔ اس سے برائی میں کمی اور دینی اعمال میں بہتری اور بیداری پیدا ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کے مقام خاتم النبین کی بابت اور آپ ﷺ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ کے مقام کے بارہ میں بھی احباب جماعت کو معلومات فراہم کی جائیں تا کہ اس پروپیگنڈا کا رد کیا جاسکے کہ نعوذباللہ احمدی آنحضرت ﷺ کو خاتم النبین تسلیم نہیں کرتے۔ 8: کیبل کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر ڈش انٹینا کی ضرورت صرف MTA کے ساتھ مخصوص ہو چکی ہے۔ ڈشوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے فنی خرابی کی صورت میں لاپرواہی یا مجبوری حائل ہو جاتی ہے۔ ہر دو امور یعنی ڈشوں کی Installation اور Maintenance کے لیے مناسب منصوبہ بندی کی ضرورت ہے تا کہ سو فیصد احباب حضورِ انور کے خطبہ سے براہِ راست مستفیض ہو سکیں۔ MTA کی ترقی ومقبولیت کے لیے دیگر تجاویز بھی زیر غور لائی جائیں۔

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
تواریخ: 22تا24مارچ 2013ء **مقام:** ہال دفتر لجنہ اماءاللہ پاکستان 642نمائندگان شامل ہوئے	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کو تحریر فرمودہ پیغام میں فرمایا:۔ "ہمیشہ یاد رکھیں کہ تقویٰ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کوئی کام تبھی ہو سکتا ہے جب آپ کی عام زندگیوں میں بھی ہر معاملہ میں آپ کا قول و فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع ہو۔ پس اس لحاظ سے بھی اپنے جائزے لیں کہ جب ہم مشورہ دے رہے ہیں تو اب تک اگر ہماری زندگیوں میں ان مشوروں سے تطابق نہ رکھنے والے قول و فعل ہیں تو آج سے ہم سب سے پہلے اپنے آپ کو ان کا تابع کریں گے۔ اگر یہ روح ہمارے عہدیداران اور ممبران شوریٰ میں پیدا ہو گئی تو ہم پچاس فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنے منصوبوں کی تکمیل کرنے والے بن جائیں گے۔ اگر آپ جائزہ لیں تو جو منصوبہ بندی آپ کرتے ہیں۔ جو مشورہ آپ خلیفۂ وقت کو دیتے ہیں اور جن کی خلیفۂ وقت سے منظوری کے بعد اس کی تعمیل اور اس کے مطابق عمل کا عہد کرتے ہیں۔ حقیقت میں اس کا بیس فیصد بھی کام نہیں ہوتا۔ متعلقہ نظارتیں یا صدر انجمن احمدیہ بعض تجاویز کو شوریٰ میں پیش کرنے سے اس لئے ردّ کر دیتے ہیں کہ حسب قواعد ان کو تین سال کا عرصہ نہیں ہوا۔ بہت سی تجاویز ہیں جو تین سال بعد دوبارہ پیش کر دی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ باوجود عمل کرنے کے عہد کے عہدیداران نے اس پر عملدرآمد کروانے کے لئے وہ کوشش نہیں کی جو کرنی چاہیے۔ نتیجۃً پھر صفر سے کام شروع ہوتا ہے۔ خاص طور پر تربیتی امور میں خاطر خواہ کوشش نہ جماعتوں کی طرف سے ہوتی ہے، نہ متعلقہ نظارتیں صحیح طور پر پیچھا کرتی ہیں، نہ مربیان اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں۔ پس اپنے جائزہ لیں۔ صرف دعوے نہ ہوں کہ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ بلکہ عملی کوشش کے لئے مصمم ارادہ اور عہد کریں اور پھر اپنی کوششوں کی انتہا کریں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ ....مجھے یہ خبر بھی ملی ہے کہ بڑے شہروں میں ایک طبقہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے بارہ میں بھی واضح علم کا فقدان ہے۔ اگر یہی واضح نہیں تو خلافت سے تعلق بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لیے جہاں جہاں یہ کمزوری ہے وہاں ہر ادارے کو اس کا جائزہ لے کر تمام شکوک دور کرنے چاہئیں۔"	**نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ : 1:از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** M.T.A پر حضور انور کے تمام پروگرام ہر فردِ جماعت کو سنانے کے لئے خصوصی مہم چلائی جائے کیونکہ خلافت سے وابستگی ہی ہماری اخلاقی اور روحانی تربیت کی ضمانت ہے۔ **نظارتِ تعلیم: 1:از طرف لجنہ اماء اللہ حیات آباد ضلع پشاور بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان:** دیکھنے میں آیا ہے کہ آج کل نئی نسل کی اردو زبان لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت روز بروز کمزور ہوتی جا رہی ہے جبکہ ہماری جماعت کے لیے اردو زبان پر مکمل عبور ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کا تقریباً تمام تر کلام اردو زبان میں ہے۔ اگر پاکستان میں پلنے والے بچوں ہی کی اردو کمزور ہو تو دنیا بھر میں دین حق کا پیغام ہم کس طرح پہنچا سکیں گے۔ **بجٹ سال 2013-2014ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 5: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 4/جولائی 1991ء کے خطبہ جمعہ میں اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو حضورؒ کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے مجلسِ مشاورت سال 2000ء میں ایک تجویز پیش ہوئی تھی اور اس پر مجلسِ شوریٰ کی سفارشات کو حضورؒ نے منظور فرمایا تھا مگر آج سترہ سال گزرنے کے بعد بھی ہم اس حدف سے دور ہیں تجویز ہے کہ ہر گھر کی کیفیت کے پیش نظر حضورؒ کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے لائحہ عمل بنایا جائے۔ 6: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وقفِ عارضی کی اسکیم کا اجراء فرمایا تھا اور جماعت سے ہر سال 5 ہزار واقفین کا مطالبہ کیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی یہ ہدف حاصل کرنے کے لیے ارشاد فرما چکے ہیں۔ موجودہ حالات میں انفرادی رابطوں اور دینی تعلیم وتربیت کے نقطہ نظر سے اس تحریک کی طرف جماعت کو زیادہ توجہ دے کر ایک مہم کی صورت میں اسے جاری کیا جائے۔ 7: رسولِ کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ فلم اور خاکوں وغیرہ کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطباتِ جمعہ میں جماعت کی جو رہنمائی فرمائی ہے اس پر عمل درآمد کے لئے ٹھوس لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ سیرۃ النبی ﷺ اور عشقِ رسول ﷺ کے مضمون علمی و عملی ہر دو لحاظ سے کماحقہ اجاگر کیے جا سکیں۔ 8:(الف) جھوٹ کا رجحان بڑھ رہا ہے اور خاص طور پر بیرونِ ملک جانے کے لیے ہر قسم کی غلط بیانی کی جاتی ہے اور جھوٹے کیس تیار کروائے جاتے ہیں۔ اس کے سدِباب کی ضرورت ہے۔ (ب) آج کل اکثر معاملات میں سچائی اور قولِ سدید کی شدید کمی محسوس کی جا رہی ہے اور رشتہ ناطہ کرتے وقت بھی سچائی کا فقدان نظر آتا ہے۔ خاص طور پر لڑکے کی تعلیم، عمر اور روزگار کے سلسلے میں بھی غلط بیانی کی جاتی ہے۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لیے تجاویز سوچی جائیں۔ 9: حضورِ انور ایدہ اللہ کے خطباتِ جمعہ لائیو سننے کی پابندی کروائی جائے اور ہر تنظیم یہ انتظام کرے کہ جماعت کا کوئی فرد خطبہ سننے سے محروم نہ رہے۔ کیونکہ یہ بات خدا کے خلیفہ کی شان کے خلاف ہے کہ خلیفۂ وقت ہم سے براہِ راست مخاطب ہوں اور ہم اپنے دنیاوی کاموں میں مصروف رہیں اور ان کی آواز نہ سنیں۔ 10: (الف) یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بعض دفعہ گھر کے مردوں کی طرف سے بھی پردے میں خصوصی توجہ نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے خواتین اس کا غلط فائدہ اٹھاتی ہیں۔ مردوں کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ (ب) شادی بیاہ کے موقع پر بھی بعض جگہوں پر بے پردگی دیکھنے میں آتی ہے عہدیداران یا ذمہ دار افراد کے محفل سے چلے جانے کے بعد ایسے پروگرام ہوتے ہیں جس میں بے پردگی ہوتی ہے۔ اس رجحان کو ختم کرنے کے لیے تجاویز سوچی جائیں۔ 11: آج کل مادی دنیا میں روحانیت کا وہ اعلیٰ معیار جس کو قائم کرنے کے لیے حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے، گر گیا۔ ہماری نسلوں کو خدا سے جوڑنے اور روحانیت کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے کے لیے ایک لائحہ عمل بنایا جائے تاکہ تمام تربیتی مسائل جو آج کل در پیش ہیں خود بخود حل ہو جائیں۔ 12: ہمارے ارد گرد معاشرے میں ناجائز ذرائع آمد کو فروغ مل رہا ہے۔ ناجائز دولت معاشرے کی تنزلی اور فساد نسل کا موجب ہے، لہٰذا احمدیوں کو مہم کے طور پر اس سے بچنے اور اس کا تدارک کرنے کی ضرورت ہے۔ 13: جماعتِ احمدیہ کو "بنیانِ مرصوص" بنانے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا کلیدی کردار ہے۔ ایک فرد کا خطبے سے محروم رہنا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ خطبہ نہ سننے والوں کو شمار کر کے ان تک نظام کو بھرپور رسائی کرنی چاہیے۔ 14: حضرت مصلح موعودؓ نے "تحریک جدید" کی بنیاد تین ستونوں پر رکھی تھی، اوّل وقف زندگی، دوئم مالی قربانی اور سوئم سادہ طرز زندگی۔ سادہ طرز زندگی کا اسلوب ہمارے روزمرہ کے معمولات میں کم ہوتا چلا جا رہا ہے، جس سے معاشرتی اور معاشی ہیجان کی سی صورت پیدا ہو رہی ہے، ضرورت ہے کہ جماعتی سطح پر سادہ طرز زندگی کے احیاء کے لیے لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ 15: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18/جنوری 2013ء کے خطبہ جمعہ میں واقفین نو کی تربیت اور والدین کرام کی رہنمائی کے لیے گراں قدر نصائح فرمائی ہیں۔ تجویز ہے کہ ان نصائح کو گھر گھر پہنچانے اور ان پر کماحقہ عمل درآمد کے لیے مؤثر طریق کار وضع فرمایا جائے۔	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم شیخ مظفر احمد صاحب، محترم ملک طاہر احمد صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب اور محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب نے انجام دیے۔ ☆صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا کچھ حصہ دوبارہ پڑھ کر سنایا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: اس ظلم اور بربریت کے زمانہ میں ہماری تمام تر ڈھال اللہ تعالیٰ ہی ہے ہماری نئی نسل کی اکثریت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے محروم ہے۔ اسی طرح ملکی حالات کے پیشِ نظر تربیتی سرگرمیاں بھی متاثر ہو چکی ہیں جس کے بد اثرات نئی نسل پر بڑے واضح ہو کر نظر آنا شروع ہو گئے ہیں۔ ان حالات کی تبدیلی ایک خاص تعلق باللہ سے مشروط ہے۔ کیوں نہ اوپر سے لے کر نیچے تک ہم سب پوری دیانت اور تقویٰ سے اپنا محاسبہ کریں اور پھر ایک نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست وبازو بننے کا پروگرام جماعت کو دیں اور اس پر ایک موثر نگرانی کا بھی لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ 2: خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری جماعت کی ایک بہت بڑی اکثریت "قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًا" پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے، لیکن معاشرے کے بد اثرات کے زیرِ اثر ہماری جماعت کا ایک طبقہ سچ بولنے کو اس طرح اہمیت نہیں دیتا جس طرح اہمیت دی جانی چاہیے۔ ہمیں ایک ایسا لائحہ عمل ترتیب دینا چاہیے کہ "قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًا" کی تعلیم پر پوری طرح عمل ہو اور ہماری جماعت کا ہر فرد سچ بولنے کی اہمیت کو سمجھنے لگ جائے اور جھوٹ سے نفرت کرے۔ 3: مادیت کے اس دور میں تقسیم وراثت کے خاندانی جھگڑوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اس کی روک تھام کے لئے مجلسِ شوریٰ کوئی لائحہ عمل تجویز کرے کہ کسی شخص کے وفات پانے کے بعد اس کی جائیداد ورثاء میں تقسیم کر دی جائے تا دیر بعد تقسیم جائیداد کی قباحتوں اور جھگڑوں سے بچا جا سکے۔ 4: عائلی جھگڑوں کی شکایات بہت زیادہ ہو گئی ہیں میاں بیوی کا معمولی معمولی باتوں پر جھگڑا ہو جاتا ہے جس کے باعث نوبت طلاق، خلع تک جا پہنچتی ہے لہٰذا مجلسِ شوریٰ کوئی لائحہ عمل تجویز کرے جس میں شادی سے قبل کونسلنگ کر کے لڑکی اور لڑکے کو مثالی عائلی زندگی گزارنے کے ڈھنگ سکھائے جائیں تاکہ طلاق اور خلع کے رجحان کو کم کیا جا سکے۔

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td colspan="4">☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 جون 2013ء کو جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی مجلسِ شوریٰ سے اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا لنک ذیل میں درج ہے۔
https://www.youtube.com/watch?v=ceO7QCOpC6g https://www.alislam.org/alfazl/london/20131025.pdf</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
21 تا 22 مارچ 2014ء
مقام:
ہال دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان
654 نمائندگان شامل ہوئے</td><td>☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کو تحریر فرمودہ پیغام میں فرمایا:۔
"یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو جماعتوں نے آپ پر ڈالی ہے۔ افراد جماعت نے آپ پر اعتماد کرتے ہوئے ایک ایسے اہم ادارے کے لیے آپ کو منتخب کر کے بھیجا ہے جو نظام جماعت میں نظام خلافت کے بعد ایک بہت اہم ادارہ ہے۔ اس لئے ہر نمائندہ کو اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ خلیفۂ وقت تک جب آپ کی آرا تمام غوروخوض کے بعد پہنچتی ہیں تو وہ عموماً من وعن انہیں اس لیے قبول کرلیتا ہے کہ شوریٰ نے جو سفارشات کی ہیں وہ اس سوچ اور عہد کے ساتھ ہیں کہ ممبران شوریٰ اور عہدیداران ان پر عمل کرنے اور کروانے کی کوشش کریں گے۔ میری بھی آپ سے ہمیشہ یہی توقع رہی ہے اور اسی لئے میں آپ کی تجاویز منظور کرتے ہوئے عموماً نوٹ بھی لکھتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ خداتعالیٰ اس کی آپ کو توفیق دے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض تجاویز جو تربیتی امور سے تعلق رکھتی ہیں بار بار جماعتوں کی طرف سے پیش ہونے کے لیے آتی ہیں یا متعلقہ نظارتوں کی طرف سے ان پر فکر کا اظہار کرتے ہوئے شوریٰ میں پیش کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ اس سال بھی ایک تجویز نظارتِ اصلاح وارشاد کی طرف سے ایک تربیتی امر کے بارہ میں اس درخواست کے ساتھ پیش کرنے کی سفارش کی گئی کہ گو گزشتہ سال بھی یہ تجویز پیش ہوئی تھی لیکن اس پر خاطر خواہ عمل نظر نہیں آیا اس لیے اس سال دوبارہ پیش کی جائے۔۔۔۔یاد رکھیں اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے واضح ارشادات کی روشنی میں خلافت سے تعلق کے نتیجہ میں ہی ایمانی اور عملی ترقی ہوگی۔ چاہے کوئی کتنا ہی بڑا عالم یا مدبر یا بظاہر کسی روحانی مقام پر پہنچا ہوا ہو، اگر خلیفۂ وقت سے تعلق کا وہ معیار نہیں جو ہونا چاہیے تو جماعتی ترقی یا کسی کی روحانی ترقی میں اس کے اس مقام کا رتی برابر اثر نہیں ہوگا۔"</td><td>نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ
1: ازطرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی طرف خود توجہ کرے اور اس مقصد کے لیے خداتعالیٰ سے اپنا ایک خاص تعلق پیدا کرے۔ عملی حالت کی اصلاح اور علمی ترقی کے لئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبات میں تفصیلی نصائح فرمائی ہیں اور ایک جامع لائحہ عمل جماعت کے سامنے پیش کیا ہے۔ مجلسِ شوریٰ تجویز کرے کہ کس طرح اس لائحہ عمل پر بھرپور طریق سے عمل درآمد کیا جائے۔
2: ازطرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: گزشتہ سال یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ "ایم ٹی اے پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام پروگرام ہر فردِ جماعت کو سنانے کے لیے خصوصی مہم چلائی جائے کیونکہ خلافت سے وابستگی ہی ہماری اخلاقی اور روحانی تربیت کی ضمانت ہے"۔
اس پر عملدرآمد کے نتیجہ میں بہتری تو ضرور آئی ہے لیکن وہ نتائج جو حاصل ہونے چاہییں، ان میں کمی ہے۔ خلافت سے وابستگی سے مراد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سننا، سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ اس کے بغیر ہم اپنی عملی حالت درست نہیں کرسکتے۔
اس لیے تجویز ہے کہ گزشتہ سال کی تجویز کو دوبارہ شوریٰ میں پیش کیا جائے تاکہ حضورِ انور ایدہ اللہ کے خطبات اور دیگر پروگرام سننے کی طرف بھرپور توجہ ہو اور ہر فردِ جماعت اس روحانی مائدہ سے فیض حاصل کرے۔
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ
"اس سال پھر پیش کریں گے۔ وقتی بحث یا معمولی شرمندگی کے بعد پھر وہی حال ہونا ہے تو کیا فائدہ؟ اگر کرنا ہے تو پھر جائزہ اور متعلقہ عہدیداران اور صدران واُمراء کی جواب طلبی کا بھی کوئی طریق وضع کریں"۔
بجٹ سال 2014-2015ء ہر سہ انجمن
بقیہ ردشدہ تجاویز
5: اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے اجلاس نہ ہونے کی وجہ سے کافی کمزوریاں سامنے آرہی ہیں اور نوجوان نسل کو بعض اوقات بنیادی عقائد کا علم نہیں ہوتا اس پر فوری توجہ دے کر اس کمزوری کو دور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اوائل عمری میں ہی نظامِ جماعت سے وابستگی، جماعتِ احمدیہ کے عقائد سے واقفیت، حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی اور ان کی صداقت جاننا وغیرہ سکھایا جائے نیز نماز باجماعت کا اہتمام کیا جائے۔ 6: (الف) بسا اوقات وراثت میں عورتوں کو ان کا شرعی حق دینے میں شہروں میں عموماً اور دیہاتوں میں خصوصاً لیت ولعل سے کام لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مسائل کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ (ب) نیز مورث کی وفات کے بعد ترکہ کی تقسیم جلد ہوجانی چاہیے اس میں غیر معمولی تاخیر سے پیچیدگیاں اور حق تلفیاں ہوتی ہیں۔ 7: دیکھنے میں آرہا ہے کہ نوجوان لڑکوں میں تعلیم القرآن وترجمۃ القرآن سکھانے پر توجہ بہت کم ہے۔ وہ بچے جو نئے نئے خدام الاحمدیہ میں شامل ہوتے ہیں ان کی اکثریت ترجمۃ القرآن نہیں جانتی اور نہ ہی ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ ہے۔ اس لیے تجویز ہے کہ بڑی عمر کے انصار اور ریٹائرڈ مرد حضرات تسلسل سے ترجمۃ القرآن سکھانے کی ذمہ داری لیں اور اس سلسلہ میں مساعی کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ 8: سیکرٹری رشتہ ناطہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ رشتے ناطے کے کوائف کس تاریخ اور سال میں بھجوائے گئے ہیں تاکہ رشتے کے انتظار کی صورت میں مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے یہ بات بھی قابل غور بنائی جائے کہ بیوہ اور طلاق وخلع یافتہ خصوصاً بچے والیوں سے رشتے کے لیے اہم مساعی درکار ہے چونکہ لوگ ایسے رشتوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔ 9: اس وقت ایک ارب سے زائد لوگ سوشل میڈیا فیس بک، ٹوئٹر (Twitter)، گوگل پلس وغیرہ استعمال کررہے ہیں اور یہ ابلاغ کا مؤثر ذریعہ بن چکا ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتی سطح پر نوجوان طبقہ کو فنی اور علمی ٹریننگ دی جائے تاکہ ایک مربوط نظام کے تحت جماعتی عقائد کے دفاع کے لیے اس سے استفادہ کیا جاسکے۔ 10: عرصہ دراز سے جو احباب بے روزگار ہیں ان کے روزگار کے انتظام کے لیے لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔</td><td>☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔
☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم شیخ مظفر احمد صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب اور محترم ملک طاہر احمد صاحب نے انجام دیے۔
ردشدہ تجاویز
1: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ خطابات میں عہدیداران جماعت کو خود عملی نمونہ پیش کرنے اور اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے سے متعلق ارشادات فرمائے ہیں۔ ان ارشادات پر عمل درآمد کے لیے مجلسِ شوریٰ ٹھوس لائحہ عمل تجویز کرے۔ 2: کمپیوٹر نے جہاں پوری دنیا کا طرز زندگی بدل کر رکھ دیا ہے وہیں ممبران جماعت بالخصوص نوجوانوں کی ترجیحات پر بھی اثر ڈالا ہے جس کی وجہ سے ان میں دینی فرائض اور روایات سے بے رغبتی پیدا ہورہی ہے، مجلسِ شوریٰ احبابِ جماعت کو ان کمزوریوں سے بچانے کے لیے ٹھوس اور طویل المیعاد پروگرام مرتب کرے۔ 3: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو عملی اصلاح کی طرف توجہ دلانے کے بارہ میں خطبات ارشاد فرمارہے ہیں اگرچہ ربوہ میں رہنے والوں میں بھی اخلاقی معیار پہلے جیسا نہیں رہا لیکن یہ محسوس کیا گیا ہے کہ دیہات اور قصبات سے ربوہ آنے والوں کی تربیت میں بہت کمی ہے۔ مجلسِ شوریٰ جماعت کی عملی اصلاح کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں پروگرام تجویز کرے۔ 4: نوجوان بچے اور بچیاں مذہب سے کم علمی کی وجہ سے مخالفین کے اعتراضات سے متاثر ہورہے ہیں اس لیے ان کی تربیت کے لیے ان سے فوری رابطوں کی ضرورت ہے۔ ذیلی تنظیموں کے ایسے افراد جو نرمی سے ان کے ہر قسم کے اعتراضات کے جواب دے سکیں ان کے ساتھ رابطوں کے پروگرام رکھے جائیں اسی طرح کالجز ویونیورسٹی کے طلباء وطالبات کو درپیش مسائل کے حل کے لئے دین کا علم سکھانے، حضرت مسیح موعودؑ کا مقام سمجھانے اور آپ کی کتب پڑھانے کے لئے ریفریشر کورسز کا اہتمام کیا جائے جہاں بہت ہی پیار، محبت اور حکمت عملی سے ان کو دینی علم اور اعتراضات کے جوابات دینے سکھائے جائیں۔</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
20 تا 22 مارچ 2015ء
مقام:
ہال دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان</td><td>☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کو تحریر فرمودہ پیغام میں فرمایا:۔
"گزشتہ کئی سالوں سے میں آپ کو کافی تفصیلی پیغام بھیج رہا ہوں جن کا خلاصہ یہی ہے کہ افرادِ جماعت پاکستان جہاں اپنی جانی اور مالی قربانیوں میں صف اوّل میں شامل ہیں وہاں بعض تربیتی امور میں کچھ کمزوریاں</td><td>نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ
1: ازطرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 13/ فروری 2015ء میں ارشاد فرمایا کہ "بچوں اور والدین میں فاصلے بڑھتے جارہے ہیں گھر برباد ہورہے ہیں۔ ماں باپ بچوں کا روحانی قتل بھی کررہے ہیں اور جسمانی قتل بھی کررہے ہیں۔" فرمایا "اس سے پہلے کہ یہ قومی برائی بنے اور وسیع طور پر پھیل جائے .... ہمیں قوم کی حیثیت سے ان باتوں سے بچنے کے لئے کوشش کو تیز تر کرنے کی</td><td>☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔
☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم ملک طاہر احمد صاحب، محترم نواب مودود</td></tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
647نمائندگان شامل ہوئے	نظر آتی ہیں۔پس اس طرف مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی مسلسل توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ شوریٰ کے ممبران کو، عہدیداروں کو اور افرادِ جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی اعتقادی حالتوں کے ساتھ عملی حالتوں کے بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت احمدیہ کو جب بھی کسی بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو انہوں نے عموماً فوری مثبت ردّ عمل ہی دکھایا ہے۔لیکن بعض طبقوں کی طرف سے کمزوریاں جب نمایاں ہو کر ابھریں تو زیادہ خطرناک نظر آتی ہیں۔اس لئے خاص طور پر عہدیداران اپنے آپ کو جماعت کے سامنے عملی نمونہ بنا کر پیش کرنے کی کوشش کریں۔اگر عہدیداران کے عملی نمونے قائم ہو جائیں تو جماعت کے ایک بہت بڑے طبقہ کی جو بنیادی کمزوریاں ہیں وہ خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔پس جہاں آپ شوریٰ میں اَور فیصلے کر رہے ہوں وہاں شوریٰ کے ممبران بھی اور عہدیداران بھی یہ ذمہ داری ادا کرنے کا عہد کریں کہ وہ اپنے آپ کو بھی اور افراد جماعت کو بھی زیادہ سے زیادہ MTA کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کریں گے ....اللہ کرے کہ افرادِ جماعت اپنی علمی اور تربیتی حالتوں کے بدلنے کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں اور اس کے لیے آپ سب خاص طور پر دعاؤں پر بھی بہت زور دیں کہ ہماری ترقیات کا دارومدار ہماری دعاؤں پر ہے اور ہماری فتوحات اور دشمن کی نامرادی ہماری دعاؤں سے ہی ہونی ہے۔اس لئے اس طرف خاص توجہ دیں اور پھر میں یہی کہوں گا کہ عہدیداران اس سلسلہ میں سب سے پہلے اپنی مثالیں اور نمونے قائم کریں۔اللہ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور جلد از جلد پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو حالات ہیں وہ ہمارے حق میں بدل دے اور قوم کو عقل دے کہ وہ زمانے کے امام کو ماننے والے بن کر اپنے ملک و قوم کو بچانے والے اور ترقی کی طرف لے جانے والے بن سکیں۔ آمین اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو،اپنی حفظ وامان میں رکھے اور آپ کی طرف سے خوشیوں کی خبریں ہی ملتی رہیں۔"	ضرورت ہے پس جماعت احمدیہ کے نظام کے تمام حصے اس بات پر غور کرنے کے لئے سر جوڑیں، منصوبہ بندی کریں۔اس کا ابھی سے خاتمہ کرنے کی کوشش کریں۔" نیز شادی بیاہ و نجی تقریبات میں بدرسوم اور بے پردگی کا عنصر تیزی سے بڑھ رہا ہے اس کے سدباب کے لیے تجاویز سوچی جائیں۔**2: ازطرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 13/ فروری 2015ء میں ارشاد فرمایا کہ "نماز باجماعت کی طرف عموماً توجہ نہیں ہے یا یہ بھی ہے کہ نمازیں جمع کرنے کی طرف بلاوجہ زیادہ توجہ ہو گئی ہے۔باوجود توجہ دلانے کے بار بار کی تلقین کے باجماعت نماز کے لیے ایک بڑی تعداد کو ذوق وشوق نہیں ہے گویا یہ ایک قومی بیماری بن رہی ہے اس لیے اس کے شدت سے علاج کی بہت زیادہ ضرورت ہے.........مِن حَیثُ القَوم (بیوت الذکر) میں جا کر نماز نہ پڑھنے یا نمازیں جمع کرنے کا نقص مزید بڑھنے کا خطرہ اور امکان اس وقت بڑھ جاتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بچوں کے ذہنوں میں اس کی اہمیت کم ہوتی جا رہی ہے.......پس اس بارے میں ہر جگہ غور اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے نہیں تو اگلی نسل میں یہ قومی بدی بن جائے گی۔اپنے ماحول پر نظر ڈال کر جیسا کہ میں نے کہا ہمیں وسیع تر منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے"۔**3: ازطرف لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان:** آجکل کثرت سے رشتے ٹوٹ رہے ہیں اور خانگی مسائل بڑھ رہے ہیں، جو حقائق سامنے آ رہے ہیں ان میں لڑکا لڑکی اور دونوں کے والدین کی بھی تربیت کی کمی سامنے آتی ہے اور اس وجہ سے معاشرے میں کئی قسم کے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ مجلسِ شوریٰ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے تربیتی لائحہ عمل تجویز کرے۔**4: ازطرف لجنہ اماء اللہ بیت التوحید لاہور بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان:** بہت سے تربیتی امور مثلاً جماعتی پروگراموں کی اہمیت، جماعتی خدمت اور پردہ وغیرہ ان کے بارہ میں جہاں لجنہ کو آگاہی دینے کی ضرورت ہے وہاں مرد حضرات کو بھی بتانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بہت سارے مرد کم علمی اور ناسمجھی کی بنا پر اس راہ میں رکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔ نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ کی رپورٹ یہ تھی کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وخطابات کو غور سے سن لیا جائے اور ان پر عمل کر لیا جائے تو یہ مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ ان تمام امور پر خطبات موجود ہیں۔ حضور انور نے فرمایا "خطبات کی طرف توجہ دلانے کی بھی ضرورت ہے اس لئے شوریٰ میں پیش کریں۔" **نظارتِ تعلیم القرآن ووقف عارضی** **1: ازطرف نظارتِ تعلیم القرآن ووقف عارضی:** سال 2004ء کی مجلسِ شوریٰ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبرانِ شوریٰ کو یہ پیغام دیتے ہوئے فرمایا "میری ممبرانِ شوریٰ سے یہ درخواست ہے کہ یہ ارادہ کر کے جائیں کہ اس سال ہم نے ربوہ کے علاوہ باہر سے پانچ ہزار واقفین عارضی مہیا کرنے ہیں جو وفود کی شکل میں مختلف جماعتوں میں جائیں۔ان شاء اللہ ان وفود کی اپنی تربیت بھی ہو گی اور جماعت کی تربیت میں بھی مدد ملے گی، اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔ آمین" (الفضل 5/ اپریل 2004ء صفحہ 1) حضورِ انور کے اس تاکیدی ارشاد کے باوجود ممبرانِ شوریٰ ابھی تک کسی سال بھی پانچ ہزار واقفینِ عارضی کا یہ مقررہ ہدف پورا نہیں کر سکے بلکہ واقفینِ عارضی (باستثناء واقفاتِ عارضی) کبھی بھی اس ہدف تک نہیں پہنچے اور عملاً وقف کرنے والوں کی تعداد جو آمدہ رپورٹس سے ظاہر ہوتی ہے تو اور بھی زیادہ فکر انگیز ہے۔جماعتی تربیت کے لیے موجودہ حالات میں وقفِ عارضی کی اسکیم تربیت واصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔ حضورِ انور کی اس مبارک تحریک پر موثر عمل درآمد کیلئے مجلسِ شوریٰ مناسب اقدام کرے۔ **بجٹ سال 2015-2016ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **8:** حضرت مسیحِ موعودؑ فرماتے ہیں "جو شخص قرآن کریم کے سات سو احکامات میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے"۔ (کشتی نوح صفحہ نمبر 26) حضرت مسیح موعودؑ کی اس ہدایت کو لائحہ عمل صرف اسی وقت بنایا جا سکتا ہے جب ہم قرآن کو سمجھ، غور و فکر اور تدبر سے پڑھیں گے اور قرآن کو غور سے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے ترجمہ آنا لازمی ہے۔اس لئے ہر جماعت میں بیوت الذکر اور نماز سینٹرز پر ترجمۃ القرآن کلاسز کا اجراء ہونا چاہیے اور اس سال ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ افرادِ جماعت کو ترجمۃ القرآن سکھانے کا بندوبست کریں۔**9:** اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے "وَاَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ" (سورۃ النور: 33) "یعنی تم میں جو بیوہ خواتین ہیں ان کی شادیاں کراؤ" قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیواؤں کی شادیاں کروانے کا حکم دیا ہے لیکن ہمارے معاشرے میں بدقسمتی سے اگر کوئی خاتون بیوہ ہو جائے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس کو ایک قدم پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اس قرآنی حکم کو عام کیا جائے اور اس پر عمل کروانے کی کوشش کی جائے۔لہٰذا مرکزی سطح پر کوئی ایسا لائحہ عمل مرتب کیا جائے کہ بیواؤں کی شادیاں کروانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی کی جائے جو بیواؤں کی شادی میں روک بنتے ہیں۔	احمد خان صاحب، محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع اسلام آباد اور محترم شیخ مظفر احمد صاحب نے انجام دیے۔ ☆ صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر مختصر خطاب فرمایا۔ **ردشدہ تجاویز** **1:** مربیانِ کرام (واقفین زندگی) کے الاؤنسز آدھا تولہ سونا یا کم از کم 3/1 تولہ سونا کی قیمت کے برابر کیے جائیں۔**2:** حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو سال قبل تحریک فرمائی تھی کہ "اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر بیت الذکر میں ہمارا مربی اور ہمارا معلم ہونا چاہیے اب اس کے لیے بہر حال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی تبھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ 6/ جنوری 2006ء) حضورِ انور کے ارشاد کے بعد گزشتہ عرصہ میں واقفینِ نو کی میدانِ عمل میں آمد آمد سے جہاں مربیان کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔وہاں ان کی رہائش وغیرہ کے مسائل حل کرنے کے لیے جماعتوں اور مرکز میں از سرِ نو جامع منصوبہ بندی کی ضرورت بھی ناگزیر ہو چکی ہے۔ مجلسِ شوریٰ سے ٹھوس لائحہ عمل کے لیے استدعا ہے۔**3:** مسلسل رابطے نہ ہونے کی وجہ سے ناصرات اور اطفال میں دینی علم کی بے حد کمی ہے۔ دینی معیار کو بڑھانے کیلئے لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔**4:** آج کل خدام، انصار اور اطفال کی تجنید کو مدنظر رکھتے ہوئے بیوت الذکر میں نمازوں کی حاضری قابل فکر حد تک کم دیکھنے میں آتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی بارہا جماعت کو بیوت الذکر کو آباد کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مجلسِ شوریٰ نمازوں کی حاضری کو بڑھانے کے لیے کوئی ٹھوس اور موئثر لائحہ عمل تجویز کرے۔**5:** ملکی و جماعتی حالات کی وجہ سے اجتماعی پروگراموں کے انعقاد پر پابندی کے باعث دینی رجحان وتربیتی امور میں کمی محسوس کی جا رہی ہے۔اس کمزوری کے سدباب کے لئے مجلس شوریٰ موئثر لائحہ عمل تجویز کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثتِ مبارکہ کے اغراض ومقاصد کے حصول اور احباب جماعت کی علمی، روحانی، اخلاقی، تربیتی اور باہمی اخوت کے معیار کو بلند کرنے کے لیے مجلسِ شوریٰ ٹھوس لائحہ عمل تجویز کرے۔**6:** قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے لئے عربی زبان کی تعلیم کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اس کی طرف رغبت دلائی جائے۔ میٹرک کے امتحان کے بعد چھٹیوں میں استفادہ کیا جائے۔**7:** چھوٹے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ وباترجمہ پڑھانے کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں جس کی بناء پر بچوں میں کم عمری میں قرآن سیکھنے میں سستی آتی جا رہی ہے۔اس کے لئے معلمین کا انتظام کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کے تحت جماعتی پروگراموں میں بہت کمی ہے۔ جس کی بناء پر خدام کی عمر تک پہنچنے میں بہت سی کمزوریاں سامنے آ رہی ہیں۔ جہاں خدام کے معلوماتی اور صحت مندانہ پروگراموں کو ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔ وہاں اطفال الاحمدیہ کے تحت ایسے

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
			پروگرام مرتب کرنے کی ضرورت ہے جس سے انہیں دین اور جماعت کی بنیادی معلومات کا علم ہو۔
تواریخ: 25تا27مارچ 2016ء **مقام:** ہال دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان 651نمائندگان شامل ہوئے	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کو تحریر فرمودہ پیغام میں فرمایا:۔ "ہر سال آپ شوریٰ کے لئے جمع ہوتے ہیں۔شوریٰ کا ایجنڈا بھی تربیتی اور جماعتی ضروریات کے لحاظ سے کافی بھرپور ہوتا ہے۔آپ لوگوں کے مشورے بھی بڑے صائب ہوتے ہیں اور نمائندگانِ شوریٰ ایجنڈے پر اپنی رائے کے مطابق سفارشات بھی پیش کرتے ہیں جس کو میری منظوری کے بعد عملدرآمد کے لئے جماعتوں کو بھیجا جاتا ہے۔لیکن یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جس زور وشور سے آرادی جاتی ہیں اور جس طرح منصوبہ بندی کے لئے دماغ لڑایا جاتا ہے اس محنت سے اس ایجنڈے پر عملدرآمد نہیں ہوتا اور عموماً جماعتیں اس میں سستی دکھاتی ہیں بلکہ بعض دفعہ تو لگتا ہے کہ بعض جماعتوں کو یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ گزشتہ سال شوریٰ میں ہم نے یہ تجویزیں پیش کی تھیں اور ان پر خلیفۂ وقت کی منظوری کے بعد ہمیں عملدرآمد کے لئے بھی کہا گیا تھا کیونکہ بعض اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ گزشتہ سال کی تجاویز کو ہی دوبارہ پیش کیا جارہا ہوتا ہے۔اگر جماعتوں کو یہ علم ہو کہ یہ تجویز پیش ہوچکی ہے اور ہم نے اس پر عمل کرنا ہے تو جماعتوں کی طرف سے وہ دوبارہ پیش ہی نہ ہو۔بلکہ کسی فردِ جماعت کی لاعلمی کی وجہ سے اگر کوئی تجویز مقامی مجلسِ عاملہ میں پیش بھی کی گئی ہو تو مقامی عاملہ اس پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں یہ اظہار کرے کہ اس تجویز پر تو خلیفۃ المسیح کی منظوری سے عملدرآمد کے لیے لائحہ عمل آچکا ہے لیکن ہماری کوتاہی ہے کہ ہم نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا اور نہ ہی احبابِ جماعت کو اس کی اطلاع دی ہے۔اگر اس شرمندگی کا احساس پیدا ہوجائے تو مجھے امید ہے کہ جماعتیں خود ہی سارا سال اپنی عاملہ کی میٹنگز میں یہ جائزہ لیتی رہیں گی کہ شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہوئی تھیں اور جن پر بحث کے بعد خلیفۃ المسیح نے منظوری دی تھی ہم نے پوری توجہ سے ان پر عمل کرنا ہے۔اور کیا ہم اس پر عمل کررہے ہیں یا نہیں اور اگر کررہے ہیں تو اب تک کس حد تک عمل ہوچکا ہے۔ اس طرح سے اگر شوریٰ کے فیصلوں پر توجہ سے عمل ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی شخص کے ذہن میں دوبارہ وہی تجویز پیش کرنے کا خیال آئے یا کسی مقامی عاملہ یا عاملہ کے کسی ممبر کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ گویہ تجویز سال دوسال پہلے شوریٰ میں پیش ہوچکی ہے لیکن اس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے اب اسے دوبارہ پیش کیا جانا چاہیے۔کیونکہ اگر ہم پرانی تجویزوں کو ہی بار بار پیش کرتے رہیں گے تو کبھی ہماری ترقی کی رفتار وہ نہیں ہوسکتی جو ہم نے حاصل کرنی ہے۔"	**نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ** 1: **از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12/فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں "پانچ نمازیں ہر بالغ، عاقل، مسلمان پر فرض ہیں اور مردوں پر یہ مسجدوں میں باجماعت فرض ہیں اور اس کے لئے انتظام ہونا چاہیے۔یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم بالغ نہیں۔یا یہ کہہ دیں کہ بے عقل ہیں، تو ٹھیک ہے۔اور جب یہ دونوں چیزیں نہیں تو پھر باجماعت نماز کی ہر جگہ کوشش ہونی چاہیے"۔ پھر اسی خطبہ میں فرمایا "کم از کم اب ہمیں چاہیے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت انشاء اللہ تعالیٰ نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہوجائیں گی .... خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو اس طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔نوافل ادا کریں۔صدقات دیں۔روزے رکھیں۔ دعاؤں کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لائے بغیر ہمارے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے"۔(خطبہ جمعہ 12/فروری 2016ء) حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہم سب پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کریں۔نیز ہم سب کو امسال چالیس روزے رکھنے چاہییں۔ہم دعائیں بھی کریں، نفل بھی ادا کریں اور صدقات بھی دیں۔ مجلسِ شوریٰ اس ارشاد پر عملدرآمد کا طریق کار وضع کرے کہ کس طرح ہم سب اس ارشاد پر لبیک کرنے والے بنیں اور کوئی فردِ جماعت اس سے محروم نہ رہے۔2: **از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ:** موجودہ دور میں جدید ایجادات کے مفید استعمال کے بارہ میں آگاہی کی ضرورت ہے۔سوشل میڈیا ہر گزرتے دن کے ساتھ ہماری زندگی میں اہمیت اختیار کرتا جارہا ہے جہاں معلومات اور رابطہ کے لئے کروڑوں افراد آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔جدید ایجادات اور خصوصاً سوشل میڈیا کے مفید اور مثبت استعمال کے بارہ میں مجلسِ شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ تاکہ اس کے منفی اثرات جیسے بے پردگی، افواہ سازی، وقت کا ضیاع، گپ بازی، جھوٹ اور دھوکہ دہی وغیرہ کے بداثرات سے احمدی معاشرہ محفوظ رہے۔ **بجٹ سال 2016-2017ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 7: اطفال الاحمدیہ جو کہ ہماری جماعت کا مستقبل ہیں ان کی تربیت کی طرف توجہ میں کمی نظر آرہی ہے خدام کی تنظیم کو فعال بنانے کے لیے اطفال الاحمدیہ کی دینی تعلیم وتربیت کی ازحد ضرورت ہے۔اس سلسلہ میں مربوط لائحہ عمل مرتب کیا جانا چاہیے تاکہ مستقبل کی اس نسل کی اعلیٰ رنگ میں تعلیم وتربیت کا انتظام ہوسکے۔8: جماعت میں بعض تربیتی مسائل جن میں بدظنی، صبر وتحمل اور وسعت حوصلہ کی کمی نیز جھوٹ کی طرف بڑھتا ہوا رجحان تکلیف کا باعث بن رہے ہیں اس کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔9: طلباء وطالبات کی طرف سے جو خرابیاں سامنے آرہی ہیں ان کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے نیز یہ بات بھی دیکھنے میں آرہی ہے کہ کالج اور یونیورسٹی کے لڑکے لڑکیوں میں غیر از جماعت سے شادی کا رجحان بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے لیے اوراپنے خاندان کے لئے جماعت سے اخراج کا سبب بن رہے ہیں،اس رجحان کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے۔10: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ (تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے) تعلیم القرآن (ناظرہ وباترجمہ) کی اہمیت ظاہر وباہر ہے۔یہ جماعت کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے۔ تعلیم القرآن کے لیے بالمشافہ معلمین کے ذریعہ پڑھانے کا انتظام اگرچہ بہت مستحسن ہے تاہم موجودہ ملکی صورت حال کے پیشِ نظر دیگر ذرائع کے ساتھ ساتھ جدید ذرائع ووسائل کے استعمال کی ضرورت ہے۔لہٰذا تعلیم القرآن کو تمام احبابِ جماعت خاص طور پر نئی نسل تک پہنچانے کے لیے مجلسِ شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔11: احمدی نوجوانوں میں حصول تعلیم کا رجحان کم ہوتا نظر آرہا ہے۔اس طرف سنجیدگی سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔جماعتی سطح پر ہر جگہ اگر صدر جماعت اور سیکرٹری تعلیم اس بات کا جائزہ لیں کہ کوئی ایسا لڑکا تو نہیں جس نے تعلیم ادھوری چھوڑ دی ہو اور اگر چھوڑی ہے تو کیا وجہ ہے؟اس کے بارے میں کونسلنگ اور مدد کس طرح کی جاسکتی ہے؟ جس کے نتیجہ میں بہتری پیدا ہوسکے۔12: آج کے اس مادی دور میں تعلیم کی اہمیت کم ہوتی جارہی ہے۔ خصوصاً پاکستان کے احمدی نوجوان بیرون ملک جانے کے چکروں میں تعلیم کو پسِ پشت ڈالتے جارہے ہیں جبکہ موجودہ ملکی حالات میں تعلیم خصوصاً وکالت اور صحافت کے شعبوں کو خاص اہمیت حاصل ہے جن میں احمدی نوجوانوں کو آگے آنا چاہیے۔لہٰذا اس ضمن میں لائحہ عمل ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔13:	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ ☆2016ء سے تاحال سیکرٹری مجلسِ مشاورت کے فرائض محترم قمر احمد کوثر صاحب بطور پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح انجام دے رہے ہیں۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع اسلام آباد، محترم نواب مودود احمد خان صاحب، محترم ملک طاہر احمد صاحب اور محترم شیخ مظفر احمد صاحب نے انجام دیے۔ ☆صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر مختصر خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کے حوالہ سے نمائندگانِ شوریٰ کو نصائح فرمائیں۔ **ردشدہ تجاویز** 1: احبابِ جماعت اور عہدیداران کے تعلقات میں سختی کا عنصر نمایاں ہورہا ہے۔عہدیداران خواہ جماعتی ہوں، تنظیمی ہوں، ضلعی ہوں یا مرکزی، آپس میں اعتماد کی فضا ختم ہورہی ہے، ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے کہ افرادِ جماعت اور عہدیداران آپس میں پیار اور محبت کے ساتھ نظام کو چلا سکیں۔2: حضرت مصلح موعودؓ نے انتہائی نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق تحریک جدید کی بنیاد رکھی تھی اور بیرونِ ملک اسلام اوراحمدیت کی اشاعت کے لئے مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا تھا اور ساتھ ہی اس مقصد کے حصول کے لیے جماعت کے سامنے کئی ایک اور مطالبات رکھے تھے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت مثالی مالی قربانی پیش کررہی ہے جبکہ دیگر مطالبات پر عمل درآمد میں وہ جوش وخروش نہیں رہا۔ مجلسِ شوریٰ اس اہم ترین امر سے متعلق غور وخوض فرمائے۔3: نماز ایک بنیادی نیکی ہے۔احمدی اور نماز ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔اس کا چھوڑنا کسی بھی صورت یا کسی بھی وقت کسی ذی روح اور ذی ہوش احمدی کے لیے ممکن نہیں اور ہر نماز کے قائم کرنے کے لیے شیطانی وساوس کے ساتھ جہاد کسی ایک وقت نہیں یا کسی ایک مہینے یا سال نہیں بلکہ ہر نماز کے قیام کے لیے ہوتا ہے اور دورانِ نماز بھی ہمیں شیطان سے ضرور لڑنا پڑتا ہے۔اس لیے تجویز ہے کہ قیامِ صلوٰۃ کو شوریٰ میں مستقل طور پر ہر سال رکھا/پیش کیا جائے۔4: چند سال پیشتر شوریٰ میں نئی ایجادات خصوصاً کمپیوٹر کے غلط استعمال کے سدِّباب کے سلسلہ میں ایک تجویز پیش ہوئی تھی، جس کے بعد بہتری دیکھنے میں آئی لیکن اب موبائل فون، سمارٹ فون، تھری جی اور فور جی جیسی ٹیکنالوجی برے نتائج دکھا رہی ہے اور مذکورہ تجویز کی ہدایات ان ایجادات کے لئے ناکافی ہیں۔شوریٰ اس سلسلہ میں ان چیزوں کے بداثرات سے احباب بالخصوص نوجوانوں کو بچانے کے لئے کوئی

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پیغام میں ادائیگیٔ نماز کی جانب بھی توجہ دلائی نیز آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کہ جو بہتر کمانے والے ہیں انہیں یہ توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے چندے معیار کے مطابق ادا کیا کریں .... میں مرکزی انجمنوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی اپنے اخراجات کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول کرنے کی کوشش کریں۔“	حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپ کی بعثت کی غرض کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنا ہے۔ لیکن حفظ قرآن کا انتظام اتنا محدود ہے کہ ہر سال سینکڑوں لوگ اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا جماعتی انتظام کے تحت موجودہ ادارے کی توسیع کے بارہ میں اقدامات کیے جائیں۔ **14:** جماعت میں مانگنے کا رجحان بڑھ رہا ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی شرم محسوس نہیں کی جاتی۔ اس کے سدّباب کی ضرورت ہے۔ تمام جماعتی ادارے جو مستحقین کی مدد کرتے ہیں ان کا آپس میں رابطہ ہونا چاہیے اور یہ رابطہ بذریعہ کمپیوٹر ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اس طرح مدد منظم طریقے سے کی جاسکے گی اور صحیح لوگوں تک بھی پہنچ سکے گی۔	ٹھوس اور مناسب اقدامات تجویز کرے۔ **5:** مجلس شوریٰ ایسا لائحہ عمل بنائے کہ احبابِ جماعت کا مرکزِ احمدیت سے اکرام واحترام کا ایک تعلق قائم ہو اور آپس میں بھی پیار ومحبت کو فروغ حاصل ہو جائے۔ **6:** مرد کو گھر کا سربراہ اور بحیثیت گھر کا نگران ہونے کے تمام تربیتی امور کی نگرانی کرتے رہنا چاہیے اور اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ گھر کی عورتیں اور بچیاں قرآنی تعلیم کے مطابق باپردہ ہیں، شادی بیاہ کی بدرسوم میں حصہ تو نہیں لے رہیں؟ اکثر دیکھا گیا ہے کہ شادی کے موقع پر ہوٹل کے انتظامات ناقص ہونے کی وجہ سے بے پردگی ہوتی ہے اور یہ ایسے امور ہیں جن کو مرد ہی کنٹرول کرسکتے ہیں۔

☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 جون 2016ء کو جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی مجلسِ شوریٰ میں رونق افروز ہوئے اس پہلے دن اجلاس کی کارروائی کی صدارت فرمائی۔ اس کی مختصر رپورٹ ارسال کردہ محترم رانا مشہود احمد (سابق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یوکے) درج ذیل ہے:

<u>مختصر رپورٹ تشریف آوری حضرت امیر المومنین (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز) مورخہ 4/جون 2016ء بروز ہفتہ برموقع مجلس شوریٰ برطانیہ</u>

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس مشاورت برطانیہ کے پہلے اجلاس میں ازراہ شفقت تشریف لائے جس کی مختصر رپورٹ پیش ہے۔

مورخہ 4/جون 2016ء بروز ہفتہ صبح تقریباً 10 بجے حضور انور مسجد بیت الفتوح لندن کے طاہر ہال میں تشریف لائے اور شام 6 بجے تک ازراہ شفقت تقریباً 8 گھنٹے رونق افروز رہے۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم عمران احمد خالد صاحب (مربی سلسلہ) نے کی اور اس کا انگلش ترجمہ مکرم ابراہیم اخلف صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے ممبران مجلس شوریٰ سے 26 منٹ کا انگریزی خطاب فرمایا جس میں مجلس شوریٰ کے ممبران کو ہدایات فرمائیں جن کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

- ہر شوریٰ ممبر ایک سال کے لیے نمائندہ ہوتا ہے۔
- خلیفۃ المسیح اکثریت کا فیصلہ ماننے کا پابند نہیں۔
- ہر شوریٰ ممبر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ منظور شدہ ہدایات پر عمل ہو رہا ہے۔
- ہر شوریٰ ممبر تک حضور انور کے منظور شدہ فیصلہ جات پہنچانے چاہئیں۔
- اگر تعمیل نہیں ہو رہی تو ہر شوریٰ ممبر کا فرض ہے کہ وہ امیر صاحب کو بتائے۔ اگر دو تین ماہ تک عمل نہ ہو تو ہر شوریٰ ممبر کی ڈیوٹی ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کو بتائے۔
- نئے سیکرٹریان کو اپنی ذمہ داریاں پڑھنی چاہئیں۔
- ایک سیکرٹری کا کام دوسرے کو نہیں دینا چاہیے۔

خطاب کے بعد حضور انوار نے دعا کروائی اور اس کے بعد مجلس شوریٰ کی تجاویز برائے سال 2015ء سفارشات کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں سیکرٹریان نے پیش کیں، جن میں سیکرٹری تبلیغ ڈاکٹر سردار حمید صاحب، سیکرٹری تربیت مکرم نثار احمد اور چرڈ صاحب، سیکرٹری امور خارجہ مکرم فرید احمد صاحب اور سیکرٹری مال مکرم سلطان لون صاحب کی رپورٹس شامل تھیں۔

اس کے علاوہ مکرم طاہر سیلبی صاحب (مربی سلسلہ) نے درخواست کی کہ اگر ممکن ہو تو تجویز نمبر 16.03 اور تجویز نمبر 16.05 پر غور کے لیے تعلیم کی سب کمیٹی میں شامل کر دیا جائے جو کہ حضور انور نے اسے منظور فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ بلال ایٹکنسن صاحب کہاں ہیں؟ چونکہ وہ موجود نہیں تھے تو گھانا کے ایک دوست مکرم اووسو کوناڈو صاحب آف گلاسگو جماعت کو بلایا اور اپنے پاس بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور سب کمیٹیوں کے لیے نام کو نوٹ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اسٹیج پر چونکہ صرف ایک ہی کرسی رکھی گئی تھی لہٰذا اس خوش نصیب دوست کے لیے بھی ایک کرسی منگوائی گئی۔ حضور انور نے سب کمیٹیوں کی تشکیل فرمائی اور سب سے پہلے ریجنل امراء کو فرمایا کہ دو دو نام دیں۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب سے پوچھا کہ نیشنل عاملہ کے دو ممبران کے نام دیں اور مکرم مبلغ انچارج صاحب سے فرمایا کہ دو مبلغین کے نام لکھوائیں۔

پہلی کمیٹی تبلیغ کی بنائی گئی، پھر تربیت، تعلیم، اور فنانس شعبہ جات کی کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ہر کمیٹی میں تقریباً 30 ممبران تھے اور ہر کمیٹی میں حضور انور کے ارشاد کے مطابق لجنہ اماء اللہ کے نمائندگان کو بھی شامل کیا گیا۔ کمیٹیوں کے صدران کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خواتین کے لیے پردے کا انتظام کر کے کمیٹی میں بٹھائیں۔ اسی طرح ایک کمیٹی میں 2 لجنہ ممبرات کو شامل کر کے فرمایا کہ نمائندہ ایک ہی ہے دوسری اس کی مدد کے لیے ہوگی۔ مزید ہر کمیٹی کی تشکیل پر حضور انور نے صدر لجنہ صاحبہ کو فرمایا کہ نام لکھ کر بھجوائیں اور صدر صاحب وامیر صاحب سے مزید پوچھا کہ کمیٹیوں کی میٹنگز کہاں پر ہوں گی؟

سب کمیٹیوں کے صدران اور سیکرٹریان کے اسماء حسب ذیل ہیں:

تبلیغ کمیٹی:	صدر: ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب	سیکرٹری: ابراہیم اخلف صاحب
تربیت کمیٹی:	صدر: ڈاکٹر عزیز حفیظ صاحب	سیکرٹری: نثار اورچرڈ صاحب
تعلیم کمیٹی:	صدر: فضل احمد طاہر صاحب	سیکرٹری: نعمان راجہ صاحب
مال کمیٹی:	صدر: سید ہاشم اکبر صاحب	سیکرٹری: سلطان لون صاحب

سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد حضور انور نے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (مبلغ انچارج یوکے) کو بلایا اور نیشنل عاملہ یوکے کے انتخابات شروع کروائے جو 3 گھنٹے میں مکمل ہوئے۔ اس سارے عرصہ کے دوران کوئی وقفہ نہیں ہوا اور حضور انور نے اس دوران پانی تک نہیں پیا۔ چنانچہ انتخاب کے اختتام پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ کسی شوریٰ کا شاید سب سے لمبا اجلاس منعقد ہوا ہے اور فرمایا کہ ”چلیں چند دن بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے اور اس کی ٹریننگ بھی ہوگئی ہے۔“

حضور انور صبح تقریباً 10 بجے سے سہپر 4:35 بجے تک تقریباً ساڑھے 6 گھنٹے اجلاس میں تشریف فرما رہے۔

دوران انتخاب گنتی کے لیے مکرم عمران الدین احمدی صاحب کو انچارج مقرر کیا گیا تھا اور ان کے ساتھ جامعہ احمدیہ یوکے کے طلبہ بھی شامل تھے۔ حضور انور نے مکرم عمران الدین احمدی صاحب کو فرمایا کہ کورم کے بیلنس کا فکر نہ کریں بس رزلٹ لیتے آئیں۔ انتخاب کے آغاز میں ہی حضور انور نے فرمایا کہ جنرل سیکرٹری کو میں نے مقرر کیا تھا اس لیے اس کا الیکشن نہیں ہوگا، اور فرمایا کہ سوائے صدر خدام الاحمدیہ اور صدر انصار اللہ کے نیشنل عاملہ کے تمام ممبران اٹھ کر آگے آجائیں۔ یہ تمام احباب جب سامنے آکر کھڑے ہوگئے تو فرمایا کہ پہلی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے لوگ پیچھے چلے جائیں اور نیشنل عاملہ کے سارے ممبران پہلی لائن میں سامنے بیٹھ جائیں۔ مزید ارشاد فرمایا کہ اب نمائندگان کے علاوہ سب باہر چلے جائیں۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) بھی جب باہر چلے گئے تو حضور انور نے خاکسار کو نام لے کر بلایا اور فرمایا کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بلالائیں کہ وہ اندر آکر وہیں بیٹھ جائیں جہاں پہلے بیٹھے تھے۔ اس کے بعد امارت کے عہدے کے لیے نام طلب کیے گئے جس پر مندرجہ ذیل 5 نام پیش ہوئے: مکرم رفیق احمد حیات صاحب (2) ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب (3) مکرم ناصر خان صاحب (4) مکرم چودھری وسیم احمد صاحب (5) مکرم منصور احمد شاہ صاحب

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td colspan="4">تمام عہدوں کے لیے جن احباب کے نام پیش ہو رہے تھے انہیں ساتھ ساتھ پروجیکٹر پر دکھایا جارہا تھا۔ ان میں سے بعض کو اسٹیج پر بھی بلوایا گیا تا کہ لوگ دیکھ لیں کہ کس کا نام پیش ہوا ہے۔ مزید ایک دوست نے اجازت چاہی کہ وہ کسی کے حق میں کچھ کہنا چاہتا ہے تو فرمایا کہ ہاں صرف چند فقرے بول سکتے ہیں۔
انتخاب کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ اب نماز ظہر و عصر ہوں گی اور پھر کھانا ہو گا۔ اس کے بعد تقریباً 4:45 پر نمازیں ادا کی گئیں جس کے بعد ممبران شوریٰ کو حضور انور کی معیت میں کھانے کھانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس کے بعد حضور انور واپس تشریف لے گئے۔
حضورِ انور نے اس شوریٰ کے اختتامی اجلاس سے خطاب بھی فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا لنک درج ہے: https://www.youtube.com/watch?v=OhUFOANrmUU</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
24 تا 25 مارچ
2017ء
مقام:
ہال دفتر لجنہ اماء اللہ
پاکستان
648 نمائندگان
شامل ہوئے</td><td>☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کو تحریر فرمودہ پیغام میں فرمایا
’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نامساعد حالات کے باوجود اپنی شوریٰ کا انعقاد کر رہے ہیں اور یہ حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ خاص طور پر آپ سب نمائندگانِ شوریٰ اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں اور ان حالات میں جہاں آپ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور اسے بڑھانے والے ہوں وہاں خاص طور پر عہدیداران عدل وانصاف کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو بھی احسن طور پر بجالانے والے ہوں اور گزشتہ سال کی شوریٰ میں کیے گئے فیصلوں پر عملدرآمد کرنے اور کرانے کے لحاظ سے ایک سال گزرنے کے بعد اپنی مثبت مساعی پر مشتمل رپورٹ پیش کرنے کی بجائے آپ نے صرف یہی نہ لکھا ہو کہ کوششیں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے اسلوب سکھائے۔
ان حالات میں خاص طور پر جیسا کہ میں اپنے خطبات میں بھی اور دوسرے پیغامات وغیرہ میں بھی آپ سب کو دعاؤں اور صدقہ وخیرات کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں، اسی طرح اب بھی میں آپ کو یہی کہنا چاہتا ہوں کہ دعاؤں اور صدقہ وخیرات پر زور دیں اور جو عہدیدار ہیں وہ اپنے آپ کو میری اس بات کے سب سے پہلے مخاطب سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سب مشکلات آسان فرمائے تا کہ ہم دوبارہ آزادی کے ساتھ وہاں بھی اپنے معمول کے سب کام سرانجام دے سکیں اور پاکستان میں بھی جماعت کے قدم ہمیشہ ترقیوں کی طرف بڑھتے رہیں۔ آمین‘‘</td><td>نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ
1: از طرف نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجودہ حالات کے تناظر میں جماعت کو خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔
’’ایک چیز جس کی طرف دنیا کے ہر احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے عبادات، صدقات اور استغفار کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔ یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لاتی ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 24/ فروری 2017ء)
اس ارشاد کی تعمیل میں جماعتی و تنظیمی طور پر پہلے سے بڑھ کر عبادات، صدقات اور استغفار کے لئے موثر پروگرام تجویز کیے جائیں۔
2: از طرف جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد کہ کم از کم 50 فیصد کمانے والے افراد ہر جماعت میں ہمیشہ نظامِ وصیت میں شامل ہونے چاہئیں "چونکہ کئی احباب نقل مکانی کر جاتے ہیں یا فوت ہو جاتے ہیں یا ملک سے باہر چلے جانے کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے اکثر جماعتوں میں یہ تعداد 50 فیصد سے بھی بہت کم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا کمی کو پورا کرنے کیلئے حضور کے ارشاد کے مطابق نظامِ وصیت میں نئے شامل ہونے والوں اور توجہ دلانے والوں میں بہت سستی دیکھنے میں آتی ہے لہٰذا مجلسِ شوریٰ نظامِ وصیت میں شمولیت کے لیے کوئی بہتر لائحہ عمل تجویز کرے تا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق زیادہ سے زیادہ افرادِ جماعت کو نظامِ وصیت میں شامل کیا جاسکے۔
بجٹ سال 2017-2018ء ہر سہ انجمن
بقیہ ردشدہ تجاویز
6: ماہ رمضان سے بھرپور استفادہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سال کے دیگر گیارہ مہینوں میں بھی روزوں کی جسمانی وروحانی اہمیت وافادیت اجاگر کرنے کے لئے اور نوجوان نسل کو اس کی طرف راغب کرنے کے لئے مجلسِ شوریٰ ایک مربوط لائحہ عمل تجویز کرے۔ 7: بیوہ اور طلاق یافتہ عورتوں کی شادی پر توجہ بہت کم ہے اور بعض لوگ اس کو بہت معیوب سمجھتے ہیں اور اگر کسی بیوہ کے بچے بھی ہوں تو رشتہ کے خواہشمند بچوں کو لینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ نیز اگر مرد کسی مجبوری کی وجہ سے دوسری شادی کرتا ہے تو اس کے گھر والے مثلاً بیٹا و بہو اس کو قبول نہیں کرتے اور مرد بھی دوسری بیوی کو اس کا مقام نہیں دلا سکتا ضرورت اس امر کی ہے کہ معاشرے میں آگاہی دی جائے کہ دوسری شادی کرنا گناہ نہیں ہے اور دوسری بیوی کو اس کا مقام دلانا مرد کی ذمہ داری ہے۔ 8: احبابِ جماعت میں رشتہ ناطہ کے متعلق مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ والدین کو خصوصاً لڑکی کے رشتہ طے کرنے کیلئے مشکلات کا سامنا ہے مجلسِ شوریٰ بنیادی اور مرکزی سطح پر ایسا عملی، مربوط اور ٹھوس لائحہ عمل تجویز کرے جس سے رشتہ ناطہ کے مسائل طے کرنے میں سہولت اور آسانی پیدا ہو سکے۔ 9: دنیا میں ٹیکنالوجی کے میدان میں برق رفتار ترقی میں انسان نے ذرائع آمدورفت میں بھی بہت ترقی کی اور ساتھ ساتھ ہمارے ملک میں بھی لوگوں کی حالتیں بہتر ہونے کے ساتھ موٹر کاروں اور موٹر سائیکلوں کی خرید میں بڑا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ ان چیزوں کے استعمال میں غفلت برتی جاتی ہے۔ مجلس شوریٰ سے درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت کی زندگیوں کی حفاظت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسے اقدام تجویز کرے کہ احباب میں ان گاڑیوں / موٹر سائیکلوں کی ڈرائیونگ کے دوران ہیلمٹ، سیٹ بیلٹ یا دیگر حفاظتی چیزیں ضرور استعمال ہوں۔ 10: اس وقت جماعتوں میں ایک مسئلہ موصی کے سالانہ حساب فہمی کا بھی پیش آرہا ہے۔ جس میں سے موصیان دفتر وصیت کو اپنی سالانہ اداشدہ چندہ کے مطابق یہ کہہ کر کہ ہماری سالانہ آمدنی ہی اتنی ہے کے مطابق اپنی حساب فہمی کرواتے ہیں جبکہ کچھ موصیان ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کا مقامی جماعت کے ریکارڈ اور بجٹ کے مطابق جو انکی اصل آمد کے مطابق بنایا ہوتا ہے اور وہ سستی سے ادائیگی نہیں کرتے اور ان کے ذمہ ہزاروں روپے بقایا ہوتا ہے اور دفتر وصیت بغیر کسی تحقیق کے ان کا حساب صرف حساب فہمی کے فارم پر دستخط کرنے سے (بسا اوقات اس فارم پر موصی کی بجائے کوئی بھی فارم پر دستخط کر کے ارسال کر دے) تو موصی کو کلیئر کر دیتا ہے اور کلیئر کی چٹھی جاری کر دی جاتی ہے اور موصی وہی خط مقامی جماعت اور بیت المال والوں کو دے کر اپنا بقایا ختم کروا دیتے ہیں اور وہ عہدیدار بھی بن جاتے ہیں جبکہ ان کی اصل آمد جس کے مطابق بجٹ بنوایا جاتا ہے وہ بہت زیادہ ہوتی ہے اور وہ صاحب ان دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرتے ہیں کہ چندہ اگر نہیں دیا تو معاف کروانے کی بجائے اس طریقہ سے بقایا چندہ ختم کروایا جاسکتا ہے اور اس طرح تو کسی قسم کا کوئی اعتراض بھی نہیں ہو سکتا</td><td>☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق شوریٰ کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ آخری اجلاس کی صدارت محترم چودھری حمید اللہ صاحب قائمقام صدر مجلسِ شوریٰ نے فرمائی۔
☆ مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم ملک طاہر احمد صاحب، محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب اور محترم نواب مودود احمد خان صاحب نے انجام دیے۔
☆ قائمقام صدرِ مجلس محترم چودھری حمید اللہ صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر مختصر خطاب فرمایا۔
ردشدہ تجاویز
1: حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مئی 2010ء میں فرمایا "ان حالات میں ہر احمدی کے ساتھ مقامی جماعت کا بھی اور مرکز کا بھی ہر وقت رابطہ رہنا چاہیے۔" عہدیداران اور افرادِ جماعت کے مابین رابطہ میں خاصی کمی دکھائی دیتی ہے۔ لہٰذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر کماحقہ عمل کے لیے تجاویز سوچی جائیں اور لائحہ عمل مرتب کیا جائے کیونکہ یہ وقت کی ضرورت ہے۔ 2: "خلیفۃ المسیح کے نذرانہ کا معاملہ ہر پانچ سال بعد لازماً یا حسبِ ضرورت اس سے قبل مجلس مشاورت میں زیر غور لایا جانا ضروری ہو گا۔ لیکن اس میں کمی کرنے کی اجازت نہ ہو گی۔ البتہ اضافہ ہوسکے گا۔" اس قاعدہ کی تعمیل میں معاملہ مجلس شوریٰ کے غور کے لیے پیش ہے۔ 3: قواعد صدر انجمن احمدیہ مطبوعہ 2001ء کے قاعدہ نمبر 308 بابت انتخاب امراء و دیگر عہدیداران میں ترمیم کی ضرورت کے پیشِ نظر تحریر ہے کہ عہدیداران کے لیے سہ سالہ (ٹرمز) کی تعداد معیّن کی جائے اس سے قبل قاعدہ میں اس کا ذکر نہیں اور یہ تعداد 3 ٹرمز کی ہو۔
اسی طرز پر تنظیمی عہدیداران کا انتخاب ہو رہا ہے۔ جیسا کہ مجلس انصاراللہ کے دستور اساسی کے قاعدہ نمبر 25 میں تحریر ہے۔ ’’کوئی عہدہ دار ایک ہی عہدہ پر متواتر تین دفعہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر اور نائب صدر صف دوم کی صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح اور باقی عہدیداروں کی صورت میں صدر مجلس کسی کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دے دیں‘‘
اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی کے قاعدہ نمبر 59، 60، 61 میں تحریر ہے۔
(59) "قائد مقامی کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا اور کوئی رکن متواتر تین بار سے زائد قائد کے عہدے کے</td></tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطاباتِ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویزِ شوریٰ	اہم امور
		جبکہ چندہ عام دینے والے بقایادار کی اگر معافی ہو تو وہ کوئی عہدہ لینے کا حقدار نہیں ہوتا اس طرح کچھ عہدیدار جنہوں نے چندہ وصیت صحیح ادا نہیں کیا ہوتا وہ بھی بقایا ختم کروانے کے باوجود عہدیدار ہوتے ہیں جو کہ دوسرے افراد کے لیے اچھا نمونہ نہیں ہے لہٰذا تجویز ہے کہ موصیان کی حساب فہمی کرنے سے قبل اگر کم از کم مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا بیت المال آمد سے پوچھا جائے کہ ان کے ذمہ چندہ حصہ آمد کا بقایا تو نہیں اور موصی کا بیان کردہ یا داخل کردہ گوشوارہ موصی کے حساب سے مطابقت رکھتا ہے تو اس کے بعد حساب فہمی کی جائے کیونکہ اس طرح دوسرے افراد جماعت پر بڑا غلط اثر پڑتا ہے اسی طرح دوسرے افرادِ جماعت ان کی مثال دے کر اپنا بجٹ کم لکھواتے ہیں جبکہ ان کے رہن سہن کے حساب سے انکی آمد زیادہ ہوتی ہے اور جماعت میں مشکلات پیش ہورہی ہیں اس کے سدباب کے لئے کوئی موثر طریقہ مرتب کیے جانے کی ضرورت ہے۔ **11:** بچوں میں فاستبقوالخیرات کا جذبہ بڑھانے کے لیے تحریکِ جدید میں نمایاں قربانی کرنے والے یعنی 1000، 500 روپے چندہ دینے والے (یا جو رقم بھی مجلس شوریٰ تجویز کرے) بچوں کو ننھے مجاہدین (یا جو نام بھی مجلسِ شوریٰ تجویز کرے) کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ **12:** فقہ احمدیہ میں اس مسئلہ کے تحت ہے کہ "ایک باقاعدہ مسجد (عام گزر گاہ یا بازار میں نہ ہو) میں اگر ایک دفعہ نماز باجماعت ہو چکی ہو تو بعد میں آنے والے لوگ اپنی علیحدہ نماز پڑھیں۔ تاہم حسبِ ضرورت وہی نماز باجماعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔ "اس میں کچھ حرج نہیں حسبِ ضرورت اور جماعت بھی ہو سکتی ہے۔ البتہ اگر پہلی جماعت میں شامل ہونے میں عمداً سستی کی تو پھر دوسری جماعت مکروہ ہوگی کیونکہ وہ بلاضرورت ہے۔" حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔ "دوبارہ جماعت منع نہیں ہے البتہ ناپسندیدہ ہے اور وہ بھی مسجد میں مکروہ ہے۔ کیونکہ اس طرح الگ الگ نمازیں ہونے لگیں تو چند آدمی آئیں اور نماز پڑھیں اور چل دیں اور چند اور آئیں جماعت کر کے چلے جائیں تو اس طرح جماعت کی اصل غرض جو ہے وہ مفقود ہو جاتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔" سابقہ ائمہ سے امام اعظم، امام مالک، امام شافعی، امام احمد غرض چاروں امام بلاضرورت تکرار جماعت کو ناپسند کرتے ہیں۔ جہاں تک ہماری معلومات ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ڈیوٹی والے خدام کو بعد میں نماز کی اجازت دی تھی اور خطبہ جمعہ کی بھی اجازت دی تھی کہ جہاں نماز ہو چکی ہو اس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ نماز ادا کی جائے۔ لیکن دیکھنے میں آرہا ہے اس نرمی کا ناجائز استعمال کیا جاتا ہے اور خاص طور پر خدام اور سست افراد جماعت جو نماز کے لئے تاخیر سے آنے کے عادی ہیں وہ کچھ اور تاخیر کر کے آتے ہیں کہ چلو ڈیوٹی والوں کے ساتھ نماز پڑھ لیں گے اور اس طرح نئی نسل میں سستی اور نماز سے غفلت کی طرف پہلا قدم ہو رہا ہے اور ان کو سمجھانے پر یہ طریقہ درست نہیں تو نئے نئے مربیان فقہ کا ایک فقرہ کہ فقہ میں ہے "اس میں کچھ حرج نہیں حسبِ ضرورت اور جماعت بھی ہو سکتی ہے" کہہ کر ان کی مزید حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جہاں نماز باجماعت پر زور دیا جارہا ہے اور اس کے لئے کام کیا جارہا ہے اس کے ساتھ اس سلسلہ میں کہ ایک بیت میں ایک ہی نماز بار بار نماز ادا کرنا درست نہیں اس سے پیشتر کہ آہستہ آہستہ سست افراد جماعت میں دو دو یا تین تین جماعتوں کا رواج نہ پڑ جائے۔ ☆اس تجویز کے بارہ میں نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ نے رپورٹ کی ہے کہ "تجاویز شوریٰ میں پیش کرتے وقت مناسب الفاظ کا استعمال بھی ضروری ہے۔ فقہ احمدیہ کی بات بیان کی گئی ہے اس پر یہ کہنا کہ نئے نئے مربیان فقہ کو لے کر غلط رجحان کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں، نامناسب بات ہے۔ صرف ڈیوٹی والے خدام کو بعد میں نماز باجماعت کی اجازت دی گئی ہے اگر ان کے ساتھ کوئی شامل ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اس تجویز کو مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"	لئے منتخب نہ ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دے دیں"۔ (60) "زعیم حلقہ کا انتخاب ایک سال کے لیے ہوگا لیکن وہ متواتر چار دفعہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکے گا"۔ (61) "صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لیے ہوگا اور کوئی رکن متواتر تین بار سے زائد صدارت کے لئے منتخب نہ ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ خلیفۂ وقت سے قبل از انتخاب نام پیش کرنے کی منظوری حاصل کی جائے"۔ لہٰذا قواعد صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر 308 میں درج ذیل ترمیم تجویز ہے۔ موجودہ قاعدہ (قاعدہ نمبر 308) "امراء ودیگر عہدیداران کا انتخاب سہ سالہ ہوا کرے گا۔ مگر جائز ہوگا کہ خاص حالات میں مرکز کی اجازت سے درمیان میں بھی تغیر وتبدل کیا جائے۔ یہ انتخاب یا تقرر باقی ماندہ عرصہ کے لئے ہوگا"۔ مجوزہ قاعدہ (قاعدہ نمبر 308):۔ **(الف)** "امراء ودیگر عہدیداران کا انتخاب سہ سالہ ہوا کرے گا۔ مگر جائز ہو گا کہ خاص حالات میں مرکز کی اجازت سے درمیان میں بھی تغیّر وتبدل کیا جائے۔ یہ انتخاب یا تقرر باقی ماندہ عرصہ کے لئے ہوگا"۔ **(ب)** "امراء ودیگر عہدیداران ایک ہی عہدہ پر متواتر تین دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ مرکز سے قبل از انتخاب نام پیش کرنے کی منظوری حاصل کی جائے۔" **4:** مردوں کو خواتین کا احترام کرنے اور راستے کے حق کا خیال رکھنے کا احساس دلانے کی ضرورت ہے۔ روزمرہ معمولات میں اس امر میں کمی دیکھنے میں آرہی ہے۔ **5:** چند بڑی یا سرگرم جماعتوں کے علاوہ ہمارے بچوں (اطفال، ناصرات ودیگر بچگان) کے علمی وتعلیمی معیار بہت تسلی بخش نہیں ہیں۔ ہم اکثر یہ کہہ کر کہ رپورٹیں اچھی آرہی ہیں یا ہر چیز کے متعلق لٹریچر موجود ہے یا پھر یہ سراسر والدین کی ذمہ داری ہے، آنکھیں بند کر رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ یہ بچے جب ذرا بڑے ہوتے ہیں تو ان میں معاشرتی ودینی مخالفت برداشت کرنے کی طاقت بہت کم رہ جاتی ہے اور یوں وہ دین سے دور ہٹ رہے ہوتے ہیں۔ شوریٰ اس سلسلہ میں کوئی ایسے پروگرام تجویز کرے کہ ہم اپنے ان بچوں کو ضائع ہونے سے بچا سکیں۔
تواریخ: 23 تا 24/مارچ 2018ء **مقام:** ہال دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان 654 نمائندگان شامل ہوئے	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کو تحریر فرمودہ پیغام میں فرمایا:۔ "اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ پاکستان اپنی مجلسِ مشاورت منعقد کر رہی ہے۔ آج کی تاریخ جس میں آپ لوگ اپنی مشاورت منعقد کر رہے ہیں جماعت کی تاریخ میں ایک تاریخی اہمیت رکھتی ہے جب حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت لی اور جماعت کا آغاز ہوا۔ اس لحاظ سے آپ لوگ جو مجلس مشاورت کا نمائندہ بن کر آئے ہیں ان کو اس دن کی اہمیت کا خاص طور پر زیادہ احساس ہونا چاہیے اور اس کا احساس تبھی پیدا ہو سکتا	**نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ** **1: ازطرف جماعتِ احمدیہ مردان:** عبادات کو بہتر اور خوبصورت بنانے اور نفس کشی میں نمازِ تہجّد کے قیام کی ایک خاص اہمیت رہی ہے۔ نماز تہجّد کی اہمیت قرآن میں ہے اور اسی طرح احادیث اور سنت سے بھی اس کی اہمیت بہت زیادہ نظر آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء اور بزرگان سلسلہ کا بھی یہی طریق رہا ہے۔ اس کی مزید اہمیت 29/ دسمبر 2017ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو تہجّد کی اہمیت بتاتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سلسلہ میں مجلسِ شوریٰ جماعت کی روحانی تربیت کے لیے قیامِ تہجّد کے پروگرام بنائے۔ **بجٹ سال 2018-2019ء ہر سہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** **4:** ہماری لجنہ میں بہت تیزی سے مزاروں پر جانے کا رجحان ہو رہا ہے۔ لجنات کا مزاروں پر جانے میں مردوں کا بھی بہت ہاتھ ہے۔ وہ انہیں روکتے نہیں اس سے پیسہ اور وقت کا ضیاع ہے اور بعض جگہوں پر مرد خود بھی	☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلسِ مشاورت کی صدارت محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید نے فرمائی۔ ☆مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم نواب مودود احمد خان صاحب، محترم ملک طاہر احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب نے انجام دیے۔ ☆امسال مجلسِ مشاورت کے پروگرام میں انتظامی طور پر تھوڑی سی تبدیلی کی گئی تھی۔ تقریب تقسیم انعامات جو عموماً مجلسِ مشاورت کے اختتام پر رکھی جاتی تھی، امسال

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td></td><td>ہے جب آپ لوگ شرائطِ بیعت کو سب سے بڑھ کر سمجھنے والے اور ان پر عمل کرنے والے ہوں گے ....
اللہ تعالیٰ کے فضل سے جان اور مال کی قربانی کا جہاں تک تعلق ہے عمومی طور پر پاکستان کے افرادِ جماعت اور جماعتیں بے شک اس میں قربانی کے اعلیٰ معیار پیش کر رہی ہیں لیکن تربیت کے لحاظ سے نوجوانوں کی طرف سے بھی اور بڑی عمر کے لوگوں کی طرف سے بھی اور عورتوں کی طرف سے بھی کافی شکایات پیدا ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ اور خاص طور پر جو بڑی شہری جماعتیں ہیں ان میں پڑھا لکھا طبقہ ہونے کی وجہ سے اور دنیاوی معاملات میں ترقی کی وجہ سے یا ترقی کی رَو میں شامل ہونے کی وجہ سے دنیاداری کا پہلو غالب ہوتا جارہا ہے اور بعض جگہ چاہے وہ چند ایک کیس ہی ہوں وہاں مداہنت کی حد تک دینی تعلیم اور روایات میں کمزوری دکھائی جانے لگی ہے .... آج کل جو ملکی حالات ہیں ان میں خاص طور پر ملک سے وفا کا یہ تقاضا ہے کہ ملک کی سالمیت اور اس کے ہمیشہ قائم رہنے کے لئے دعاؤں پر بھی توجہ دیں اور افرادِ جماعت کو بھی اس طرف خاص طور پر توجہ دلائیں۔ اسی طرح ان دعاؤں کی طرف بھی توجہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ملک کو ہر شر انگیزی کرنے والے اور فتنہ پھیلانے والے عنصر سے محفوظ رکھے اور ان کی پکڑ کے سامان جلد تر فرمائے۔ آمین
عمومی طور پر حالات کی وجہ سے مجھے افرادِ جماعت کی بھی فکر رہتی ہے۔ اس لئے اس بات کو بھی اپنے اپنے دائرہ میں افرادِ جماعت کو سمجھانے کی کوشش کریں کہ جہاں وہ اپنے تعلق کو اللہ سے مضبوط کرنے والے ہوں اور جماعت اور خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے والے ہوں وہاں اپنے جذبات کو قابو رکھتے ہوئے اپنے ماحول میں وہ کبھی کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے مخالفین کو شر انگیزی کا موقع مل سکے۔"</td><td>عورتوں کے ساتھ جاتے ہیں۔ اس کے لیے کوئی ایسا موثر حل ہمیں تلاش کرنا چاہیے کہ یہ تیزی سے بڑھتی ہوئی برائی اور شرک کے رجحان کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ 5: باوجود بہت زیادہ توجہ دلانے کہ وراثت کے حقوق کی ادائیگی میں بہت زیادہ کمی ہے خصوصاً عورتوں کو وراثت کے حق سے محروم رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ برادری سے باہر بچیوں کی شادی بھی نہیں کی جاتی کہ جائیداد باہر چلی جائے گی۔ اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ 6: موجودہ حالات کے تناظر میں جبکہ جماعت احمدیہ کے رسائل وجرائد اور مرکزی جلسہ جات واجتماعات پر پابندی عائد ہے ہماری نوجوان نسل جسے دینی تربیت کے موثر ذرائع میسر نہیں ہیں نیز جماعتی عقائد اور اختلافی مسائل سے کم علمی ہے، مخالفین کے کھلے عام سوشل میڈیا پر یکطرفہ زہریلے منفی پراپیگنڈہ سے متاثر ہو رہی ہے لہٰذا تجویز ہے کہ مجلس شوریٰ پاکستان اس سلسلہ میں ٹھوس اور مربوط لائحہ عمل تشکیل دے تاکہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو مخالفین کے بد اثرات سے محفوظ رکھ سکیں۔ 7: (الف) لڑکوں کی شادیاں باہر کے ملکوں میں کرنے کا رواج بہت زور پکڑ رہا ہے اور یہاں کی لڑکیوں کی طرف توجہ بہت کم ہو گئی ہے۔ والدین کی پریشانی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ (ب) والدین بچیوں کو بہترین تعلیم حاصل کرنے کے چکر میں لڑکیوں کی عمریں گنوا رہے ہیں اور پھر تعلیم کے بعد نوکری کے چکر میں عمر بڑھ رہی ہے پھر والدین کو معیار نہیں ملتا جو بچی کے لیول کا ہو۔ اس پر غور کیا جائے۔ 8: شعبہ رشتہ ناطہ کے تحت مستقل بنیادوں پر مسائل کے حل کیلئے کونسلنگ کے پروگرامز شروع کرے جس میں ایسے والدین کو مدعو کیا جائے جو اپنی اولاد کیلئے رشتہ کے خواہش مند ہوں۔ 9: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق رشتے کے لئے سب سے پہلے اپنے قریب ترین رشتے داروں میں دیکھا جائے۔ اگر مناسب رشتہ نہ ہو تو پھر خاندان سے باہر سوچا جائے۔ اس سلسلے میں اکثر پاکستان میں جوائنٹ فیملی سسٹم رائج ہے اکثر چچا، تایا وغیرہ اکٹھے رہتے ہیں، جب رشتے کی بات چلتی ہے تو بچے کہتے ہیں کہ ہم بہن بھائی ہیں اس سلسلے میں والدین کو کافی پریشانی کا سامنا ہے۔ 10: (الف) مانگنے اور مستقل طور پر جماعتی مدد لیتے رہنے کا رجحان بڑھ گیا ہے اس کو ختم کرنے کے لئے اور اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔
(ب) بیکاری کے رجحان کو کم کرنے کے لیے جماعتی امداد اور وظائف ایسے لوگوں کو ترجیحاً دیئے جائیں جو کہ کچھ نہ کچھ محنت خود بھی کر کے اپنی آمد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ 10: ملک میں مسلسل جماعتی حالات کی خرابی اور دباؤ کے باعث یہ دیکھا گیا ہے کہ تعلیمی اداروں میں احمدی طلباء اپنی شناخت چھپاتے ہیں اور ان کے والدین بھی انہیں ایسا کرنے کی ہدایت دیتے ہیں۔ یہ صورتِ حال ان بچوں کی ایمانی حالات کے لیے فکر پیدا کرتی ہے۔ مجلسِ شوریٰ اس مسئلہ پر غور کر کے بہتر لائحہ عمل تجویز کرے۔ 11: شعبہ تعلیم القرآن کے تحت واقفین نو بچوں کو قرآن کریم صحت و تجوید کے ساتھ سکھانے کا اہتمام کیا جائے اور واقفینِ نو کو اپنے اپنے علاقہ میں قرآن کریم پڑھانے کے لیے مقرر کیا جائے۔ 12: وقفِ نو بچے، بچیاں جن کی عمریں 18 سال سے زیادہ اور تعلیم ایف اے / ایف ایس سی ہو چکی ہو۔ ان کی جماعتی خدمات میں بہتری کے لیے قابلِ عمل تعلیمی وتربیتی لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ جس سے جماعت ان کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھا سکے، اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اس تحریک کو پورا کرنے کی کوشش ہو سکے۔</td><td>دوسرے دن کے پہلے اجلاس کے بعد منعقد کی گئی۔ جس میں مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی سال بھر کی کارکردگی کی بناء پر مجالس، اضلاع وعلاقہ جات کی سطح پر نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں صدرِ مجلس مکرم چودھری حمیداللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید نے انعامات واسناد خوشنودی وعلَم انعامی تقسیم کیے۔
☆ صدرِ مجلس محترم چودھری حمیداللہ صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر مختصر خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے آمدہ پیغام دوبارہ پڑھ کر سنایا۔
ردشدہ تجاویز
1: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 5/ جنوری 2018 میں فرمایا "پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہماری طرف سے، ہمارے کارکنان کی طرف سے سستی ہوتی ہے۔ جماعتوں سے رابطہ نہیں کرتے اور بعض دفعہ ایک لمبا عرصہ رابطہ نہیں ہوتا۔ اس لیے سارے نظام کو بھی فعال ہونا چاہیے تاکہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔"
ہمارے موجودہ ملکی حالات میں حضورِ انور کا یہ تازہ ارشاد خصوصیت سے عملدرآمد کا متقاضی ہے۔ اس سلسلہ ہر سطح پر پورے نظام کو فعال کر کے تسلسل کے ساتھ ایک رابطہ مہم چلا کر اسے جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ 2: شادی بیاہوں پر پردے کا خاص اور بہتر انتظام نہیں ہوتا جب کہ گھر کے مرد اور عورتیں بڑی خوشی سے کہتے ہیں کوئی بات نہیں ہمارے دینی بھائی ہیں اور ساتھ ہی ناچ گانے کو بھی کوئی معیوب نہیں سمجھا جاتا اور اسے خوشی کے زمرے میں لیا جاتا ہے اس سلسلہ میں بھی کوئی ٹھوس اور بہتر حل ہونا چاہیے۔ 3: بیشتر احباب نظامِ وراثت پر اس کی روح کے مطابق عمل پیرا نہیں، قرآنِ کریم کی تعلیم اور روح کے مطابق عمل درآمد کیلئے مجلسِ شوریٰ لائحہ عمل مرتب کرے۔</td></tr>
<tr><td colspan="4">☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 جون 2018ء کو جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی مجلسِ شوریٰ سے اختتامی خطاب فرمایا۔ یہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی انتالیسویں مجلسِ مشاورت تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس نہایت ایمان افروز خطاب کا لنک درج ہے۔ https://www.alislam.org/articles/majlis-e-shura-uk-2018/</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
24 تا 25/ مارچ 2019ء
مقام:
ہال دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان
652 نمائندگان شامل ہوئے</td><td>☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کو تحریر فرمودہ پیغام میں فرمایا:۔
"جن حالات میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں ان میں ہمیں زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت اور دعاؤں کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور اس کا زیادہ احسن ذریعہ نمازوں اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کرنا اور ان کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کرنا ہے۔
اس سلسلہ میں گزشتہ سال شوریٰ میں بھی ایک تجویز پیش ہوئی اور اس پر آپ کی آرا سامنے آئیں اور مشورے ہوئے اور آخر پر آپ نے ایک لائحہ عمل تجویز کیا جس کو میری منظوری کے بعد جماعتوں کو بھجوا دیا گیا لیکن جس شِدّت کے ساتھ اس پر عمل ہونا چاہیے</td><td>نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: 1: ازطرف لجنہ اماء اللہ ربوہ و مجلس دہلی گیٹ لاہور بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان: بچے والدین کے نافرمان ہو رہے ہیں اس وجہ سے لڑکے اور لڑکیاں آئندہ زندگی میں اپنے رشتوں کے تقاضے پورے نہیں کرتے، والدین بچوں کو کہنا ماننے کی عادت نہیں ڈالتے، جس کی تربیت بچپن سے ہی ہونی چاہیے، بچپن سے ہی نصیحت کریں اور فرمانبرداری کی عادت ڈالیں، والدین خود اپنے بزرگوں کا احترام کریں تاکہ ان کے بچے ان کا نیک نمونہ دیکھ کر ان کا احترام کرنا سیکھیں، اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ 2: ازطرف محلہ دارالعلوم شرقی نور ربوہ بتوسط صدر صاحب عمومی ربوہ: شادی بیاہ اور دیگر کئی پروگراموں میں بسا اوقات دیکھنے میں آرہا ہے کہ وقت کی پابندی کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا اور یہ مرض روز بروز بڑھتا ہی جارہا ہے یہاں تک کہ نمازوں کا خیال بھی نہیں رکھا جاتا۔ جو لوگ پروگرام میں وقت پر آجاتے ہیں ان کو لمبا وقت انتظار کی زحمت بھی اٹھانی پڑتی ہے اور سلسلہ کے بزرگوں اور دیگر احباب کا بہت سا قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے نیز انتظامات میں خلل واقع ہوتا ہے۔
اسی طرح شادی بیاہ کے موقع پر دلہن اور دلہا کی بیوٹی پارلرز سے تیاری پر ہزاروں روپے کا اسراف کیا جاتا ہے اور پھر معاشرے کی رو میں بہہ کر بے پردگی بھی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اس کے سدِّباب کے لئے مجلس شوریٰ میں مناسب لائحہ عمل تیار کیا جائے۔</td><td>☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق شوریٰ کی صدارت محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے فرمائی۔
☆ مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب، محترم شیخ مظفر احمد صاحب اور محترم ملک طاہر احمد صاحب نے انجام دیے۔
☆ امسال حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد "میں نے بعض امراء اور جماعتی عہدیداروں پر بھی یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اپنی رپورٹس خود شوریٰ میں پیش کریں اور بتائیں کہ کس حد تک انہوں نے شوریٰ کے فیصلوں پر عمل کیا اور کروایا ہے" کے مطابق شوریٰ کے دوسرے</td></tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	تھا، میرا احساس ہے کہ اس طرح اس پر عمل نہیں ہوا نہ ہورہا ہے۔اس لیے تمام عہدیداران خواہ جماعتی عہدیدارہوں یا ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں، صدرانِ جماعت ہوں یا امراء اور ان کی عاملہ کے افراد، ہر سطح کے عہدیدار سب اپنے اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم اس عبادت کے حق ادا کرنے کی کوشش کررہے ہیں جس کے بارہ میں اللہ اور اس کے رسول کا بھی حکم ہے اور جس کے بارہ میں تجویز دے کر ہم نے خود اسے اپنے اوپر لاگو کرنے کا مشورہ دیا تھا۔اگر آپ یہ جائزہ لیں گے تو خود ہی ہر ایک کو یہ اندازہ ہوجائے گا کہ دعا اور عبادتوں کے معاملہ میں کس قدر کمزوریاں اور کمیاں ہم میں پائی جاتی ہیں۔ پھر یہ کہ بعض لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہورہا ہے کہ مرکزی عہدیداران،ناظران اور وکلاء کو جب میں شوریٰ پر اپنے اپنے کاموں کی رپورٹیں پیش کرنے کے لیے کھڑے ہونے کا کہتا ہوں تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ بس یہ ان ہی کی ذمہ داری ہے اور جماعتی عہدیداران اپنے کاموں اور رپورٹوں کے ذمہ دار نہیں ہیں۔حالانکہ اصل ذمہ داری جماعتی امراء، صدران اور عہدیداران کی ہی ہے کہ انہوں نے جو کام اپنے ذمہ لیے تھے یا اللہ تعالیٰ نے جس خدمت کا انہیں موقع دیا وہ پوری ذمہ داری سے ان کاموں کو سرانجام دیں اور اس کی رپورٹ تیار کرکے پیش کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ شوریٰ کے سامنے رپورٹ دینا ہمارا کام نہیں بلکہ یہ مرکز کی ذمہ داری ہے۔ پس واضح ہو کہ میں ناظران یا مرکزی عہدیداران کو کوئی رپورٹ پیش کرنے کے لیے کہتا ہوں تو اس سے جماعتی عہدیداران اپنے کاموں کی رپورٹ دینے سے بری الذمہ نہیں ہوجاتے انہیں تو محض اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کی رپورٹ میں آپ کی اور جماعتوں کی کارکردگی اور فیصلوں پر عملدرآمد کی صحیح صورتحال سامنے آجائے لیکن اس دفعہ اس تاثر کو ختم کرنے کے لیے جو بعض جماعتی عہدیداران اور عام لوگوں میں بھی پیدا ہوگیا ہے،میں نے بعض امراء اور جماعتی عہدیداروں پر بھی یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اپنی رپورٹس خود شوریٰ میں پیش کریں اور بتائیں کہ کس حد تک انہوں نے شوریٰ کے فیصلوں پر عمل کیا اور کروایا ہے۔پس میرا پیغام یہی ہے کہ آپ سب اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان حالات میں جن میں سے پاکستان کی جماعت گزر رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف اور عبادتوں کی طرف توجہ دیں۔اللہ کرے کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے ہوں اور عبادتوں کے حق ادا کرنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جماعتی ذمہ داریاں بھی احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بھی بڑھنے کی توفیق دے۔اللہ آپ سب کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور پاکستان کے	**بجٹ سال 2020-2019ء ہرسہ انجمن** **بقیہ ردشدہ تجاویز** 4: ہر مذہب نے اخلاق کے پہلو پر بہت زور دیا ہے،حدیثِ مبارکہ ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا "ترازو میں حسنِ خُلق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں"۔بہتری کی طرف قدم اٹھانے کے لیے اُسوۂ رسولِ کریم ﷺ سے رہنمائی حاصل کی جائے۔حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نجات کس بات میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "روک رکھ اپنی زبان اور چاہیے کہ جگہ دے تجھ کو تیرا گھر اور آنسو بہا اپنے گناہوں پر"۔ دیکھنے میں آرہا ہے کہ یونیورسٹی اور کالج میں پڑھنے والے بچوں نیز گھروں کے اخلاقی معیار بھی متاثر ہورہے ہیں ان پر توجہ کی ضرورت ہے اس لئے کوئی لائحہ عمل سوچا جائے۔5: سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "میں نے بار بار تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ایم ٹی اے پر جو پروگرام آتے ہیں،ان کو دیکھیں۔والدین بھی اس طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔یہ بھی ایک روحانی مائدہ ہے جو آپ کی روحانی بقا کا ذریعہ ہے۔اس سے آپ کا دینی علم بڑھے گا۔روحانیت میں ترقی ہوگی اور خلافت سے کامل تعلق پیدا ہوگا اور دنیا کے دوسرے چینلز کے زہریلے اثرات سے بھی محفوظ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔آمین”(پیغام بر موقع جلسہ سالانہ آسٹریلیا منعقدہ دسمبر 2015ء،بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 15 جولائی تا 21 جولائی 2016ء صفحہ 2) اب چونکہ ایم ٹی اے کے قیام کو ربع صدی کا عرصہ گزر چکا ہے،لہٰذا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں اس امر کا بھرپور جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ احباب جماعت، خصوصاً نوجوان بچے اور بچیاں کس حد تک ایم ٹی اے سے استفادہ کررہے ہیں اور آئندہ انہیں کس طرح اس سے بہترین طور پر فائدہ اٹھانے کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے۔مجلس مشاورت اس حوالہ سے قابلِ عمل سفارشات مرتب کرے۔6: قرآنِ کریم کی تلاوت اور ترجمہ کی طرف پچھلے کئی سالوں سے توجہ دلائی جارہی ہے اور بہتر نتائج بھی آرہے ہیں، لیکن یہ رجحان بھی پیدا ہورہا ہے کہ غیر از جماعت کی طرح صرف مختلف سورتیں باقاعدہ تلاوت کی جگہ بطور وظیفہ پڑھ لیتے ہیں۔اس طرح قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کا حق ادا نہیں ہوتا،اس کے تدارک کے لئے کوشش کی جائے۔7: تحریک وقفِ عارضی جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جاری فرمائی تھی، شروع میں اس کی طرف بہت توجہ دی گئی تھی حالانکہ اس وقت اس کے لیے کوئی باقاعدہ نظارت بھی نہیں تھی، لیکن پھر بھی بہت کامیاب تھی، تاہم اب باوجود اس کے کہ اس سکیم کو نظارتِ تعلیم القرآن کے زیرِ انتظام کردیا گیا ہے لیکن پھر بھی احبابِ جماعت کی توجہ اس کی طرف بہت کم ہے، جبکہ یہ تحریک جماعتی اور ذاتی تربیت کے لئے بہت اہم ہے۔مجلسِ شوریٰ اس کے لیے کوئی واضح پروگرام ترتیب دے، تاکہ اس کی افادیت احباب جماعت پر واضح ہو اور اس میں جماعت کا ہر فرد حصہ لینے کا پابند ہو اور حصہ لے سکے، بہتر ہوگا کہ سال 2019ء کو تحریک وقفِ عارضی کے سال کے طور پر منایا جائے۔8: 2017ء میں وصیت کے متعلق جو تجویز تھی کہ وصایا زیادہ سے زیادہ کروائی جائیں۔اس سلسلہ میں مسائل سامنے آرہے ہیں کہ عاملہ ممبرات کو بھی اور عام ممبرات کو بھی گھر کے مرد حضرات کی طرف سے وصیت کرنے کی اجازت نہیں ملتی، ممبرات کو فارم دیئے جاتے ہیں لیکن وہ فارم اس وجہ سے واپس لے آتی ہیں کہ گھر سے اجازت نہیں ملی۔اس سلسلہ میں مردوں کو تاکید کرنے کی ضرورت ہے۔9: حضرت مسیح موعودؑ کے جاری کردہ نظامِ وصیت جو کہ 113 سال سے جاری ہے اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی اس بارہ میں تحریک پر احباب جماعت میں وصیت کی طرف دن بہ دن توجہ بڑھ رہی ہے۔الحمدللہ اس تحریک کے تحت جہاں موصیان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے۔وہاں یہ بھی نظر آرہا ہے کہ ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں مدفون موصیان کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔ تجویز ہے کہ (الف) جس طرح پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں ”مقبرہ موصیان“ کے نام سے جگہ مخصوص کی گئی ہے، پاکستان میں بھی ہر ضلع یا ڈویژن کی سطح پر موجود قبرستانوں میں ایک قطعہ کو "مقبرہ موصیان" بنایا جائے۔ (ب) پاکستان میں دور دراز علاقوں سے مرحوم موصیان کی تدفین میں آسانی پیدا ہوگی۔ (ج) "مقبرہ موصیان" میں تدفین کے لئے بھی نظارتِ بہشتی مقبرہ اپنی دفتری کاروائی پوری کرکے تدفین کی اجازت دے گا۔10: جماعت میں زکوٰۃ کے نظام کو مزید فعال اور مربوط بنانے کے لئے نظارتِ بیت المال کے تحت ایک الگ ادارہ قائم کیا جائے۔11: پاکستان میں پانی کے بحران سے نمٹنے اور پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے جماعت احمدیہ موئثر کردار ادا کرے۔	روز پہلے اجلاس میں بعض امرائے اضلاع نے گذشتہ سال کی فیصلہ جات سے متعلق اپنی رپورٹس پیش کیں۔ ☆ امسال ایجنڈا میں شامل ایک تجویز کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ تھی کہ چونکہ اس قسم کی تجویز 2015ء میں بھی شوریٰ میں آچکی ہے اور اس کے متعلق فیصلہ جات پر عملدرآمد ہورہا ہے اس لیے دوبارہ مجلسِ مشاورت میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ "یاددہانی کی ضرورت ہے،دوبارہ پیش کریں اور اگر کہیں اس سلسلہ میں غیر معمولی کام ہوا ہے تو نظارتِ اصلاح وارشاد اس ضلع یا جماعت کی مساعی کی رپورٹ پیش کرے۔" چنانچہ حضورِ انور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ربوہ کے ایک محلہ "باب الابواب" کی مثالی حسنِ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ ☆ صدرِ مجلس محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب نے مجلسِ مشاورت کے اختتام پر نمائندگانِ شوریٰ کی ذمہ داریوں بابت مختصر خطاب فرمایا۔ **ردشدہ تجاویز** 1: حدیثِ نبوی ﷺ ہے کہ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ لیکن بعض عہدیداران کے گھروں کی خواتین کے پردہ میں سستی اور کمزوری نظر آتی ہے، بیٹیوں اور بہوؤں کی تصاویر فیس بک، Face Book اور سوشل میڈیا پر موجود ہیں۔اس لیے جب عام ممبرات کو پردہ کے متعلق توجہ دلائی جائے تو وہ ان کمزور مثالوں کو پیش کرتی ہیں۔اس سلسلہ میں تمام عہدیداران کو توجہ دلانے کی ضرورت ہے کہ اچھی اور نیک مثال قائم کریں۔2: صحابہ کرامؓ کے متعلق قرآن کریم میں آیا ہے کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ (التوبہ:100) یعنی کہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے۔ایسی صالحین اور فائزین ہستیوں کی زندگیاں اور سوانح حیات ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔اسی تناظر میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بھی کئی ماہ سے ان عظیم ہستیوں کے بارے میں خطبات کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔اس سلسلہ میں شوریٰ احبابِ جماعت کے لیے ایسے پروگرام تجویز کرے کہ تمام احباب جماعت تک خصوصاً بچگان اور نوجوانوں کو صحابہ کرامؓ کے چیدہ چیدہ اور اہم واقعات اچھی طرح بتائے اور ازبر کروائے جائیں۔3: آج کل اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ لڑکی کے رشتے کے وقت لڑکے والوں کی طرف سے یہ خواہش ظاہر کی جاتی ہے کہ لڑکا ذاتی طور پر لڑکی سے ملنا چاہتا ہے اور بات چیت کرنا چاہتا ہے اور پھر صرف ملاقات ہی نہیں بلکہ فون نمبرز بھی ایکسچینج ہوتے ہیں اور بات چیت شروع ہوجاتی ہے۔بسا اوقات گھر کے دوسرے مرد بھی لڑکی کو دیکھنا چاہتے ہیں،یہ ایک نہایت نامناسب طریق لگتا ہے، اس سلسلہ میں جماعتی طور پر مناسب ہدایات جاری کی جائیں کہ رشتہ دیکھنے کے لئے جاتے وقت کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔

<table>
<tr><th>تاریخ انعقاد، مقام وحاضری</th><th>خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ</th><th>تجاویز شوریٰ</th><th>اہم امور</th></tr>
<tr><td></td><td>احمدیوں کی طرف سے مجھے خیر کی اور خوشیوں کی خبریں پہنچتی رہیں۔ آمین“</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td colspan="4">☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 جون 2019ء کو جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی مجلس شوریٰ سے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس مجلسِ شوریٰ میں مجلس عاملہ برطانیہ، مبلغینِ سلسلہ، نمائندگانِ شوریٰ، نمائندگان از لجنہ اماء اللہ اور زائرین سمیت کل 490/ افراد شامل ہوئے۔ یہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی چالیسویں مجلسِ مشاورت تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا لنک ذیل میں درج ہے۔
https://www.alislam.org/articles/governing-principle-fear-allah،/https://www.alislam.org/video/address-uk-shura-2019،/https://www.alfazl.com/2019/06/18/3185</td></tr>
<tr><td>2020ء</td><td colspan="3">بوجہ کورونا وائرس امسال مجلسِ مشاورت کا انعقاد نہ ہوا</td></tr>
<tr><td>2021ء</td><td colspan="3">بوجہ کورونا وائرس امسال مجلسِ مشاورت کا انعقاد نہ ہوا</td></tr>
<tr><td>تواریخ:
2022ء
مقام:
ہال دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان
658 نمائندگان شامل ہوئے</td><td>☆سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کو تحریر فرمودہ پیغام میں فرمایا:۔
”اللہ تعالیٰ آپ کو اس سال شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ گذشتہ دو سالہ شوریٰ کا انعقاد Covid کی وبائی بیماری جس نے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جس کی وجہ سے نہیں ہوا۔
اس سال بھی انجمن کی یہی تجویز تھی کہ شوریٰ کا انعقاد نہ کیا جائے لیکن میں نے انجمن کو کہا کہ عید کے بعد چاہے دو دن کی شوریٰ ہو، ضرور کریں کیونکہ بیماریوں اور حالات کا تو ہمیں نہیں پتہ کہ کب تک ایسے رہنے ہیں جو معمول کے مطابق نہ ہوں۔ اگر اس بات پر ہم اپنے کام ملتوی کرتے رہے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ پھر نظام کو معمول کے مطابق چلانا مشکل ہو جائے گا۔ اور پھر ایسی انتظامی دِقّتیں اور جماعت اور مرکز کے رابطے اور آپس کے اعتماد میں کمی کی ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے جسے دوبارہ انہی بنیادوں پر چلانا مشکل ہو جائے گا جو اعلیٰ نظام کی بنیادیں ہونی چاہئیں۔
بے شک جماعت کا انتظامی ڈھانچہ مقامی طور پر اور مرکز کا جماعتوں سے رابطہ قائم ہے لیکن پھر بھی جب ایک جاری نظام میں کمزوری آتی ہے یا کسی وجہ سے جاری نہیں رہ سکتا تو آہستہ آہستہ جماعتوں اور مرکز اور پھر اس وجہ سے خلافت کے ساتھ تعلق میں بھی کمزوری پیدا ہونی شروع ہو سکتی ہے۔ شوریٰ کا نظام خلافت اور جماعت کے درمیان ایک ایسا نظام ہے جس میں جماعتوں کو یہ احساس رہتا ہے کہ ان کے مشورہ اور آرا اور جماعت کی ترقی اور اندرونی تربیت کے لئے کوششوں کی منصوبہ بندی کے بارہ میں جماعت کی خواہشات ان کے نمائندوں کے ذریعہ خلیفہ ءوقت تک پہنچ رہی ہیں۔ اور جن منصوبوں اور پروگراموں کی منظوری ان نمائندوں کی آرا کو دیکھتے ہوئے یا عدم منظوری اور متبادل پروگرام یا بعض تبدیلیوں کے ساتھ کسی کام کے کرنے کی منصوبہ بندی کی ہدایت خلیفۂ وقت کی طرف سے آتی ہے تو یہ ایک ایسی منصوبہ بندی ہوتی ہے جس میں جماعت ذمہ دار بن جاتی ہے کہ ان فیصلوں پر عملدرآمد کروائے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جو اعلیٰ نظام کے چلانے کی بنیاد ہے۔ شوریٰ وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ جماعت کے خیالات اور ان کی سوچیں خلیفۂ وقت تک پہنچتی ہیں۔ اور پھر خلیفہ ء وقت کو ان آرا اور ان</td><td>نظارتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ: از طرف لجنہ اماء اللہ پاکستان و لجنہ اماء اللہ ربوہ و ضلع لاہور و ضلع اوکاڑہ:
1: اس بات کی ضرورت ہے کہ احباب جماعت کے دلوں میں خلافت کا مقام، ادب و احترام اور اس سے وابستہ برکات وفیوض کی اہمیت راسخ کرنے کے لئے ہر سطح پر مسلسل، مربوط اور منظّم کوشش اس طور پر کی جائے کہ ہمیشہ کے لئے ہم اور ہماری نسلیں خلافت کے ”حصنِ حصین" میں محفوظ ہو کر شیطان کے مخفی اور باریک حملوں سے بچتے رہیں۔
وکالتِ وقفِ نو: 1: مستقبل کی جماعتی ضروریات کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 3/ اپریل 1987ء کو ایک عظیم الشان تحریک ”تحریک وقفِ نو“ کا اجراء فرمایا۔
متعدد جائزوں اور کوششوں سے مسلسل یہ بات ابھر رہی ہے کہ منصوبہ کے مطابق واقفینِ نو ڈاکٹرز اور سائنس مضامین میں ماسٹر ڈگری کے حامل واقفینِ نو عملی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کر رہے، پرانے ہسپتالوں میں بھجوانے کے لئے ڈاکٹر میسر نہیں آرہے اور ڈاکٹر میسر نہ آنے کی وجہ سے نئے ہسپتال بھی نہیں کھولے جارہے، تجویز ہے کہ
”مجلسِ شوریٰ مناسب لائحہ عمل تجویز کرے تا کہ واقفینِ نو جنہوں نے اپنے اپنے متعلقہ شعبہ جات میں تعلیم بھی مکمل کرلی ہے لیکن اپنے آپ کو عملی خدمات کے لئے پیش نہیں کر رہے، ان واقفینِ نو بالخصوص ڈاکٹرز، ٹیچرز اور دیگر ایڈمنسٹریٹو سٹاف کی خدمات مجلس نصرت جہاں کو حاصل ہو سکیں۔“
بجٹ سال 2022-2023ء ہر سہ انجمن
بقیہ ردشدہ تجاویز
3: نوجوان نسل لامذہبیت کی طرف مائل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین میں کمی پیدا ہو رہی ہے۔ اپنی نسلوں کی بقاء کے لئے تمام ذیلی تنظیموں کو مل کر ایسے ٹھوس پروگرام تشکیل دینے چاہییں جن سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کی محبت بچپن سے ہی بچوں کے دلوں میں راسخ کی جائے۔ 4: مخالفت کے ڈر سے پردے کے قرآنی حکم پر عمل کرنے میں کمزوری کا رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ اس حکم پر عملدرآمد کے لئے گھروں کے سربراہان جو قوّام بنائے گئے ہیں خصوصاً عہدیداران کو اپنے گھروں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔
5: غیر از جماعت میں شادی کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔ لڑکیاں اور لڑکے غیر از جماعت سے شادی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ والدین خوب سے خوب تر کی تلاش میں لڑکوں اور لڑکیوں کی عمریں زیادہ کر لیتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں بچے اپنے رشتے خود طے کر لیتے ہیں۔ اس کی روک تھام کے لئے ٹھوس لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہے۔ 6: حق مہر کی رقم دکھاوے کے لیے اپنی استطاعت سے بڑھ کر رکھی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ جس وجہ سے بعد میں خانگی مسائل جنم لیتے ہیں افرادِ جماعت میں یہ بات راسخ کرنے کی ضرورت ہے کہ حق مہر کی ادائیگی ضروری ہے۔ یہ عورت کا حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے۔ کہ وہ جس طرح چاہے اسے خرچ کرے۔
حق مہر کی رقم اگر زیور کی شکل میں ادا کی جاتی ہے تو بھی اس کی قیمت اس رقم جو حق مہر کے لئے مقرر ہے کے مطابق نہیں ہوتی جو زیور کی بتائی جاتی ہے۔ 7: شادی بیاہ کے موقع پر دونوں فریقین (لڑکا اور لڑکی والے) اپنے اپنے مطالبات پیش کرتے ہیں جس کے لیے بڑی بڑی لسٹیں دی جاتی ہیں جو اسلامی تعلیم اور جماعتی روایات اور شعائر کے سراسر منافی ہے۔
نیز رشتہ کروانے والے بھی سوشل میڈیا سے متاثر ہو کر رشتہ کروانے کا معاوضہ طلب کرتے ہیں۔ جس سے ہمدردی کا جذبہ ختم ہو کر یہ ایک کاروبار بنتا جا رہا ہے۔ اس کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ 8: مانگنے کی عادت بڑھ رہی ہے اس کی روک تھام کے لئے غور کیا جائے ایسے افراد جو کچھ نہ کچھ کما سکتے ہیں ان کی امداد کو اس سے مشروط کر دیا جائے کہ اگر وہ خود کمائیں گے تو ہی جماعتی امداد کے بھی مستحق ہوں گے۔ مانگنے کی عادت کے سدّباب کے لئے یہ شرط رکھی جائے۔ 9: ایک وقت تھا کہ سب احباب جماعت کی کوشش ہوتی تھی کہ اپنے مرحومین کا جنازہ ربوہ ہی لایا جائے۔ اب حالات اور مسائل کے پیشِ نظر قبرستان میں جگہ کی تنگی کے باعث بڑی جماعتوں نے اپنے اپنے قبرستان بنا لئے ہیں جو کہ وقت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح موصیان کے جنازے بہشتی</td><td>☆ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق شوریٰ کی صدارت محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے فرمائی۔
☆ امسال مجلسِ شوریٰ کے نظام کو جاری ہوئے سو سال ہو گئے تھے۔ مجلسِ مشاورت کے اختتامی اجلاس میں اس مناسبت سے محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ نے خلافتِ احمدیہ سے وفا اور وابستگی سے متعلق حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے ایک قرارداد پڑھ کر سنائی۔ جس پر جملہ نمائندگانِ شوریٰ نے اتفاق کیا۔
☆ مجلسِ مشاورت کے اجلاسات میں صدرِ مجلس کی معاونت کے فرائض محترم شیخ مظفر احمد صاحب اور محترم ملک طاہر احمد صاحب نے سرانجام دیے۔
ردشدہ تجاویز
1: عورتوں اور بیٹیوں کو وراثت میں ان کا جائز حق نہیں دیا جاتا، اس طرف توجہ کی ضرورت ہے نیز وراثت کے بارہ میں قرآنی احکامات سے آگاہی دیئے جانے کی بھی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ کا اقتباس ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے:
”اب اس مسئلہ کی اہمیت سمجھانے کے بعد اور یہ ثابت کرنے کے بعد کہ نئی زمین اور نیا آسمان اسی طرح بنایا جاسکتا ہے جب احیائے سنت اوراحیائے شریعت کیا جائے۔ میں آج وہی بات کہتا ہوں جو پہلے کبھی نہیں کہی اور میں جماعت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ میں سے جو لوگ اس مسئلہ پر آئندہ عمل کرنے کے لئے تیار ہوں، وہ کھڑے ہو جائیں۔“
(اس پر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر لبیک یا امیر المومنین لبیک کہتے ہوئے اس کا اقرار کیا)
اس کے بعد حضورؓ نے فرمایا:
”دیکھو! آج تم میں سے ہر شخص نے یہ اقرار کیا ہے کہ وہ دکھوں اور تکالیف کی کوئی پرواہ نہیں کرتے ہوئے اپنی مرضی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور محمد ﷺ کی شریعت کے احیاء کے لیے طوعاً، بغیر کسی جبر اور اکراہ کے اس امر کے لیے تیار ہے کہ وہ اپنی جائیداد سے اپنی لڑکیوں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو وہ حصہ دے گا جو خدا اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر کیا ہے۔ پس اس وقت چونکہ بحیثیت جماعت آپ لوگوں نے عمل کا اقرار کیا ہے اس لیے یاد رکھیں کہ آئندہ اگر کوئی شخص اس پر عمل نہیں کرے گا تو اس سے قطع تعلق کا حکم دیا جائے گا یا کوئی اور سزا دی جائے گی جو ہمارے امکان میں ہے اور اگر وہ سزا برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوا تو اسے جماعت سے الگ کر دیا جائے</td></tr>
</table>

تاریخ انعقاد، مقام وحاضری	خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	تجاویز شوریٰ	اہم امور
	حالات کو سامنے رکھتے ہوئے جو خلیفۂ وقت کے سامنے مختلف ذریعوں سے علم میں آتے ہیں بہتر فیصلہ کرنے کی توفیق ملتی ہے......... "	مقبرہ کے لئے ربوہ لائے جاتے ہیں۔ اصل بہشتی مقبرہ قادیان میں ہے۔ ربوہ میں بھی جگہ کی کمی کے باعث دو جگہیں بہشتی مقبرہ کے لیے مقرر کر دی گئی ہیں۔ "تجویز ہے کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر مقامی مجالس اپنے مقامی قبرستان میں ہی ایک احاطہ مخصوص کر دیں جہاں موصیان کی تدفین مجلس کارپرداز ربوہ کے ماتحت ہو۔ ایسے افراد جو اخراجات نہ اٹھا سکیں انہیں مجلس کارپرداز جانچ پڑتال کے بعد مقامی طور پر تدفین کی اجازت دے دیں۔ اور جو افراد بآسانی جنازہ ربوہ لے جاسکتے ہوں اور اخراجات برداشت کرسکتے ہوں انہیں ربوہ لے جانے کی اجازت ہو۔ یہ تجویز وقت کی ضرورت ہے۔" **بقیہ پیغام حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ** اس سال شوریٰ منعقد کرنے پر زور دینے کا میرا ایک یہ مقصد بھی تھا کہ اس سال شوریٰ کے نظام کو قائم ہوئے سو سال پورے ہوگئے ہیں۔ یہ جائزہ ہم لیں کہ شوریٰ کا نظام جس مقصد کے لیے قائم کیا گیا تھا کیا وہ مقصد حاصل کرنے کے لیے ہم نے اپنی پوری کوششیں کی ہیں؟ اپنی عبادتوں کو ان معیاروں تک لے جانے کی کوشش کی ہے جن معیاروں تک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لے جانا چاہتے تھے؟ حقوق العباد کی ادائیگی کے وہ معیار ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے جن معیاروں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں دیکھنا چاہتے تھے؟ اگر نہیں تو ہر شوریٰ ممبر اور ہر عہدیدار کا یہ کام ہے کہ پہلے اپنی مثالیں قائم کرے اور پھر جماعت کے ہر ممبر کو اس معیار کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائے۔"	گا"۔(انوارالعلوم تقریر جلسہ سالانہ 1937ء صفحہ 108-109) 2: نوجوان نسل میں بنیادی عقائد کے علم میں کمی ہے اس وجہ سے اپنے حق کا دفاع نہیں کرسکتے اور اپنی شناخت چھپاتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر پراپیگنڈے کے باعث شش وپنج کا شکار ہو جاتے ہیں اور جماعت سے دوری کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ایسے پروگرام بنانے کی ضرورت ہے جن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور جماعت کی بنیادی تعلیم سے آگاہی اور دینی غیرت بیدار رہے۔ یہ پروگرام آسان اور قابلِ عمل ہوں۔

☆22 مئی 2022ء کو سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلسِ مشاورت کے قیام کے سو سال مکمل ہونے پر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی مجلسِ شوریٰ سے طاہر ہال بیت الفتوح مورڈن میں انگریزی زبان میں اختتامی خطاب فرمایا۔ یہ جماعتِ احمدیہ برطانیہ کی 43ویں مجلسِ شوریٰ تھی۔ اس مجلسِ شوریٰ میں 525 نمائندگان شامل ہوئے۔ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں مجلسِ شوریٰ کے حوالہ سے یہ ایک تاریخی دن تھا کیونکہ ایم ٹی اے کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح نے پہلی مرتبہ بیک وقت چھ ممالک کی شوریٰ سے خطاب فرمایا۔ اس روز جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا، امریکہ، جرمنی، بیلجیم اور گنی بساؤ کی مجالس مشاورت کا بھی انعقاد ہو رہا تھا لہٰذا حضورِ انور کے اس خطاب سے مذکورہ ممالک کے نمائندگان بھی براہِ راست مستفیض ہوئے۔ حضورِ انور یدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ گذشتہ دو سالوں میں کورونا کی وبا کے سبب دنیا بھر میں پروگرامز میں کمی ہوئی اور ہماری جماعت کے پروگرام بھی متاثر ہوئے۔ گذشتہ چند سالوں میں یوکے اور دیگر ممالک میں مجالس شوریٰ کا محدود انعقاد آن لائن کیا گیا۔ عام شوریٰ کے مقابل ایجنڈا بھی مختصر رکھا گیا تھا۔ آج اس لحاظ سے یہ خوشی کا دن ہے کہ تقریباً تین سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے یو۔کے جماعت کو مجلس شوریٰ کا انعقاد کرنے کی توفیق دی ہے جس میں نمائندگان بذاتِ خود شامل ہو رہے ہیں۔ ایسا ہی کینیڈا، جرمنی اور دوسرے ممالک میں بھی ہے۔

الحمد للہ اس سال نظامِ شوریٰ کے قیام پر سو سال بھی مکمل ہو رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ تمام ممبران نے اس اہم سنگ میل کو خصوصی نگاہ سے دیکھا ہوگا۔ 1922ء میں شوریٰ کا آغاز ہوا اور ہر سال مجلس شوریٰ کا نظام وسیع اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمیشہ ہمارے شاملِ حال رہی ہے۔ اور جماعت ہر رنگ میں پھلتی پھولتی ہے۔ اس حقیقت کا اطلاق یقیناً مجلس مشاورت پر بھی ہوتا ہے۔ جو مبارک بیج آج سے سو سال قبل بویا گیا اس کی جڑیں نہ صرف مضبوط ہوئیں بلکہ اس سے نکلنے والا پودا پھولتا اور پھیلتا گیا اور اب اس کے ثمرات تمام دنیا میں پھیل چکے ہیں۔ یقیناً ہر ملک میں جہاں نظام جماعت مکمل طور پر قائم ہے وہاں مجلس شوریٰ ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ تقریباً سو سال سے زائد عرصہ قبل یوکے میں جماعت کا قیام ہوا لیکن یہاں نظام شوریٰ اس کے چند دہائیوں بعد شروع ہوا۔ اور دراصل حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے بعد یہ باقاعدہ طور پر زیادہ منظّم ہوا۔ اب یہ نظام باقاعدہ جاری ہے اور صرف انتظامی لحاظ سے ہی یوکے میں نہایت منظّم ہو چکا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ دوسرے ممالک میں بھی یہی صورت حال ہوگی۔ اس میں یورپ کی جماعتیں، امریکہ، کینیڈا اور افریقہ کی بڑی جماعتیں شامل ہیں۔"

آپ نے فرمایا "ہمیشہ یاد رکھیں کہ مجلس شوریٰ ایک ایسا ادارہ ہے جو کسی بھی دنیاوی ادارے یا پارلیمنٹ سے یکسر مختلف ہے۔ دنیاوی پارلیمنٹس کو دیکھیں تو ان کی کارروائیوں میں نا ختم ہونے والی بحث ہوتی ہے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور آپس میں تنازعات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ کارروائی باہمی حالات کو کشیدہ بھی کر دیتی ہے جبکہ اقوامِ متحدہ کی سطح پر ممالک میں باہمی دوریاں بڑھا دیتی ہے۔ ایک ایجنڈے کے دو مخالف گروپ ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی بات کو اہمیت نہیں دی جاتی اور اپنی یا اپنی پارٹی کے نظریہ کو زبردستی تھوپا جاتا ہے۔

عام دنیاوی پارلیمان کے ممبران کی تو خواہش اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی انفرادی شخصیت کو ابھار کر پیش کرسکیں، اس کے لیے وہ بسا اوقات انصاف اور حقیقت سے ہٹ کر بھی رائے کا اظہار کر دیتے ہیں۔ لیکن ہماری مجلسِ مشاورت دوسری پارلیمان اور کانگریس وغیرہ سے افضل ہے اور اس کی یہ افضلیت اسی بنا پر قائم رہ سکتی ہے کہ جب آپ ممبران کے اخلاق اور رویے مثالی ہوں۔ آپ کی رائے صداقت پر مبنی اور دھوکا دہی سے مبرّا ہو۔ یاد رکھیں کہ شوریٰ کا بنیادی مقصد وہ سفارشات پیش کرنا ہے کہ جو امامِ وقت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے بڑھانے والی ہوں۔ آپؑ کا مشن اسلام اور آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا کے کونوں تک پہنچانا ہے۔ پس یہ آپ ممبران کی ڈیوٹی ہے کہ خلیفۂ وقت جو تمام جماعت کے لیے بمنزلہ باپ کے ہے اُسے صحیح اور صائب رائے دیں تاکہ خلیفۂ وقت اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لیے وہ اقدامات کرسکے جس کے نتیجے میں بنی نوع انسان اپنے خالق کو پہچاننے والی بنے۔"

"اس سال مجلس مشاورت کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ پس اس موقع پر ہمیں خدا کے فضلوں کو یاد کرنا چاہیے۔ پہلی مجلسِ مشاورت جو 1922ء میں ہوئی تھی، اس وقت جماعت کا کُل بجٹ 55 ہزار روپے تھا جو آج کل کے حساب سے کسی طرح بھی ڈیڑھ دو لاکھ پاؤنڈز سے زیادہ نہیں بنتا، لیکن آج صرف یوکے جماعت کا بجٹ ہی کئی ملین پاؤنڈز ہے۔ اسی طرح کینیڈا، جرمنی اور امریکہ وغیرہ جماعت کا بجٹ بھی ہے۔ پس یہ سب خدا کے فضل اور انعامات ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔"

حضورِ انور نے اپنے خطاب میں ممبرانِ شوریٰ کو تبلیغ اور تربیت کی ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے فرمایا "میں دعا اور امید کرتا ہوں کہ جن تجاویز پر غور کیا ہے اور جو بھی سفارشات آپ نے مجھے بھیجی ہیں وہ مجلسِ شوریٰ کے مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہیں۔ اور جماعت کی باہمی اخوت کو نئے معیار پر پہنچانے کے لیے ہیں اور اس روح کے ساتھ ہیں کہ اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کے ہر کونے تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلسِ شوریٰ کے نظام پر افضال نازل فرمائے کہ یہ آج اپنی دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے۔ اور ہماری جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا مشاہدہ کرنے والی ہو۔ آمین"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بصیرت افروز اور تاریخی خطاب کا لنک درج ہے۔ https://www.alfazl.com/2022/05/22/48295، https://www.youtube.com/watch?v=ekm_iciijXM&t=11s